بہ سلسلہ درجہ کامل و ایف۔ اے کورس

تخمیناً کئی ہزار الفاظ و محاورات جدیدہ کا گنجینہ

یعنی

شرح عذب البیان

از

علامہ شادمان

پروفیسر

بہ اہتمام خواجہ صدیق حسین

سنہ ۱۹۲۶ء میں

مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں طبع ہوئی

عذب البیان کو میں نے ۱۹۲۴ء عیسوی میں "درجہ کامل" کے نصاب میں داخل کرایا تھا۔ اُسوقت میں نے عالی جناب مولوی ضیاء الحسن صاحب صبا علوی۔ ایم۔ اے۔ رجسٹرار انسپکٹر مدارس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مَیں اس کتاب کی فرہنگ و شرح بھی لکھ دوں گا۔

۱۹۲۵ء کے آخری مہینوں میں یکایک معلوم ہوا کہ۔ امتحان اسی سال سے شروع ہوگا۔ اور مجھے جلد سے جلد "عذب البیان" طبع کرا دینا چاہیئے۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے کثیر مصارف برداشت کرتے ہوئے، میں نے فوراً اس کو طبع کرا کر شائع کر دیا۔ مگر اس وقت میں اس کی شرح نہ لکھ سکا۔

ختم امتحان کے بعد شرح شروع کی۔ اور کوئی (۷۰) صفحے تک پہنچا تھا۔ کہ بعض طلاب نے "خاقانی" کی شرح کا تقاضہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ "چونکہ وہ طیار رہے اور پہلی تصنیف ہے، اس لئے اس کے طبع ہونے کا سلسلہ شروع ہونا چاہیئے"۔

مَیں اُس کو کاپی لکھنے کے لئے دینے ہی کو تھا کہ۔ اتنے میں میرے ایک قابل شاگرد پر، ایک حادثہ آگیا، جو لکھنؤ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے مقیم تھے۔

میں اُن کے بچانے کے لئے دوڑا۔ کہ "میں خود گرفتار مصیبت

ہو گیا۔"

واقعہ یہ ہوا کہ ایک عیار نے سبز باغ دکھاتے ہوئے، طالب علم مذکور کا کچھ مال ہضم کر لیا۔ میں اُس کے اُگلوانے کے لئے لکھنؤ پہونچا۔

اُگلوانا تو درکنار! وہ ایک رقم میری بھی کھا گیا؟

جرأت تو دیکھئے گول دروازے، ایسے مقام سے، جہاں کھوے سے کھوا شانہ سے شانہ چھل رہا تھا، ٹھیک بارہ بجے میرا ایک سو پچھتر (۱۷۵) روپیہ ایک پولیس پنشنر کے ہاتھ سے چھین کر لے بھاگا۔ لوگ کھڑے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ اور وہ یہ جا، وہ جا، نظروں سے غائب ہو گیا۔

میں نے یہ سن کر کہا "کیا خوب! آئے تھے رونے کے لئے، گلے پڑی نماز؟"

اس حرکت کے بعد اُس نے معززز فاضل پر نہایت تیزی سے دعویٰ کر دیا۔ اور اعانت میں میرا نام بھی، یہ سمجھتے ہوئے، شامل کر دیا۔ کہ یہ مقدمہ کی پیروی نہ کر سکیں!۔

تم کہو گے کہ "اس مقدمہ بازی، اور شرح خاقانی سے کیا مناسبت ہے! یہ ذکر کیوں چھیڑا گیا؟"

میں نے اسی مناسبت ہی کے لئے اس قصہ کو بیان کیا۔ اور وہ یہ کہ حسان العجم خاقانی پر ایک الزام لگاتے ہوئے، اوس کو قید خانے میں بھجوا دیا گیا تھا۔

اس دعوے سے میرا فوراً ماتھا ٹھنکا تھا، اور میں نے اپنے دوستوں سے کہا تھا۔ کہ "ضرورت ہے کہ خاقانی کا شارح بھی قید خانہ جائے!"

مگر ایسا نہ ہوا، وہ چالاک اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔

مقدمہ سے نجات ملنے کے بعد میں نے شرح خاقانی کا پی لکھنے، اور طبع ہونے کے لئے دے دی۔

یہاں تک کہ ۵۵ (۱۴) جزو تک چھپی۔ اور اس کے تین جزو کا نمونہ بعض طالب علموں، اور پروفیسروں کے ہاتھوں میں بھی پہنچ گیا۔

اس اثنا میں میرے پاس صدہا خطوط آئے، کہ "عذب البیان" تو "عذاب جان" ہو گئی۔ اس کے الفاظ کسی لغات میں نہیں ملتے۔ کسی طرح حل نہیں ہوتی۔ خاقانی کی شرح چھوڑئیے، اس کو شروع کیجئے۔ کہ اتنے میں میرے گھر سے عذب البیان کی شرح کا کچھ مسودہ، اور اصل کتاب کہ جو پہلی کی چھپی ہوئی تھی، کوئی صاحب اٹھالے گئے۔

اس سبب سے اور بھی لازم ہوگیا۔ کہ میں خاقانی کی شرح کو روک کر اس کام کو شروع کردوں، کیونکہ اندیشہ پیدا ہوگیا تھا، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ۔ اس مسودے کا لے جانے والا، کچھ اضافہ کرکے اوس کو چھپوا دے۔

اس بنا پر یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ع سے اس شرح کو دوبارہ لکھنا شروع کر دیا تو مگر قدم قدم پر ٹھوکریں تھیں اور وہ لغات کہ جن کی فہرست میں پیش کرتا ہوں کام نہ دیتے تھے۔

(۱) فرہنگ مولف عذب البیان ــــ	صرف حرف (ش) تک۔ لام سے لے کر (ی) تک نہ چھپی تھی
(۲) پسا چین ــــ	مولفہ عالی جناب مولوی فرخی صاحب اُستاد اعلیٰحضرت دام اقبالہم و ملکہم۔
(۳) حل لغات حاجی بابا ــــ	عالی جناب مولوی اولاد حسین صاحب "شادان" بلگرامی۔ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔
(۴) فرہنگ مرد خسیس ــــ	عالی جناب قاضی فضل حق صاحب۔ ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔

(۵) چراغ شادمانی ———	مولوی محمد جعفر صاحب سلمہ ایچ۔ پی ہیڈ مولوی (میرے شاگرد ہیں)
(۶) نقش بدیع ———	مولوی وجاہت حسین صاحب سلمہ عندلیب (میرے شاگرد ہیں)
(۷) فارسی بول چال ———	جناب مولوی عبیداللہ صاحب بسمل
(۸) فرہنگ فارسی جدید ———	جناب راجہ جلیسور راؤ صاحب اصغر
(۹) اصطلاح دارستہ۔ ———	مشہور ہے
(۱۰) بہار عجم۔ ———	″
(۱۱) اسٹنگاس۔ ———	″
(۱۲) چراغ ہدایت ———	″
(۱۳) سراج اللغات ———	خان آرزو
(۱۴) میرے ذاتی معلومات	

سب سے زیادہ مدد مجھے مولف عذب البیان کی فرہنگ نے دی، لیکن کاف کی ردیف تک۔

بہر حال میں نے حل لغات کے علاوہ تمام مشکل فقروں، جملوں، بلکہ جہاں تک مجھے مشکل نظر آیا ہے، وہاں تک کا ترجمہ کر دیا ہے۔

میرے خیال میں کامل کے طلاب کو اب عذب البیان کے پڑھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور میری یہ شرح اُن کی پوری پوری راہنمائی کرے گی۔

ساتھ ہی اس کے میں اس امر کا ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ باوجود سخت کیج کاوی اور تلاش کے مجھ سے بعض لغات کہ جن کی تعداد

بہت ہی کم ہے، حل کرنے سے رہ گئے ہیں۔ اور بعض فقروں کی (جن کو کاتب نے بالکل مسخ کر دیا ہے) تصحیح کرنے سے عاجز رہا ہوں، مثال کے طور پر چند لفظیں، اور جملے لکھے دیتا ہوں۔

صفحہ (۹۷) کی آخری سطر ملاحظہ فرمایئے :-

" و جانب مرزا بہ کنایہ تیغ زدہ گفت، مخدوم و مکرم مجنب کہ گنجی، بلے پشت پردہ شکار می افگنی"

میرے نزدیک "مجنب کہ گنجی" میں کاتب نے کچھ تصرف کر دیا ہے، میں نے ہر چند کوشش کی، مگر تصحیح نہ ہو سکی۔

صفحہ (۱۷۵) کے شروع میں یہ فقرہ غلط ہو گیا ہے

" لاکن دریچہ بازی البتہ عشق مردم راہ محبت دا مرد پرستی زنان است"

اسی طرح چند لفظیں ہیں۔ مثلاً مہرمات۔ باشماچی۔ وغیرہ۔

ممکن تھا کہ ان جملوں کو میں کچھ رد و بدل کر کے بامعنی کر دیتا۔ لیکن وہ درحقیقت میری عبارت ہوتی۔ مصنف کے الفاظ نہ ہوتے۔ اس سبب سے میں نے ان کو اسی حیثیت سے رہنے دیا ہے۔

رامپور کے سرکاری کتب خانہ میں ایک نسخہ قلمی لکھا ہوا ہے۔ مجھے اس کا موقع حاصل ہو گا۔ کہ میں اس سے تصحیح کر سکوں۔ ان تصانیف کے ختم ہو جانے کے بعد میں اس طرف توجہ کروں گا۔

مجھے قوی امید ہے۔ کہ دوسرے ایڈیشن میں اس قسم کے اغلاط باقی نہ رہیں گے۔

میری یہ شرح تمام "درجہ کامل" کے پڑھانے والوں، پروفیسرں، اور طالب علموں کے ہاتھوں میں پہونچے گی۔ اور ان کو غور کرنے کا کافی موقع ملے گا۔ میں سب کی جناب میں خواہش کروں گا۔ کہ جہاں کہیں میرے یا کاتب کے اغلاط، یا ایسے الفاظ جن کا میں پتہ نہ لگا سکا،

معلوم ہوجائیں، تو مجھے فوراً اطلاع دے دیں۔ تاکہ میں دوسرے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کرسکوں، یہ اون کی ایک علمی خدمت ہوگی، اور مجھپر الگ احسان ہوگا۔

[شرح عذب البیان میں میرا کام]

(۱) میں نے پوری کتاب کی تصحیح کی ہے۔ جو بے حد غلط تھی۔ یہاں تک کہ املے کی بھی غلطیاں تھیں۔

(۲) کتاب کے تمام الفاظ، محاورات، اصطلاحات کو نہایت کنج کاوی سے فہرست والے موجودہ لغات سے، اور نہ معلوم کہاں کہاں سے تلاش کیا ہے، پھر میں نے اپنی معلومات سے بھی کام لیا ہے۔

(۳) تمام مشکل فقروں، جملوں، اور عبارتوں کا میں نے ترجمہ کردیا ہے، ممکن تھا۔ کہ میں کل کا ترجمہ کردیتا۔ مگر اس صورت میں طالب علم کو اپنے دماغ پر بالکل ہی زور دینا نہ پڑتا اور یہ اچھا نہ تھا۔ اور اُس صورت میں طالب علموں کو بھی اپنے دماغ سے کچھہ کام لینا پڑیگا۔ اور اُن میں غور و خوض کا مادہ بڑھے گا۔

(۴) ان تمام الفاظ کو میں نے صفحہ وار رکھا ہے۔ تاکہ طالب علم کو سہولت ہو۔ اور جس صفحے کو وہ دیکھہ رہا ہو اس صفحے کے تمام الفاظ اس میں مل جائیں۔

(میری شرح کا عیب و نقص)

(۱) چند لفظیں، اور جملے تصحیح اور حل کرنے سے رہ گئے۔

(۲) بعض الفاظ مکرر حل کئے گئے۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ اکثر ایسے الفاظ ہوتے ہیں۔ کہ جو طالب علم کے دماغ سے نکل جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے پھر اُن کو لکھہ دیا ہے۔ تاکہ ان کو پچھلے اوراق میں ڈھونڈھنا نہ پڑ

اس دوسرے عیب کو چاہے ضرورت میں داخل کیجئے۔ خواہ اس کا شمار عیب میں کیجئے۔ اس کا میں آپ کو اختیار دیتا ہوں۔

یوں تو بہت سے عیوب ہیں۔ لیکن میں نے دو موٹے موٹے نقص و عیب لکھ دیئے ہیں۔

تمہید تو میں ختم کر چکا۔ لیکن ایک آخری بات عرض کرنیکی اور ضرورت ہے مجھے اس شرح کے طبع کرانے میں سخت رکاوٹ ہو گئی تھی۔ یعنی اس وقت مالی مشکلات درپیش تھے۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

کا مصداق ہوا۔ میرے محترم عالی جناب مولوی سید احمدؐ صاحب پیشکار مشیر قانونی نے (جو اہل علم ہونے کے علاوہ بے حد علم دوست بھی ہیں) میری اس حالت کا احساس کیا۔ اور اپنی تدابیر کے ناخن سے کچھ اس طرح اس گتھی کو کھولا۔ کہ میں اس قابل ہو گیا کہ دونوں شرحوں کو چھپوا سکوں۔

چنانچہ یہ شرح تو آپ کے مبارک ہاتھوں میں موجود ہی ہے۔ اور دوسری عنقریب آتی ہے۔ آدھی سے زیادہ چھپ چکی ہے کچھ تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے۔

شکریہ

آخر میں مَیں اپنے اُن شاگردوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ جنہوں نے تصحیح میں مدد دی ہے

آگرہ میں مولوی مجاور حسین صاحب سلمہٗ ایچ ۔ پی شادمانی ہیڈ مولوی نے پروف دیکھے ہیں ۔

رامپور میں ۔ مولوی فرخ مرزا صاحب پروفیسر شادمانی
مولوی سید احمد حسن صاحب (عرف مدن میاں) شادمانی
مولوی محمد حنیف خاں صاحب ۔ ایچ ۔ پی ۔ طغرائے شادمانی ۔

جنکو مَیں مُلا طغرائے شادمانی کہتا ہوں ۔

مولوی سید احمد علی صاحب نشتر شادمانی ۔ شارح و ملخص دیوان عندلیب و مخزن الفوائد وغیرہ نے شرح عذب البیان ۔ اور شرح خاقانی کی کاپیوں کی تصحیح کی ہے

میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں ۔ اب اُس وقت ملوں گا کہ ۔ جس وقت خاقانی کی شرح آپ کے پاس ہوگی ۔

خاکسار

محمد نقی ۔ شادماں لکھنوی سینیر پروفیسر
اورینٹل کالج ۔ دارالسرور ریاست رامپور
مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء

مؤلف "عذب البیان" کے مختصر حالات

عذب البیان کے فاضل مولف کے حالات پر تفصیلی روشنی نہیں ڈالی جاسکتی - اس لئے کہ نہ تو خود فاضل موصوف نے کہیں اپنے سوانح قلمبند کئے ہیں اور نہ کسی دوسرے قابل مولف نے اپنے حالات کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ یا تو اسی عذب البیان میں ہے، "یا اخبار ماتم" میں۔ وہ بہت مختصر ہے۔

میرے فاضل شاگرد مولوی سید حامد شاہ صاحب شادمانی - ایچ - بی - شارح قصائد ظہیر فاریابی نے کچھ حالات موصوف کے کسی عزیز سے "اخبار ماتم" سے لے کر تحریر کئے تھے۔ اور وہ انٹرمیڈیٹ کورس میں طبع بھی ہوگئے ہیں۔ اوسی سے، کچھ اضافہ کرکے لکھتا ہوں

آقا مولوی محمد حسین صاحب افشار قزلو کے والد کا نام آقا محمد علی اور دادا کا نام حاجی محمد بیگ اور پردادا کا نام آقا علی نقی ہے -

ترکی النسل، اور افشار قبیلہ سے ہیں

فاضل موصوف کو لوگ کھاچی کہتے تھے۔ کسی نے وجہ پوچھی - جواب دیا - کہ میرے والد ماجد آقا محمد علی جس وقت آذربائجان سے ہندوستان میں آئے تو جہاز سے کھاچ کی بندرگاہ میں اترے - اور کچھ عرصہ تک یہاں مقیم رہے - اس کے بعد دہلی، پھر لکھنؤ آئے، اس وجہ سے لوگ ہم کو کھاچی کہتے ہیں۔

آقا محمد علی درحقیقت ارومیہ کے باشندے تھے۔ یہ مقام صوبہ آذربائجان کے پایہ تخت تبریز سے کوئی تین منزل کے فاصلہ پر ہے، روضہ خوانی کرتے تھے۔ لکھنؤ میں آکر یہی پیشہ اختیار کیا اور شاہِ اودھ کے یہاں ملازم ہوگئے نوجوان تھے۔ یہیں لکھنؤ میں شادی کی۔ موصوف کی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا۔ ایک لڑکی کی شادی ایران میں ہوئی اور دوسری کا حال معلوم نہیں

آقا محمد علی نے ۱۲۳۳ھ ہجری میں عتبات عالیات کے زیارات کا، اور اپنے وطن جانے کا ارادہ کیا۔ اپنے بھائی اور اپنے صاحبزادے کو (جو اس وقت کم سن تھے) ہمراہ لے کر بریلی۔ مراد آباد۔ دہلی۔ پشاور۔ لاہور ہوتے ہوئے ہرات پہنچے۔ اور یہاں سے مشہد مقدس آئے۔ زیارت سے مشرف ہو کر دار الخلافہ طہران میں پہنچے۔ یہاں فتح علی شاہ قاچار کے دربار میں رسائی ہوئی۔ اور خانی خطاب سے معزز و ممتاز ہوئے۔ پھر یہاں سے تبریز گئے۔ ولی عہد عباس مرزا نے ان کی بہت خاطر داری کی۔ اور خلعت خاص مرحمت فرمایا۔ نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ اپنے وطن (ارومیہ) میں نہ جا سکے۔ آقا محمد حسن خود لکھتے ہیں کہ:۔

"آقا ئم ارادہ جانب ارومیہ مولد خود، ومسکن قدیم کہ داشت مانع قوی پیش آمد رفتن میسر نہ گشت"

بہر حال قزوین۔ اور ہمدان ہوتے ہوئے کرمان شاہ پہنچے۔ اور یہاں سے عراق عرب کے پایۂ تخت بغداد میں آئے۔ اور ائمہ کرام کے تمام مزارات کی زیارت کر کے پھر طہران آئے، اور یہاں سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے آقا محمد علی صاحب جہاں جہاں جاتے تھے۔ اور اُن کی مہمانی کے لئے جو فرمان صادر ہوتے تھے، وہ عذب البیان میں درج ہیں۔

المختصر روضہ خوان موصوف طہران سے بمبئی میں آئے۔ اور یہاں سے پونہ۔ حیدر آباد۔ مچھلی بندر ہوتے ہوئے سیدکاکول۔ جگنا تھ۔ کٹک وغیرہ میں آئے۔ اور یہاں سے کلکتہ پہنچے۔ یہاں سے مرشد آباد۔ پٹنہ۔ بنارس اور یہاں سے لکھنؤ آئے۔ اور یہیں ان کا انتقال ہوا۔

میں اوپر بتا آیا ہوں کہ اولاد ذکور میں سے آقا صاحب کی ایک ہی اولاد تھی۔ یعنی آقا محمد حسین مولف عذب البیان۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد اُن کی روضہ خوانی کی جگہ بیٹے کو ملی۔ اور شاہی ملازم ہو گئے۔ جنت آرامگاہ یعنی اعلیٰ حضرت نواب محمد سعید خانصاحب بہادر

مغفور نے ان کو رامپور بلوایا۔ فاضل موصوف حاضر ہوئے اور اپنی روضہ خوانی سے گرویدہ بنالیا۔ سو روپیہ ماہوار کے ملازم ہو گئے۔ اور رامپور میں رہنے لگے۔

یوں تو ان کی بہت سی اولادیں تھیں۔ مگر زندہ نہ بچیں۔ صرف ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی یہیں رامپور میں جناب وزیر مرزا صاحب کے ساتھ ہوئی۔ وزیر مرزا صاحب کو میں نے دیکھا تھا۔ عرصہ ہوا کہ انتقال کر گئے۔

اب فاضل موصوف کی صرف ایک نواسی یعنی وزیر مرزا صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ اور ان کے شوہر پولیس میں ملازم ہیں۔

فاضل مولف عذب البیان نے دو کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(۱) **اخبار ماتم**۔ جو طبع ہو چکی ہے۔ اور لوگوں کے ہاتھوں میں ہے

(۲) **عذب البیان** ہے۔ اس کو طبع کرا رہے تھے اور (۲۲۰) صفحے تک چھپ بھی گئی تھی۔ کہ موصوف کا انتقال ہو گیا۔ پھر یہ طبع نہ ہو سکی اور رسالہ نہ ہی اس کے کس مپرسی کے عالم میں رہی۔ کچھ جلدیں ان کے اعزا نے فروخت کیں۔ باقی دیمک کی غذائے لطیف ہو گئیں۔ آخر کار ردی میں بیچ ڈالی گئیں۔

میں نے ایک جلد عالی جناب مولوی **ضیاء الحسن صاحب علوی** - ایم - اے - کی خدمت میں روانہ کی۔ آپ نے اس کو پسند فرماتے ہوئے درجہ کامل کے نصاب میں داخل کر کے فاضل موصوف کو زندہ کر دیا۔

علامہ مذکور نے اس کتاب میں ایران کے تمدن سے بحث کی ہے۔ اور ہر قسم کی زبان۔ محاورات۔ اصطلاحات اس میں بطریق التزام لائے ہیں۔ تاکہ دیکھنے والے کو فارسی زبان پر عبور حاصل ہو روزمرہ پر قدرت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ خود مولف موصوف نے

دیباچہ میں اس کا اظہار بھی کیا ہے۔

حقیر نے اس کی شرح و فرہنگ کر دی ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ عذب البیان اور اس کی شرح ملک میں مفید ثابت ہوگی۔ اور طلاب کی زباں دانی میں کافی اضافہ ہوگا۔

خاکسار

شادماں

عذب البیان

عذب البیان - عذب - شیریں - اور خوشگوار پانی - بیان - سخن کشادہ کہنا - فصاحت - اور ایک علم کا نام ہے

فُرس - بالضم - اہلِ فارس -

ساکنانِ دیارِ قدس - فرشتوں سے مراد ہے

پوزش - عذر - معذرت -

کُن - صیغہ امر ہے - اس کے معنی (ہو) کے ہیں - کان - یکون - کون سے مشتق ہے - اشارہ ہے اس حکم باری تعالیٰ کی طرف جس کو اُس نے موجودات کے پیدا کرنے کے لئے کیا تھا -

انشا - پیدا کرنا - شروع کرنا - اور خود سے کچھ کہنا - ایک علم کا نام ہے جس سے نثر کی ترکیب معلوم ہوتی ہے -

روزنامچہ صدق نگار لیل و نہار - روزنامچہ اُسے کہتے ہیں - جس میں روزانہ کے حالات درج کئے جائیں - یا حساب روزنامچہ موصوف ہے "صدق نگار" اس کی صفت - یہ دونوں مل کر مضاف اور لیل و نہار اس کا مضاف الیہ ہے - "روزنامچہ لیل و نہار" میں اضافتِ تشبیہی ہے -

سواد و بیاضش - اس کی سیاہی اور سپیدی ضمیر شین روزنامچہ لیل و نہار کی طرف ہے

مشحون - پُر کیا ہوا -

حمد - ستائش کرنا - اصطلاح خاص میں حق سبحانہٗ تعالیٰ کے عظمت و جلال کا بیان کرنا

قوت ناطقہ - گویائی کی قوت - نفس ناطقہ

جو ادراک معقولات واکتساب مجہولات
کرتا ہے

شرح ۔ دن رات کا روزنامچہ ۔ جس
کی سیاہی وسپیدی کا مطالعہ علم معرفت کے
طالب علموں پر مہارت کے دروازے
کھولتا ہے ۔ ایسی خالق کی حمد وثنا سے پُر
ہے ۔ جس نے ہیچمدان انسانوں کی دھن
کے لئے گویائی کی قوت زیادہ کر دی اور
مختلف لغات سے آشنا ۔

ابداع ۔ کسی چیز کا نیا پیدا کرنا ۔

اطفالِ غنچہ میں اضافت تشبیہی ہے ۔

بنات ۔ بنت کی جمع ۔ لڑکی

نبات ۔ ہر قسم کی گھانس اور درخت

امتنان ۔ نعمت دینا ۔ احسان رکھنا ۔

عدم ۔ نیستی ۔

امکان ۔ مصدر ہے ۔ قدرت دینا ۔
اور جگہ دینا ۔ معنی اول میں امکنت سے ماخوذ
ہے ۔ اور معنی دوم میں مکانت سے ۔ ق
ایرانی ۔ طاقت ۔ قدرت کے معنی میں استعمال
کرتے ہیں ۔ اصطلاح میں امکان وہ ہے
جس کا وجود وعدم دونوں ضروری نہ
ہوں ۔ ماسوی اللہ سے بھی مراد ہوتی ہے ۔

مادہ ۔ اصل ہر چیز وسامان ترکیب ہر شی

ہیولےٰ ۔ اصل ہر چیز ۔ ماہیت ہر شئے
مادہ ہر شئے ۔ حکمار کے نزدیک ایک شئے ہر
ہے جو محل صورت جسمی ہے ۔

رطب اللسان ۔ تر زبان ۔

شرح ۔ خداوند عالم ایسا منعم ہے کہ اس
کے ابداع کے مکتب میں غنچہ اور نباتات
جو لڑکے اور لڑکیاں ہیں اس کے نعمت و
احسان کے شکرانہ کا سبق پڑھ رہے ہیں ۔ اور وہ ایسا
منعم ہے کہ عدم وامکان کے کالج میں مادہ
وہیولے بلفظ ومعنی اس کے فیض تربیت
کی تکرار سے تر زبان ہیں ۔

اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

پارۂ اول ۔ سورہ بقر میں یہ آیت ہے ۔
(ترجمہ) میں زمین پر خلیفہ مقرر کروں گا ۔

بر ۔ جسم
ابو البشر ۔ حضرت آدم ع

سرور اصفیا ۔ اصفیا ۔ صفی کی جمع ہے ۔
برگزیدہ ۔ سرور اصفیا ۔ حضرت آدم
کو کہا ہے ۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا

اور آدم ع کو کل نام تعلیم کئے ۔

شرح وہ ایسا بندہ نواز ہے جس نے اپنی
قدیمانہ عنایت سے حضرت آدم کے

جسم پر خلعت عہدہ خلافت پہنا دیا۔ اور وہ ایسا بے نیاز ہے جس نے اپنے کریمانہ الطاف سے آیہ مذکور کے مفہوم کے عطیہ سے حضرت آدم کو شیر و شکر کی لذت چکھائی۔

شگوفہ ۔ کلی

تو بر تو ۔ تہ بتہ۔

پہلو بندی ۔ رعایت نفع۔ طرفداری۔ داد۔ اور کرد کے ساتھ مستعمل ہے۔ "پہلو بندی کرد" رعایت کی۔ حمایت کی۔ معاملے میں نفع پہنچایا۔

حجر خشک دماغ ۔ موصوف صفت۔ خشک دماغ۔ سودائی۔ پتھر کی خشک دماغی واضح ہے۔

شرح ۔ وہ ایسا معبود ہے۔ کہ ہر شجر اپنی شاخ تر کے قلم سے اس کے خداوندی نقش کو بندگی کی اصطلاح میں اوراق شگوفہ پر لکھتا ہے۔

اور وہ ایسا مشہود ہے کہ اس کی رعایت و حمایت کی وجہ سے پتھر۔ باوجودے کہ سودائی و خشک دماغ ہے مگر اس کی یکتائی کے اقرار پر لعل و یاقوت کی سطروں کو سند گفتگو رکھتا ہے۔

دوائر ۔ دائرہ کی جمع۔

مدات ۔ مد کی جمع۔

بحر زخّار ۔ زخّار۔ بسیار پُر۔ پانی سے مالا مال سمندر۔ زخ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ سمندر کا پانی سے پُر ہونا۔ بعض کے نزدیک یہ لفظ فارسی ہے۔ کہتے ہیں کہ زخ اور کلمہ آر سے مرکب ہے۔ زخ کے معنی شور اور بانگ کے ہیں۔ زخّار۔ شور کرنے والا سمندر۔

از بر و روال دارد ۔ حفظ اور یاد رکھتا ہے

دارد کا فاعل بحر زخار ہے

بذل ۔ دینا۔

نوال ۔ بخشش و عطا

براری ۔ میدان۔

قفار ۔ ایسی زمین نہ جس میں پانی ہو نہ گھاس۔ اس کا واحد قفر ہے۔

شرح ۔ وہ ایسا کردگار ہے کہ اس کی مناجات کے دوائر و مدات کو شور کرنے والا سمندر اپنی تقریر آبدار سے سلسلہ موج میں از بر و روان رکھتا ہے اور وہ ایسا ایزد باری ہے کہ اس کے بذل و نوال کے فقرات کو غبار کا ہر ذرہ میدان و صحرا میں اپنے

جان کے مقصود کی تسبیح جانتا ہے ۔
بلبل سدرہ ۔ حضرت جبرئیل ۔ سدرہ
بیری کے درخت کو کہتے ہیں ۔ ساتویں آسمان
پر یہ درخت ہے جس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں
حضرت جبرئیل کے جانے کی حد یہیں تک ہے
حدیقہ ۔ ایسا باغ جس کے گرداگرد دیوار
ہو ۔ یا احاطہ ۔
صورت حال ۔ محضر گواہی ۔ استشہاد
مطائبات ۔ مطائبہ ۔ خوشطبعی کرنا ۔
شاہد عادل ۔ گواہ عادل
گل رعنا ۔ ایک پھول ہے ۔ جو اندر سے
سرخ اور باہر سے زرد ہوتا ہے ۔
مستفاد ۔ فائدہ حاصل کیا ہوا ۔ اور وہ
چیز کہ بطریق فائدہ حاصل ہو ۔
کافل ۔ ضامن
دیلماج ۔ دو زبانوں کا مترجم ۔ ترکی ہے ۔
ابر آزار ۔ آزار رومی مہینہ کا نام ہے
چیت کے مہینے سے مطابقت رکھتا ہے ۔
نیایش ۔ تعریف ۔ تحسین ۔ دعا ۔ زاری
ازہار ۔ کلیاں ۔ اس کا واحد زہر ہے
شرح ۔ وہ ایسا داور ہے ۔ کہ اس کی
تعریف و تحسین کا ترجمہ مترجم دو لسان
ابر لہجہ برق شرار میں طرح طرح کی کلیوں پر

حالی کرتا ہے ۔
اتالیق ۔ تربیت کرنیوالا اور اتا کے شوہر کو بھی کہتے ہیں
توجیہ ۔ خوب بیان کرنا ۔
امصار ۔ واحد مصر ۔ شہر ۔
مرغزار ۔ جہاں سبزہ بہت ہو ۔ مرغ
بالفتح ۔ دوب ۔ اور زار کثرت پر دلالت
کرتا ہے ۔
صفحہ ۳ تعالیٰ شانہ و عم جرائد احسانہ ۔
اس کی شان بلند ہے ۔ اور اس کے احسان
دفاتر عام ہیں ۔ اگر جرائد کا لفظ نہ ہوتو
اچھا ہے ۔
تحیات ۔ تحیۃ واحد ۔ سلام کرنا ۔
زاکیات ۔ صفت تحیات ہے ۔ ایسی
تحیات جو پاک ہیں ۔
فوحات ۔ بالفتح ۔ بوہائے خوش
وجنات ۔ واحد وجنہ رخسارہ جہاں اٹھی ہو
مرام ۔ اسم ظرف ۔ مراد و مطلب ۔
وافیہ ۔ کامل و تمام
مد ۔ خط دراز ۔
ارشاد ۔ راہ حق دکھانا ۔
طومار ۔ نامہ ۔ صحیفہ ۔ دفتر ۔ لمبا خط ۔
کسبہ ۔ کاسب ۔ پیشہ ور ۔
شرح ۔ ایسے پاک درود و سلام کہ مشک

وعنبر کی خوشبو اس کی ظاہر عبارت سے مشتاقوں کے مشام میں پہنچتی ہے۔ اور ایسے نامی تسلیمات کہ ستاروں کی چمک دمک اس کی بشارت کے پرتو سے ایمان کے کامل مقصد پر خط نور کھینچتی ہے یہ تحیات وتسلیمات اخلاص وعقیدے کے صفحہ پر ایسے ادیب دین کی لغت کا مسودہ ہے کہ جس نے بطریق راہنمائی کتاب ہدایت سے نجات کے طریقے پڑھا دیئے۔ اور دفتر سعادت کے رمز اور نکتے ایسے لوگوں کے لئے بطور کلیات جمع کر دیئے۔ جو شرک اور ضلالت سے بری ہیں۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى - اور وہ خواہش نفسانی سے کچھ نہیں کہتا۔ جو کچھ کہتا ہے وہ نہیں ہے۔ مگر وحی جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے۔

فرقان + قرآن شریف۔

شرح - وہ حضرت ایسے سخنور ہیں کہ آیہ "ما ینطق" ان کے جاہ وجلال کے قرآن کا ایک حرف ہے۔ اور ایسے پیغمبر کہ وما محمد الا رسول ان کے قرآن پاک کا ایک وصف ہے۔

محرر عیار دانش آب وخاک - سے مراد خداوند عالم ہے۔ عیار دانش ایک کتاب کا نام ہے۔

جامع فرہنگ عقول عشرہ - سے مراد خداوند عالم ہے۔ فرہنگ۔ لغت کی کتاب۔

عقول عشرہ۔ حکماء کے نزدیک دس عقلیں ہیں۔ پہلے خداوند عالم نے عقل اول کو پیدا کیا۔ اس نے عقل دوم اور آسمان کو پیدا کیا۔ اسی طرح دسویں عقل نے تمام عالم کو پیدا کر دیا۔

فصل مشبعی - فصل۔ موسم۔ کلام کا ایک حصہ۔ جدا ہونا۔ مشبعی۔ سیر کردہ شدہ یہ تو لغوی معنی تھے۔ اور محاورے میں یہ ہیں۔ "فصل مشبعی مدح کرد" بہت طولانی مدح کی۔ یا پڑھی = فصل مشبعی کتک زد بہت زیادہ مارا۔

شرح - اور وہ ایسے محمود ہیں۔ کہ آب وخاک کی کتاب کے محرر اور عقول عشرہ کے فرہنگ کے جامع۔ یعنی خداوند عالم نے ان کے حسن سیرت میں اپنے قلم قدرت سے بڑے طولانی فضائل کا احصار کیا ہے۔

سے یہ آیہ پارہ ۲۷۔ سورہ نجم میں ہے ۱۲

محضر - سجل قاضی -

منشور - فرمان شاہی -

کرام بررۃ - بایدی سفرۃ ٥ کرام بررۃ ٥ جو نیکوکار اور بزرگ سفیروں کے ہاتھوں میں رہی -

۳۰۵ عبس

طغرا - ایک قسم کا پیچیدہ خط ہے - اس خط سے فرمان شاہی کے القاب لکھے جاتے ہیں -

لولاک لما خلقت الافلاک

اگر تم نہ ہوتے تو میں ہرگز افلاک کو نہ پیدا کرتا ٭

شرح - اور وہ ایسے مسعود ہیں - کہ محضر ادراک کے دفتر نویس - اور کرام بررہ کے منشور نے ان کے صفائے طینت کے فقرات کو رسالہ سلوک کے عنوان میں لولاک لما خلقت الافلاک کے طغرے سے املا کر دیا -

مستوفی - میر دفتر -

مسجل - مہر کیا ہوا -

شرح - جناب محمد مصطفٰے ایسے میر دفتر ہیں کہ جن کے نام نامی پر قضا و قدر کی کچہری میں خاتم المرسلین کی رقم مہر نبوت سے مسجل ہوئی -

قرشی - منسوب بہ قریش کہ نام قبیلہ ہے - اور اس قبیلے کے باپ نضر بن کنانہ آنحضرت کے اجداد سے ہیں -

قریش دراصل قرش کی تصغیر ہے - اور یہ ایک عظیم الجثہ بحری جانور ہے - کہ جو سب جانوروں پر غالب رہتا ہے - غلبہ کی وجہ سے قبیلہ مذکور کا لقب ہوا -

اُمّی - منسوب بہ اُم - آنحضرت کا لقب ہے آپ نے کسی سے تعلیم نہیں حاصل کی - تاکہ استاد کو آپ پر تفوق حاصل نہ ہو ٭

ملکوت - پادشاہی - پروردگاری عالم فرشتگان - عالم ارواح -

افادت - فائدہ دادن -

ابطحی - منسوب بہ ابطح - ابطح - ایسی زمین جہاں بہت سنگ ریزے ہوں - وادی مکہ معظمہ سے مراد ہوتی ہے -

اجلّہ - جلیل کی جمع ہے

جبروت - عظمت و بزرگی - عالم عظمت وجلال - و اسمائے وصفات الٰہیہ ٭

شرح - آنحضرت ایسے سید قرشی اور امّی ہیں جن کے افادہ و شاگردی سے عالم

ملکوت کے فاضلوں کو شرف و مباہات
کے قانون حاصل ہیں - اور ایسے ملکی
و مدنی سردار ہیں - کہ جن کی عبادت کے
طرز سے عالم جبروت کے بزرگ ترقی
درجات پر پہنچے ہوئے ہیں -

بشیر بشارت دینے والا

نذیر ڈرانے والا -

الہام خیر یا شر کے وقوع کے متعلق جو
خداوند عالم کسی کے دل میں ڈالدے

تنزیل - فرو فرستادن - ترتیب دادن -

شرح - وہ ایسے دلبر ہیں کہ جبرئیل ان کے
خادم اور پیغام کے حامل ہیں - اور ایسے
بشیر و نذیر کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے لبوں کو
الہام الٰہی سے جنبش دی -

صدیق - بہت سچ کہنے والا

امین - امانتدار -

صدیق امین سے مراد آنحضرت ہیں -
دوسری جگہہ بھی " صدیق امین " ہے
کاتب کی غلطی سے " صدیق ایں " ہوگیا
ہے - تم تصحیح کرلو -

برزخ - ایسی چیز جو دو مخالف چیزوں
کے درمیان واقع ہو - جیسے اعراف بہشت
و دوزخ کے درمیان اور بندر انسان اور
حیوان کے - اور درخت خرما حیوان - اور نبات کے
درمیان آنحضرت واجب و ممکن کے درمیان ہیں -

واجب - جسکا ہونا ہر زمانہ میں ضروری ہو
ممکن - جسکا عدم و وجود دونوں ضروری ہوں

شرح - وہ صدیق امین (آنحضرت) کہ پروردگار
کے کلام کا واسطہ وہی صدیق امین ہیں - اور واجب
و ممکن یعنی خداوند عالم اور عالم میں جو رابطہ برزخ
ہے وہ یہی صدر نشین ہیں یعنی آنحضرت واجب
و ممکن کے درمیان ہیں - (صفحہ ۴)

اللہم صل علی محمد و آلہ الطیبین الطاہرین

خدایا محمدؐ اور انکی پاک و طیب آل پر درود بھیج

تمہید - کام کا ہموار کرنا - عمدہ کام کرنا -

تحمید - حمد کرنا -

افشار - ترکمانوں کا ایک گروہ ہے جو اردومیہ و خراسان
وغیرہ میں ساکن ہے اسکی بہت سی شاخیں ہیں جنکو تیرہ کہتے ہیں
بعض کے نام تمہاری معرفت کے لئے ہم لکھ دیتے ہیں - جید دانلو
بیگلو - قرقلو - اشاجلو - پاپالو - احمدلو - شاملو - قرہ کوزلو -
سیجاملو - شادللو - عثمانلو - عبدلو - زیدانلو - قراچورلو - سعدلو
اغورلو - کنگرلو - ساریولیلو - آق قوینلو - چاوش لو - زعفرانلو
گرلو - قراقوینلو - وغیرہ -

تیرہ - بڑے قبیلہ کی ایک شاخ - ترکمانوں کے ۲۴ شعبے ہیں
اسمیں سے ایک افشار ہے اسمیں ۴۲ تیرہ ہیں -

قرقلو - ترکمانوں کی ایک -

صبا - طفلی - کودکی -
قاصد - قصد کرنے والا - پیغامبر
عتبات عالیات - بلند آستانے
عتبات کا واحد عتبہ ہے - ائمہ مقدسہ
کے مزارات مراد ہیں -
مشہد مقدس - حضرت علی بن موسیٰ رضا
کا مزار پاک - جو علاقہ طوس میں ہے -
شہر کو بھی مشہد کہتے ہیں -
دربار قدس استار - استار - ستر کی
جمع ہے - قدس استار - اسم فاعل ترکیبی -
ایسا دربار جو پاک پردے رکھنے والا ہو
خلاع آفتاب شعاع - ایسی خلعت
جن کی چمک دمک آفتاب کی شعاع
ایسی ہو -
فرمان واجب الاذعان - ایسا
فرمان کہ جس کی اطاعت فرض ہو -
صفحہ ۵ نائب السلطنۃ + ولی عہد - ایران
کا ولیعہد - صوبہ آذربائیجان کا حاکم ہوتا
ہے - جیسے انگلستان کا ولی عہد صوبہ
ویلز کا -
نقشش این ست - اس کی نقش یہ ہے
العزۃ للہ - قوت و غلبہ اللہ ہی کے
لئے ہے -

مفتاح - کلید - کنجی
مصباح - چراغ -
مشکوٰۃ - بڑا طاق جس میں چراغ رکھا جائے -
ارجمند - صاحب قدر - گرامی قدر -
ارشد - زیادہ سیدھا راستہ پانے والا -
بے ہمال - بے مثل -
موفق - توفیق یافتہ -
موید - تائید کیا گیا -
اعزہ - عزیز کی جمع - بزرگوار -
اعیان - بزرگاں - ذوات موجودات
الحال - اس وقت
مشار الیہ - اس کی طرف اشارہ کیا گیا
نجبا - نجیب کی جمع - بزرگوار -
مناص - گریزگاہ - خلائق مناص -
دولت کی صفت ہے -
قدغن - تاکید - غدغن بھی آیا ہے -
(صفحہ ۵) تخلف نورزند - خلاف نہ کریں -
غرہ - اول روز ہر ماہ -
شہر - ماہ
طبق - مطابق - موافق -
تفقد - کھوئے ہوئے کو ڈھونڈھنا -
فارسی والے مہربانی کرنے کے
معنی میں استعمال کرتے ہیں -

صندوق خانہ ۔ توشک خانہ ۔

آقا یم ۔ میرے آقا یعنی میرے والد ماجد

صَوب ۔ طرف جانب ۔

سواد ش این ست ۔ اس کی نقل یہ ہے ؛

شرح

الٰہی تحمید اور رسالت پناہی درود کے بعد سخن سنجوں کے ضمیر پر اس امر کو واضح کرتا ہے کہ راقم گنہگار **محمد حسین بن محمد علی** ترک افشار ۔ تیرہ قرقلو ۔ کم سنی کے زمانے میں اپنے والد ماجد اور چچا کے ہمراہ ۱۲۳۳ھ میں مزارات مقدسہ کی زیارت کے لئے **بریلی** اور **مراد آباد** اور یہاں سے اُن اُن مقامات پر ہوتا ہوا ہرات پہنچا ۔ اور یہاں سے مشہد مقدس کی جبہہ سائی (زیارت) کا شرف حاصل کرتا ہوا طہران آیا ۔ یہاں ایک عرصہ تک رہا ۔ میرے والد ماجد دربار سلطانی میں باریاب ۔ اور آفتاب شعاع خلعتوں اور خانی خطاب سے کامیاب ہو کر ۔ عزیزان وطن کی ملاقات کی آرزو میں وارد تبریز ہوئے شاہی فرمان جو ولی عہد **عباس میرزا** کی طرف (میرے والد کی سفارش کے لئے صادر ہوا اس کی نقل یہ ہے ۔

باقی ترجمہ آپ خود سمجھئے ۔ مجھے زیادہ تکلیف نہ دیجئے ۔

فروزاں کوکب ۔ روشن ستارہ ۔

عواطف ۔ مہربانیاں ۔

مترادف ۔ پے در پے

خطیر ۔ بزرگ وعظیم ۔

مباہی ۔ فخر کرنے والا ۔

یک چند ۔ کچھ دنوں ۔

صفۂ کرمانشاہاں ۔ ایران میں مشہور مقام ہے

تعدی ۔ حد سے تجاوز کرنا ۔ اور ظلم وستم ۔

غصب نمودہ ۔ غصب کرلئے یعنی ظلم سے لیئے ۔

زنبورک خانہ ۔ شتر نال خانہ ۔

وابستہ خود ۔ اپنے متعلقین ۔

یورش برد ۔ حملہ کیا

کھیا ۔ بغداد کے بادشاہ کے پیشکار اور وزیر کا لقب ۔

ینگچری ۔ ترکوں کی ایک سابق فوج جس کو ینگشری بھی کہتے ہیں ۔

ارلغوت ۔ ترکمانوں کی ایک شاخ ۔

عثمانلو ۔ ""

نظام ۔ باقاعدہ فوج ۔

آتش خانہ ۔ توپ خانہ ۔

بعد ارسال سر و زندہ یعنی کٹے ہوئے
سر اور زندہ کے بھیجنے کے بعد۔
ساعرہ ۔ نام شہر عراق عرب۔
چیز خور گردیدہ ۔ یعنی مسموم ہوا کسی نے
زہر کھلا دیا۔
پلاس سیاہ ۔ کالا کمل۔
شال عزا بہ گردن انداختن ۔ ماتم دار
خواہ بیٹا ہو یا بھائی وغیرہ سیاہ رومال ۔
یا شال کو بل دے کر گردن میں ڈالتے ہیں
اور دونوں کناروں کو عقب میں لیجا کر کمر
میں کھونس لیتے ہیں۔
شانہ و سینہ بہ گل آلودہ ۔ شانہ اور
سینہ کو کیچڑ سے لتھیڑ کر۔
ناخنِ افگار دہ ۔ میں اضافت بادنیٰ
ملابست ہے۔
عملہ موت ۔ گورکن ۔ غسل دینے
والا ۔ تابوت بردار ۔ ذاکر ۔ قرآن خواں
وغیرہ ۔
مجمر ۔ انگیٹھی ۔ جس میں عود وغیرہ
سلگائیں
عود سوز ۔ یہ بھی وہی ہے
در جلو می رفتند ۔ ہمراہ جاتے تھے
یا آگے جاتے تھے۔

جوق جوق شدن ۔ غول غول ہو کر۔
مسند سر انداز ۔ مسند کے نیچے کا مندی فرش۔
پشتی ۔ تکیہ ۔ گاؤ تکیہ ۔
متکائے روئے تخت ۔ تخت پہ
کا تکیہ ۔
مشکی فام گردید ۔ سیاہ ہوئی
عزل ۔ بیکاری اور کسی کو بیکار کرنا۔
نصب ۔ برپا کرنا۔
ائمہ عراق ۔ وہ امام جو عراق میں
مدفون ہیں ۔ جیسے حضرت امام حسینؑ ۔ حضرت
موسیٰ کاظمؑ ۔ حضرت علیؑ وغیرہ۔
کورنش ۔ جھک کر سلام کرنا ۔ ترکی ہے۔
بالیوز ۔ پولیٹکل ایجنٹ۔
ممبئی ۔ بمبئی۔
اہداب ۔ مژگان ۔
سداد ۔ راستی و درستی در کردار و گفتار۔
مورد ۔ محل فرود آمدن ۔ اترنے کی جگہ۔
مناظم ۔ جاہائے ترتیب و نظم
جاہائے پیوستن۔
مستدعیات ۔ خواہشیں۔
انجاح ۔ حاجت روائی۔
مقرون ۔ نزدیک
انصراف ۔ بازگشتن۔

خدا نگہدار - خدا حافظ
کہ یک سفر ہند آمد - کہ ایک بار ہندوستان کا سفر کیا ہے -
پادرمیانی - واسطہ -
فرمان فرما - گورنر - صوبہ کا حاکم -
جہاز فرگٹ - ڈاک کا جہاز
شہامت - بزرگی - توانائی - دلیری
بسالت - شجاعت - دلیری
فخامت - بزرگی - قدر - بلندی -
مناعت - استواری -
اُبہت - بزرگی -
اکتناہ - کسی چیز کی کنہ پر پہونچنا -
مجدت - بزرگی -
نجدت - شجاعت - دلیری
نبالت - بزرگواری - آگاہی -
زُبدہ - خلاصہ
صندلی - کرسی - چوکی
مرفوع میدارد - مرفوع - بلند داشتہ شدہ - یعنی عرض کرتا ہے -
مساعی - جمع مسعاة - بمعنی سعی -
نامہ عطوفت ختامہ ایسا خط جس پر مہربانی کی مہر لگی ہو - ختامہ - موم اور لاکھ کو کہتے ہیں
انحا - جمع نحو - راہ - طور -

استظہار - پشت پناہ ہونا - قوی پشت ہونا - یاری چاہنا -
مستظل - سایہ لینے والا - سایہ سے پناہ ڈھونڈنے والا -
قدر قدرت - قدر کی قدرت رکھنے والا - قدر حکم خدا ہے -
خورشید رایت - آفتاب کا جھنڈا رکھنے والا -
عطارد فطنت - دبیر فلک کی سی دانائی رکھنے والا
بہرام سطوت - بہرام کا سا دبدبہ رکھنے والا -
صفحہ ۱۰
زحل رفعت - کیوان کی سی بلندی رکھنے والا - زحل فلک ہفتم پر ہے -
بے ہمال - بے مثل -
باہر النور - باہر - روشن - ظاہر
یرلیغ - فرمان شاہی یہ لفظ ترکی ہے
مُشعر - خبر دہندہ -
منتسبان - نسبت رکھنے والے
ثغور - جمع ثغر - سرحد -
بین الدولتین علیتین - دو بلند سلطنتوں کے درمیان -
وداد - دوستی -

ابلاغ - رسانیدن۔
منشور مذکور حین ورود ابلاغ گردید۔ منشور مذکور مکاتبہ شہزادہ کو لکھا ہے۔ جو صفحہ ۹ کی تیسری سطر میں ہے۔ یعنی شہزادہ کا خط میرے ورود کے وقت پہونچا۔
مرکب - جہاز
معبر - گذرنے کی جگہ - محل گذر۔ - جائے عبور از دریا - (صفحہ ۱۱)
صفحہ ۱۱ پایٔ نام - اسمی بنام۔
کیاست - دانائی - زیرکی۔
عبارت کتابت اینست۔ اور خط کی عبارت یہ ہے۔
شعشعہ - روشنی آفتاب۔
رشحات - رشح نیز اوش - تراویدن
مخضّر - سبز۔
اضوا - ضو کی جمع۔
اعطاف - مہربانیاں - عطف کی جمع
لم یزلی - لم یزل کے معنی پائندہ بے زوال کے ہیں۔ اور ذات حق۔ اس میں یا نسبت کی ہے۔ دراصل یزال تھا۔ لم نے آخر حرف کو ساکن کر دیا بوجہ التقائے ساکنین الف گر گیا۔

دعوات - جمع دعوت - بمعنی دعا
صوامع - جمع صومعہ - گرجا - اور مسجد
سرائر - رازہا - جمع سر ہے۔
ملکوت - بادشاہی - پروردگاری عالم فرشتگاں - باصطلاح صوفیاں عالم معنی (عالم ارواح)
اتحاف - تحفہ دینا
اشعہ - جمع شعاع
استجابت - قبول کرنا - جواب دینا
مجامع - واحد مجمع - جمع ہونیکی جگہیں
معتکفان - معتکف کی جمع - عبادت کی غرض سے مسجد میں بیٹھنے والے۔
حظائر - جمع حظیرہ - احاطہ کہ چوب ونی سے حیوانوں کے لئے بنائی جاتی ہے۔ احاطہ قبرستان - وگنبد قبر۔
جبروت - عظمت - بزرگی - تکبر اصطلاح سالکان عالم عظمت وجلال آسمانی - صفات الٰہی - ومرتبہ وحدت
مرآت آئینہ - اسم آلہ ہے رویت سے
منطبع از انطباع ایک چیز کا دوسری چیز پر نقش ہونا
رسل - جمع رسول - بمعنی قاصد و پیغامبر
رسائل - مکتوبات و نامہا۔
مفتح - کھولنے والا۔

مہام - جمع مہم - امرِ عظیم - و کارِ دشوار

مرام - مراد - مطلب -

مشید - محکم کرنے والا -

بنیان - بنیادِ خانہ -

موالفت - باہم دوستی کرنا -

مودت - دوست رکھنا

استحضار - یاد رکھنا - کسی کی حضوری چاہنا

نصاب - فارسی میں بہ معنی مال و زر و سرمایہ مستقل ہے -

آستانِ عدالت ارکان -
ایسا آستانہ جس کے رکن عدالت کے ہوں -

معاودت - بازگشتن - واپس ہونا

توقیع - نامہ و منشور پر بادشاہ کا نشان کرنا - فرمانِ بادشاہی -

وقیع - بلند - رفیع - وقع سے ماخوذ ہے بمعنی جائے بلند - اور پہاڑ کی چوٹی -

ارایک - جمع اریکہ - بمعنی تخت

مبادی آداب - مبادی جمع مبدء بہ معنی جائے آشکار اشدن - یعنی آداب کے ظہور کا محل اور جگہ ہیں -

شرح

عبارت "کتابت این ست" سے لیکر صفحہ (۱۲) کے خاتمہ تک کا ترجمہ کیا جاتا ہے :-

جب تک کہ عیسیٰ آفتاب گردوں نشین کے جمال کا نور فلک چہارم سے عرصہ زمین و آسمان کا روشنی افزا اور بادِ صبا کا دم مسیحا گلشن خضرا (دنیا) میں پژمردگاں لالہ و ریاحین کا زندگی بخشنے والا ہے - اس وقت تک فرماں روائی و شوکت دولت و عزت کا چمن - حاکم ازل (خداوند عالم) کی ابرِ عنایت کے ترشح سے سرسبز و شاداب - اور صفحہ خاطر قادر لم یزلی کی مہربانیوں کی ضو سے منور رہے -

ان محبت آیات دعاؤں کے بعد جس کی اجابت کا پرتو ازہاے عالم ملکوت کے عبادت خانوں کو مزین - اور ان مودت بنیات سلاموں کے تحفہ کے بعد جس کی آثار قبولیت کی شعاعیں عالم جبروت کے حظیروں کے معتکفوں کے مقامات کو روشن کرتے ہیں آپکی رائے پر یہ امر واضح کرتا ہے چونکہ دونوں سلطنتوں کے اتحاد کے لوازم اور دونوں شوکتوں کی دوستی کے رواسم ایسے ہیں کہ ہمیشہ قاصد خطوط کے ارسال کرنے میں دوستی و محبت

گئے دروازوں کو کھولنے والے۔ اور اگر
ضروریہ اور مقاصد مہمہ کے اظہار کرنے
میں اس سے الفت مودت کے بنیاد کے مضبوط
کرنے والے ہوں۔ اس بنا پر میں اس
مراسلہ اتحاد کے تحریر کرنے میں مشغول ہوکر
آپ کے استحضار کے لیے تحریر کرتا ہوں
کہ عالی جناب **محمد علی خان** ہندی جو اس
صحیفہ مودت کے حامل ہیں۔ کچھ دنوں
دارالخلافہ طہران میں اعلیٰ حضرت خدیو
بے ہمال کے آستانے پر جبہہ سا۔ اور اس
وسیلے سے کامیاب مقاصد رہے ہیں۔
اس وقت یہ رخصت حاصل کرکے
(۱۳) اپنے وطن مالوف کی طرف واپس ہو رہے
ہیں ؛

لہذا شاہی فرمان و سلطانی توقیع بطریق
سفارش شرف صدور ہوا کہ جناب "آغا"
صاحب کے ساتھ پورے طور پر مہربانیاں
کرکے جناب والد سے اس امر کا اظہار
کیا جاتا ہے کہ جس وقت یہ آپ کے حدود
میں وارد ہوں۔ تو جناب والا ان کے ساتھ
محترمانہ۔ معززانہ۔ مجتبانہ برتاؤ کریں۔
اور لوازم التفات مبذول فرمائیں۔
ساتھ ہی اس کے لکھنؤ کے نواب مستطاب
کو بھی مطلع فرمائیں۔ کہ وہ آغا صاحب
موصوف کے کاموں کو منتظم اور منضبط
کریں۔ اور اس وسیلے سے ان کے دل کو
مسرور اور خوش فرمائیں۔ جناب والد
کے جو دلی مرغوبات (کہ منجر بہ استقرار
جہانبانی و گوئنری ہوں) ان کو آپ ظاہر
فرمائیں۔ ہماری سلطنت کے کارکن ان
کے انجام دینے پر مامور ہو جائیں گے۔
باقی خدا کرے ہمیشہ دونوں سلطنتوں کی
دوستی کی بنیاد اور دونوں شوکتوں کی
محبت کے مواد محکم و استوار رہیں۔

۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۰ھ

صفحہ (۱۳)

دارالامارہ۔ دارالحکومت۔
ملجا۔ جائے پناہ۔ لجا سے ماخوذ ہے۔
مجاور۔ ہمسائگی کرنے والا۔
جلت عظمتہ و عمت نعمتہ۔
اس کی عظمت بڑی ہے۔ اور اس کی
نعمت عام ہے۔
بحسب ولایت عہد (الخ)
یعنی بربنائے ولی عہدی شد۔ ایالت
نے نواب **محمد سعید خان** بہادر مغفور
کے بیٹے کے قدم سے رونق دوبالا حاصل

کی تی
محتشم الیہ نواب محمد سعید خانصاحب
بہادر مغفور۔

رئیسی (الخ) ایسے رئیس کہ عقل و
دانش میں افلاطون اور ارسطو کے معلم
تھے ؛

اور ایسے امیر کہ فضل و کمال ہیں ح انور
ان کا ملازم ہے۔ ان کی ملک داری کے
انتظام کو یورپین عقلا تسلیم کرتے ہیں۔ ان
کی سیاست کے شحنہ نے صفحۂ ہستی سے شر
و فساد کا نام بھی باقی نہ رکھا۔ اور انکی حکومت
کے زمانے میں دوست و دشمن کے لیے
امن و امان کا بساط بچھا دیا گیا۔ ان کی
دلیری اور شجاعت کے طنطنہ سے
بہرام کے جسم میں تھرتھری پڑ گئی۔ اور
ان کی کرم گستری اور سخاوت کے شہرے
سے سمندر اور کان بہت ہی شرمندہ ہو گئے
اس لیے کہ ان کے برابر ان کا ایثار نہ تھا

خورشید طالع
(۱۲۳۰ ہجری)

ان کی ولادت باسعادت کی تاریخ کا لطیفہ ہے
اور اقبال و دولت دونوں ان کی علامت
کے ادراک پر فخر کرتے ہیں۔

ان کی تلوار کا جوہر فتح و ظفر کی آنکھ کی آب
و تاب ہے ان کا تہان سیر ارادۂ قضا
و قدر کی یکدل و یک رائے ہے۔ ان کے
بادپا فیل کی راہ میں فلک کے گھوڑے کی
کمر شکستہ ہے اور آسمان پیما گھوڑے کے
قدم سے وہم کا گھوڑا خستہ ؛

صفحہ (۱۴)

طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

ثریٰ - خاک نمناک زیر زمیں۔
مثویٰ - جائے قرار و آرام۔
ان کی خاک کو اللہ پاک کرے اور ان کا
جائے آرام جنت کرے۔

وسادہ - مسند۔

مواجب - تنخواہ۔ جمع موجب

قاصے (الخ) وہ قد کہ بند بند اس
کا نرکل کی طرح قابلیت کے مغز سے خالی
تھا۔ اپنے تربیت کے ساز و سامان سے
مناصب کے ساز کے لائق کر دیا۔ اور
وہ سر کہ طنبورے کے کاسے کی طرح مادۂ
استعداد سے خالی تہا۔ گردن فرازی کے
اسباب سے اس کو زہرۂ مشتری کے

نمبر ۱۵

ہمدوش کرکے بلند مرتبوں پر پہنچا دیا۔

امثال ۔ ہمسران۔

اقران ۔ ہمسران

بزالنست ۔ نقطہ غلط ہے۔ برانست بنائیے۔

حرف زدن راہ نمی برند ۔

بول نہیں سکتے ہیں۔

عاری ۔ برہنہ

مضطر ۔ ضرر رسیدہ۔ بے اختیار۔ بیچارہ

ایل ۔ وہ گروہ۔ جو کنجڑوں کی طرح

پہاڑ اور دروں میں بسر کرتا ہے۔

ترکی میں نام سال ہے۔

اُلوس ۔ با ضم۔ قبیلہ۔ اور گروہ ترک

کسبہ بازار ۔ بازار کے پیشہ ور

اہل حرفت۔

بلغا ۔ بلیغ کی جمع۔

علما ۔ جمع عالم۔

فضلا ۔ جمع فاضل

اُدبا جمع ادیب

اُطبا ۔ جمع طبیب جسمانی علاج کرنیوالا

کُتاب ۔ کاتب کی جمع۔ لکھنے والا

حُجاب ۔ حاجب واحد۔ دربان۔ ایلچی

پیش خدمت ۔ خدمتگار۔

حلاج ۔ دھنیا۔

نسّاج ۔ کپڑا بننے والا۔

سرّاج ۔ زین بنانے والا۔ اور

اس کا بیچنے والا۔

(۱۵)

فلّاح ۔ کاشتکار۔

سلّاخ ۔ پوست کن۔

طبّاخ ۔ باورچی۔

زہاد ۔ زاہد کی جمع

فساد غلط ہے فصاد بنائیے۔ فصد

کھولنے والا۔

سِمسار ۔ دلّال۔ اور وہ دکاندار

جو سِئے ہوئے کپڑے اسلحہ

کمخواب۔ مخمل۔ اطلس۔ سمور

فروخت کرتا ہو۔

تمار ۔ خرما فروش

عطار ۔ دوا فروش۔ اور زعفران مشک

وعنبر اور جونک بیچنے والا۔

طرّار ۔ چور۔ گرہ کٹ۔ آدم تیز زبان۔

خمّار ۔ مے فروش۔ مے ساز۔

خراز ۔ بساطی۔ مومی موتی۔ شیشہ

موتی بیچنے والا۔

خبّاز ۔ نان پز۔

سرباز ۔ سپاہی۔

کنّاس خاکروب
حلّاس پالان دوز
سالوس خوش گو۔ چرب زبان۔ فریب دینے والا۔
قلّاش مفلس۔ بے نام و ننگ۔
فرّاش فرش بچھانیوالا۔ چوبدار
نبّاش کفن دزد
مُرتاض ریاضت کرنے والا۔
شمّاع موم اور چربی کی شمع بنانیوالا
طمّاع بڑا لالچی۔
صبّاغ رنگ رز۔
دبّاغ چمڑے کی پیراستگی کرنے والا۔
صحّاف جلد ساز۔
صرّاف روپیہ اشرفی وغیرہ کا لین دین کرنے والا۔
علّاف کاہ فروش۔ بھوسہ بیچنے والا
دقّاق قصارہ۔ کندے کرنیوالا۔
حلّاق۔ حجّام۔ نائی۔
حکّاک نگین ساز۔ مہرکن
دلّاک سرتراش۔ حجام
جمّال شتربان۔
بقّال۔ زمانہ بہار میں دودھ بالائی بیچتا ہے۔ اور ہمیشہ دہی۔ پنیر۔ شیرہ۔ انگور کی
اب۔ مونگ۔ چاول۔ لوبیا۔ باقلا کھڑی مسور۔ چربی۔ شہد۔ تازہ میوے ذخیرے والے میوے۔ بادام۔ پستہ فندق۔ انجوجک۔ منقے۔ کشمش۔ خوبانی۔ زرد آلو۔ وغیرہ بیچتا ہے۔
خیّام۔ خیمہ دوز
حجّام۔ پچھنے لگانے والا۔
جاشو۔ جہاز کا دھونے والا۔ جہاز ور آرند رسے دھویا جاتا ہے۔ اور ملّاح۔
سوقی۔ بازاری آدمی۔ اور پھیری والا دوکان دار۔
کولی۔ رنڈی۔ گاتی۔ ناچتی۔ اور متعہ کرتی ہے۔
لولی رنڈی۔
لوطی۔ بندر اور ریچھ والا۔ بھانڈ۔ مسخرہ۔ قلندر
بوقی۔ بوق بجانے والا۔ بگلچی۔
تدبر۔ انجام کار پر غور کرنا۔
متداول۔ مروج
بنیان کاخ سخنوری از بیخ ریشہ بر انداز ند۔ سخنوری کے محل کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ہیں
شاھد۔ معشوق۔

معرا - برہنہ
قتیل - شاعر کا تخلص ہے۔
منثور - پراگندہ - ضدِ منظوم
لازم - ضد متعدی - وہ فعل جو فاعل پر تمام ہو۔
متعدی - حد سے تجاوز کرنے والا۔ وہ فعل جو مفعول کو چاہے
صرف - علم کا نام ہے - تم اسے جانتے ہو
در غیر ما وضع لہ - معنی وضعی کے برخلاف ہیں۔
غریب - عجیب - نادر - مسافر۔
خلط - آمیختن۔
خبط - جنون
مسترشدین - راست روی چاہنے والا

صفحہ (۱۶)

تسوید - سیاہ کرنا یعنی لکھنا۔
فقرات بری از استعارہ ماہ پروین
ایسے فقرے جو ماہ پروین کے استعارے سے بری ہوں - یعنی صاف اور سادی عبارت۔
اخلا - دوستان صادق خلیل کی جمع ہے
روزنامچہ - ڈائری جس میں روزانہ کے حالات لکھے جائیں - یا حساب۔

(۱۶)

صفحہ ۱۷ کے اشعار کے حل چھوڑتا ہوں - مجھ کو امید ہے کہ تم خود سمجھ لوگے - شادمان

صفحہ (۱۸)

عجالہ - وہ چیز جو جلدی لائے جائے یعنی یہ رسالہ میں نے بہت جلد ہی تیار کیا ہے۔
الانسان مرکب - (الخ)
انسان سہو اور خطا اور نسیان سے مرکب ہے
نہ معلوم کس کا مقولہ ہے - صحیح نہیں۔
مداد - سیاہی دوات -
واللہ موفق وعلیہ التکلان
اللہ توفیق دینے والا ہے اور اسی پر پورا بھروسہ ہے۔
تکلان - بالضم - اعتماد - توکل
ثغور - واحد - ثغر - ایسی سرحد کو کہتے ہیں جو کافر و مسلمان کے ملک کے درمیان واقع ہو۔
عراق عجم - عراق دو ہیں عراق عرب - عراق عجم - لغت میں عراق کے معنی دریا کے کنارے کے ہیں۔
چونکہ یہ دونوں دریا کے کنارے

واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئے۔

مازندران۔ مقام ہے۔ ان تمام شہروں کا پتہ ایران کے نقشہ سے لگانا چاہیئے

خوزستان۔ فارس کا ایک صوبہ ہے شوشتر اس کے مشہور شہروں میں سے ہے خوز کے معنی گنے کے ہیں اس مقام پر شکر تیار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا یہ نام ہوا

گرمسیر۔ گرم ممالک۔ یعنی ایسی مقامات جہاں برف نہ پڑتی ہو۔

سردسیر۔ اس کا عکس۔ یعنی جہاں برف گرتی ہو۔

فارس۔ اسے بھی ایک صوبہ سمجھنا چاہیئے۔ مشہور شہر اس کے شیراز۔ بہبہان کازرون وغیرہ ہیں۔ اور بعض بنادر۔

طبرستان۔ ایران کی ایک ولایت۔ رشت۔ گیلان۔ وغیرہ اس کے شہر ہیں۔

آذربائجان۔ ایک بڑا اور مشہور صوبہ ہے۔ اس کا پایہ تخت تبریز ہے زنجان۔ رومیہ۔ خوی۔ ایروان۔ اردبیل۔ بادکوبہ۔ دربند۔ گنجہ۔ شکی۔ قبہ۔ شماخیل۔ شروان۔ داغستان۔ نخجوان۔ سالیان۔ سلماس۔ شیشہ۔ تفلس۔ ارمن۔ تاوات۔ اس کے مشہور مقامات ہیں۔ اب کسی قدر نقشہ بدلا ہوا ہے۔

گیلان۔ مشہور مقام ہے۔ حوالی مازندران۔

ملحقات چاردوری باشد = اس کے چاروں طرف کے ملحقات ہیں

بازار مسقف۔ ایسا بازار جس کی چھت پٹی ہو۔

چارسو۔ چوپڑ کا بازار۔ چوک۔ چوراہہ یہ بات یاد رکھنے کی ہے۔ کہ اس مقام پر ایک گنبد بناتے ہیں۔ جس کے نیچے چار درجے ہوتے ہیں۔ ایک کوتوال کے لئے باقی سپاہیوں اور عملے کے لئے اسی میں مجرمین کے لئے تہ خانہ ہوتا ہے۔

کاروان سرا۔ ایسی سرا جس میں مسافر قیام کرتے ہیں۔

رباط۔ وہ کارواں سرا جو صحرا میں ہو یہاں قافلہ آکر ٹھہرتا ہے۔ اور چل دیتا ہے۔

تکیہ۔ امام باڑہ۔ حسینیہ بھی کہتے ہیں

ہیں - بالین - اور فقرا کی جائے سکونت -

تکیہ بست - محرم کے زمانہ میں امام باڑہ کی آرائش کی -

تکیہ نہاد - سرہانے تکیہ رکھا - یا تکیہ پر پشت -

صفحہ (۱۹) **آب انبار** - پانی کا خزانہ یعنی پانی جمع رکھنے کا پٹا ہوا خزانہ -

ایک پختہ مگر بڑا اور گہرا حوض بنایا جاتا ہے - جو مسقف ہوتا ہے - آمد و رفت کے لئے زینہ بھی ہوتا ہے - اس حوض میں نہر یا مینہ کا پانی جمع کیا ہوا بھرا رہتا ہے - اور روزانہ کام میں لایا جاتا ہے -

کافر قلعہ - مقام کا بھی نام ہے - اور قلعہ کا بھی - ہرات و طوس کے درمیان ہے یہاں ایرانی سرحد ہے -

مشہد - اس مقام پر حضرت علی موسیٰ رضا کا مزار ہے - اس لئے اسکو مشہد مقدس کہتے ہیں - شہر کا بھی یہی نام ہو گیا طوس میں واقع ہے -

ہرات - مشہور مقام ہے - ہری بھی کہتے ہیں - بعض کہتے ہیں - کہ "ہری" کے معنی "گنج ریختن" کے ہیں - چوں کہ اس کی تعمیر میں زیادہ روپیہ صرف ہوا اس لئے یہ نام ہوا

خانقیہ - نون ساکن ہے - اور قاف کو زبر ہے - یہ مقام - کرمان شاہ - اور بغداد کے درمیان واقع ہے - یہاں ندی بھی ہے - جس پر پل بندھا ہوا ہے - کاروانسرا بھی ہے - کبھی روم اور ایران کی سرحد تھا -

صفحہ (۱۹)

ذہاب - گزرنا - جانا[1]

رودخانہ - بہتے پانی کا شیریں دریا -

رودخانہ دستی - نہر - جیسے نہر گنگ -

نامش خاطرم نیست - مجھے اس کا نام یاد نہیں -

دریائے کاسپین - کاتب اس کو رکابین لکھ گئے ہیں - کتاب کو صحیح کر لیجئے - بحیرہ کاسپین - جسے بحیرۂ خضر بھی کہتے ہیں -

لنگران - سالیان - دونوں مقام ہیں -

ارزنہ روم - رومی سرحد کا ایک مشہور شہر ہے -

دہنہ - ناکا -

قلعہ شبشہ - شبشہ مقام ہے -

گرجستان - ملک جارجیا - یہاں کا رہنے والا گرجی -

[1] لے یہاں زبر (۱) سے ادا ہو وہ مقام ہے

بدستِ روس افتادہ
روس کے قبضہ میں چلا گیا۔

حلّہ ۔ بالکسر۔ عراق عرب کا ایک شہر
کرکوک ۔ یہ بھی عراق عرب کا
ایک شہر ہے۔
دریائے عمان ۔ بحیرۂ عمان
خارک ۔ فارس کا جزیرہ ہے۔
راس الجمہ } دونوں مقام ہیں
دریّہ ....
سرخود ۔ خودسر۔ خودمختار۔

{پوشیدہ نماند کہ سی لیکر خارج گردیدتک کا ترجمہ}

واضح ہو کہ ملک ایران کی سرحدیں پادشاہوں
کے ہر طبقہ کے عہد حکومت میں مختلف رہیں
ان کی حالت یکساں قائم نہیں رہی
عراق عجم وسطی ملک ہے اور خراسان
مازندران ۔ خوزستان ۔ گرمسیرات ۔ فارس
بنادر ۔ طبرستان ۔ آذربائجان ۔ گیلان
یہ اس کے چاروں طرف کے ملحقات ہیں۔
ہر ایک آبادی میں بڑے چھوٹے
شہر اور گاؤں بکثرت ہیں ۔ جس میں پٹے
ہوئے بازار ۔ چوک ۔ کاروان سرا

صحرائی کاروان سرا حمام ۔ مسجد ۔ مدرسہ
امام باڑہ ۔ پٹے ہوئے پانی کے خزانے
تعمیر کیے گئے ہیں۔
اس وقت اس کا طول سرحد افغانستان
کی طرف کافر قلعہ سے مابین مشہد و ہرات
ہر طرف ۶ منزل اور مشہد مقدس سے
طہران تک ۲۷ منزل ۔ اس مقام سے
کرمان شاہان تک ۱۲ منزل ۔ اور اس
شہر مذکور سے خانقیہ عرب و عجم اور پل ذہاب
تک ۶ منزل (یہ پل دریا پر بندھا ہوا ہے۔
اسوقت مجھے نام یاد نہیں) یہاں سے
اسی قدر فاصلہ بغداد تک ہے۔
ایک طرف کے عرض میں گیلان (جو
کاسپین سے ۔ یعنی بحیرۂ خضر کے کنارے
ہے) اور **لنکران ۔ سالیان** اور ایک
جانب ارزنۃ الروم ہے۔
مملکت ایران کا ناکہ تبریز سے ۶
منزل پر ہے وہاں سے زنجان تک آٹھ
منزل ۔ اور قزوین بارہ منزل تبریز سے
دارالخلافہ ۱۲ منزل ہے ۔ طہران سے اصفہان
تک بارہ منزل اتنا ہی فاصلہ یہاں سے
شیراز تک ہے ۔ یہاں سے بندر بوشہر کی
۸ ۔ ۱۰ منزل ہوگا۔

باقی چہار جانب کی اطراف کی آراضی و
آبادی سلاطین روم - روس - اور احمد شاہ
درانی کی اولاد انگریزوں اور دوسرے
لوگوں کو چلی گئی ہے -

آذربائیجان کی طرف قلعہ شیشہ و نقلیسر
تک ۳۲ منزل - تمام ملک شروان - داغستان
گرجستان - کہ جو دولت ایران کے قبضہ تصرف
میں تھا - یہ سب کا سب روس کے ہاتھ
میں آگیا *

خوزستان کی طرف جدہ - کرکوک - موصل
بغداد و بصرہ (۳۱ منزل) سلطنت روم
کے تحت میں ہوگیا - بنادر اور بحیرہ عمان
کے جزائر کی طرف - خارک - بحرین -
مسقط - راس الخیمہ - دریہ =

پھر بہت سا ملک جو تحت عجم کے ماتحت
اور باج گزار رہا ہے - خود سر اور انگریزوں
سے منسوب - اور دوسروں کے متعلق
ہوگیا -

توران کی طرف بلخ - خوارزم - سرخس
اور گنج کہ جو شاہ ایران کے زیر نگین تھے
یہ سب ہاتھ سے جاتے رہے -

خراسان کی طرف ہرات - قندہار -
اور کابل کا آدھا راستہ - سیستان بلکہ
جلال آباد تک اور دریائے سندھ بھی
کہ عجم کی سرحد میں شمار ہوتا تھا یہ سب
نکل گیا -

تحویل - داخل ہونا -

برج حمل - بارہ برج ہیں ان
میں کا پہلا یہ ہے - ترمینڈھے کی سی صورت
ہے - دو سینگ ہیں - سر مغرب کی طرف
ٹانگیں جنوب کی سمت - دم مغرب کی جانب
پشت شمال رخ - جس روز آفتاب اس
برج میں داخل ہوتا ہے - اس روز بہار
کی ابتدا ہوتی ہے - اور نوروز ہوتا ہے

جوزا - برج ہے - ننگ دھڑنگ دو
بچے ہیں - جو پشت کی طرف سے جوڑے
ہوتے ہیں -

صفحہ ۱۴ **کاہو** - یہی سلات کے پتے ہیں -

کاہو خوری رفتیم چند احباب مل کر موسم
بہار میں سامان نشاط لیکر کھیت پر جاتے
ہیں - سرکہ - شیرہ - سکنجبین - وغیرہ بھی ساتھ
ہوتی ہے - وہاں کاہو خرید کر کھاتے ہیں

ریواس } سفید ترکاری ہے - کوئی
ریباس } پاؤ گز کی لمبی - ترش مزہ
ہوتا ہے - شیرہ اور شکر سے کھاتے ہیں -
اس کا رُب اور شربت بھی بنایا جاتا ہے -

خیار - ککڑی
کُنبزہ - بالضم اول - کچا خربزہ - کچرا
آلوچہ - میوہ ہے
آلو بالو - میوہ ہے اسکی صورت فالسہ کی سی ہوتی ہے - سبز ڈنڈی لگی ہوئی مزے میں چاشنی دار
گیلاس - میوہ ہے - گوندنی کے مثل (از لپاچین)
سرطان - برج ہے - اس کی صورت کیکڑے کی سی ہے - جو پانی میں ہوتا ہے
سنبلہ - چھٹا برج ہے - اس کی شکل لڑکی کی سی ہے - سر مغرب و شمال - پیر جنوب مشرق - ہاتھ میں خوشہ اسی مناسبت سے "سنبلہ" نام ہوا -
زرد آلو - میوہ ہے - از قسم شفتالو -
گرجہ - ایک قسم کا آلو بخارہ ہے - سرخ گول - اور چاشنی دار ہوتا ہے - آلو بخارے سے زیادہ بامزہ -
شُلو - شفتالو کی سی شکل کا ایک میوہ -
گرمک - ایک قسم کا گول خربوزہ یہ پہلے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد ملیا خربوزہ
ہندوانہ - تربوز
طالبی - ایک قسم کا خربوزہ -

میزان - ترازو کی صورت کا ساتواں برج
قوس - نواں برج ہے -
پائیز - بکسر ہمزہ و یائی معروف - فصل خزان - اور وہ مدت قیام آفتاب ہے برج عقرب و میزان و قوس ہیں -
فواکہ - اس کا واحد فاکہہ ہے - کاف کو زیر - ہ کو زبر - آخر میں تائے فوقانی کہ حالت وقف میں رہے ، ہوگئی -
رسیدہ - پختہ -
خشکیدہ - سوکھے ہوئے -
در ذخیرہ می نہند - یعنی میووں کو کسی محفوظ مقام میں لاکر رکھتے ہیں -
یخ بست حوض و دریا - حوض و دریا کا پانی سردی کی وجہ سے جم جاتا ہے - اور برف ہو جاتا ہے - یہی جما ہوا پانی "یخ بست" ہے -
نیسان می بارد - نیساں رومیوں کا ساتواں مہینہ ہے - اس زمانہ میں آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے - کہا جاتا ہے - کہ اسوقت کی بارش سے سیپی میں موتی پیدا ہوتے ہیں - مجازاً نیساں کا اطلاق اس بارش پر ہوتا ہے -

سوزن بالا آمد - گیہوں اور جَو کی
نوک - یعنی اکھوے نکلے ہوئے۔
ہر قدر برف آب می شود۔
بہ خاک فرو می رود زیادتی
جاری شدہ بہ رودخانہ می پیوندد
جس قدر برف گھل جاتی ہے۔ زمین میں جذب
ہو جاتی ہے۔ باقی جس قدر زیادہ پانی
ہوتا ہے وہ بہہ کر دریا میں مل جاتا ہے
آب شدن - گھل جانا۔ شرمندہ
ہونا۔ سونے چاندی کا چرخ کھانا۔ شمع
کا بہہ جانا۔
زغال - کوئلہ۔
صفحہ (۱۲) بادزن - پنکھا۔ (صفحہ ۱۲)
کُنار - بالضم - بیر۔
بکلی ہیچ جا نیست - بالکل
کہیں جگہ نہیں۔
پاے گوشت - ترکاری
پاے گوشت انداخت - گوشت میں
ترکاری ڈالی۔
آلو - اب ایران میں ہوتا ہے۔ اب
اس کو سیب زمینی کہتے ہیں۔
گزر - گاجر۔

زردک - یہی گاجر ہے - مگر یہ زرد
رنگ کی ہوتی ہے۔
خیلی بزرگ بقدر ہندوانہ
بہت بڑی۔ جیسے تربوز۔
ترب - مولی۔
بادنجان درشت - بڑے بینگن۔
بامیان - بھنڈی
دراز - لمبا۔
مدور - گول
خیار چنبر ککڑی
بالنگو کھیرا۔ بالنگ - اور
بادرنگ بھی آیا ہے - اور ترنج کو بھی کہتے ہیں
کلم - کرم کلا
موسیر - لہسن کی گٹھی۔
بعضی را خام مثل زردک
می خورند۔ بعض کو کچا۔ مثل گاجر
کے کھاتے ہیں۔
شہری - شہر کا رہنے والا
سکنہ بلدہ بزرگ و کوچک
بڑے اور چھوٹے شہر کے ساکن۔
دہاقین - دہقان کی جمع - کسان
گاؤں کا رہنے والا
دہ نشین - ساکن دہ۔

چلپنہ - بالکسر - دیوار کا ردہ -
خشت خام - کچی اینٹ -
آجُر - بضم جیم - پکی اینٹ -
دور آبادی حود - اپنی آبادی
کے گرداگرد -
خاکریز - خندق - دمدمہ - پشتہ
شیر حاجی - قلعہ کے دروازہ پر
جو گھونگھٹ کی دیوار ہوتی ہے - اسکو
شیر حاجی کہتے ہیں -
تفنگ چی - سپاہی جن کے پاس
بندوق ہو -
شخم - بروزن تخم - جوتنا - اور جوتی
ہوئی زمین - شخم کردن - زمین کو جوتنا
شیار - زمین کو ہل یا کودال سے کھودنا -
خیش - جوتنا - خیش کردن - ہل جوتنا
مایہ دادہ - پانس دیکر - یا بالفاظ دیگر
کھاد دے کر -
قوت بیفزایند - یعنی زمین کی قوت
زیادہ کرتے ہیں -
عدس درشت - بڑا مسور
صفحہ (۲۲)
زرت - جوار
ارزن - چینا

کافشہ - کڑ
پنبہ دانہ - بنولا
خردل - رائی
سرشف - سرسوں
بیدانجیر - ارنڈ -
قنات - زمین دوز نالی - سو سو
دو دو سو گز کے فاصلہ پر کنوئیں کھودتے
ہیں ایک دوسرے میں دوسرے کنوئیں
میں نالی کے ذریعے سے پانی پہونچاتے
ہیں - اس طرح کھیت یا باغ تک پانی
پہنچا کر سینچتے ہیں یہ نالی پٹی ہوتی ہے
کاریز - کاریز اور قنات ایک چیز
ہے -
سر رسیدن حاصل - کھیتی
کے پک جانے پر -
داس - ہنسیا -
درو کردہ - کاٹ کر
کاہ - بھوسا -
دواب - چوپائے - گائے بیل -
انبار نمایند - ڈھیر لگاتے ہیں
الاغ - گدھا -
نقد گردانند - نقدی کر لیتے ہیں -
ماکول - کھانے والی چیز -

ابلاست - قبائل -

پلاس - کملی -

رمہ گلّہ

ایلچی - گھوڑ سوار - گھوڑیونکا گلہ

تاتر - خچر

پشم آہنا فیچی کردہ - ان کے بالوں کو کاٹ کر۔

قیاطمہ بالوں کی بٹی ہوئی سُتلی اسی سے جوال اور پالان سیتے ہیں۔ رسی بھی بناتے ہیں

جوال - پشم کی سُتلی کا تھیلا۔

جوراب - جراب - جوراب شیر وشکر بادامی اور سفید سوت کی بنی ہوئی جراب۔

کرک بالضم - اس پشم کو کہتے ہیں جو بکرے کے بالوں کی جڑ میں باریک یا ریک رد یاں ہوتا ہے - اس سے شال - جامہ دار - لوئی - اور دُھسّا بناتے ہیں -

سوا انمودہ - علیحدہ کرکے - چھانکر۔

یاپونجی / یاپونجہ - بارانی لبادہ - جس کا گھنڈی تکمہ شانے پر ہوتا ہے -

شالکی - لوئی -

پنیر - مشہور ہے - دہی کو کپڑے میں رکھکر لٹکا دیتے ہیں - اس کا پانی ٹپک جاتا ہی - پھر اسکو سکھا لیتے ہیں - یہ پنیر ہی - لکھنؤ میں بہت بکتا ہے

ماست - دہی

کشک - خشک پنیر - قروت -

قرہ قروت - قروت - چھاچھ کو جوش دیکر اور اس کو جما کر سکھاتے ہیں اور بروقت ضرورت گرم پانی میں ڈال کر دہی کر لیتے ہیں - قرہ قروت - اسکا پکا ہوا پانی ہے - جو ترش ہوتا ہے -

کلیجہ - ایک قسم کا نیم استین کرتہ - اس میں پردہ اور بالا بر نہیں ہوتا - زانو تک کا لمبا ہوتا ہے - اُمرا - سمور سنجاب - اور غربا دنبے کی کھال لگاتے ہیں -

پوستین - دُنبے کے پوست کا لبادہ۔

دباغی کردہ - اس پوست کی پیراستگی کرکے -

انبان - گوسفند کی کھال کے بال دور کرکے اور پکا کے تھیلا بناتے ہیں - اسکو انبان کہتے ہیں

نسیہ - قرض

دنبہ - گوسفند کی چکتی -

شکنبہ - اوجھڑی -
نعناع - ایک قسم کا پودینہ
گوشت برا (الخ) گوشت کو دنبے کی
چکنی کے ساتھ دیگ میں ڈالکر سُرخ کرتے
ہیں - یعنی قورمہ پکاتے ہیں - پھر ایسی اوجھڑی
میں کہ دہی پودینہ اور نمک ملا ہوتا ہے اسی
قورمہ کو بھر کر اپنے کھانے کے مصرف میں
لاتے ہیں اور سرمایہ روزی اور معاملہ
کرتے ہیں - یعنی بیچتے ہیں -
کرّہ - گھوڑے کا بچھیڑا - اور گدھے
کے بچے کو بھی کہتے ہیں -
پالکش - خچر - گھوڑا - یابو - گدھا
ان سب پر اطلاق ہوسکتا ہے
پول گرفتہ - مول لئے ہوئے زرخرید
سودا نمایند - فروخت کرتے ہیں
صفحہ ۲۳
سردسیر - وہ مقام جو سرد ہوں -
اور وہاں برف گرتی ہو -
علف - چارہ - گھاس -
میان گرمسیرات کوچ کنند -
جاڑے میں گرم مقامات میں کوچ کر جاتے ہیں
قشلاق - ایام سرما میں بسر کرنے کے
گرم مقام - یا قبائل صحرانشین کی موسم سرما
کی چراگاہیں -
ییلاق - پہاڑ کی سرد مقام جہاں فصل موسم
گرما میں بسر کریں - اور خانہ بدوش قبائل
کی موسم گرما کی چراگاہیں -
باہم پیوند دہند - آپس میں شادی
کر دیتے ہیں -
باشہری نیامیزند - شہریوں کے ساتھ
میل جول نہیں رکھتے ہیں - نہیں ملتے ہیں -
رو نگیرند - منہ نہیں چھپاتے ہیں - پردہ
نہیں کرتے -
نفس امّارہ - امّارہ صیغہ مبالغہ ہے -
بہت حکم کرنے والا - سخت حکم کرنے والا -
یعنی نفس بہت حکم کرنے والا -
امر فاحش یہاں مراد زنا سے ہے -
کوچانیدہ - کوچ کرا کر
صحرائی قبائل کے لئے بولا جاتا ہے
جانوروں کے لئے مستعمل نہیں -
ترکمان - ترک کی ایک قوم
ہزارہ - قوم ہے
قزاق - ایک تاتاری قوم ہے جسے
کاسک کہتے ہیں -
تکّہ - قوم ہے
یموت - قوم ہے

گوکلان - توران کا قبیلہ ترک -
اُدبیاق - نام قبیلہ ترکمانان
قجر - قوم ہے
تاجیک زادہ - تاجیک - وہ اولاد
عرب جو عجم میں تربیت پلی ہو -
از ولد خودعجم - اور خود عجم کی اولاد
بختیاری - قوم ایلیات کو ہی جو اصفہان
کے حوالی میں ساکن ہیں -
قبلی - نام قبیلہ - جو شیراز کے اطراف
میں ساکن ہے
زند - نام قوم کرد - کرد مشہور قوم
گرمسنی - قوم ہے -
شاہسون - اہل صحرائی ہیں - سیاہ خیمہ
کمل کے باشندے ہیں -
کلہر - قوم ایلیات کرد -
قرعی - قرئی بھی ہے - قبیلہ اہل خراسان
جو اطراف کلات کے ساکن ہیں -
جمشیدی
ایلخانی } دونوں قومیں ہیں -
سر وعدہ معین - وعدہ مقرر پر
این قدر سوار (۶٫) اتنے سوار اور
اتنے پیادے فوج کی نوکری کے واسطے

پادشاہ کو دیں گے -
کلانتر - میر محلہ - پدہان -
ریش سفید - چودہری - میر محلہ
قبیلہ کا بڑا بوڑہا - شہر اور گانوں کا بزرگ
نبیرہ کو ہم لکہہ چکے ہیں -
خانوار - گھر - مکان -
اسامی خانوار نشان میدہند
ان کے گھر کے نام و پتہ بتاتے ہیں -
سیاہہ - نوشتہ - فہرست -
در سیاہہ می آیند - درج رجسٹر ہو
جاتے ہیں -
جوان با یراق را عوض بیاید - جوان با سامان کو
اپنے عوض میں لاتے کہ جس کے پاس ہتیار وغیرہ ہوں
سبیل - مونچہ
سبیل کسے چرب کردن - کسی کو
رشوت دینا
نقیب - مہتر - داننده قوم -
مستوفی - میر دفتر - فنانشل کمشنر -
کمک آمد - خواہ جنگ میں - خواہ
اور کسی کام میں -
محصل شاہی - پادشاہی سزاول
گرفتہ می آرد - پکڑ کر لاتا ہے
در می روند - بہاگ جاتے ہیں -

باگرمی آیند۔ پھر گرفتار ہو کر آتے ہیں۔
بسیاست میرسند۔ اپنے کیفرِ کردار
کو پہنچتے ہیں۔ سزایاب ہوتے ہیں۔
قاذورات۔ پانس۔ کھاد۔
خشکبار۔ پانس۔ خشکبار انداخت
پانس ڈالی۔ خشک بار خشک میوے کو
بھی کہتے ہیں۔ جیسے پستہ۔ اخروٹ منقے
بادام وغیرہ۔
طرح چمن وخیابان ریختہ
چمن وخیابان کی بنیاد ڈال کر۔
چمن۔ تختہ گلزار
خیابان۔ پارک۔ تختہ چمن۔ قطار
اشجار۔ جیسے سرو۔ صنوبر۔ چنار۔ عرعر
اور وہ سڑک جس کے دونوں طرف درخت
ہوں اور اگر درختوں کی قطار نہو تو اُسے
کوچہ کہینگے۔ اور گلی کو۔ پس کوچہ۔ یہ فرق
یاد رکھو۔ یہ تمہاری زبان دانی کے
کام آئیں گی۔
پیوند شاخ۔ شاخ کی قلم لگانا۔
اصلاح تہ غانہ۔ نیچے کی مٹی کی درستی
پہین۔ پ کو زبر ہ کو زیر۔ گھوڑے
کی لید۔

از قسم دیگر سے لیکر ثمر می کا آوردہ تک ترجمہ کیا جاتا ہے

یعنی دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جو
گاؤں اور شہر سے مشترک ہیں۔ گوشہ
وکنار اور ہر شہر کے باہر کی زمین پر احاطہ
کی دیوار کھینچکر خواہ بغیر احاطہ پانس کے
ڈالنے سے زمین کو قوت دے کر۔ اور
چمن وخیابان کی بنیاد ڈال کر طرح طرح
کے میووں کے درخت لگاتے ہیں۔
اپنی باغبانی کی مہارت سے قلم لگانا
اور نیچے کی مٹی کی درستی لید کی پانس
دینے اور خون اور مردہ جانوروں
(کتوں کے پلّے۔ چوہے) کے دینے
اور درخت کی جڑ میں نمدہ لپیٹنے سے
کرتے ہیں۔ جس سے درخت بڑے شاداب
اور اُن کے پھل میٹھے اور خوش رنگ
ہو جاتے ہیں۔
پائیز۔ موسم سرما۔ فصل خزان
پت جھڑ کا زمانہ۔
تادسترس خود۔ حتی المقدور
پیش رس۔ وہ میوہ جو اور میووں
سے ذرا پہلے پک جائے۔

درفِ خیرہ داشت ۔ ذخیرہ میں رکھکر۔
گلابی ۔ ایک قسم کی ناشپاتی ۔ اسکی بہت
قسمیں ہیں گوشت بوبو۔ کبوتر بچہ ۔ امرود۔ نطنز وغیرہ
موریز ۔ آبجوش منقے ۔
جوز قند ۔ پختہ حلو ۔ از قسم شفتالو ۔ اسکو چیرکر
مغز اخروٹ رکھکر دونوں پرتیں ملا کر
سوکھاتے ہیں ۔
معاملہ کنند ۔ بیچتے ہیں ۔
دوشاب نمودہ ۔ رُاب بناکر ۔ یا شیرہ بناکر
مایہ قوت گردانند ۔ سرمایہ
روزی کرتے ہیں ۔
ارباب حکم ۔ حکام ۔
متصرف ملک ۔ ملک پر قابض ۔
عُلیا ۔ ہر چیز کہ بلند تر ہو ۔ اعلیٰ کی
تانیث ہے ۔
دمِ تیغ برندۂ فولاد ۔ ایسی تلوار کی
دہار جو فولاد کی کاٹنے والی ہو ۔
عملہ دیوان ۔ کچہری کا عملہ ۔ دفتر والے
مستوفی ۔ میر دفتر
فرمان فرما ۔ صوبہ کا حاکم ۔ گورنر ۔
حکام ولایات ۔ صوبے حکام ۔ گورنر
دہ باشی ۔ دس سپاہیوں کا افسر
سلطان ۔ ایک فوجی افسر ۔ جس کا درجہ
یاوردسے کم ہوتا ہے ۔ اور یادشاہ ۔ اور
حیدر مختصا و ہاکم
یاور ۔ میجر ۔ "یاور توپ خانہ" توپ خانہ
کا افسر ۔
سرہنگ ۔ فوج کا افسر ۔ سرتیپ سے
کم مرتبہ کا ہوتا ہے ۔ اور تواعد پریڈ کا
کام کرتا ہے ۔
سالار ۔ کمان دارن چیف ۔
سالار کل قشون ۔ کماندار چیف ۔
کل لشکر کا سردار
تُپُّر ۔ بضم تا ۔ بائے فارسی مشدد و سکون را
ایک قسم کا ڈنڈا جس کے اوپر لوہے کا
گنبد ہوتا ہے ۔ حربۂ جنگ ہے ۔
کیسۂ کمر ۔ توڑے دار بندوق کا ساز ۔
کپتی سینگیڑا بارود کا ۔
تفنگ داغستانی ولاری ۔ لار
اور داغستان کی بنی ہوئی بندوق ۔
تفنگ دنگی ۔ پتھر کلا بندوق ۔
چقماق دار بندوق ۔
تفنگ سوزنی ۔ نیڈل گن ۔ برج لوڈر
یعنی پیچھے سے بھرنے کی بندوق ۔
تفنگ گرا ۔ گرا قسم کی بندوق
تفنگ سنم گرا ۔ گرا قاعدہ کی بندوق

تفنگ شاہمو۔ کوٹھی دار بندوق۔
تیر تفنگ۔ بندوق کا کارتوس۔
تفنگ دولولہ۔ دونالی بندوق
تفنگ سربازی۔ پلٹن کی سپاہی کی بندوق۔
تفنگ گلولہ زنی۔ گولیاں مارنے والی بندوق
تفنگ تہ پُر۔ پیچھے سے بھرنیکی بندوق
تفنگ سر پُر۔ یا دہن پُر۔ مزل لوڈر بندوق۔

یہ سب الفاظ تم جانتے ہو کہ ہم نے کیوں لکھ دیئے ہ تا کہ تمہاری جدید فارسی میں اضافہ ہو۔

طپانچہ۔ تپنچہ۔
طپانچہ شش لولہ۔ چھ نالی تپنچہ۔
قبور طپانچہ۔ چمڑے کا بنا ہوا زین کے اوپر ہوتا ہے۔
قربوس۔ زین کا سرنا۔ لکڑی کا بنا ہوا آگے لگا ہوتا ہے۔ کاتب نے قبوز اور قربوش غلط لکھا ہے۔
چکمہ۔ لانگ بوٹ۔ سوار پہنتے ہیں۔
زانو بند۔ ایک قسم کا فولادی گیٹس ہوتا ہے جوزرہ۔ چار آئینہ۔ اور خود کے ساتھ شہسوار۔ اور پہلوان۔ زانو پر باندھتے ہیں۔
چار آئینہ۔ جنگی لباس ہے۔
خفتان۔ چلتہ۔ شیر ببر کی کھال کا ہوتا ہے۔ اور روہو مچھلی کے چھلکے بھی بھر کر بنایا جاتا ہے۔
ساعد بند۔ چمڑا وغیرہ جو سپاہی کلائی پر باندھتے ہیں۔
کلاہ خود۔ لوہے کی ٹوپی۔ کلاہ خود پوش لوہے کی ٹوپی پہننے والا۔
من تبعہ آنہا۔ تبعہ جمع تابع کی ہے ان کے تابعین میں سے۔
ان کے تحت کے کام کرنے والوں میں سے
نقب زن۔ نقب لگانے والا۔
سیلہ۔ مورچہ۔ سلامت کوچہ جس کی آڑ سے دشمن کو ماریں۔
سنگر۔ مورچہ۔ دُھس۔ سنگر ساز دھس۔ مورچہ بنانے والا۔
تفنگچی۔ بندوق رکھنے والا سپاہی
تفنگ فتیلہ دار۔ فتیلہ دار بندوق
جزائرچی۔ جزائر۔ ایک قسم کی توڑے دار بندوق۔ اس میں دوشاخہ لگا ہوتا ہے

خراجیرچی۔ بندوق رکھنے والا سپاہی۔
نظام سرباز فرنگی۔ تلنگوں کی پلٹن
باقاعدہ انگریزی طرز کی۔ نظام۔
باقاعدہ فوج۔
زنبورک شتر۔ چھوٹی توپ جو اونٹ
پر ہوتی ہے۔
چیرچی۔ وہ پیشتار سپاہی جو حریف کو
لاتا ہے۔ ہراول۔ چیرچی باشی۔
ایسی فوج کا افسر۔
نقیب۔ پیشوا۔ سردار
نوکرِ باب۔ گورنمنٹ کے نوکر۔
ملازم۔ پائے رکاب۔ شاہی ملازم۔
عملہ درخانہ۔ درباری عملہ۔
آیشک آقاسی۔ داروغہ دیوانخانہ
قاپچی۔ دربان۔ "قاپ" ترکی ہیں
دروازہ کو کہتے ہیں۔
یساول۔ چوبدار
جارچی۔ ڈھنڈورچیا۔ منادی کرنیوالا
میر غضب۔ سیاست کرنے والا
اس کا عملہ ہوتا ہے جسکا ذکر آگے آئے گا۔
آشپز۔ باورچی
ناظر۔ خانساماں۔ ناظر مہتمم۔
ناظر خلوت۔ پرائوٹ سکرٹری۔

ناظر رسوماتِ مہتمم ٹیکس۔
داروغہ شہر۔ کوتوال۔
حاشیہ دستگاہ سلاطین و امرا
و بزرگان می باشند۔ یعنی
بادشاہوں۔ امیروں۔ اور بزرگوں
کے سامان و توزک کے خدام ہوتے ہیں
حاشیہ کے معنی خدمتگار کے ہیں۔
دستگاہ۔ توزک۔ سامان۔ اسباب
و مثل جانورہا تے الخ اور ایسے
جانوروں کی طرح کہ جن کو چارہ اور پانی
اچھال جاتا ہو۔ کچھ دنوں کسی جگہ کار
پرداز رہکر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔
دست اندرکار۔ کارپرداز۔
جس کا ہاتھ کام میں لگا ہو۔
مواجب نقدی۔ نقد تنخواہ
فراخور حال۔ لائق حال
جیرہ۔ سپاہیوں اور نوکروں کی مقررہ خوراک
روٹی۔ چاول۔ گوشت۔ گھی۔ ترکاری۔ دہی۔ پنیر
شیرہ انگور شکر۔ ی وغیرہ ملتی ہے۔
شاگرد پیشہ۔ خدمتگار۔
آردہ کنجد۔ تلوں کا حلوا۔ آردہ بفتح الف
و سکون را۔ حلوا۔ "آردابہ" بھی آیا ہے
یہ حلوا تل شکری کی طرح بنایا جاتا ہے۔

اور چاشت اور ہنار کے وقت کھایا جاتا ہے۔

برات آن را غرہ ہر ماہ می ستانند

یعنی راشن کی چٹھی ہر ماہ کے شروع میں لیتے ہیں۔

اہل سوق } بازار والے۔ اور
و اہل حرفہ } پیشہ ور

متوکلین علی اللہ ۔ اللہ پر توکل کرنے والے۔

مجتہد ۔ اجتہاد کرنے والا۔ مجتہد کی تعریف خود مصنف بیان کر رہے ہیں۔

حوزہ ۔ ناحیہ۔ میان مملکت۔

غرا ۔ روشن سفید

حارس ۔ نگہبان۔ پاسبان:

ملت ۔ دین۔ کیش۔ شریعت۔ گروہ۔

حنیفہ ۔ مائل بہ حق۔ ملت حنیفہ۔ ملت ابراہیمی کو بھی کہتے ہیں۔

بیضا ۔ روشن۔ آفتاب۔

حدود ۔ حد کی جمع۔ گنہگار کو سزا دینا۔ تاکہ دوبارہ مرتکب نہ ہو۔

متین ۔ استوار و محکم۔

صفحہ ۲۶

اوامر ۔ احکام ایزدی۔ امر کی جمع

نواہی ۔ ممنوعات شرعی۔ نہی کی جمع

حضرت رسالت پناہی ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم

صوم ۔ روزہ۔

صلوٰۃ نماز۔ دعا۔ آمرزش۔ رحمت

واجبات ۔ واجب۔ فرض

مندوبات ۔ مندوب۔ سنت

محللات ۔ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حلال کیا ہو۔

محرمات ۔ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام کیا ہو۔

مباحات ۔ ایسی چیزیں جو جائز ہوں

نجاسات نجاست۔ پلیدی

صفحہ ۲۵

ادلہ اربعہ ۔ چار دلیلیں۔ اور وہ قرآن۔ حدیث۔ عقل۔ اجماع ہیں

کتاب ۔ قرآن شریف

سنت ۔ راہ روش۔ عادت۔ شرعی اصطلاح میں وہ امور جنہیں آنحضرت صلعم نے کیا ہو

اِجماع ۔ کسی کام پر جماعت کا اتفاق کرنا
یہاں جماعت صحابہ کا اجماع مقصود ہے
استنباط ۔ استخراج ۔ کسی چیز سے
کسی چیز کو باہر نکالنا ۔
تعدیل ۔ راست و درست کرنا ۔ اور کسی
چیز کو کسی چیز کے ساتھ برابر کرنا
توثیق ۔ محکم و استوار کرنا
رجال ۔ رجل کی جمع ۔ مردان ۔
رواۃ ۔ راوی کی جمع ۔ روایت کرنیوالے
صرف ۔ معروف علم ہے
نحو ۔ مشہور علم ہے ۔ کلام عرب کے اعراب
معلوم ہوتے ہیں
منطق ۔ وہ آلہ قانونیہ جس کی رعایت
ذہن کو فکر میں خطا سے بچاتی ہے ۔
معانی ۔ علم کا نام جس سے احوال لفظ
پہچانا جاتا ہے ۔ باقی اس کی تعریف اس
فن کی کتاب سے معلوم کرسکتے ہو ۔
بیان ۔ ایک علم ہے اور وہ چند اصول
وقواعد ہیں ۔ جن کو مستحضر رکھنے سے ایک
معنی کو کئی طریقوں سے ادا کیا جاسکتا
ہے
اصول فقہ ۔ ایسے قواعد کہ جن سے
مسائل فقیہ کا اثبات اور
استنباط کیا جائے
فقہ ۔ علم معرفت احکام شریعت
قصاص ۔ قاتل کو مقتول کے عوض
قتل کرنا ۔ زخم کے بدلے زخم لگانا
دیات ۔ دیت ۔ خون بہا ۔
حدیث ۔ خبر رسول مقبول
حکمت ۔ دانائی ۔ اصطلاح میں تمام
چیزوں کا جاننا ۔ جیسا کہ وہ ہوں اور تمام
کاموں پر عمل کرنا ۔ جیسا کہ چاہیئے ۔ بقدر
طاقت بشری
کلام ۔ ایک علم ہے ۔ جس کے ذریعے سے
نقلی مسائل کو بذریعہ عقل ثابت کیا جاتا ہے
اس کے جاننے والے کو متکلم کہتے ہیں ۔
استقرا ۔ تلاش و جستجو ۔ کاتب نے استقراء
بعین مہملہ غلط لکھا ہے ۔
تدقیق ۔ باریک کرنا ۔ کامل غور کرنا ۔
منیع ۔ استوار
ملکہ ۔ کیفیت راسخہ فی النفس ۔ جو
بطی الزوال ہو ۔
افادہ ۔ فائدہ دادن
افاضہ ۔ فیض دادن ۔ خبر بسیار رسانیدن
اَعلم ۔ بڑا عالم
افقہ ۔ بڑا فقیہ ۔

اعدل بڑا عادل

ازہد بڑا زاہد

اتقا بڑا متقی

اورع بڑا پرہیزگار

اقران ہمسران

مسلّم تسلیم کیا گیا

نافذ جاری ہونے والا

مطاع اطاعت کیا گیا۔

لازم الاتباع۔ جس کی پیروی ضروری ہے

عزل۔ بیکار کرنا۔ برطرف کرنا۔

حاکم ظالم بلد۔ شہر کا ظالم حاکم

وضیع۔ کمینہ۔

لئیم بخیل۔

امم امت کی جمع۔ گروہ

مقلد۔ عالم کے قول پر بغیر حجت و دلیل عمل کرنے والا۔

عباد۔ بندگان

معاد۔ جائے بازگشت۔ عالم آخرت

صفحہ ۲۷

جنابش۔ شین کی ضمیر مجتہد جامع الشرائط کی طرف راجع ہے۔

مشعر۔ آگاہی دینے والا۔

ایصال۔ رسانیدن۔

وجوہ خمس۔ خمس کی رقم۔ خمس۔ مال کا پانچواں حصہ۔ حق سادات

زکوٰۃ۔ مال کا چالیسواں حصہ۔ حق محتاج وغربا۔

وصیّات۔ وصیّت۔ وہ نصیحت جو مسافر۔ یا مسافر ملک عدم کرے۔

مواریث۔ جمع میراث

صیانت حفاظت

ارامل۔ بیوہ عورتیں۔

ارملہ۔ واحد۔

قیمومیت۔ اڑتھیاپن۔ اور تولیت۔

ایتام۔ یتیم کی جمع

سفاح۔ بالکسر۔ زنا کردن۔

بسط ید۔ فراخی دست

نظارت۔ نظر کرنا۔ دیکھنا ایک عہدہ کا بھی نام ہے

موقوفات۔ ایسی چیزیں جو وقف کر دی گئی ہوں

متورع۔ پرہیزگار۔

متروکات۔ وہ چیزیں جو میراث میں میت کی باقی رہیں۔

بیع مخلفات۔ اوسی مال متروکہ کی فروخت۔

(نوٹ)

کاتب نے محلفات بجائے مخلفات غلط لکھا ہے صحیح کر لیجئے

مباشر۔ مہتمم۔ نگران کار۔ سربراہ کار

موصی - وصیت کرنے والا
ثلث قرار دادہ باشد - یعنی اگر
تیسرا حصہ قرار دیا ہو -
قبض نمود - قبضہ کرکے - لیکر -
تتمہ - بقیہ -
ایقاع - واقع کرنا
ناکح - نکاح کرنے والا -
منکوحہ - وہ عورت جس کا نکاح کیا گیا ہو
ردّ مظالم - ظلموں کا ردّ -
وجوہ بر - رقم بخشش
ابن السبیل - مسافر -
بذل فرمایند - دیتے ہیں
نقض - شکستن

صفحہ (۲۸) ابرار - نیکو کاران - جمع برّ و بار

کفالت - ضامن ہونا -
حیّ - زندہ -
از مداخلش - اسکی آمدنی سے
بدست متولی - متولی کے ہاتھوں
رخت خواب - بچھونا -
دیگبر مسی - وہ دیگ برتنوں کا جس میں
ایک کے اندر دوسرا اور دوسرے کے
اندر تیسرا یہاں تک کہ دس دس بیس

بیس بلکہ اس سے زائد بھی ہوتے ہیں -
اس دیگبر میں لگن - رکابیاں - دیگچیاں
بادیئے - کرچھا - کفگیر -
سب ہی کچھ ہوتا ہے - اور سفر کے
کام میں آتا ہے -
مایحتاج - دراصل مایحتاج الیہ ہے
وہ چیز کہ جسکی طرف حاجت کی جائے -
استعمال میں لفظ الیہ حذف کر دیا گیا -
انبار خانہ جنس - ایسا مقام کہ
جہاں جنس رکھی جائے -
قضات - قاضی کی جمع -
مکبّر - تکبیر کہنے والا
روضہ خوان - اُسے کہتے ہیں کہ جو
امام حسینؑ کے فضائل - مناقب -
مصائب لحن کے ساتھ پڑھتا ہے -
بقاع - بقعہ کی جمع ہے - بمعنی سرا و خانہ
مستعمل ہے - وجائے محدود - مزار
علما - وساوات -
امام زادہ - کسی امام کے بیٹے یا بیٹی
کی قبر - فرہنگ فارسی جدید میں "امام کی قبر"
لکھا ہے یہ صحیح نہیں - اسی طرح نقش بدیع
میں بھی غلط معنی لکھے ہیں -
سکنی دارند - سکونت رکھتے ہیں -

وظیفہ مستمرہ - دوامی وظیفہ مستمر
رواں - استوار - پیوستہ -
لیامت ملامت کرنا -
دود چراغ خوردہ - چراغ کا دھواں
کھاکر یعنی رات کو بڑی محنت کرکے -
استخوان شکستہ است دروغ راہم بافتہ
جھوٹ سچ کی شکستہ ہڈیوں کو باہم
جوڑ کر۔
حقہ باز - مداری
مقلد - ایکٹر - سوانگ بھرنے والا۔
بھروپیہ - نقال -
لوطی میمون باز - مداری - بندر
کا تماشہ کرنے والا
لوطی اجلاف - کمینے
بازی گر - تماشہ کرنیوالا - رسی پر چڑھنیوالا - بھانمتی
بند باز - نٹ -
زور خانہ - اکھاڑا -

صفحہ ۲۹

تنخواہ - ہر قسم کی جنس - سوداگری کا مال
تنخواہ ملک خود - اپنے ملک کا مال
دیار دور دست - دور دراز شہر
شرا - بالکسر بیچنا - مول لینا - لغات
اضداد میں سے ہے

اجابت - ٹھیکہ -
آسیا - پن چکی - خراس وہ چکی
جو جانوروں سے چلائی جائے -
بازارچہ - چھوٹا بازار
وصلت نکردہ - وصلت - پیوند
پیوستگی - نہ مل کر - میل جول
نہ کرکے -
مال مغشوش - خیانت کیا ہوا مال
لقمہ مشتبہ - ایسی غذا جس کے حلال
ہونے میں شبہ ہو۔
مکاری - خچر - اونٹ - گدھے کرایہ
پر دینے والا -
حملہ دار - خچر اونٹ وغیرہ کرایہ پر
دینے والا اور تجارتی مال لادکر شہر بشہر
لے جانے والا مسافر بھی اسی کے جانوروں
پر سوار ہو کر سفر کرتے ہیں -
چاروائے پالکش - ٹٹو - گھوڑا -
خچر وغیرہ
چاوش - وہ ہے جو ہر شہر سے زائروں
کو مہیا کرتا ہے اور قافلہ کی روانگی اور قیام
کے متعلق بتاتا ہے -
میر حاج - حاجیوں کے قافلہ کا سردار

صفحہ

بدرقہ راہ - اُن سپاہیوں کو کہتے ہیں
کہ جو اجرت پر قافلہ کے ساتھ جاتے ہیں
تاکہ ان کو صحیح سلامت منزل مقصود پر
پہنچا دیں - توشہ راہ کے بھی معنی ہیں -
عملہ تابوت - تابوت بردار - گورکن
غسل دینے والا - ذاکر - قرآن خوان
یہ عملہ تابوت ہے
جائزہ - صلہ - انعام

صفحہ (۲۹)

اخذ و جبر - اخذ گرفتن - جبر کشیدن -
خراج زمین مزروعہ - مزروعہ
زمین کا لگان - اور باج - تجارتی مال کا
محصول ہے -
انبوہ - سومن تبریزی اور ڈھیر
کدخدا - گاؤں کا پردھان -
میر محلہ کو بھی کہتے ہیں -
عائدہ - بازگردندہ - وعود کنندہ

صفحہ (۳۰)

ایلچی - ادیان
بہائم - اس کا واحد بہیمہ ہے ایسے
چوپائے جن کے کھر پھٹے نہ ہوں - جیسے
گدھا - بیل - بکری -
انعام - ایسے چوپائے جن کے کھر پھٹے ہوں
جیسے گائے بیل - بکری
مواشی - ماشیہ کی جمع - بارکش چوپایہ -
فالیز - خربوزے اور کھیرے ککڑی کا کھیت
تناسل بچہ ہا - بچوں کی پیدائش -
مزرعہ سبزی خورشہا دارد -
ترکاریوں - اور ساگ پات کا
کھیت رکھتا ہے
وجہے ادا کند - پرانے طریقہ کے
مطابق ایک رقم ادا کرتا ہے -
باج - تجارتی مال کا محصول
گمرک خانہ - چنگی گھر - وہ مقام
جہاں تجارتی مال کا محصول لیا جاتا ہے -
گمرکچی - چنگی لینے والا
دیدہ - دیکھ کر - ملاحظہ کرکے
شمردہ - گن کر
کشیدہ - تول کر
حسب دستور جدید ہی گیرند: -
یعنی محصول اب نئے قاعدے - اور
دستور العمل کے مطابق لیتے ہیں -
کارگن خانہ - ایسے کاری گر - جو
اپنے گھر پر کام بناتے ہیں -
تفضلی - نذرانہ
کلانتر - میر محلہ - چودھری

جزیہ۔ ذمی کافروں سے جو رقم
سالانہ لی جائے۔
مجوس۔ آتش پرست۔ آفتاب پرست
زرتشتی فرقہ۔
ذمہ۔ پناہ۔ امان۔ اور عہد۔
رعایت ذمہ حق امان وحفاظت۔
مرعی۔ رعایت کیا گیا
پست بنا کنند۔ نیچا بنائے۔
دو طبقہ نسازد۔ دو منزلہ نہ بنائے۔
بکسی در مقدمہ یا در معاوضہ
دشنام نہ دہند۔ کسی
مسلمان کو ابتدا یا گالی کے عوض گالی
نہ دیں۔
مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو گالی
دینے میں ابتدا نہ کریں۔ اور اگر اُسنے گالی
دی ہو تو اُسکے عوض میں بھی گالی نہ دیں۔
در مرور بکدام آیند و روند تنہ نزنند
راستہ چلنے میں کسی مسلمان آنے
جانے والے کو دھکا نہ دیں۔
مرور۔ گزرنا۔ جانا
تنہ زدن۔ دھکا دینا۔
اگر معبر تنگ و کوچہ باریک باشد
خود را راست و چپ بگردانند

اگر گزرگاہ تنگ اور سڑک پتلی ہو۔
تو داہنے بائیں ہو جائیں۔ تاکہ کسی مسلمان
کو دھکا نہ لگے۔
زندقہ۔ بیدینی۔ ملحد ہونا۔ شرع شریف کو گردان نا ہونا
اگر جامہ نو پوشند وصلہ
پارچہ غیر پیش سینہ بدوزند
اگر نئے کپڑے پہنیں تو کسی دوسرے
کپڑے کا پیوند سینہ کے آگے لگا
لیں۔ تاکہ تمیز واضح ہو جائے۔
قشقہ بکشند۔ ٹیکہ لگائے۔ تلوک لگائے
جیسے ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔
از یہود سے لیکر آشکار
بدارند تک کا ترجمہ۔
(صفحہ ۱۳)
یہودی سر منڈا کر۔ تھوڑے سے
بال کان کے آگے۔ اور ارمنی
عیسائی آتش پرست تھوڑے سے
بال سر کے پیچھے ٹوپی اور عمامے کے نیچے
نمایاں اور ظاہر رکھے۔
موئے سر تراشیدن۔ سر منڈانا
اور "تراشیدن" بھی اسی معنی میں
ہے۔
یخہ۔ گریبان۔

پیراہن - کرتا
وارونہ - اولٹا
کاکل - چوٹیا - ایران میں بھی چوٹی رکھنے کا دستور ہے - وسط سر میں چار اُنگل کی گولائی میں بال چھوڑ دیتے ہیں - اور لمبائی میں نہیں کتراتے - بڑھیا نے پر اس چوٹی میں گرہ لگا کر - ٹوپی یا عمامے میں کستے ہیں -
مگر ثقہ اس کو عیب سمجھتے ہیں -
قدرے موے مفرق سرست
سر کی مانگ کے تھوڑے بال ہیں -
زلف - ایران میں دستور ہے کہ سپاہی - خواتین - شرفا - زلفین رکھتے ہیں - وسط سر منڈا ہوتا ہے - اور چھوٹے بال کان کے آگے - اور بڑے سر کے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اور بالوں کو موڑ کر شکن بھی دیتے ہیں
عورتیں بھی زلفیں رکھتی ہیں -
سر خود مکافات را مرتکب نگردند
خود بدلہ لینے کے مرتکب نہ ہوں -
حاکم شرع - مجتہد

عرف سے مراد کو توال بھی ہے اور شہر کے رواسم دستور اور پنچایت وغیرہ بھی -
مدعا علیہ - جس پر دعویٰ کیا جائے
نسق - مہر جسمانی سزا مثلاً ہاتھ کاٹنا - بید مارنا وغیرہ -
نسقچی - جلاد - جسمانی سزا دینے والا -
مصارف عُرس مصارف طعام عروسی و نکاح - وطعام فاتحہ بزرگان
پیشکش - نذرانہ
تہاون - سستی
زیر چوب فلک - فلک یا فلکہ ٹکٹکی کو کہتے ہیں - دو گز کی لمبی لکڑی ہوتی ہے سرے پر کھونٹیاں لگی ہوتی ہیں اور بیچ میں سوراخ - اس میں رسی پڑی ہوتی ہے - مجرم کے پاؤں رسی میں ڈال کر بل دیتے ہیں - اور دو آدمی ٹکٹکی اٹھا کر مجرم کے تلوؤں پر بید - یا انار کی چھڑی مارتے ہیں -
وجہ قلق مزید شود - جرمانے کی رقم اور زیادہ ہو جاتی ہے -
قلق - جرمانہ - طلبانہ - "قلق بسر ش افتاد" بیچارے کے سر پر طلبانہ کی

رقم پڑی۔ قلق دادہ۔ جرمانہ دیا۔ طلبانہ دیا۔

دُیون۔ دَین کی جمع۔ وہ قرضہ جس کے ادا کرنے کا وقت معین ہو۔ اور جس کا وقت ادا معین نہ ہو۔ وہ (قرض) ہے ؎

مَہر کابین۔ اس نقد و جنس کو کہتے ہیں جو نکاح کے وقت مرد کے ذمہ مقرر کی جاتی ہے۔

قرضہ دست گرداں۔ ہاتھ اودھار و قرضہ

منازعات وارثت۔ وارثت کے جھگڑے۔

طَلاق۔ عورت کا نکاح کی قید سے چھٹکارا۔

خُلع۔ بالضم۔ عورت کا شوہر سے طلاق چاہنا۔ اور بالفتح۔ معزول کرنا۔

رجال ونسواں۔ مرد اور عورتیں۔

مخاصمۂ سوداگراں۔ سوداگروں کے لین دین کے جھگڑے۔

مرافعہ۔ مقدمہ۔ حاکم کے پاس دعوے کرنا۔

سرگروہ (الخ) جس کسی کو معتمد جانتا ہے حاکم کے حضور میں اپنا قائم مقام کرتا ہے۔

مضاربت۔ تجارت کی غرض سے کسی کو مال دینا کہ جس کے نفع میں شرکت ہو۔

ہرگاہ بین التجار۔ جس وقت کہ تاجروں کے درمیان کوئی جھگڑا معاملہ کے سُقم و صحت میں یا کسی جنس کی غبن کا دعویٰ۔ یا بیع کا۔ یا چنگی والے کی کوئی زیادتی یا شرکائے تجارت کے درمیان حساب میں اختلاف واقع ہوتا ہے۔ تو ان سب کا فیصد قواعد مجریہ کے مطابق ملک التجار اور امین التجار کے متعلق ہے جو سلطانی کی جانب سے معین ہیں

صفحہ ۳۲

از ہم میگزارند۔ فیصلہ کراتے ہیں۔

امر معروف ونہی منکر
حکم خدا بجا لانے کا حکم کرنا۔ اور نامشروع کی ممانعت کرنا۔

ہتک۔ پردہ دری

فسق۔ کاربد کرنا۔ ترک امر حق۔

ریش تراشیدن۔ ڈاڑھی منڈانا۔

محتسب۔ اُن امور سے روکنے والا جو شرع شریف میں ممنوع ہیں۔

سنگ - باٹ -
قیراط - نیم دانگ یعنی چار جو درمیانی
مثقال - ۳½ ماشہ کو کہتے ہیں -
فضہ - چاندی
ذہب - سونا
خالص - کھرا
قلابی کھوٹا
معیار - پرکھیا
پنجہ - پنسیری - یعنی ایک من کا آٹھواں
حصہ - اور جال - اور مچھلیاں
پکڑنے کا کانٹا -
اور پانچوں اونگلیاں -
چاریک - چارک - دس سیرا -
یعنی من تبریزی کا چوتھا حصہ -
وہاں کا من چھ سو مثقال کا ہوتا ہے -
من تبریز و شاہ - دونوں من ہیں
خروار - ایک سو من تبریز -
مولف نے خود بنایا ہے
مُہرآو - آسی پر کھیئے کی مہر -
قپّان - لوہے کی ترازو جس میں ایک
ہی پلڑا ہوتا ہے - اور خطوط سے وزن
معلوم کیا جاتا ہے - یہ ترازو اسٹیشن پر
ہوتی ہے -

زد و خورد بازار و خانہ -
گھر اور بازار کی مار پیٹ -
شرب و ساخت و کشید خمر -
شراب کا پینا - بنانا - اور اس کا کھینچنا -
کیسہ بُر - گرہ کٹ -
صیغہ - زن متاعی -
کُولی - پہلے حرف پر زبر ہے -
ایسی رنڈی - جو ناچتی - گاتی - اور
متعہ بھی کرتی ہے -
قرشمال - ایسی رنڈی جو کنجروں اور
کنچنیوں کی طرح پھرتی ہے - اس کا پیشہ کسب
ہے - مرد کو بھی کہہ دیتے ہیں - قرشمال بہت
(بھڑوا) ہے -
اپاردی برداربُرد و - "اپاردی"
ترکی ہے - چور اُچکا - لی بھگو
"بُرداربُرد و" کے بھی یہی معنی ہیں -
حارب - لڑنے والا
ضارب مارنے والا
ہارب - بھاگنے والا
بندہ - غلام -
اجرتِ حمال - مزدور کی مزدوری
فعلہ - مزدور
بنّا - معمار -

داروغہ شہر ۔ کوتوال

کہ سرچارسوئے ہر معمورہ نشیمن دار۔

ہم نے صفحہ ۱۸ میں "چارسو" کے تحت
میں جو تشریح کی ہے۔ اُسے دیکھو تو یہ فقرہ
آسانی سے سمجھ لوگے۔

نشیمن ۔ حجرہ

شب گردش می کند۔ رات
کو گشت کرتا ہے۔

سہ طبل پشت بام بازار۔

ایران میں ہر بڑے شہر کا دستور ہے
کہ رات کی پہلی دوسری تیسری ساعت
میں تین مرتبہ نقارے بجاتے ہیں:۔

طبل اول ۔ غروب آفتاب کے ایک
گھنٹے بعد۔
دوم دو گھنٹہ کے بعد
سوم تین گھنٹہ کے بعد

حاجی بابا کی عبارت ہے:۔

"پس از اں صدائے طبل اول از اں
بعد صدائے طبل برچین۔ سپس صدائے
طبل بگیر و بہ بند و"

"صدائے طبل برچین"، کا مطلب
یہ ہے۔ کہ دکانیں بند کرو۔ اور تیسرے
فقرے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب جو
سڑک پر روشنی بغیر نکلے اور مشتبہ ہو تو
اُسے گرفتار کر لو۔

جناب شاداں بلگرامی حاجی بابا
کے ان فقرات کے حل میں فرماتے ہیں۔
کہ "ایرانیوں کا یہ خیال ہے کہ دھونسے
یہ آواز نکلتی ہے"

ایسا نہیں بلکہ یہ نقارے چونکہ مذکورۂ
بالا وجوہ پر بجائے جاتے ہیں۔ اسلئے
ان کا مطلب ہر شخص کو معلوم ہے۔
نہ یہ کہ نقارے کی آواز سے۔ یہ تو ہم
وخیال بلا وجہ کیا گیا ہے۔

گورکہ می زنند۔ بڑا نقارہ
(دھونسہ) بجاتے ہیں۔

معروف نباشد ۔ مشہور
آدمی نہ ہو

گزمہ ۔ چوکیدار۔ "گزمہ باشی"
چوکیداروں کا افسر

در حراست می گردند۔ نگہبانی
کے لئے پھرتے ہیں۔ گشت کرتے ہیں۔

برخورند۔ ملجائیں۔

بپای بازخواست می کشند۔ باز پرس
کرتے ہیں۔ روبکاری ہوتی ہے۔ یعنی
اس شخص سے پوچھا جاتا ہے۔ کون ہو؟

کہاں جاتے ہو۔ تمہارے پاس لالٹین

صفحہ ۳۳ کیوں نہیں۔ (صفحہ ۳۳)

جریمہ - جرمانہ

مشت زرے بنام حب نبات

برائے خود اخذ نمودہ می بخشد

کچھ تھوڑی سی رقم مٹھائی کے
نام سے اپنے لئے رکھ چھوڑ دیتا ہے۔
معاف کر دیتا ہے

حب نبات - مٹھائی

محبس - قید خانہ

کشیدن مجرم از خانہ - گھر سے
مجرم کو باہر نکالنا۔

چشم کندن - آنکھیں نکال لینا

دستاق کردن - قید کرنا۔

ناظم ولایت - صوبہ کا حاکم۔ گورنر

تمشیت ملک - ملک کا بندوبست

اخذ مالیات - مال کی تحصیل وصول۔

امنیت - بے خوفی۔ امن۔

۳۴ **قطاع الطریق** - ڈاکو۔ راہزن۔

از واردات روزانہ خبر میدهد
روزانہ کے حادثوں۔ واقعوں کی رپورٹ
کرتا ہے۔

تعدی بے حساب - بیحد زیادتی

ظلم۔

امور نا ملائم - نا مناسب باتیں۔

ارباب[۵] - خداوند - حاکم - آقا۔

ارگ - چھوٹا قلعہ - جس میں پادشاہ
رہتا ہو اس قلعہ کا ایک رخ شہر کی طرف۔
دوسرا صحرا کی جانب ہوتا ہے۔

کوتوال - قلعہ دار - تم نے فارسی
زبان میں کوتوال - اور داروغہ کا
فرق سمجھ لیا ہوگا۔ داروغہ
شہر کا منتظم ہے۔ اور کوتوال کی متعلق
شاہی قلعہ کی حفاظت اور انتظام ہوتا ہے۔

مداخلهاے باج - تجارتی مال
کے محصول کی آمدنی۔

دروازۂ شہر - یہ نوٹ کر لینے کی
بات ہے کہ شہر کے اندر کے مکانات کے
دروازوں کے لئے (در) آتا ہے باقی شہر
کی فصیل کے لئے جو پھاٹک ہوتے ہیں ان کو
(دروازہ) کہتے ہیں۔

صفحہ ۳۴

اجارہ دار سرکار - سرکاری
ٹھیکہ دار

رفاہ - فراخی عیش

نان فطیر - ضد نان خمیر۔

چاشت - وقت دوپہر - اور دوپہر کا

۵ یہاں کوتوال مقصود ہے ۱۲

کا کھانا۔ روٹی۔ پنیر۔ دہی۔ کباب۔ قورمہ
دوپیازہ۔ مربہ۔ حلوا۔ تربوز۔ چقندر پختہ
وغیرہ کھاتے ہیں۔ خشکہ۔ پلاؤ نہیں ہوتا۔

شام۔ وقت شام۔ اور شام کا
کھانا۔ مغرب سے لے کر آدھی رات
تک کے کھانے کو کہتے ہیں۔

پای دست آس نشستہ۔
چکی کے پاس بیٹھ کر

بندارک طبخ دیگر۔ دوسرے
کھانے کی طیاری میں

قاتق۔ نان خورش

قاتق کرد۔ نان خورش لیا۔ دہی۔ پنیر
مسکہ۔ شہد۔ مربہ۔ حلوا۔ انگور
وغیرہ

بقال کی تفصیل ہم کر چکے ہیں۔

آتش پز۔ باورچی۔

سبزی خوردنی۔ ساگ۔ اور
ترکاری

دست فروش۔ جو ہاتھ میں سودا
لے کر سڑکوں گلیوں میں بیچتا پھرے۔

دو لنگہ لودہ سبد۔ دو گھرے
ٹوکرے۔

لنگہ۔ کسی چیز کے جوڑے کے ایک عدد
کو کہتے ہیں۔ "لنگہ در"۔ دروازہ کا ایک پٹ
"لنگہ کفش" ایک پاپوش۔ "لنگہ بار"
ایک طرف کا بوجھ۔ ایک بوری۔

لودہ۔ گھرا ٹوکرا۔ جو خچر پر ایک ادھر
اور ایک ادھر رکھا جاتا ہے۔
زیادہ تر بید یا کسی دوسری
چیز سے بنایا جاتا ہے۔

سبد۔ جھبری۔ ٹوکری۔ جھاؤ کی
ٹوکری جس میں "میوہ" یا "پھول"
رکھ کر لاتے ہیں۔

جانبین الاغ بار کردہ۔ "خچر" کے
دونوں جانب رکھ کر

سنگ و ترازو۔ ترازو اور باٹ

فریاد می زنند۔ آواز لگاتے
پھرتے ہیں۔

اہل امساک۔ کنجوس لوگ۔

سر فصل۔ فصل پر۔

ہنگام درو حاصلات۔ کھیتی
کے کٹنے کے وقت

ہر آسیائے آبی فرستادہ۔
پنچکی میں بھیجکر۔

صرف سے گرداند۔ کہاتے
ہیں۔

شام صرف شد - رات کا کھانا کھایا

صرف شب چرا - رات کا کھانا

خورش - سالن - (صفحہ ۳۵)

نحو ۳۵

بخاری - دودکش تنور - تم نے دیکھا ہوگا کہ تنور کے اندر سے - ایک سوراخ باہر نکلا ہوتا ہے اور اس سے دھواں نکلتا ہے - یہی بخاری ہے

بخاری - آتش خانہ -

خباز - روٹی پکانے والا

دیزی گلی - ہانڈی

بار می گزارند - پکانے کیلئے چولہے یا بخاری پر رکھتے ہیں -

بار گذاشتن - "بار کردن" پکانے کیلئے چولہے پر رکھنا -

دیگر رسم ست کہ سر بخاری - دودکش

یہ رسم ہے کہ اکثر نان پزروں کی دکان کے تنور کے دودکش پر ہانڈی رکھ دیتے ہیں - جس میں گوشت - چکنائی نمک - چنے - اور دو ایک پیاز کی گھٹیاں پانی کے ساتھ ڈالتے ہیں - لذیذ اور تر تراتی یخنی پک جاتی ہے - اور دو ایک پیسہ کو بیچتے ہیں - دو تین آدمیوں کے لئے یہ کافی ہوتا ہے جسے خواہش ہوتی ہے مول لے آتا ہے

اور ہانڈی خالی کرکے واپس کر دیتا ہے

روز ہا بخیتنی ہیچ قسم برنج ہا عادت نہ دارند - دن کو چاول کی کسی قسم کی پخت کی عادت نہیں رکھتے - خواہ "پلاؤ" ہو یا چلاؤ -

اوسط ناس - ایسے آدمی جو نہ امیر ہوں - نہ فقیر - متوسط آمدنی کے لوگ ؛

مطبوخات - پکے ہوئے کھانے -

اوقات طعام خوردن :- کھانا کھانے کے اوقات -

آبش صاف - بر روی سنگہا غلطیدہ سبک و برندہ

پانی صاف پتھروں پر سے بہا ہوا ہلکا ہاضم - برندہ بہ معنی ہاضم ہے مگر مجازاً

مولد اخلاط صالحہ - یعنی غذا اخلاط صالحہ کی پیدا کرنے والی ہے

اخلاط - چار ہیں - صفرا - سودا خون - بلغم -

نہار قلیان مسماۃ بعمل می آید

نہار قلیاں - اور نہار غلیاں - وہ غذا جو نماز کے بعد اور حقہ پینے کے پہلے کھائی

جائے (سمائی) میں شبہ ہے

فرہنگ جدید فارسی میں

راجہ جیسور راؤ اصغر نے لکھا ہے : کہ
"سُمائی اس بکری کا گوشت ہے جس کو ذبح
کرکے زمین میں دفن کرتے ہیں۔"

یہی معنی میرے قابل شاگرد وجاہت حسین
عندلیب نے بھی لکھے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہیں۔ تو
نہار قلیاں سُمائی کے معنے واضح ہیں۔

نان تافتان - ایک قسم کی گول چھوٹی
نرم اور موٹی خمیری روٹی ہوتی ہے

خورشیدی - یہ بھی سُرخ - گول
چھوٹی روٹی ہوتی ہے

ناشتا شکستن کردن - ناشتا - بھوکا -
نہار منہ - یعنی نہار منہ حقہ پینا مکروہ ہے
ضعف قلب ہوتا ہے۔

حلیم - مشہور ہے - گیہوں اور گوشت
سے پکایا جاتا ہے۔ **دھلی** میں جامع مسجد
کی سیڑھیوں پر بکتا ہے۔

عدسی - مثل حلیم کے ہوتا ہے یہ کھڑی مسور
کی دال اور گوشت سے پکایا جاتا ہے۔

کلہ پاچہ : کلے پائے

شیروان ادھڑی کے علاوہ ایک اور
چیز ادھڑی کے اوپر گول گول ہوتی ہے
اس کو کباب پر گوشت اور مصالحہ اور
چاول بھر کر پکاتے اور بیچتے ہیں۔
"چراغ ہدایت" - خان آرزو ۱۲۰۹

سیر آب زدہ - لہسن کا پانی پڑا ہوا۔
کلے پائے یا بورانی وغیرہ میں ڈالتے
ہیں

"شکم از غزائش درآورند"

سراج المحققین خان آرزو چراغ ہدایت
میں لکھتے ہیں "غزا" بعین مہملہ کنایہ از
شکم سیر کردن فقیر و گرسنہ - اشرف گوید
(ع) "شکمی از غزا بر دل آورد"
اور صاحب اصطلاح وارستہ نے غزا
بغین معجمہ پڑھا ہے - [illegible]
"چوں گرسنہ شکمی [illegible]
حاضراں از راہ ظرافت گویندش - کہ شکم
از غزا برآورد" یعنی سیر بخور و شکم را از غزا کہ
اطعمہ چرب کہ مدت [illegible] برآورد"

فسنجان - گوشت کا دوپیازہ یا
قلیہ۔

بدرقہ دنبالہ کش طعام می نماید

بدرقہ وہ سپاہی جو قافلہ کی حفاظت کے لئے ہوتے
ہیں - اور دنبالہ کش اور توشہ یعنی انگور
وغیرہ کو طعام کا بدرقہ دنبالہ کش کرتے ہیں

صفحہ ۲

صفحہ (۳۶)

خوش گزران ہائے صاحب چیز

اچھی طرح زندگی بسر کرنے والے۔

مال دار۔ دولت مند۔

عیال۔ زن و فرزند

ہمکار۔ ہم مشرب۔

رخت بیرونی کشن۔ باہر کے پہننے والے کپڑے اتار کر۔

یکتائے ارخالق۔ اکہرا کوٹ۔

الخالق۔ یا ارخالق۔ ایک قسم کا کوٹ ہوتا ہے جس کو قبا کے نیچے پہنتے ہیں۔ امیر ہو خواہ غریب دونوں کے لئے لازم ہے۔

صفحہ ۳

شال یا چھینٹ کا بنایا جاتا ہے استر سادہ ہوتا ہے روئی بھی ڈالتے ہیں سلائی سوزنی کی ہوتی ہے (ارخالق) میں ایک نقطہ (س) پر کاتب نے زیادہ لگا دیا ہے۔

افشرہ۔ یہی جسے تم آبشورہ کہتے ہو

مورث۔ باعث۔

چائیدگی مضطر۔ زیادہ ٹھنڈا ہونا۔

ادویہ۔ گرم مصالحہ

گوشت چرب تر۔ بہت چکنا گوشت

زُہم۔ بساہند

درشت۔ بڑے۔ موٹے۔

عدس کلان قد دیدہ کبوتر۔

بڑا مسور جیسے کبوتر کی آنکھ۔

باقلا۔ مشہور ہے۔

ایران میں اتنا بڑا ہوتا ہے جیسے سیم کا بیج۔

زود گداز۔ جلد ہضم ہونے والا۔

کاریز کو ہم بتا آئے ہیں۔

بہ نوبہ ہفتہ می گزرد۔

ہفتہ میں ایک بار گزرتی ہے۔

علی الدوام۔ ہمیشہ

صفحہ ۳۷

از دہنہ جلال آباد:

(کابل) جلال آباد کے ناکے سے۔

انگور خلیلی۔ ایک قسم کا انگور ہے

خربوزہ گرگابگی۔ سوسکی حسینی

گرگاب۔ حسینی۔ خربوزے کے اقسام ہیں۔

قیسی نوری۔ مثل آڑو کے ایک پھل ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سفید اور مزہ شیریں (خوبانی)

شمران - طہران کے قریب ایک باصفا موضع ہے۔ کوہ الوند کے دامن میں واقع ہے۔

انگور عسکری - ایک قسم کا انگور۔

ایران میں انگور کی بہت سی قسمیں ہیں تمہاری معرفت کے لئے بعض کے نام لکھے جاتے ہیں:-

ریش بابا + بیدانہ + کشمشی
تبرزد + صاحبی + حسینی
خلیلی + تُری + حبشی وغیرہ

سردہ - تم نے بارہا دیکھا اور کھایا ہوگا۔

صاحبی - انگور کی ایک قسم ہے۔

مرکبات ترشابہ - ایسے زرد پھل جو ترش ہوں۔ مثلاً نارنگی ترنج۔ چکوترا۔ کاغذی لیمو وغیرہ

خارک - خشک چھوارا۔

اس کا شیرہ نچوڑ کر سکھایا جاتا ہے۔ اور جس میں شیرہ ہو وہ رطب ہے۔

داالک - ایک مقام کا نام ہے

سنوات و فورش - میووں کی زیادتی کے سال۔

شب مانده - باسی۔ رات کے رکھے ہوئے۔

صفحہ ۸۳

دورہ می گردند - بطریق دورہ پھرتے ہیں۔

دستبرد میزنند:- لوٹ مار کرتے ہیں۔

جامہ سرتاپائی زنان

عورتوں کا سر سے کر پیر تک کا لباس۔

کلاہ پوست برہ سیاہ

ایک قسم کی بھیڑ کی کھال کی ٹوپی۔

کلاہ پوست بخارائی۔

یہ بھی کھال کی ٹوپی ہے۔

مندیل - مشہور ہے۔

سادات بنی فاطمہ رض

ایسے سادات جو فاطمہ رض کی اولاد سے ہوں۔

عامی - غیر سید۔

از پرقدش می کشایند

اس کی کمر سے کھول لیتے ہیں۔

پرقد - کمر

لوطی اجلاف - کمینے

اصراف کی جگہ "اسراف بنایئے
اسراف کے معنی ہیں فضول خرچی۔
قصب ۔ جامہ کتان و ابریشم۔
الیجہ ۔ چار خانہ ہے جو ریشم اور سوت کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے کرتے بنائے جاتے ہیں۔
الیجہ را پیراہن کردن۔
شال ترمہ ۔ حاشیہ دار شال۔
جبہ سمور و قاقم ۔ ایسا جُبّہ جس میں سمور۔ اور قاقم کی کھال لگی ہو۔

صفحہ ۳۹

چاپچو ۔ زانو تک کا رنگین موزہ
بپاکیش ۔ پیروں میں پہن کر۔
چادر شب ۔ باہر جانے کے لئے اوڑھی جاتی ہے۔ کوئی سوا دو گز کی مربع سفید اور نیلے چار خانہ کی ہوتی ہے
روبند آویختہ ۔ عورت کے چہرے کی نقاب۔ جو برقع کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کو سر سے منہ پر ڈالتی ہیں
گوشہا بدست گرفتہ ۔ اس کے کونے ہاتھ میں لے کر۔
سوائے شاہزادہا علاوہ شاہزادیوں۔ اور ایرانی بادشاہوں کی خاص بیبیوں اور بڑے وزیروں کی عورتوں کے۔ کہ یہ معزز خواتین اسی مذکورہ لباس میں گھوڑے کی زین اور قاتر ویا بوکے چار جامہ پر سوار ہو کر بازاروں سے گزرتی ہیں۔ ان کے ہمراہ خواجہ سراؤں اور خدمت گاروں کا دستہ ہوتا ہے۔ جو سواری کے آگے پیچھے اور رکابوں کے قریب ہوتا ہے یہ لوگ آدمیوں کو دکھڑے ہو جاؤ۔ پیچھے ہٹ جاؤ) کہتے جاتے ہیں۔
در گردش میان کوچہ و بازار بازار اور سڑک کی سیر میں۔
یکہ ۔ تنہا۔
دنبال ۔ پیچھے۔ عقب
تخت رواں کو مولف نے خود بتایا ہے۔ اس واسطے اس کے معنی لکھنے کی ضرورت نہیں۔

یابوے یرغہ - تیز یابو
قوچاق } موٹا
قچاق } فربہ
جلو ہر دو بارکش را مہتر ہا بدست
می دارند - دونوں خچروں کی
باگ سائیس ہاتھ میں رکھتے ہیں -
جلو - باگ
بارکش - خچر - ٹٹو
مہتر - سائیس -
زینہ نہادہ اندرون روند
چارزانو نشیند خواہ دراز
می کشند - سیڑھی لگا کر تخت رواں
کے اندر جاتے ہیں - چار زانو بیٹھتے ہیں
یا لمبے لمبے لیٹ جاتے ہیں -
دراز کشیدن - لمبے لمبے لیٹ جانا
کسوت سفر - سفری لباس
شاطر - وہ پیادہ جو سفر میں بادشاہ
کی سواری کے آگے چلتا ہے اور گاڑی اور
گھوڑے کے ساتھ دوڑتا ہے -
شاطر باشی - سائیسوں کا جمعدار -
شاطر نان با - جو پیڑے اور چنگریں
بنا بنا کر نان بائی کو دیتا ہے - یہ دونوں
لفظین زیادہ لکھدی ہیں -

کلاہ بوقی کنگرہ دار ماہوت
ایک قسم کی کنگرے دار بانات کی ٹوپی -
جو یہی شاطر پہنتے ہیں یہ اُن کی وردی میں
داخل ہے

اقسام کلاہ

کلاہ کاغذی - کلاہ پاپق - کلاہ قادق کلاہ
قجری - کلاہ ترکمانی - کلاہ نمدی - کلاہ گوشہ دار
کلاہ شال - کلاہ چار ترک - کلاہ عرقچیں
کلاہ پوست بخارائی - کلاہ پوست برہ -

تنبیہ

ان ٹوپیوں کی قسموں کو ذہن میں رکھیے -
شلوار - ایک قسم کا رنگین پاجامہ -
اوپر سے کشادہ ہوتا ہے اور مہری تنگ
ہوتی ہے اکثر سفر کے وقت پہنا جاتا ہے
اس کے نیچے تنبان (کہ وہ بھی پاجامہ ہے)
ہوتا ہے - ارخالق کے دامن شلوار کے
اندر کر لیتے ہیں -

پیروں میں پاتابے لپیٹ کر
اس پر موزے خواہ (لب چین)
یعنی چھوٹے موزے چڑھا
لیتے ہیں

تنبیہ -

شلوار عورتوں کے پاجامہ کو بھی کہتے ہیں

اس میں "نیفہ" ہوتا ہے۔ رنگین
ڈوری ڈال کر چنٹ دے کر پہنتی
ہیں۔ موسم سرما میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔
پاتابہ پیچیدن ۔ پاؤں میں پٹی لپیٹی۔
پاتابہ کشا دیا وا کرد۔ سفر سے واپس ہوا
پاتابہ بست یا پیچید ۔ قصد سفر کیا
تخت جوراب ۔ ایک قسم کا جوتا
ہوتا ہے جسکا تلا موٹے چمڑے کا ہوتا ہے اور
اوپر کا اگلا حصہ سوت سے بُنا ہوتا ہے۔ اکثر فراش
اور شاطر پہنتے ہیں۔
دیدن ۔ ملاقات کرنا۔
پیادہ سیری کردند ۔ پیادہ
چلتے تھے۔

صفحہ ۴۰

صفحہ ۴۰

در جلو رفتہ ۔ آگے جاکر
چیر بستن ۔ ٹٹی باندھنا۔ یا چلمن باندھنا
آرسی شیشہ ۔ ایک لکڑی کی ٹٹی
بناکر اس میں پھول پتی اور رنگین شیشے
لگاتے ہیں۔ صحن کے مکان کی ایک طرف
لگی ہوتی ہے۔ جب چاہتے ہیں اسے اٹھا
دیتے ہیں "آرسی بالا کرد" ساخت یا در
آرسی نشست "آرسی اوپر اٹھائی۔
آرسی بنائی۔ آرسی میں بیٹھا۔

پنجرہ شبکہ دار ۔ جالی دار کھڑکی۔
ماندن روشنی توی نشیمن ۔
نشیمن کے اندر روشنی باقی رہنے۔
زغال کوئلہ
شبیہ آن وضع ۔ اس وضع کی مثال
تیر ۔ کڑی۔ "تیر و تختہ انداختہ سقف پوشیدہ"
کڑی اور تختہ ڈال کر چھت ڈھاک دی۔
بخاری ہر اوتاق ۔ ہر کمرے کا آتشدان
چارچوبہ دروازہ ۔ بڑے دروازے کا چوکھٹا
لنگر در ۔ دروازے کا پٹ۔
سفیدار ۔ ایک بڑا درخت جس میں پھل
نہیں آتا۔ سیدھا اور لمبا ہوتا ہے۔
گل ۔ گارا
آجر پختہ ۔ پکی اینٹ۔
آہک ۔ چونہ۔ استخوانش آہک
شد" اس کی تو ہڈیاں بھی گل کر چونہ
ہوگئیں۔ کب کا مر گیا۔
گچ ۔ چونہ اور سرخی ملی ہوئی۔
مصالحہ کو کہتے ہیں۔
آہک بخارا (الخ)، وہاں کے چونہ
سے جو ہیں کہ پانی سے تر کرکے اینٹ
وصل کرتے ہیں اس کے دونوں سرے
خود باہم مل کر ایسے مضبوط ہو جاتے ہیں

کہ اگر ان کو علیحدہ کرنا چاہیں تو ہرگز نہ ہوں گے۔ مگر یہ کہ دوسری جگہ سے اینٹ ٹوٹ جلے۔

ترک خوردن - شگاف آجاتا۔ شق ہوجانا۔ زمین۔ تختہ چوب۔ سنگ سقف۔ دیوار۔ تنہ درخت کے لئے مستعمل ہے۔

طور بردن خشت - اینٹ کے لے جانے کا طریقہ۔ کاتب نے بُردن لکھدیا ہے

از پایین می پرانند - نیچے سے اوچھال دیتے ہیں

بنادر مقابل دست دراز کردہ میگیرد معمار مقابل میں ہاتھ بڑھا کر اینٹ لے لیتا ہے۔

ساروج - مصالحہ۔ راکھہ چونہ۔ سُرخی ملا ہوا۔

تغار - کونڈا۔ یا ناندا۔ یا زمین میں گڑہا کھود کر چونہ مصالحہ رکھنے کے لئے بنایا جاتے۔

چوب بست - پاڑ۔

نوعی کہ معمار باشی طرح عمارت انداختہ بنا می سازد - جس طرح کہ سپاہ سپرنے عمارت کا نقشہ بنا دیا ہے معمار اسی طرح بناتا ہے۔

طرح عمارت انداختن - عمارت کا نقشہ بنانا۔

خاک بردار - مٹی اوٹھانیوالا مزدور

وسمہ - خضاب۔

سربراہ کاری نمایند - تیار کرتے ہیں۔

طاق بستہ محراب بناکر

گنبد زدہ - گنبد بنا کر۔

سقف ساختہ اند - یعنی تمام بازار پٹے ہوئے بنائے ہیں۔

علاقہ بند - فیتان وغیرہ بنانے والا۔ پٹوا۔

امکنہ - جمع مکان

یک طبقہ می باشد - ایک منزلہ ہوتا ہے صفحہ ۴۲

احداث می نمایند - بناتے ہیں

گوشوارہ - ایک چھوٹا سا آگے کو نکلا ہوا کمرہ۔ مکان کا بالاخانہ

برآمدہ سرراہ وکمرہ رو ببازار بر پشت بام دکانہا ہرگز نمیکنند دوکانوں کے کوٹھوں پر ایسے برآمدے اور کمرے جن کا رُخ بازار کی طرف ہو ہرگز نہیں بناتے۔

تاک بست۔ وہ ٹٹی جس پر انگور کی بیل پھیلائی جاتی ہے۔

گِردُو۔ اخروٹ

پھنادار۔ چوڑے۔

نغز بیس می نماید۔ ہوتے ہیں۔

حیاط۔ مکان کا صحن۔ انگنائی۔

دسترس۔ مقدور

جامہ خانہ۔ حمام کا پہلا درجہ جہاں کپڑے اوتارے جاتے ہیں۔

رخت برش کنن لخت میشود

جسم کے کپڑے اُتار کر ننگا ہو جاتا ہے۔

لُنگ خشک۔ سوکھی لنگی۔

قضاے حاجت دارد۔ پاخانہ پیشاب کی ضرورت رکھتا ہے

بیت الخلا۔ پاخانہ

سبک کردن۔ پاخانہ پھرنا۔

نورہ خانہ۔ ایسا مقام جہاں نورہ لگایا جائے

صفحہ ۴۳

نورہ۔ لبا ہوا ہرتال اور چونہ۔ ملاکر بالوں پر لگایا جاتا ہے۔ جس سے بال گرجاتے ہیں۔

نورہ می کشد۔ نورہ لگاتا ہے۔

زیر طاق گنبد۔ حمام کے گنبد کی

بر روے صفحۂ سنگ۔ پتھر کی سطح پر

دلو۔ ڈول۔

بسرش می پاشد۔ سقا اس کے سر پر ڈالتا ہے

دلاک۔ حامی۔ حجام۔

مُشتمال کردن۔ حمام والی مالش کرنا۔

سر کیسہ می کند۔ کھیسہ کرتا ہے۔

کیسہ۔ کھادرے کی ایک تھیلی سونی کی طرح بناتے ہیں۔ تاکہ کھرکھری ہو جائے۔ اور بدن کا میل خوب نکلے۔

گرم آبہ۔ حمام

خزانۂ آب۔ پانی کا خزانہ یعنی "کُر"

قدیفہ۔ کھیس۔ جو نہا کے اوڑھتے ہیں۔

جامہ کن۔ حمام کا پہلا درجہ جہاں کپڑے اتارے جاتے ہیں۔ اسی کو جامہ خانہ بھی کہتے ہیں۔

روے پایش می ریزد۔ (پانی) اُسکے پاؤں پر ڈالتا ہے۔

سرگاہ وضاع خودش درست باشد

صفحہ ۴۳

جسوقت اسکی وضع قطع درست ہو جاتی ہے۔
یعنی کپڑے وغیرہ پہن لیتا ہے۔

بر ریش و سبل می کشد۔ داڑہی موچھوں پر (کنگھی) کرتا ہے

حمامی صندوق دار۔ حمامی۔

تحویل دار۔ خزانچی۔

چنانچہ عملہ مردانہ زنانہا نیز ہستند
یعنی جس طرح حمام کا عملہ مردانہ ہوتا ہے اسی طرح عورتوں کا بہی عملہ ہے۔

میان دیہات (الخ) گاؤں اور چھوٹے شہروں میں ہفتہ میں ایک دن رات کے لئے حمام زنانہ کردیتے ہیں۔

بروت۔ مونچہیں۔

مورچہ پلے زدن۔ خشخشی داڑہی رکہنا۔

تخفیف محاسن۔ ڈاڑہی کی تخفیف یعنی شرعی حد سے کم۔

سبلہای چقماقی را بلعاب اسفرزہ و بہدانہ تر کردہ می تابند
بل دی ہوئی نوکدار مونچھوں کو اسپغول اور بہدانہ کے لعاب سے تر کرکے تاؤ دیتے ہیں۔

سبل چقماقی۔ نوک دار۔ اور بل دی ہوئی مونچہیں۔

اسفرزہ۔ اسپغول۔

سبل چیدہ یا بریدہ۔ مونچہیں کاٹیں

سبل سیخ کرد۔ مونچہیں نوکدار کیں۔

صفحہ ۴۴ **دایہ مرضعہ۔** انا۔ دودھ پلانیوالی۔

قابلہ۔ دائی۔

صبایا۔ جمع صبی۔ لڑکے

عبیلہ۔ غلام۔

جاریہ گرجیہ۔ گرجی لونڈی

زحمت برچیدن رخت خواب
بستر اٹہانے کی تکلیف

زحمت خیاطت۔ درزی گری کی تکلیف۔ کپڑے سینے کی زحمت۔

نہادن، برچیدن اسباب۔
اسباب کا رکہنا۔ اٹھانا۔

برگریبان و شانہ (الخ) بانات کی جبہ کی پشت اور شانہ اور گریبان پر گل بوٹے بیل۔ زنجیرہ کو چکن بنانے والا بناتا ہے۔

ماہوت۔ بانات۔

گل و بتہ۔ گل۔ بوٹے۔ بتہ چیت بتہ شال۔ بتہ مخمل وغیرہ

بتہ گل۔ پودا۔ پہول کی ڈالی۔

بُتّہ پوشاں - بفتح یا وسکون واؤ -
کانٹوں کا جھنڈ جو غربا جلانے کو جنگل سے لاتے ہیں
یہ دونوں لغت تمہاری معرفت
کے لئے لکھے گئے -
بندروم - وہ بیل جو قیتان سے
بنائی جائے
قیتان - سوت اور ریشم کی بٹی
ہوئی ڈوری -
لندرہ دوز - چکن کاڑھنے والا -
اور گل بوٹے بنانے والا -
اسپرک - بکسر اول وسکون سین وفتح
بائے فارسی - ایک بوٹی ہے جس کے
جوش دئیے پانی سے میلے رنگین کپڑے
دہوئے جاتے ہیں -
اشنان - یہ بھی بوٹی ہے - اس
سے بھی کپڑے دہوئے جاتے ہیں -
روی آب آمدن - یعنی وہ چکناہٹ
اور کثافت پانی پر آجاتی ہے -
آہاری دہند - کلپ دیتے ہیں -
صفحہ ۵۴
آخ - تف - آخ تھو -
فرش بر روی زمین اندازند
فرش زمین پر بچھاتے ہیں -

ر وے **تخت خلافت** - تخت
شاہی پر -
حالا مرسوم شدہ است -
اب رسم ہو گیا ہے -
مقنعن - گہنا -
پہن می نمایند - بچھاتے ہیں -
پہن نشستن - پھیل کر بیٹھنا
پھسکڑا مار کر بیٹھنا -
باؤ - ایک قسم کا نمن ہے -
احرامی - ایک قسم کا فرش ہے - ریشم
اور سوت سے بنایا جاتا ہے - موسم
گرما میں مندے پر بچھاتے ہیں - لمبی
پٹی سی ہوتی ہے
مروحہ طاؤسی - مور کے پروں
کی مورچھل -
بدم دروازہ - پھاٹک پر
تزک - احتشام - اور انتظام -
چتر در پشت تخت پیوستہ اند
تخت کے پشت میں چتر لگا ہوا ہے جس
وقت بادشاہ اس پر آتا ہے - اور
اپنی پیٹھ تکیے سے لگاتا ہے تو چتر اس
پر سایہ فگن ہوتا ہے -
خیلی لازم ومتداول ست

یعنی ناں باپ اور بزرگ داشت نہایت ضروری اور مروج ہے۔

در تربیت بنات۔ لڑکیوں کی تربیت میں۔

در علوم منقول دستگاہ دارند شرعی علوم میں دستگاہ (قدرت) رکھتی ہیں۔

مہارت تلامذہ۔ شاگردوں کی مہارت

اخوند۔ مولوی۔

اساس چیدن۔ بنیاد قائم کرنا۔

صفحہ ۴۶

{"درمیان اطفال" سے لیکر "انجام دہند" تک کا ترجمہ}

ان ہی بچوں لڑکوں میں سے چار خلیفہ جو شریف۔ سید۔ اور عقلمند اور بمنزلہ چار وزیروں کے ہوتے ہیں ان کو بٹھا کر خود مولوی سبق پڑھاتے ہیں۔ باقی درجہ بدرجہ ان کے نائب اور خلیفہ دوسروں کو درس دیتے ہیں کہ نوبت ابجد تک پہونچتی ہے اسی مجمع سے عملہ سیاست وانتظام نامزد کرتا ہے۔ مثلاً کوتوال۔ محتسب۔ خزانچی خانساماں۔ فراش۔ میر غضب۔ پیشخدمت بہشتی۔ نماز پڑھانے والا۔ اذان دینے والا تکبیر کہنے والا مقرر کرتا ہے۔ کہ یہ سبق بھی پڑھیں اور کار مفوضہ بھی انجام دیں۔

متعلم۔ شاگرد۔ علم سیکھنے والا

سزای سنگین۔ بھاری سزا۔

بازیگوشی۔ کھیل کود۔ شرارت۔ لاابالی ہونا

ہرزگی۔ شرارت۔ شوخی۔

نیاویزند۔ الجھ نہ پڑیں۔ تکرار نہ کر بیٹھیں۔

پای اورا بفلک کشیدہ ہر قدر چوب مقرر شدہ بکف پامی زنند اس کے پاؤں کو ٹکٹکی میں باندھکر جس قدر بید مقرر ہوئے تلوے پر مارتے ہیں۔

توی سری۔ ڈھول۔ چپت۔

معاد۔ جای بازگشت۔ مکان عود۔ زمان عود۔ عالم آخرت۔

زدوخورد۔ مار پیٹ۔

از ملا و مکتب درمی روند۔ ملا اور مکتب سے بھاگتے ہیں۔

بے سوادمی مانند۔ جاہل رہ جاتے ہیں۔

اصول وقواعد حرفت مختلف فرا گرفتہ۔ مختلف پیشوں کے

قاعدے اور اصول سیکھہ کر۔

صفحہ ۷۴

از مشتری جنس ہم چیزے بابت شاگردانہ می یابند۔ اشیاکے خریدار سے بھی کچھہ تھوڑا سا شاگردی کے متعلق پاتے ہیں

ایران میں قاعدہ ہے کہ جو کوئی دکاندار سے سودا مول لیتا ہے تو دکاندار شاگرد یا پیشدست کو بھی کچھہ دیدیتا ہے۔ یہ بطریق انعام ہوتا ہے۔ وہاں دستوری اور گھاتا نہیں۔

خط نسخ۔ مشہور خط ہے۔ کہا جاتا ہے۔ خواجہ عماد الدین یاقوت مستعصمی نے اسکو اختراع کیا ہے۔ چونکہ اس روش کے سامنے دوسرے خط منسوخ ہوگئے۔ اسلئے اس کا نام (نسخ) ہوا۔

کتاب میں (نسق) غلط لکھا ہوا ہے۔

نستعلیق۔ نسخ وتعلیق سے یہ خط اختراع کیا گیا ہے۔

ثلث رت ومحقق ست وتوقیع ریحان رقاع ونسخ وتعلیق

سرمشق۔ خوشنویس کے لکھے ہوے کو کہتے ہیں جسے شاگرد سامنے رکھکر مشق کرے۔

عرف میں اس کو (تعلیمہ) بھی کہتے ہیں۔

سیاق۔ حساب کے لکھنے کے قاعدے۔ انداز۔ روش۔

میرزاے دفتر۔ دفتر کا منشی۔

شاگرد نان با۔ روٹی پکانیوالیکا شاگرد۔ پیشدست۔

بدیہہ۔ کلام کا بے فکر آنا۔ ایسا شعر جو برمحل پڑھا جاتے۔

تومان عراقی۔ تومان۔ طلائی سکہ ہے للعہ کے برابر۔ یا للعہ سے لے کر للعہ تک۔ مولف **عذب البیان** اپنے وقت کا حساب بتارہے ہیں۔ تومان عراقی آٹھہ ریال کا۔ اور تومان خراسانی بھی دس ہزار دینار کا۔ لیکن اس ملک میں اس کا حساب بیس ریال سے ہوتا تھا۔

بجاغلی۔ روسی سونے کا سکہ۔ اسکا بہاوصہ۔ سے تک کا ہوتا ہے۔

بتگی۔ ب کو پیش اور ت کو سکون یہی اشرفی بجاغلی۔

دوبتی۔ یہی روسی اشرفی بجاغلی۔

اس کا نام دوبتی یوں ہو کہ ایک طرف
دو مورتیں تہیں۔ تقریبًا پانچ روپیہ کی
ہوتی ہے

ریال۔ ڈالر۔ بارہ آنہ سے لیکر آٹہ
آنے تک کا بہاؤ ہے۔

قران۔ چاندی کا سکہ سات آنے۔
آٹہ آنے کا ہوتا ہے

چیزی کسر از سابق۔ پہلے
سے کچہ کم۔

دار الضرب۔ جہاں سکہ ڈہالا
جائے۔ ٹکسال۔

نقرہ فنات۔ خالص چاندی۔
فنات کے معنی جوان عورت کے ہیں
مگر نقرہ کے ساتہ جب
یہ لفظ آتا ہے تو اس کے معنی خالص
چاندی کے ہوتے ہیں۔

غاز۔ سکہ ہے

بیستی۔ سکہ ہے

صفحہ ۴۸

شاہی سکہ ہے۔ طہران میں ایک روپیہ
کے پچیس۔ اور اصفہان میں چہبیس کا بہاؤ ہے

محمدی۔ سکہ ہے

عباسی۔ سکہ ہے۔ چار شاہی کی ایک
عباسی شمار کی جاتی ہے

پناہ باد۔ چاندی کا سکہ۔ جو دس
شاہی کا تہا۔ غالبًا پہنا باد ہی مستعمل
تہا۔

**دینار۔ منقور۔ بیستی۔ غاز را
وجودش نیست**۔ یعنی اب ان چاروں
سکوں کا وجود نہیں۔

اَلسِنہ۔ لسان کی جمع۔ زبان

ما حضر۔ جو موجود ہو۔

**بہ ملاقات مردہ آمد و رفت
سر قبرستان مے ماند۔**
یعنی اگر کہانا وغیرہ نہ پیش کیا جائے۔
تو گویا اس کے مثل ہو گیا۔ کہ کسی
شخص نے مردے کی ملاقات کے
لئے قبرستان میں آمد و رفت کی۔
اور اُسے مردے سے کچہ نہ ملا۔

بار آمدہ اند۔ بڑہے۔ پلے ہیں۔
مطلب یہ ہے کہ ایرانیوں کی
شروع ہی سے پرورش یوں ہوئی۔ کہ
وہ مسافر نواز اور مہمان دوست ہیں۔

زور و زاری۔ مجبور کرکے۔ الحاح
وزاری کرکے۔ کسی نہ کسی طرح

نوبہ بنوبہ۔ باری۔ باری۔

صفحہ ۹۴

عافیت باشد۔ آرام رہے۔
شارب الماء۔ پانی پینے والا۔
عافکم اللہ۔ جناب والا پر اللہ کی مہربانی آپ کو خدا بخشے۔
ہنیئاً۔ رچے بچے۔ گوارا ہو۔
ہناکم اللہ۔ خدا آپ کے لئے بھی گوارا کرے۔
عطسہ کردن۔ چھیکنا۔
خیر باشد۔ بھلا ہی ہو۔
عاقبت شما بخیر۔ آپ کا بھی انجام بخیر ہو۔
مودّی می گردانند۔ ادا کرتے ہیں۔
در برابرش۔ اس کے مقابل میں۔ جواب میں۔
مجیب۔ جواب دینے والا۔
تعارف صحبت۔ صحبت کی خاطرداری۔
اجلاس۔ نشاندن
سیر خود با لا آمدن۔ یعنی شتر بے مہار۔ بے تمیز۔ بے ادب۔
کوہی۔ پہاڑی۔ گنوار۔ تمدنی تہذیب کا نہ جاننے والا۔

اسناد کردہ باشند۔ نامزد کرتے ہیں
صفحہ ۹۴
بہ بہ۔ واہ۔ واہ۔ سبحان اللہ۔
دست شما مریزاد۔ خدا آپ کے ان ہاتھوں کو باقی رکھے۔ دعا ہے
دست شما درد نہ کند۔ آپ کے ہاتھوں میں کوئی تکلیف نہ ہو۔
چکیدہ طبع موزوں۔ موزون طبیعت کا ٹپکا ہوا۔ یعنی کہا ہوا۔
ہمگی سر سکوت مستمع مانند در میان ہیچ نمی گویند۔ سب کے سب چپ چاپ سننے والے ہو کر بیچ میں کچھ نہیں بولتے۔ یعنی چپکے سنا کرتے ہیں۔
صلہ دہند۔ اس کو انعام دیتے ہیں۔
طبع شما غرا باشد۔ آپ کی طبیعت روشن رہے۔
فنجان۔ پیالی۔ میرے نزدیک یہ لفظ ”پنگان“ کا معرب ہے۔
پنگان۔ اُس کٹورے کو کہتے ہیں جس میں سوراخ ہوتا ہے اس کو پانی میں ڈالتے ہیں اور وقت معلوم کرتے ہیں۔
خدا حافظ شما۔ آپ کا اللہ نگہبان۔

بازگشت ۔ واپسی۔
رفع زحمت می کنم ۔ اب میں آپ کی زحمت کو دور کرتا ہوں ۔
یعنی جاتا ہوں ۔
تخفیف تصدیع می کنم ۔ آپ کی دردسری کی تخفیف کرتا ہوں ۔
مرخص می شوم ۔ رخصت ہوتا ہوں ۔
عزم رو براہ دارند ۔ ارادہ چلنے کا کرتے ہیں ۔
نفریں گویند ۔ لعنت ملامت کرتے ہیں ۔
گور بگور بیفتد یا شود ۔ کوسنا ہے
گردنت بشکند ۔ تیری گردن ٹوٹے ۔ تیری گردن توڑی مروڑی جائے ۔ (تو مارا جائے) ۔
علیؑ مرتضیٰ بہ کمرت زند ۔
تجہیز علی کی مار ہو ۔
کنترہ گفتن ۔ برا کہنا ۔ بدزبانی کرنا ۔
دعویٰ ۔ جنگ و جدل ۔ مطالبہ خواہش ۔
بہم بگر بہ پرند ۔ ایک دوسرے پر دوڑ پڑتے ہیں ۔ حملہ کر بیٹھتے ہیں ۔
پر و پاچہ گرفتہ ۔ پیر ۔ اور پاچہ پکڑکے ۔
مشت و لگد ۔ لات ۔ گھونسا ۔
خرد و خمیر می کنند ۔
چکنا چور کر دیتے ہیں ۔
گل و شل ۔ کیچڑ پانی ۔

صفحہ ۵۰

جادہ ۔ باریک راہ ۔ بٹیا ۔
تردد ۔ آمد و رفت ۔
تل برف ۔ برف کا ٹیلہ ۔ تودہ ۔
حاجت لابدی ۔ ضروری حاجت
نفقہ ۔ اہل و عیال کی روٹی ۔ کپڑا ۔
دالان دار ۔ سرا کا محافظ ۔ دربان
خانہ کوچ ۔ بیوی ۔ بچے ۔
سرنشین ۔ وہ مسافر جو خچر اور یابو وغیرہ کے بوجھ پر بیٹھے ۔ ایسے غریب کو کرایہ کم دینا پڑتا ہے ۔ آدھے کرایہ تک معاملہ ہو جاتا ہے ۔
ریز و پاش ۔ اوڑھنا ۔ بچھونا ۔ اسباب خانہ داری ۔
ریز و پاش مرا درہم برہم کرد
میرا سامان درہم برہم کر دیا ۔

مال پُر بار بدر خانہ اش می آرد
تاترچی بوجہہ لدہا ہوا خچر اس کے دروازی
پر آتا ہے

صفحہ ۵۱

چاپچو۔ رنگیں موزہ زانو تک کا ہوتا
ہے۔ باہر جاتے وقت عورتیں
پہنتی ہیں۔
چار قلاب زدہ۔ چار قلاب۔
سرنشین مسافروں کا لوازمہ ہے۔
چرمین مطہرہ۔ چھنتہ۔ یعنی حقہ کا
تھیلا۔ دبۂ روغن۔ گھی کا کپّا۔
آفتابہ۔ ہرایک میں زنجیرا ور کانٹا
لگا ہوتا ہے۔
ردی بار سوداگری سرنشین
سوار شدہ۔ سوداگری کے بوجہہ
پر سر نشیں سوار ہو کر۔
سرنشیں کے معنی لکھے جا چکے ہیں۔
افسار کپش۔ خچری باگ ڈور۔
اور اگاڑی کی رسّی۔
دستہ چار وادار۔ گروہ مکاری
بکش۔ درنگ۔ بکس سین کے ساتھ
غلط لکھا ہوا ہے
جلوکشیدہ۔ باگ کھینچ کر۔
جلوکشید۔ ٹھہر گیا اور گھوڑے کو روکا۔

اگر بزور واد ارند۔ اگر جبر سے
روکیں۔

صفحہ ۵۱

رنگ۔ یہی رنگ۔ اور وسمہ
رنگ بست۔ خضاب لگایا۔
از پے ہم می برند۔ یعنی بکثرت
لے جاتے ہیں۔
گران می افتد۔ یعنی وہی کرایہ
زیادہ ہو جاتا ہے۔
بار و بنہ۔ ساماں فرش۔ وخورونوش کا
اسباب۔
سرازیر و سربالا۔ نیچا۔ اونچا۔
پچھوشی۔ اوچھل۔ کود۔
سیخ نشدن۔ گھوڑے کا الف
ہو جانا۔ اور اگر آدمی کے لئے ہو تو
لڑنے کے لئے اٹھنا۔
ناقلا می زند۔ بے ڈھب گراتا ہے۔
ناقلا کے معنی شریر۔ بدذات کے
بھی ہیں۔
الاغ۔ گدھا۔
الاغ سرکمند۔ یا۔ یابوے سرکمند
اصطبل کے خچر وغیرہ۔
دراصل "سرکمند" اس

ڈوری یا رسی کو کہتے ہیں۔ جو صوبہ کے حاکم یا بادشاہ کے اصطبل میں بندھی ہوتی ہے۔ کوئی خونی یا چور یا کوئی مجرم اگر اس اصطبل میں آکر پناہ گزیں ہو جاتے تو عملہ اصطبل اس کو گرفتار نہیں ہونے دیتے۔ کہتے ہیں۔

"این کس سرکمند ما پناہ آوردہ است تا جان داریم دست از محافظت او بر نداریم"

سرکمند شاہ یا حاکم نشستن حاکم یا بادشاہ کے طویلے میں پناہ گزیں ہونا۔

یلیتیم۔ بکاری کا ماتحت۔ نوکر۔ خدمت گار۔

دارالعلم۔ شیراز کو کہتے ہیں۔

چارواے آن ہا براہ و گذر ایں دو بلد نیکو بلدیت بہم رسانیدہ ان لوگوں کے جانوروں نے ان دونوں شہروں کے راستوں اور گذرگاہوں کی خوب واقفیت حاصل کر لی ہے۔

سیاہی جادہ نمایاں۔ پگڈنڈی دکھائی دیتی ہو۔

صفحہ ۵۲

یابوی پیش آہنگ۔ وہ یابو جو آگے چلتا ہو۔

قوت شامہ۔ سونگھنے کی قوت۔

ادراک وجدانی وجدانی دریافت

نرخ کرایہ بوزن بار منقح کردہ کرایہ کے بہاؤ کا بوجھ کے وزن کے مطابق تصفیہ کرکے۔

مال بہ دخل قبض گرفتہ۔ مال کو قبضہ اور رسید سے لے کر۔

سیاہ چادر۔ سیاہ خیمہ۔

بالای ہم چیدہ حصاری سازد ایک دوسرے پر چنکر قلعہ بنا دیتا ہے۔

پالان چاروہا بر داشتہ رہا می کند جانوروں کا پالان اوتار کر چھوڑ دیتا ہے۔

بخاک غلطی خورند۔ مٹی میں لوٹتے پوٹتے ہیں۔

نوبہ ہر کہ باشد۔ جس کسی کی باری ہو۔

ہے کردہ۔ ہنکا کر۔

سری دہند۔ چھوڑ دیتے ہیں۔

علف سبز شکم سیر خوردہ۔ ہری ہری گھاس شکم سیر ہو کر کھا کر۔

افسار ہمہ را برسن کمند می بندند

افسار۔ ایک چیز چمڑے کی ہوتی ہے
جس میں رسی ڈالکر ستور کو باندہتے
ہیں۔ اور باگ ڈور کے معنی
لکھے جاچکے ہیں۔

رسن کمند ایران میں دستور ہے کہ
دو میخوں میں لمبی رسی تان کر گھوڑوں
کو باندہتے ہیں۔

جو پاک کردہ۔ جو صاف کئے ہوئے
چھنے ہوئے۔

پسر شاں می زنند۔ ان خچروں کی منہ
میں توبرے کو باندھ دیتے ہیں۔

صفحہ ۵۳

بچہ ہا۔ ملازمہا۔ لونڈے۔

اِشکنہ۔ انڈوں کا سالن جس میں
گوشت نہو۔ (مولف عذب البیان)

ثرید۔ وارستہ۔

قروت۔ سوکہا دہی۔ جسے گرم پانی
ڈالکر پہر دہی بنالیا جائے۔

چنگال۔ روٹی کا مالیدہ۔ جس میں گہی
اور شکر یا شیرہ ہو۔

لقمہ ہائی مردانہ زور آزما
بڑے بڑے لقمے۔

خیک۔ مشک۔

دست شستہ وناشستہ بر ریش
کشیدہ سبلہا را چرب کردہ۔
دہوے بے دہوئے ہاتہہ داڑہی پر لگا کر
مونچھوں کو چکنا کر

بنہایت تندی۔ نہایت تیزی سے

لنگہ ہائے سنگین۔ بہاری
بوریاں۔

بار خود را کج کند۔ یا بگرداند۔
یا بہ زمین زند۔ اپنے بوجہہ کو
ٹیڑہا کردے۔ یا الٹ پلٹ کردے۔
یا زمین پر گرادے۔

صفحہ ۵۳

بیدردہا لگن و مجمعہ ہا را گرفتہ
بجاے تنبک و دائرہ میزنند
ظالم لگن اور سینیوں کو لیکر (تنبک اور دائرہ
کی جگہہ) بجاتے ہیں۔

تنبک۔ باجہ ہے۔ کہال سے
منڈہا ہوتا ہے۔

مجمعہ۔ سینی

اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتِ
لَصَوتُ الحَمِیرِ۔ سب سے زیادہ
ناگوار آواز گدہوں کی آواز ہے۔ اکیسویں پارہ
سورہ لقمٰن میں یہ آیت واقع ہے۔

تصنیف می خوانند۔
گیت گاتے ہیں۔

خورد وریز۔ اسباب۔
انگڑ کھنگڑ۔

خورجین۔ تھیلا

عتبات عالیات۔ بلند آستانے۔ ائمۂ معصومین کے مزارات مقصود ہیں۔

نجفِ اشرف۔ حضرت علی رضؓ کا مزار ہے

سر من راہ۔ خوش ہوا۔ وہ شخص جس نے اس کو دیکھا۔
یہ جملہ کسی نے سامترہ کے لئے استعمال کیا تھا لہذا یہی نام ہوگیا۔

بیت اللہ۔ خانہ خدا۔ کعبہ مکرمہ

شدت برد۔ سردی کی تیزی۔

سر محلہ۔ محلہ کے کنارے۔ یا چوراہا

شارع عام۔ بڑی سڑک جس پر عام لوگ راستہ چلتے ہیں۔

وجوب۔ واجب ہونا۔ لازم ہونا۔

طواف۔ کسی چیز کے گرد پھرنا۔

مستطیع۔ صاحبِ قدرت واستطاعت

لحن۔ آواز خوش۔

سر محلۂ بزرگ الخ۔ چوراہے یا کسی بڑے محلہ کے سرے اور بڑے راستہ پر زواروں کا چاوش (نقیب) مناجات کا ذکر اور زیارت کے فضائل خانہ خدا کے طواف کا واجب حکم جو صاحب استطاعت کے لئے ہے، بلند آواز اور خوش لحنی سے بیان کرتا ہے۔

تدارک زاد و راحلہ۔ سواری اور توشہ کا انتظام۔ راحلہ کے معنی سواری کے ہیں۔ اور توشہ کو بھی کہتے ہیں۔

دستہ زوار۔ زیارت کرنے والوں کا گروہ۔

اس موقعہ پر ہم تمہیں دستہ کا استعمال بتاتے ہیں

دستہ کلید کنجیوں کا گچھا

دستہ قلم۔ ایک مٹھا قلموں کا جس میں سو نیزے ہوں۔

دستہ گل
دستہ سپاہ } دونوں مشہور ہیں۔

دستہ زنان۔ عورتوں کا غول جھرمٹ۔

دستہ یاران۔ دوستوں کی جمعیت

دستہ اسپ وشتر۔ ہرگز نہیں بولا جاتا
دستہ آسیا۔ چکی کا کھونٹا۔
صفحہ ۵۴
دستہ علم۔ چھڑ
دستہ جاروب۔ جھاڑو کا مٹھا
دستہ ہاونگ ۔ ڈنڈی
دستہ ساز ۔ طنبورہ ۔ عود۔ کی وہ ڈنڈی جو کاسہ سے پیوند ہوتی ہے۔ اور اوس پر تار لگاتے ہیں۔
دستہ چالیک
دستہ چلیک } گلّی ڈنڈا
دستہ جہازات ۔ جہازات کا بیڑا۔
مقام پیش خیمہ زدن الخ۔ پیش خیمہ نصب کرنے اور جمع ہونے کے مقام کا پتا بتاتا ہے۔
خرج۔ خرچ۔
چاروادار۔ مکاری۔ جو اپنے جانوروں پر سوداگری کا مال۔ یا مسافروں کو بٹھا کر بہ کرایہ لے جائے۔
حلالیت می طلبد۔ اجازت چاہتا ہے۔ کہا سنا معاف کراتا ہے۔ معافی کا خواستگار ہوتا ہے۔
حلیت بھی آیا ہے۔
بیرون میرود ۔ شہر کے باہر جاتا ہے
صفحہ ۵۴
مشایعت می کند۔ رخصت کرنیکے لئے چند قدم ساتھ جاتا ہے۔
حاجّ ۔ حاجی کی جمع ۔ حج کرنے والا۔
ذکرکنان ۔ فضائل وغیرہ بیان کرتا ہوا۔
صلوٰۃ می خواند۔ درود شریف پڑھتا ہے
مقدمہ آگے والی فوج
قلب درمیانی فوج
ساقہ پیچھے والی فوج
زمین خوردہ باشد ۔ زمین پر گرا ہو۔
تیمارداری ۔ غمخواری
نتواند دست بر وزند ۔ چوری نہ کرسکے ۔ حملہ نہ کرسکے ۔
تنہا دیدہ لخت نماید ۔ اکیلا پاکر ننگا کردے ۔
جلو گرفتہ ۔ روک کر ۔ ٹھہرا کر ۔
وامی دارد ۔ متوقف کرتا ہے ۔

سر آب رفتہ۔ پائخانہ جاکر۔ یا
پانی کے کنارے جاکر
زیر آب ریختہ۔ پیشاب کرکے
دست نماز گرفتہ۔ وضو کرکے۔
دست نماز۔ وضو
بجائے نیکو وآب وآبادی
منزل کنند۔ عمدہ مقام اور پانی
اور آبادی میں قیام کریں۔
چیزے پزند۔ کھانا پکائیں۔
ہمکاسہ۔ ہم نوالہ۔ ہم پیالہ۔
سدّ رمق۔ سدّ۔ بند کرنا۔
رمق۔ بقیہ جان۔ اس قدر کھانا جس
سے زندہ رہ سکے۔
دست وپا جمع کردہ۔ سب سامان
باندھ بوندھ کر۔ اطمینان حاصل کرکے
سر بار و بنہ آمدہ بخوابند۔
اپنے ساز و سامان پر آکر سوئیں۔
کشیک بکشند۔ پہرہ دیں۔
کشیکچی۔ پہرہ دینے والا۔
در ظہر وعصر ومغرب وعشا
عقب کدام سیدِ ملائے
متورع میان خود ہا اقتدا نمایند

ظہر وعصر ومغرب وعشا کی نمازیں اپنے
ساتھیوں میں سے کسی سید
اور پرہیزگار مولوی کے پیچھے نماز
پڑھتے ہیں۔
ثنیہ سلام۔ وہ بلند مقام جہاں
سے روضہ مقدس نظر آئے اور اس پر
کھڑے ہوکر زیارت پڑھیں۔
احرامی کو ہم بتا آئے ہیں۔ مگر پھر
لکھے دیتے ہیں۔ ریشم اور سوت کا بنا
ہوا کپڑا۔ موسم گرما میں اسے نمدے
پر بچھاتے ہیں۔
زیارت وسلام۔ اگر ہم چہاردہ
معصومین کی زیارت کی عربی عبارت
لکھیں گے تو نہایت طول ہو جائے گا۔
اس لئے صرف آنحضرت کی زیارت کی عبارت
لکھے دیتے ہیں۔ وہ بھی مختصر۔
السلام علیک یا رسول اللہ
ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔
السلام علیک یا محمد ابن
عبد اللہ۔ السلام علیک
یا خیرۃ اللہ۔ السلام علیک
یا حبیب اللہ۔ السلام علیک
یا صفوۃ اللہ۔ (الخ)

تلقین فرماید - پڑھائے۔ سکھائے سمجھائے

حق المحنت - محنت کا معاوضہ حق

صفحہ ۵۵

صفحہ ۵۵

رو نہ گردانند - منہ نہیں پھیرتے ہیں

دست جمع - اکٹھا ہو کر۔

رواق مطہر - رواق کے معنے پیش گاہ خانہ اور ایوان کے ہیں۔ یہاں رواق مطہر سے مراد وہ مقام ہے۔ جو گنبد کے اطراف میں سائبان یا غلام یا گردش کی طرح ہوتا ہے۔ اس کو بھی بمنزلہ حرم سمجھا جاتا ہے

کفش کن - وہ مقام جہاں بوٹ اتار کر روضہ کے اندر جاتے۔

از چوبیکہ دو شاخہ آہنیں بسرش استوار است الخ

اس لکڑی سے (جس کے سر پر لوہے کا دوشاخہ لگا ہوتا ہے) ہر ایک کے جوتوں کو اٹھاتا ہے اور قطار میں رکھ دیتا ہے پلٹنے کے وقت اسی لکڑی سے اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیتا ہے ہرگز کسی کا جوتا دوسرے سے نہیں بدلتا ہے۔

صفحہ ۵۶

تابتا - بدلنا

آلش - بدلنا۔

چیزے یافتہ - کچھ رقم پا کر

خدمہ روضہ - قبر کے خادم مجاور۔

کمک - مدد

دلالت می نماید - راہبری کرتا ہے

آداب داخلی - آداب حضوری مزار۔

قرآت - پڑھنا۔

تبعیت - پیروی - یعنی ایک شخص ذرا بلند آواز سے زیارت پڑھا رہا ہے اور دوسرے اس کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔

تقبیل - بوسہ دینا

مس ضریح - ضریح کا ادب سے چھونا۔

سر ماوا - فرودگاہ پر۔

تولید اخلاط صالحہ - اخلاط صالحہ کی پیدائش - اخلاط چار ہیں۔ سودا۔ صفرا۔ خون بلغم

صفحہ ۵۶

بندر حادث شوند - شاذ و نادر پیدا ہوتے ہیں

معالج - طبیب - ڈاکٹر۔

مستعلج - مریض - طلب علاج کرنے والا -
نشو ونما کردہ - ترقی کرکے -
تشخیص - تشخص کرنا - معین کرنا -
ناخوشی - بیماری
مداخل - آمدنی
دماغش بہوامی باشد - نہایت مغرور ہوجاتا ہے - اس کا دماغ آسمان پر ہوتا ہے -
پرستار - خادمہ - لونڈی - غلام خدمت گار - مربی - تیماردار
مداوائی دیگر حالی پرستاران می کنند - دوسرے علاج باقی ہدایتیں تیمارداروں کو سمجھا دیتا ہے -
دست نشاندہ اوست - یعنی اسی حکیم کی (دوکان) کھلوائی ہوئی ہے - دست نشاندہ کے بہت معنی ہیں - اگر درخت کے لئے ہیں تو ہاتھ کا لگا ہوا - اور اگر حاکم کے لئے ہیں - تو مقرر کیا ہوا -
سہم غالب - بڑا حصہ -
حق القدم - فیس -
کلہ قند - قند کا کوزہ -
نُقل - ایک قسم کی شیرینی -

قُماش - ریشمی کپڑا -
مجمعہ - سینی -
ہمپائے - ساتھی -
تالار - ہال - بڑا کمرہ
اُرسی کے معنی لکھے جا چکے ہیں -
مَرضا - مریض کی جمع -
بدردش وارسیدہ - اسکی تکلیف پر پہنچکر - یعنی اس کے مرض کو سمجھ کر -

صفحہ ۵۷

کابت - غلط - کاتب صحیح -
معارف بزرگان - نامور اور مشہور اہل علم - اور امراء -
نشیمن - خلوتخانہ - آرام گاہ -
جلوس می فرمایند - بیٹھتے ہیں -
کارسازی نمودہ - کام بنا کر - انجام دے کر -
تملکہ - کمائی - فراہمی اسباب -
غائط - پائے خانہ -
عمل طائر - یہی اسے عمل ہے کہ جس سے انتوں سے فضلہ نکالا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک حکیم نے یہ عمل کوے سے سیکھا ایک کوے کے پیٹ میں درد تھا دوسرے کوے نے پانی چونچ سے اس کی مبرز میں داخل کیا
حقنہ - وہ دوا جو پھوکنی میں ڈالکر پاخانہ کے مقام میں ڈالی جائے - محقنہ اسکا آلہ ہے -

مسہل غیر مشروب۔ اسی عمل ایج سے مراد ہے۔ ایسی ست لانیوالی دوا جو پی نہ گئی ہو۔

چلاو۔ خشکہ۔ گھی کا ڈورا پڑا ہوتا ہے۔

آب ہندوانہ و خیار۔ تربوزا ور ککڑی کا پانی۔

العلم علمان۔ علم الابدان و علم الادیان۔ علم دو ہی ہیں۔ جسم کا علم۔ اور دین کا علم۔ یعنی طب اور شریعت۔

دنبل کوچک۔ پھڑیاں۔

بثور۔ بثرہ واحد۔ دانے پھڑیاں۔

قرمز۔ سرخ رنگ۔ معرب ہے۔ "کرم کرز" کا مخفف کرم کیڑا۔ کرز ریشم ؛ چھوٹے کیڑوں کو جوش دے کر رنگ نکالا جاتا ہے۔

التہاب۔ سوزش جلن۔

شیوع۔ شائع ہونا۔ پھیلنا

جمع نمودن دست و پا۔ اسباب جمع کرنا۔ اطمینان حاصل کرنا۔

صفحہ ۵۸

نفس کشیدن زیر و بالا۔ اوپر نیچے سانس لینا۔

اسہال۔ دست آنا۔

ابتلا۔ ہیضہ میں مبتلا ہونا۔

مناسک۔ جمع منسک۔ عبادت گاہ حاجیان۔ قربانی کرنیکا مقام۔

دعوت حق را لبیک گفتند۔ خدا کے بلانے پر حاضر کہا۔ یعنی مر گئے۔

تشییع جنازہ۔ جنازے کی مشایعت کرنا۔

پر کلاہ۔ اندرون کلاہ۔

کاخانہ۔ غلط ہے "کارخانہ" بنا لیجیے۔

مخلفات۔ مرنے کے بعد جو چیزیں متروکہ ہوں۔

مسجل سازند۔ رجسٹری کراتے ہیں۔

براءت۔ دور ہونا۔ پاک ہونا۔ اور کسی چیز سے بیزاری۔

بازخواست۔ بازپرس۔

موشک دوانی۔ وسوسہ بدگوئی

جدل۔ جنگ و پیکار۔ لڑائی

دعای ماثور ۔ وہ دعائیں جو جناب رسالتمآب اور آئمہ سے منقول ہیں۔

غور عینین ۔ دونوں آنکھوں کا دھنس جانا۔ بیٹھ جانا۔

برد اطراف ۔ دونوں پہلوؤں کا ٹھنڈا ہو جانا۔ (موت کی علامت ہے)

سقوط نبض ۔ نبض کا حرکت نہ کرنا ساقط ہو جانا۔

از نظم طبیعی ۔ فطری۔ طبیعی نظام سے۔

اختلال حواس ۔ حاسوں کا مختل ہونا۔

صلب حرکات ۔ صلب غلط لکھا ہے "سلب" بنائیے۔

تنگی سینہ ۔ دم گھٹنا۔ سانس کا رُک رُک کر آنا۔

کلمات ہذیان ۔ بہکی بہکی باتیں۔

برجستن ازبیخودی ۔ غفلت سے اچھل پڑنا۔

صفحہ ۵۹

دعاے توبہ ۔ توبہ غلط لکھا ہے

دعاے عدیل ایک دعا ہے

دعاے کمیل ۔ کمیل ابن زیاد کی دعا ہے

جوشنین ۔ جوشن کبیر۔ جوشن صغیر۔ دونوں دعائیں ہیں۔
ان سب دعاؤں کو تحفۃ العوام میں دیکھ سکتے ہو۔ شیعوں کی مشہور کتاب ہے۔

بر پشت خوابانیدن ۔ چت لٹانا۔

پای او را بسمت قبلہ دراز کنند ۔ اس کے پیر قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں۔

پارچہ دراز بر چشمہا زنند ۔ لمبی پٹی آنکھوں پر باندھ دیتے ہیں۔

زیر چونہ ۔ ٹھڈی کے نیچے۔

بالاے سر بردہ گرہ بزنید سر کے اوپر لے جاکر گرہ لگا دیتے ہیں۔

تحت الحنک ۔ ٹھڈی کے نیچے سے سر کے اوپر تک کپڑا باندھنا۔

شصت پا ۔ پیروں کے انگوٹھے۔

محاذی ۔ برابر۔ مقابل

مشرف موت ۔ مہیائی موت۔

ازجان کندن خلاص میباید جان کنی سے رہائی پاتا ہے۔ یعنی مرجاتا ہے۔

دستِ ماتم زنند - دستِ ماتم میں اضافت باونی ملابست ہے -
دوہتڑ مارتی ہیں - ماتم کرتی ہیں -
زنانِ ناحیہ - بَین کرکے رونے والی عورتیں -
ندبہ - رنج وغم - واحسرتا - ہائے وائے کہنا -
بخیہ پیراہن - کُرتے کا گریبان -
شالِ عزا - کی تفصیل لکھی جا چکی ہے -
حالا خیر - اب نہیں -
گلدستۂ مسجد - مینار مسجد علیحدہ ہوتا ہے - اس پر کھڑے ہو کر اذان دیتے ہیں -
برآیند - چڑھ جاتے ہیں -

صفحہ ۶۰

منزلِ موتیٰ - مردے کا گھر -
مردہ شو - غسال
آبِ برگِ سدرہ - بیری کے پتوں کا پانی -
آبِ کافور - کافور کا پانی -
آبِ قراح - خالص پانی -
سہ غسل دہند - تین غسل دیتے ہیں - یعنی آبِ برگِ سدرہ - آبِ کافور
آبِ قراح سے -
حنوط پاشند - کافور یا اور خوشبو ملتے ہیں -
جریدتین - دو جریدے - بیری کی شاخوں کا دو شاخہ بنا کر کفن دینے کے بعد میت کی داہنی اور بائیں بغل میں رکھتے ہیں - دستور فرقۂ شیعہ ہے
تابوت - وہ صندوق جس میں مردہ رکھا جائے اور ایسا صندوق کہ جس میں اشیاء رکھی جائیں -
نعش - جنازہ یا مردہ - اور جنازہ بے مردہ کو سریر کہتے ہیں - جنازہ اس تخت کو کہتے ہیں جس پر مردے کو اٹھا کر لیجائیں اور مردے کو بھی کہتے ہیں -
استرجاع - "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہنا -
شہادتین - یعنی کلمہ شہادتیں -
چار گوشہ بہ دوش بہ گزارند چاروں کونے کندھوں پر رکھتے ہیں - یعنی جنازہ اٹھاتے ہیں -
تلقین خوانند - جب مردہ قبر میں اتار دیا جاتا ہے تو ایک آدمی نزدِ کفن

کھولکر اور میت کے شانے پکڑ کر ہلاتا جاتا ہے اور مولوی قبر کے سرہانے دعا پڑھتا جاتا ہے اس کو تلقین کہتے ہیں۔

وہ دعا تحفۃ العوام میں لکھی ہے تم دیکھ سکتے ہو۔

لحد ساختہ ۔ پشتہ بنا کر۔

دستۂ ریحان ۔ گلدستہ

مجلس ختم ۔ مردہ کی سوم کی مجلس۔ اس دن قرآن شریف کا ختم کیا جاتا ہے

بلور و بار فتن ۔ ظروف شیشہ اور چینی۔ بلور آلات بھی کہتے ہیں مگر شیشہ آلات فارسی میں مستعمل نہیں۔

جزو ہای قرآن مجید ۔ قرآن شریف کے پارے۔

انبوہ تازہ ۔ نئی جماعت

مکث کردہ ۔ ٹھہر کر۔

قرا ۔ قاری کی جمع ۔ قرآت سے پڑھنے والے۔

علم تجوید ۔ علم قرآت ۔ یعنی حروف کو مخارج سے ادا کرنا۔

از دہن شان فراگیرند اُن کے منہ سے لے لیتے ہیں۔

مثلاً ایک قاری کوئی سورہ پڑھ رہا ہے۔ چند آیتوں تک پہونچا ہی تھا۔ کہ جھٹ دوسرے نے وہاں سے پڑھنا شروع کردیا۔

ثواب ختم را ہدیہ نمایند ۔ یعنی ختم قرآن کا ثواب میت کیلئے تحفہ بھیجتے ہیں۔

صفحہ ۱۶۔

برپا مانند ۔ قائم رہ کر۔

آبکی ۔ پتلا ۔ پھیکا۔

برائحہ کاہ و دود بدبو میسازند یعنی کھانیکو گھاس کی بو اور دھوئیں سی بدبو دار کردیتے ہیں۔

صاحب مکنت ۔ صاحب مرتبہ مال دار۔

شائق جوار مشاہد مقدسہ ۔ ائمہ کے مزارات مقدسہ کی ہمسائگی کے شائق۔

جسد را ۔ لاش کو۔

جسد را غلط لکھا ہے۔

در تابوت نہادہ تختہ را میخ کردہ ۔ یعنی لاش کو صندوق میں رکھکر۔ اور تختوں میں کیلیں ٹھونک کر۔

چک وچونہ زدہ ۔ بات چیت کر کے۔

باوج ۔ غلط لکھا ہے۔ باج بنائیے اس کے معنی محصول کے ہیں۔

پل قزل رباط ۔ منزل زہاب میں ہے جو مابین کرمانشاہ و بغداد ہے۔

یعقوبیہ ۔ مقام ہے۔

سرگاہ میت (لخ) اور جس وقت کسی کم مایہ ۔ اور نادار شخص کی میت ہو تو خیمہ گاہ اور وادی السلام کی آراضی کا حق (کہ مومنین کی قبریں وہاں ہوتے ہیں) طرفین کی رضامندی پر قرار داد کر کے ۔ اور صیغہ پڑھ کر تابوت اور معینہ رقم حوالہ کر دیتے ہیں۔

خیمہ گاہ ۔ اس مقام کو کہتے ہیں کہ جہاں کربلا میں روز عاشورہ اسرا اوقات امام حسین بر پا تھی ۔ اب وہاں نشان کجاوہ حرم بنے ہیں۔

صیغہ خواندہ ۔ کلمہ ایجاب و قبول کسی چیز کے لین دین کے وقت بعت اشتریت اور نکاح میں انکحت زوجت قبلت ۔ اور متعہ میں متعت قبلت پڑھتے ہیں ۔ غرض ہر معاملہ میں صیغہ شرط ہے۔

درگوشہ و کنار پائیں می آرد ۔ گوشہ اور کنارہ میں نیچے اتار لیتا ہے۔

طعامِ ولیمہ ۔ کسی خوشی کا کھانا ۔ خصوصاً شادی کا

شیلان ۔ سفرہ ۔ خوان طعام ۔ طعام ۔

عروسیِ ابکار ۔ کنواری لڑکیوں کی شادی ۔

ثیبہ ۔ بیوہ عورت ۔

عقیقہ ۔ مشہور ہے ۔ سنت موکدہ ہے ۔ بعض کے نزدیک واجب ۔ اونٹ ۔ گوسفند حلال کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت مستحق کو بانٹ دیا جاتا ہے ۔ اور لڑکے کا سر منڈایا جاتا ہے ۔

ختان ۔ ختنہ کرنا ۔

در خدمت شما باشیم ۔ آپ ہمارے مہمان ہو جئے ۔ ہم آپ کی خدمت کریں گے ۔

کدخدایان بلوکات ۔ پرگنوں کے چودھری ۔ رئیس ۔

گفتم بدیدہ منت دارم ۔ میں نے

اچھا آؤں گا۔

عصر تنگ۔ وقت شام سے کچھ پہلے

یکدست لباس پلاؤ خوری
بر کرده" ایک پرتکلف لباس پہنکر۔

شش قبرقہ۔ چھ پسلیوں والا۔
شورہ پشت

قبرقہ۔ پسلی کی ہڈی۔ یا پہلوئے
سینہ۔

کاکای شش قبرقہ۔ حبشی غلام
جس کی چھ پسلیاں ہوں۔ اور نا فہم
شورہ پشت

رو شده۔ گزر کر۔

راہرو۔ راہ گزر۔ سڑک۔

کسی بر کسی نیست۔ بڑا ہجوم ہے
یہ فقرا اسی موقع پر بولا جاتا ہے

آدم بر روی هم ریخته۔ آدمی
پر آدمی گرے ہوے۔ یعنی بڑا ہجوم
ہے

شلغ۔ ہلڑ۔ ہنگامہ۔ شور و غل۔

شلغ شده۔ ہنگامہ ہوا

برگردم۔ بنایئی۔

دو چار شده۔ ملا۔ آمنے سامنے ہوا

سر واز دن۔ رو گردان ہونا۔

یعنی واپس ہونا۔

قباحت دارد۔ برائی ہے۔
ہرج رکھتا ہے۔

بدش می آید۔ اُسے برا معلوم ہوگا
وہ برا مانے گا۔

دندان بجگر افشرده۔ غصہ اور
رنج کھا کر رہ گیا۔

ول راه می رفتم۔ بیکار عبث
راستہ چلتا تھا۔ جاتا تھا۔

برخورد۔ ملا۔

کارد بر قد زده۔ چھری کمر میں لگائے
بر قد۔ کمر کے ٹیک میں۔ پر کمر سے بھی
یہی مطلب ہے۔

چماق چوب ارجن۔ ارجن کی
لکڑی کا ڈنڈا۔

ارجن۔ بادام تلخ۔ دشت ارجن۔
وہ جنگل جہاں اسداللہ نے سلمان
کو شیر سے بچایا تھا۔
یہ جنگل فارس میں ہے۔

ہر جا آتش سست بن کہاں جا فراش
مہیا شد۔ جاکہیں کھانا ہے۔ بندہ وہیں
فراش ہوتا ہے۔

زیر لب پوست خنده زده

مُسکرا کر۔

پوست خندہ زد بھی اسی معنی میں آیا ہے۔

قدری فراز رفتم ۔ تھوڑا آگے بڑھا۔

فراز رفت ۔ اوپر گیا۔

فراز نشست ۔ اوپر بیٹھا۔

شاگرد ہائے قشنگ ۔ آراستہ غلام

خانہ شاگرد ۔ اس کو کہتے ہیں جس کی پرورش گھر میں ہوئی ہو۔

برابر ہم مشابہ گردیدند ۔ ایک دوسرے کے مقابل مشابہ ہوئے۔

خوش رگل ۔ خوب صورت۔

از وسمہ کنج لب نازک خال تعبیہ کردہ ۔ لب نازک کے کنارہ وسمہ سے تل بنا کر

گوشہ کلاہ بخارای شکستہ برسر گذاشتہ ۔ بانکی

آتو ۔ گرنٹ ۔ اس قسم کے کپڑے پر آتو بنایا جاتا تھا ۔ اب یہ رواج کم ہو گیا ہے۔

سجاف ۔ جسے ہم سنجاف کہتے ہیں۔ مغزی گوٹ۔

سجاف سرخود ۔ جس رنگ کی قبا ہو ۔ اسی رنگ کی گوٹ ہو یہ ذرا صوفیانہ سمجھی جاتی ہے۔

سجاف صحرا بود ہم ۔ میں مدتوں سفر میں پھرا تھا۔

نقرۂ آبی ۔ ہلکا ۔ نیلا۔

سبز پستہ ۔ پستے کا سا رنگ۔

سبز کاہی ۔ تربوز کا سا رنگ۔

بنفش ۔ بنفشہ کا سا رنگ۔

بادنجانی ۔ بیگن کا سا رنگ

دارائی ۔ ریشمی رنگین کپڑا ۔ اس کی قبا بنائی جاتی ہے۔

ابرہ ہائے شال ترمہ بوتہ دار حاشیہ دار اور بوٹہ دار شال کے ابرے تھان

مُہرمات ۔ کتابیں دوسری جگہ محرمات کا حطی سے لکھا ہوا ہے مجھ ابھی اس لفظ کا پتہ نہیں لگا اگر معنی معلوم ہو گئے تو آگے کہیں لکھ دوں گا

زیر جامہ قصب ۔ ریشمی یا کتانی پائے جامہ۔

کفش ہای گرجی ۔ گرجستان کی کفش۔

پولک دوز ۔ ستارے ٹکی۔

ادیکلک ۔ اچکن

لنگہ۔ میڈ۔ لنگر غلط لکھا ہے

ماہوت۔ بانات۔

آشرمہ۔ بانگڑی۔

لنگہ ہائے چارحاشیہ بندری سردامن آویختہ۔ بندرگاہ کی حاشیہ دار لنگیاں دامن پر لٹکائے ہوئے۔

صفحہ ۶۳

غنچہ شد۔ جمع ہوکر

زمانے ناظر پیر مردار یشخند می نمودند۔ کسی وقت کسی بڈھے گھورنے والے کا ٹھٹھا اوڑاتے تھے۔

اہل خبرہ۔ یہاں عاشقی رموز کے واقف کار سے مراد ہے

پشت بہ پشت۔ یہ ٹھیک اسی طرح ہے۔ جیسے دوش بدوش۔

بدقوارہ۔ بدصورت۔

آبلہ رو۔ چہرے پر چیچک کے داغ رکھنے والا۔

ترکہ۔ لاغر۔ باریک اندام۔

رنگ او باختہ۔ رنگ فق۔

نہیب زدم۔ میں نے زور سے آواز مہیب دی

اوی الخ۔ او دزد مندامراء کے مال پر نگاہ خیانت نہ ڈال۔

ہر چند سر و پزی واژ باشد حیاے گربہ کو۔ ہر چند ہانڈی کھلی ہو اور اس میں پکا ہوا گوشت موجود ہوا۔ لیکن بلی کی شرم کہاں۔

بشوخی قدری سربسرش گزاشتم دلگی سے ذرا میں نے اس کو چھیڑا۔

دیگراز جا بجنبید کہ صرفہ نداشت وہ جگہ سے نہ ہلا۔ اس لئے کہ فائدہ نہیں رکھتا تھا۔

والا مثل موش در تلہ گیر می افتاد ورنہ چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس جاتا۔

تلہ۔ چوہے دان۔ گھوس دان۔ اس میں بلی خرگوش۔ اور سمور اور چھچھوندر کو بھی پکڑتے ہیں۔ کیونکہ اور مچھلی پکڑنے کا دام ہوتا ہے۔

جبر آمدن۔ آزردہ ہوکر۔ کھسیانا ہوکر۔

ارزانی شما باشد (یہ چیز) آپ ہی کو مبارک رہے

ارزانی صاحبش باشد اس کے مالک کو مبارک رہے۔

خیر شان بہ بینی۔ انکا (لڑکون کا) نفع آپ ہی اٹھائیے۔

گھوڑا۔ خچر۔ گدہا۔ یا کوئی جنس ہو۔ مکان ہو سب کے لئے بولا جاتا ہے۔

کہ آپ ہی کو مبارک رہے"۔

"آپ ہی نفع اوٹھائیے۔ ہمیں ضرورت نہیں"۔

چشم بد دور۔ یہ تو تم خود ہی بولتے ہو پھر اس کے معنی لکھنے کی کیا ضرورت۔

جدّی می گویم۔ سچ کہتا ہوں۔ بالکل ٹھیک کہتا ہوں۔

جدّی می گویم نہ شوخی۔ سچ کہتا ہوں۔ نہ دلگی سے۔

بے ہمہ چیز می گویم۔ بلا کسلگی کہتا ہوں۔

ص ۴۶ **فتبارک اللہ احسن الخالقین**

پس اللہ کیسا برکت والا ہے جو سب بنانیوالوںسے اچھا ہے

درین بین ۔ اس درمیان میں۔ اس اثنا میں

دگنگ ۔ ڈنڈا۔ سونٹا۔ لٹھ۔

وجلو او باش بی عار نگہد اشتند

بے غیرت بدمعاشوں کا راستہ روکا۔

از ہم پاشیدند۔ ادھر اودھر ہوئے۔

طفیلی۔ قفیلی۔ طفیل۔ ایک شاعر کوئی جو بے بلائے مہمان جاتا تہا۔

قفیلی لفظ طفیلی کا تابع ہے

راستی عملہ کلانتر خوش سلیقہ بہ کار بردہ۔ سچ تو ہے کہ چودہری صاحب کے ملازموں نے بہت ہی خوش سلیقگی کی۔

جاروب کشیدن آب پاشیدہ۔ جہاڑو دی۔ پانی چہڑکا۔

تالار۔ "آرسی" کے معنی لکھے جا چکے ہیں۔

گوشوارہ۔ بالاخانہ

لنتر۔ چھاپہ۔

چہل چراغ بلورین۔ بلوریں جہاڑ۔

صفحہ ۴۶

بیرجنید ۔ نام مقام۔

بادوی تفت۔ بادوی۔ نمدی۔ اور تفت یزد کے قریب مقام ہے۔ یہاں کا نمن اچھا ہوتا ہے۔

رف۔ کانس۔

ور نا وار ۔ یعنی آگے پیچھے ۔ قطار در قطار ۔ ردیف ۔ "ور ناوار آمدند" قطار آگے پیچھے آئی ۔ یا گئی ۔

فنر فانوس ۔ فانوس تانبے کی بڑی پٹاری ۔ یا ڈبیہ کی صورت کا ہوتا ہے سرپوش نقشی یا منبت کا راس میں کڑا کنڈا لگا ہوتا ہے ۔ سفید کپڑا موم جامہ کیا ہوا اور تاروں کے حلقوں سے سیا ہوا لگا ہوتا ہے ۔ شمع نوری میں بتی روشن جب وہ اٹھایا جاتا ہے تو روشنی کا عکس باہر پڑتا ہے اور جب گرا دیا تو کپڑا اندر ہو جاتا ہے ۔ اور شمع باہر نکل آتی ہے ۔

فنر ساعت ۔ گھڑی کی کمانی ۔

شمشیر فنر ۔ انگریزی کرچ ۔

بیگلر بیگی ۔ ناظم صوبہ فارس ۔ یعنی گورنر فارس ۔

پیش پای آں ہا ۔ ان لوگوں کے سامنے ۔

خیر مقدم ۔ مہمان کے لئے بولا جاتا ہے ۔ یعنی آپ آئیے ۔ گویا خیر و بھی آپ کے ہمراہ آئی ۔

بفرمائید ۔ تشریف لائیے ۔ بیٹھیے "بفرمائید" تشریف لے جائیے ۔ "بفرمائید" فرمائیے ۔

بعد تعارفات ۔ خاطر داری کے بعد ۔

چاق و سلامتی ۔ دریافت خیر و عافیت ۔

چاق ۔ یہ لفظ بہت بولا جاتا ہے ۔ چاق شد بیماری سے) اچھا ہو گیا ۔ دبلا ۔ موٹا ہو گیا ۔
"دماغ شما چاق ست" آپ کا مزاج اچھا ہے ۔
"قلیان چاق کن" حقہ بھر لاؤ ۔
"زبر چاق شد" خوب یاد ہو گیا ۔

تارجیل }
نارگیل } حقہ

با سرو ستہ ۔ چلم اور پینیدی کے ساتھ

سلے **نیچ** ۔ پیچوان ۔ نیچہ ۔

قلاج زن ۔ حقہ کا دم مارکر ۔

صفحہ ۶۵

شاہی سون ۔ کلہر ۔ تر ممسی ہو چکے ہیں اور پہلے لکھی جا چکی ہیں ۔

بجا غلغلی - ٹنکی - اشرفی رومی - اشرفی
عراقی و اشرفی رائج صاحب قرانی -
ریال فرنگستان - ریال ایرانی -
پناہ بادی - شاہی - پول سیاہ - عباسی
محمدی - نمازی - یہ سب سکے لکھے جا چکے ہیں

سر رفت - گزر گیا - زمانہ - سال
و ماہ - روز و شب - عمر - محنت -
شادی و غم -

دیگچہ سر رفت - دیگچہ ابل گیا

ساغر سر رفت - ساغر چھلک گیا

کلہ زد - بہت ہی بک بک کی -

مغز نہ دارد - عقلمند نہیں ہے -
بے وقوف ہے -

پیشانی پرچین دیدم - باضافت
و بے اضافت دونوں طرح پڑھ سکتے
ہیں - درصورت اول یہ معنی ہوے کہ
شکن دار پیشانی دیکھی" درصورت ثانی
"اس کی پیشانی پر شکن دیکھی - یعنی
اسکو غصہ میں دیکھا -

جبہ عجز و نیاز سود - جبہ عجز میں
اضافت بادنی ملابست ہے - یعنی کسی
نے پیشانی گھسی - ناک رگڑی - یہ حرکت
اس کی بوجہ عجز و نیاز تھی

جبین مسکنت بخاک نہاد -
اس میں بھی وہی اضافت ہے -
مسکنت - بالفتح - کاف مفتوح مفلسی

ابروی ہلالی دیدم - یعنی اس کے
ایسے ابرو دیکھے جو منسوب بہ ہلال
تھے - نہایت خوب صورت خمدار -

ابروی پیوستہ - جٹی بھویں -

تیر مژہ کار کرد - تیر مژہ میں
اضافت تشبیہی ہے اور مولف کو یہی
دکھانا مقصود ہے -

چشم پوشید - اغماض کیا -
تغافل کیا - آنکھ چرائی -

چشم دریدہ - دیدہ دلیر -
بے شرم - بے لحاظ -

دیدہ شد - دیکھا گیا - اور
آزمائش کر لی -

نظر پاک دارد - بد نظر نہیں
ہے -

نور چشم - اولاد کو کہا جاتا ہے -

نگاہ خوش انداخت - اچھی نظر
ڈالی - بری نظر سے نہیں دیکھا -

بینی بخاک مالید - زمین پر
ناک رگڑی (بوجہ عجز)

پرۂ بینی بریدہ - ناک کا نتھنا کاٹ لیا۔

پرہ حلقہ لشکر کو کہتے ہیں خواہ سوار ہوں یا پیادے اور جو شکار کے لئے باندھا جائے۔

اور طرف۔ دامن۔ کنارے۔ کے بھی معنی ہیں۔

پرۂ بیابان۔ گوشہ صحرا۔

پرۂ قلم۔ قلم کے ایکطرف کی زبان۔

پرۂ پرکار۔ پرہ قلم پر قیاس کیجئے۔

پرۂ مقراض۔ قینچی کا ایک پھلکا۔

پرۂ آسیا۔ چکی کا ایک پاٹ۔

پرۂ دماغ را سوراخ کرد۔ ناک کا نتھنا چھیدا۔

پرۂ چرخ دولاب۔ کنویں کی چرخی کی پنکھڑی۔

پرۂ کاہ۔ بھوسہ کا تنکا۔

پرہ دماغش بہ ہوا ست
اس کا دماغ نخوت سے بھرا ہے۔
اس کا دماغ ہوا پر ہے۔

دماغ سوختہ است۔ اداس ہو (مولف ۱۲) بہت رنجیدہ ہے۔ بہت محنت اٹھائی ہے۔ (بہار عجم ۱۲)

لب شکریست۔ شیریں ہے۔ شکرلب۔ جس کے ہونٹ شیریں ہوں۔

دہن دریدہ است۔ منہ پھٹ ہے۔

دندان بجگر افشردہ۔ غصہ و رنج کھا کر رہ گیا۔

زبان زد مردم است۔ لوگوں میں مشہور ہے۔

کام روا گشت۔ اس کے معنے واضح ہیں۔

چونہ زدم۔ میں نے بک بک کی۔ بات چیت کی۔

چونہ کے معنی ٹھڈی کے ہیں۔

چونہ او خرد کردم مارتے مارتے اس کا منہ توڑ ڈالا۔

چونہ او مالیدم۔ میں نے اس کی تنبیہ کر دی

چونہ او زپا وست۔ حقارت کے محل پر۔ اس کا کیا منہ۔ کیا مجال۔

چونہ۔ خمیری آٹے کے پیڑے کو بھی کہتے ہیں

ذقن شکست۔ ذقن کے معنی ٹھڈی

سبل چقماقی دارد۔ سبل چقماقی کا

مفصل ذکر ہو چکا ہے۔

ریش دراز است۔ احمق ہے

ریش دو شاخ۔ پیردان داڑہی

ریش سفید۔ بزرگ شہر و محلہ
اور گاؤن۔

ریش جو و گندم۔ کھچڑی داڑہی

ریشم گیر ست۔ میں تو پہنسا ہوا ہون
دبا ؤمیں ہوں۔

ہم ریش۔ ہمزلف۔

رخسارش پژمردہ است
اسکا چہرہ پژمردہ ہے۔ اُترا ہوا ہے۔
(بیماری یا تشویش سے)

گل رخسار۔ کھلایا ہوا ہے۔

روی شما سفید۔ دعا ہے۔ کسی احسان
کے پاداش میں کہتے ہیں۔ "سرخرو رہو"
"رو سفید باشید" معزز و ممتاز
رہو۔

صورت گرفت۔ کارا و صورت
گرفت۔ اُس کا کام بن گیا۔ صورت
گرفت۔ منہ ڈہانک لیا۔

صورت بست۔ منہ ڈہانک لیا
یا کام پورا ہو گیا۔

صورت داد۔ انتظام کردیا۔

صورت دہہ محرم۔ صورت
بست دیکم آمد۔ دہہ محرم۔ عشرۂ محرم۔
روز عاشورا بست دیکم سے مراد اکیسوین
رمضان کی۔ اس روز حضرت علیؓ کی
شہادت ہے۔

اوپر والی عبارت کے یہ معنی ہوئے
کہ روتا ہوا حیران و پریشان سرگردان
آیا۔

بنا گوش۔ نرمہ گوش۔ کان کی لو۔

قفائش افتاد۔ اس کے پیچھے
پڑ گیا۔

قفائش گرفت یا "پیچید"
اس کے بہی وہی معنی ہیں یا گردن
پکڑی۔

قفائش زد۔ گردن پر مارا۔

قفا خورد۔ گردنی کہائی۔

گردن گیرش شد۔ چار و ناچار اس
کو (وہ کام) کرنا ہی پڑا۔

گلو ندارد۔ بدگلو ہے۔ اچھی آواز
نہیں رکہتا۔

گلوگیرش شد۔ "گردن گیرش شد"
کا مترادف ہے۔

حنجرہ ندارد۔ بدگلو ہے۔

صفحہ

حنجرہ اش پارہ گردید۔ چیخنے
چیخنے آواز بیٹھ گئی۔
یخہ درید۔ یخہ گریبان۔ معنی واضح ہیں
گریبان گرفت۔ گریبان پکڑلیا
تقاضہ کیا۔ بے عزت کیا۔
دوش گرفت (کام کو) اپنی ذمہ داری
میں لیا (بوجھ) کندھے پر اٹھایا۔
(لبادہ وغیرہ) پہنا۔
شانہ خالی کرد۔ کام سے انکار کیا۔
عذرخواہی کی۔ "شانہ گردان" کے بھی
یہی معنی ہیں۔
بازو شکست۔ بازو ٹوٹا۔
بھائی۔ بیٹا۔ یا برابر کا بھائی
مرگیا۔
آرنج زد۔ کہنی ماری۔ ہشیار
کردیا۔ "آرنج پیمودن" ہاتھ سے
پیمائش کرنا۔
مچ من خلاص شد۔ مچ کلائی۔ میں
مصیبت۔ قید۔ یا بیماری وغیرہ سے
چھوٹ گیا۔ بچ گیا۔
قبضہ کرد۔ تصرف یا دخل کیا۔
یا ہاتھ سے ناپا۔
دست پاچہ شد۔ گھبرایا۔

ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

صفحہ ۶۶

کف برآورد۔ سست ہوگیا۔
آدمی کے لئے ہو خواہ اونٹ کے لئے
کف برآورد۔ سڑگیا۔ شیرہ وغیرہ
مشت او وا شد۔ اس کی مٹھی
کھل گئی۔ یعنی مفلسی باقی رہی
انگشت بچشم نہاد۔ قبول
کیا۔
بند انگشت جدا گردید۔ انگلی
کی پور جدا ہوگئی۔
ناخن بہ جگر می زند۔ در مزاج تصرف
می کند۔ (بہار عجم)
سینہ مالید۔ پہلوان نے حریف کو
گرا کر خوب مسلا
سینہ کشید۔ تن کے کھڑا ہوا۔
سینہ گرفت۔ چھاتی سے لگایا۔
سینہ داد۔ آڑے آیا۔ مقابلے کو
اٹھا۔
سینہ بہ آب زد۔ پانی میں پیرنے
لگا۔
پہلو تہی کرد۔ سامنے سے ہٹ گیا۔
بادب نکل گیا۔ جسم چورایا۔ قبول مدعا سے

انکار کیا۔ کشتی میں کوتاہی کی۔
پہلو ندارد ۔ اس کام میں خیر و برکت نہیں۔
پہلو زد ۔ در پردہ مسخ کیا۔
پہلو سای خان است ۔ وہ تو خان کا بڑا مقرب ہے۔
پہلو گرفت ۔ کام کا ذمہ لیا۔ یا سرانجام پایا۔
دندہ شکست ۔ پسلی ٹوٹی۔ دندہ اش کج است۔ اس کی ہمت الٹی ہے۔ دندہ باد کرد۔ پسلی سوج گئی۔
تنہ زد ۔ دھکا دیا۔ تنہ باریک۔ اکہرے ڈیل ڈول کا۔ از تنہ افتاد۔ دبلا ہوگیا۔ ہم تنہ شماست۔ تمہارے ہی ڈیل ڈول کا ہے۔
جثہ ندارد ۔ دبلا ہے۔ جثہ نماند۔ بیماری یا خوف سے گھل گیا۔
جثہ آب شد۔ جسم گھل گیا۔
زنش شکم دارد ۔ اس کی بیوی پیٹ سے ہے
دل دادہ است ۔ فریفتہ ہے۔
جگر سوخت ۔ جی جلا۔
گردہ کیست کہ برابر شود ۔ کس کا دل۔ گردہ ہے جو مقابل ہو۔ یا برابری کرے۔
شش باد کرد ۔ پھیپھڑا پھول گیا۔ یا سوج گیا۔ ورم آگیا۔
زہرہ ندارد ۔ جرأت نہیں رکھتا۔
زہرہ اش ترکید۔ یا شگافت۔ اس کا پتہ پھٹ گیا۔ یعنی ڈر گیا۔
شکنبہ او بزرگ است ۔ اس کی اوجھڑی بڑی ہے۔ مذمت میں استعمال ہوتا ہے۔ موٹلا ہے۔
رودہ او دراز است ۔ بڑا ہی لالچی ہے
رودہ شیطان دارد (یعنی کلام کیا ہے کہ) شیطان کی آنت ہے۔
سپرز ۔ تلی۔
ناف برید (دائی نے) ناف کاٹی
پشت ست ۔ ماپون ہے۔
کمر ندارد ۔ قوت نہیں رکھتا ہے۔ ضعیف ہے۔
کمر باخت ۔ کمزور ہوگیا۔
کمر دزدید ۔ (لڑائی سے) جان چرائی۔
کفل می زد ۔ سرین ہلاتا تھا۔

سرین او چاق ست :-
معنی واضح ہیں ؟ ———
زانو تہ می کرد - شاگردی کرتا ہو
ادب سے بیٹھتا ہے
ساق نورانی - گوری گوری پنڈلی
قوزک پا ورم کرد - پیر کے گٹّے
میں ورم آگیا -
پشت پا زد - ٹھوکر ماردی -
کام پر لات ماردی - کنارہ کشی
کرلی -
پا نہ دارد - کوئی اصل نہیں -
کوئی مضبوطی نہیں -
پاشنہ می سود - ایڑیاں
رگڑتا تھا -
پاشنہ می کشید (جوتا) پہنتا تھا
چڑھاتا تھا -
قدم نہ دارد - "یا بویم قدم ندارد"
میرا پایا بومٹھا ہے -
قدم نہ دارد - نامبارک ہے -
پوست مال گردید - چھل گیا -
استخوان آب شد - ہڈیاں
گھل گئیں - دبلا ہو گیا -
رگ خواب اورا زدم :-
میں نے اس نیند کے ماتے کو ہشیار
کیا - یا غافل کو ہشیار کیا -
کتاب میں (داگر) غلط لکھا ہوا
ہے -
خون مردم این زمان سفید شد
ہائے دنیا کا لہو سفید ہو گیا -
قد علم بود - کھڑا تھا -
قد برآورد
قد افراخت } کھڑا ہوا -
قد کشیدہ
بالائے خوش بود - قد اچھا تھا -
بالائے خجستہ - بالائے مبارک - بالائی
رعنا وغیرہ مستعمل ہے -
اندام نازک دارد - ڈیل ڈول نازک رکھتا ہو
قالب می کند - فریب کی باتیں
نکال کر کام نکالتا ہے "قالبی حرف میزند"
کے بھی یہی معنی ہیں -
نفس میزد - سانس لیتا تھا -
جان ندارد - معنی واضح ہیں -
دم نقد می دہم - فوراً دیتا
ہوں -
خاطر خواہ شد - مرضی کے
مطابق ہوا -

حواس باخت۔ گھبرا گیا

قویٰ ضعیف شد۔ قویٰ ضعیف ہوئے۔ جسم میں طاقت نہیں رہی۔

آواز کرد۔ پکارا۔ آواز دی۔

صدا گرفتہ است۔ اس کی آواز بیٹھی ہوئی ہے۔

رفتار شرفا راہ نمی رود شریفوں کی طرح رفتار نہیں رکھتا بد وضع ہے۔

گفتار نیکو می نماید:۔ عمدہ باتیں کرتا ہے۔

ذہن نہ دارد۔ بد ذہن ہے

آغوش گرفت۔ گلے لگایا۔

آغوش کشید۔ باغوش در آورد یہ بھی اسی معنی میں ہے

کنارہ کرد۔ کنارہ کیا۔

بغل بر آورد۔ گود پھیلائی۔

بغل کشاد بھی اسی معنی میں ہے۔

رنگ باخت۔ ڈر گیا۔

نقش زد۔ گل و بوٹا نقاشی بنایا خواہ کسی فریبی نے جوڑ مارا۔

دو سہ قلیان میل فرمودند دو تین دفعہ حقہ پی چکے۔

تق تق ظروف۔ برتنوں کی کھڑکھڑاہٹ۔

از حدیث گذشتہ بروایت چسپیدہ۔ یہاں اس کا یہ مطلب ہے کہ محاورات کا بیان چھوڑ کر کھانوں کی طرف ملتفت ہوا۔

سفرہ را خدام بچابکی پہن نمود خادموں نے نہایت تیزی سے دسترخوان بچھایا۔

گروہ نان خورشیدی زمین گزاشتہ ہر ایک کے روبرو روٹیاں رکھیں۔

مجمعہ ہای الوان پختنی خوش مزہ و چرب۔ طرح طرح کے خوش مزہ تر تراتے کھانوں کی سینیاں۔

آملح۔ دنبے کا بچہ۔

شیر مست۔ جو دو تین ماہ کا ہو حیوان

دَوْری۔ پلیٹ۔

کوکو۔ انڈوں کا خاگینہ۔ اس میں قیمہ اور پالک۔ سویا۔ میتھی کا ساگ کا ٹکڑ ملایا جاتا ہے۔

مزعفر۔ مشہور ہے۔ تم نے کھایا تو ہوگا؟

آتش برگ۔ ہریرا۔ اس میں آٹے

کے پان بنا کر ڈالتے ہیں۔ اور ساگ
بھی ہوتا ہے
آش رشتہ۔ سویاں۔
آش۔ مثل نیم کھچڑی کے پکتا ہے سلونا
اور چاشنی دار ہوتا ہے۔
آش کشک۔ گیہوں جَو کے آٹے اور
بکری کے دودھ سے بنایا جاتا ہے غیاث
بورانی بادنجان۔ بیگن کی بورانی۔
بشقاب۔ چینی کی بڑی قاب یا کاشی
سفال کی۔
نعلبکی۔ چھوٹی تشتری۔
فنجان ترشی مویز۔ اچار کی پیالی۔
مویز بسن ترشی۔ کشمش کو بھی
بولتے ہیں۔
بین۔ قصبہ ہے اصفہان کے قریب۔
یہاں کا خربوزہ نہایت عمدہ ہوتا ہے
کاسہ آبِ قند۔ شربت کا کاسہ۔
ایرانیوں کے کھانے میں
شربت بھی ہوتی ہے۔
کاسہ دوغ۔ دہی کا کاسہ۔
قاشقہائے چوبِ نازک صابونانی
صابونات کے نازک چوبی چمچے۔
صابونات ایک گاؤں کا نام ہے

یہاں کی لکڑی کے چمچے اچھے ہوتے ہیں
رولیت۔ رفیق۔
طوقیت بازی۔ لقمہ بازی
تکہ ہائے یخ بلورین انداختہ
شفاف برف کے ٹکڑے ڈال کر۔
صفحہ ۷۷
از صدر تا نعال۔ صدر سے لیکر آخری
صف تک۔
نعال کے معنی جوتیوں کے ہیں۔ یہاں
صف نعال مقصود ہے۔
راست شدند۔ یعنی کھانا کھا کر
سیدھے ہوئے۔
فاتحہ خواندند۔ خدا کا شکر ادا کیا۔
سورۂ فاتحہ پڑھا۔
تکہ و پارہ۔ گوشت کے ٹکڑے۔
پارچے۔
تکہ۔ اس بکرے کو بھی کہتے ہیں۔ جو سب
بکریوں سے آگے چلے۔ "تکہ دو سالہ یا چہار سالہ
زدم" دو دانت کا پہاڑی بکرا ایسے
چہرے سے مارا۔
ریزۂ نان۔ روٹی کے ٹکڑے۔
دستمال۔ رومال۔
مجرہای ہزار پیشہ۔ اسباب

چاے خوری ۔ مجری ۔ صندوق ۔
بکس ۔ ہزار بیشہ ۔ چاء کے پورے سٹ کو کہتے ہیں
جس میں پیالیاں تشتری ۔ چاء دانی ۔
دودھ دانی وغیرہ ہو

قاشق خرد ملمع کار ۔ ملمعکا
چھوٹے چمچے ۔

قاشق سیم باف مشبک ۔
ایسی چاندی کے پانی پھرے ہوے چمچے
کہ جو جالی دار ہوں ۔

قتی چاے ختائی ۔ ختائی چاے
کا بکس ۔

سماور ہشتر خانی ۔ ہشتر خان کا سماور
ہشتر خان مقام ہے ۔ یہاں کا سماور
بہت عمدہ ہوتا ہے ۔

کلہ قند ارسی ۔ قند کا کوزہ جو
روس سے آتا ہے

نبات چوچو ۔ دانہ دار مصری
چوچو ۔ دانہ دار شکر ۔

ہر واحد (الخ) ہر ایک نے اپنی طبیعت
کے موافق ڈالکر گرما گرم ایک ایک
گھونٹ پینا شروع کیا ۔

فضولی راہ انداختہ ۔ ایک فضول
بات پیش کی ۔

قہوہ جوش ۔ قہوہ ۔ بن کا پھل ہوتا ہے
عرب سے لایا جاتا ہے ۔ اور بھون کر
جوش دیا جاتا ہے ۔ پھر پیا جاتا ہے ۔
"قہوہ جوش" وہ ظروف جس میں
قہوہ جوش دیا جائے ۔

جیلی داغ ۔ بہت ہی گرم ۔

یک یک قرت ۔ ایک ایک
گھونٹ ۔

سر کشید ۔ دودھ پانی ۔ شربت ۔
ایک سانس میں پی گیا ۔

پلینہ ۔ گھٹا ۔ گھٹنا ۔ ایڑی ۔

(از نقش بدیع)

منقار سمندر ۔ آگ کے کیڑے
کی چونچ بطریق مزاج ہے ۔

تمتن ۔ تنباکو ۔

شطب ۔ ایک قسم کا پائپ ہے
ایک طرف مہنال دوسری طرف کھلی کی
چلم ہوتی ہے ۔ سوکھا تنباکو رکھ کر پیا
جاتا ہے

چپق ۔ پائپ ہے ۔ سنجد کی سیدھی لکڑی
سے بنایا جاتا ہے ۔ شطب کی طرح کا ہوتا
ہے ۔ سوکھا تنباکو رکھ کر پیا
جاتا ہے ۔

دو سہ نفس را در قلیان زدہ
رد منودند۔ حقہ کے دو تین دم لگا کر
دوسرے کو دیدیا۔
قپیدہ۔ چھین کر۔
گیج منودہ۔ چکرا کر۔
پس دادم۔ واپس کر دیا۔
سرم بہ چرخ آمد۔ میرا سر
گھوم گیا۔
بغلطانند۔ اُلٹا دے۔

صفحہ ۶۸

فیمابین حضار۔ حاضرین
کے درمیان۔
اختراع و متروک می شوند۔
نئے پیدا اور متروک ہو جاتے ہیں۔
ادبار کلافہ می کند۔ کلافہ۔
سوت کی انٹی کو کہتے ہیں۔
یعنی فلاں شخص پریشانی اور فلاکت
زندگی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ گویا ادبار کی
اٹیا بنا رہا ہے۔
باردی می کند۔ مزاح کرتا ہے۔
خوش طبعی کرتا ہے
پوک برآمد۔ خالی اور بے مغز نکلا۔ بادام
فندق۔ اخروٹ کیلئے مستعمل ہے۔ لکڑی کیلئے بھی
بولا جاتا ہے یعنی لکڑی کھوکھلی نکلی۔

تنبل ست۔ کاہل ہے۔
جانماز آب می کشد
مصلےٰ کو غوطہ یا تر پڑا دیتا ہے
یعنی بڑا مکار ہے۔ دنیا
کے سامنے خود کو نیک ظاہر
کرتا ہے۔
چپاؤ کرد۔ چھاپا مارا۔ لوٹ
مار کی۔
حلاجی کردم۔ خوب ہی جھاڑا
خوب ملامت کی۔ دھنک ہی دیا
خستہ شد۔ تھک گیا۔ زیادہ
بک بک کرنے میں تھک گیا۔
دولابی شد۔ دیوالیہ ہو گیا۔
راہ بے راہ کرد۔ محبت میں ایک
نے دوسرے کو چپق۔ قلیان۔ فنجان
قہوہ۔ یا اس قسم کی کوئی دوسری
چیز دے دی۔
زیر آبش کشید۔ اس کے کام کو
خراب کیا۔ تباہی میں ڈالا۔ حساب
بے جا میں پھانسا۔
ژولیدہ حال ست۔ پریشان
حال ہے
رسقز ملا نصیرالدین است۔

جم کے بیٹھا ہے۔ اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔

شلغ راہ انداخت ۔ ہنگامہ مچادیا۔ بلڑ کیا۔

صاف وصادق است ۔

صاف اور سچا ہے۔ یا بے وقوف ہے۔ سیدھا ہے

ضرب زدن پشت سر خوب نیست

ملامت اچھی نہیں ہے۔

طناب انداخت ۔ پھانسی دیدی

طناب۔ خیمہ کی رسی۔

ڈول کی رسی کو نہیں کہتے۔

ظرف ندارد ۔ کم ظرف ہے۔

عزیز قوم لوط است :-

مغلم است۔

غرامت داد ۔ تاوان دیا۔

فقیر شد ۔ مفلس ہوگیا۔

قیر گرفت ۔ رال (ڈیکا کے) لیپ کیا۔

کلک برآورد ۔ بکھیڑ انکالا۔

کلک بازی ۔ بہانہ بازی

کلک زدن ۔ فریب دینا۔

کلک بسر کسی بستن ۔ کسی کے ساتھ چال چلنا۔ اسکو مصیبت میں پھنسانا۔

کلک ۔ مٹی کی انگیٹھی۔ تنھوں کا بیڑا اور لکڑیاں۔ اور نرکل باندھکر اس پہ ہوا بھری ہوی مشک رکھتے ہیں۔ اور اس پر بیٹھکر اس پار اتر جاتے ہیں۔

نشتر فصاد اور شوم دنا مبارک کے بھی معنی ہیں۔

گول داد ۔ دہوکا دیا۔

لج می ورزد ۔ ضد کرتا ہے۔ خلاف چلتا ہے۔ لج بازست۔ ضدی تکراری ہے

مشتلق داد ۔ مژدہ رسان کو مژدہ بہا دیا۔ شتلق۔ ترکی ہے مشت۔ مژدہ لق۔ بہا۔ قیمت۔

ہاج واج شد ۔ حیرت زدہ ہوا مضطرب ہوا۔ حواس باختہ ہوا۔ ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

یواش آمد ۔ آہستہ آہستہ آیا

اشعار ۔ آگاہی دینا۔

آشاغہ ۔ ایلات کی زبان میں آدمی کا بچہ۔

لولہ ۔ عراقی زبان میں آدمی کا بچہ

ہیزعالہ ۔ بچہ گوسفند۔

آغلچ ۔ دنبہ کا بچہ۔

کُرّہ ۔ گدھے ۔ گھوڑے کا بچہ ۔

جوجہ ۔ مرغ کا بچہ ۔

تولہ کتے کا پلہ ۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ۔ تمہارا پروردگار صاحب عزت و غلبہ ان سب باتوں سے منزہ ہے جو کچھ یہ لوگ بیان کرتے ہیں

پاشدند ۔ کھڑے ہو گئے ۔

صفحہ ۶۹

کُلبہ ۔ گھر ۔ مکان ۔

داداش ۔ بڑے بھائی صاحب

ننہ ۔ ماں ۔ ننہ جان ۔ اما جان ۔ وای ننم ۔ اوئی میری مت

آقا ۔ واعی ۔ جناب مولوصاحب

گیج خواب ۔ نیند کا ماتا ۔

باز چشم ہم گذاشت پھر سو گیا ۔

لنگہ در پیش کردہ ۔ ایک پٹ بھیڑ کر ۔

تریاکی ۔ افیونی ۔ اور چنڈو باز کو "دافوری" کہتے ہیں ۔

متعفن ۔ بدبودار

لوچ ۔ ننگا ۔ برہنہ

کچل گنجا ۔

چلاغ ۔ آپاہج ۔ ہاتھوں سے شل چلاق بھی آیا ہے ۔

شَل ۔ لنگڑا ۔ لنجا ۔

نان و حلوا خور سر قبرستان ۔ بھک منگا ۔ جب کوئی مرجاتا ہے ۔ تو ثواب حاصل کرنے کے لئے قبرستان میں غربا کو حلوا اور روٹی تقسیم کیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ تو مردے کا حلوا کھانے والا ہے ۔

چو خم کج ۔ ٹیڑھی ٹھڈی

باعنق منکسر آمد ۔ یعنی گردن جھکائے ٹیڑھی کئے ہوئے آیا

مثل اجل معلق رسید پہن نشست اجل معلق کی طرح آیا اور پھسکڑا مار کر بیٹھ گیا ۔

جل و پوست خودش برداشتہ اپنا سامان استر بستر اٹھائے ۔

در کیف تریاک و کوکنار افیون اور کوکنار کے نشہ میں ۔

حرف مفت زدن ۔ فضول بکنا ۔

جفنگ ۔ واہیات ۔ خرافات باتیں ۔

سر و ننہ نداشت - ان باتوں کا سر پیر ہی نہ تھا۔

مطلب ازان دستگیری شد
کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا آڑاتا ہے

بنا کرد چرت زدن - اونگھنا شروع کیا۔ بنا کرد اور بنا بود کا استعمال سمجھئے۔ بنا بود کہ بیایم امانشد۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ آؤں مگر نہ آسکا۔

بنا بود بخوابم۔ قصد تھا کہ سوؤں

بنا بود سوار شوم - قصد تھا کہ سوار ہوؤں۔

از سہ طبل قدری گذشت
۹ (نو) بجے سے تھوڑا زیادہ وقت گزرا۔ دو سہ طبل کو ہم مفصل لکھ چکے ہیں۔

گزمہ بہ گیرند - چوکیدار پکڑیں۔

شروع باظہار بینوائی کردہ
مفلسی کا اظہار کرنے لگے۔

مثل رودہ شیطان (الخ) شیطان کی آنت کی طرح بیہودہ باتوں کو طول دیا۔

من پول حرام کجا داشتم +
میرے پاس حرام کا پیسہ کہاں تھا کہ یہی دے دیتا۔

آب سر دروی دست ریختن
کسی کی طلب پر جواب صاف دینا۔ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم سے کچھ نہیں ہوسکتا۔

پوست کندہ گفتم۔ میں نے بالکل صاف صاف کہا۔

کاسبی ہا ضعیف است +
بازار مدہا ہو رہا ہے۔

بہ آب باریک قناعت ساختن
تھوڑی سی آمدنی پر قناعت کرنا۔
آب باریک - آمدنی قلیل۔

جائی دستبرد نمیزنم کہ تلکہ نمودہ

بمردم تنبل بیکار دادہ باشم
میں کسی جگہ لوٹ مار تو کرتا نہیں۔ کہ اس قسم کی کمائی کر کے کاہل اور بیکار آدمیوں کو دوں۔

تلکہ کردن - نمودن - کمائی کرنا

یارا دھر اُدھر مانگنے سے روپیہ اسباب سمیٹنا

دمغ شدن۔ شرمندہ ہونا۔ کھسیانا ہونا۔ اور اسی معنی میں "دمغ شدن" ہے۔

در اطاق راچفت نمودہ۔ کمرہ کے دروازے کی کسنڈی بندکردی سٹکنی لگا دی۔

پستوی۔ درجہ اندرون۔ کوٹھری بیک روم۔ (فرہنگ مصنف)

یخچال برف کا کتھہ۔ یا یخچال گردید۔ برف خانہ ہوگیا۔

پشتۂ ہیمہ پوشان را در بخاری طپانن

پشتہ۔ گٹھا۔ بوجھ

ہیمہ پوشان۔ وہ لکڑیاں جو جنگل سے غربا کاٹ کر لاتے ہیں۔

طپانندہ۔ ٹھونس کر۔

خاک انداز۔ کفگیر سے بڑا ایک آلہ ہے۔ جس سے آتش خانے سے اگ نکال لیتے ہیں۔

صفحہ ۰ ۷

آشنبر بفتح الف۔ ولضم با۔ وشتت

چمٹا۔

اوجاق۔ کھانا پکانے کا چولھا۔ اور خانور دہ ترکی لفظ ہے۔

گل آتش۔ چنگاری۔ انگرہ۔

روی تبتہ ہار یختہ فوت کردم
میں نے (دو تین چنگاریاں) جھنڈ پر رکھکر منہ سے پھونکا۔

فوت کردن۔ منہ سے پھونکنا

دود تلخ بہ دماغ پیچیں خفہ نمود
کڑوا کڑوا دھواں دماغ میں بھر گیا۔ اور دم گھٹنے لگا۔

خفہ نمودن۔ وکردن:۔ مار ڈالنا۔ گلا گھونٹنا۔

کج خلق شدن۔ خفا ہو کر۔ بدمزاج ہو کر۔

دامن زدم۔ یعنی میں نے دامن سے دھونکا۔

ہمینکہ درگرفت۔ جوہیں کہ جھنڈ نے آگ پکڑی یعنی جلنے لگا۔

دست وپای چایئن مثل چوب خشک را بگرمی راست کردہ

جس طرح لکڑی کو آگ پر رکھکر
سیدھا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہیں نے اپنی
ٹھنڈی ہاتھ پاؤں کو آگ دینک کے سیدھا
کیا جو ماری سردی کے ٹھٹھر گئے تھے۔

پلکان - بر پلکان برآمد۔ یا یا لا رفت
سیڑہی پر چڑھا۔

پلہ - زینہ کچا۔ پکا دونوں۔

پارو - لکڑی کا بیلچہ جس سے چھت
کی برف نیچے گرائی جاتی ہے
کشتی کھینے کا بھی آلہ ہے۔ جسے
ہتوار یا پاتا کہتے ہیں۔

**درہائے پنجرہ و روزن یا د
گیر از لتہ کہنہ محکم گرفت**
کھڑکیوں کے پٹوں اور روزنوں کو پرانے
لتوں سے مضبوط بند کرکے۔

روزن یا دگیر - ایسے روزن کہ جو
ہوا آنے کے لئے بنائے جائیں۔

بادگیر سرداب - منارہ تہہ خانہ
ایک منارہ جو پہل۔ بلند بنایا جاتا ہے
جس کے ذریعے سے سرداب میں
ہوا آتی ہے۔

سنگ و چقماق زدم - آگ نکالنے
کے لئے چینک پتھر کو پتھر پر مارا۔

تکہ تو را جستہ - تو کے ٹکڑے
کو ڈھونڈھکر۔

تکہ - ٹکڑا۔

تو - بالفتح - تربوز کے چھلکے سے بنایا
جاتا تھا۔ مثل چمڑے کے ہوجاتا تھا
اس کا ٹکڑا پتھر پر رکھکر چنبک مارتے
تھے۔ یہ سلگ جاتا تھا

تو آتش زد - اسیوقت کا محاورہ ہے

پیہ سوز - پیتل تانبے کا چراغدان
پیہ سوز مضاف ہے اور قبل
چراغ مضاف الیہ۔

قبل چراغ - ایک قسم کا چراغدان
جو گول ذرا لمبا مثل ڈبے کے ہوتا ہے۔
اکثر سفر میں ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک خول
سا بنا کر اس کے اندر تھالی اور تانبے
کی پیالی لگا دیتے ہیں۔ روشن
کرتے وقت خول پر رکھ دیتے ہیں۔
چراغ دان کا کام دیتا ہے۔

ریز و پاش اوضاع زندگی
زندگی کا سامان

زیر و رو انداختہ برہم ریختہ بودند
تو اوپر کر کے گڑ بڑ کر دیا تھا۔ کچھ ادھر پڑا
تھا کچھ ادھر

تقلاّ زدن ۔ سعی کرنا ۔ دوڑ دھوپ کرنا ۔
دیگبر ۔ برتنوں کا گنج ۔ ایک کے اندر ایک ۔ یہاں تک کہ چالیس پچاس تک ہوتے ہیں ۔ لگن ۔ کرچھا ۔ رکابیاں ۔ با دیے ۔ دیگچیاں ۔ کفگیر ۔ وغیرہ یہ سفری ہوتا ہے ۔
نوٹ ۔ دیگر صحیح نہیں ہے
قابلامہ مسی ۔ مجموع ظروف مسی ۔ اسی کو دیگبر کہتے ہیں ۔
نطع ۔ بساط فرش چرمین ۔
پوستین ۔ دنبے کی کھال کا پوستین ۔
کلیجہ قچّانی ۔ کلیجہ ۔ نیم آستین جس میں پردہ اور بالا برنہیں ہوتا اور دامن زانو تک ہوتا ہے ۔
قچّان ۔ خراسان میں ایک مقام ہے یا نسبت کی ہے
الیجہ ۔ ریشم اور سوت کا چارخانہ
شال ترمہ کمر ۔ جامہ وار شال کمر کے باندھنے کی ۔
تیر بند ابریشمی ۔ ریشمی پٹی ہوتی ہے ۔ دو انگل چوڑی اور ڈھائی گز لمبی جیسے

لیس ار خالق اور قبا پہن کر اس لیس کو کمر پر باندھتے ہیں ۔ پھر اس پر شال لپیٹتے ہیں ۔
قبای بغلی سایہ کوہی ۔ قبای بغلی ۔ چھوٹی قبا ۔ سایہ کوہی ۔ دھوپ چھاؤں کا کپڑا ۔
الخالق چیت گلی ۔ الخالق میں لکھ چکا ہوں ۔ چیت گلی ۔ پھول دار چھینٹ ۔
قدک ۔ کم عرض سنگین کپڑا ہے
قلمکار صدرس ۔ قلمکار ۔ ایک قسم کی چھینٹ ہے ۔ جو پھولدار ہوتی ہے مچھلی بندر سے آتی ہے ۔ اور صدرس بھی ایک قسم ہے ۔
اویمک ۔ اچکن ۔
بارانی ماہوت ۔ بانات کی بارانی
بگرس ۔ دورخی ۔ دبیز بانات ۔
پا پوچی کرمانی ۔ پاپوچی بھی لکھا جا چکا ہے ۔
تہ کردہ ۔ تہ کر کے ۔
در سارق پیچیدہ ۔ سارق گٹھری ۔
دستمال گلی ۔ رومال سرخ
آقا بالو ۔ بوٹے دار ۔ جالی
زرجامہ قصب و چلواری چرک

رابرداشتہ - ریشمی اور لنکلاٹ
کے میلے پاجامہ کو اٹھا کر۔
زیر جامہ - پائی جامہ - زیر جامۂ قصب
ریشمی پاجامہ -
چلواری - لنکلاٹ - یعنی لنکلاٹ
کا پاجامہ - چل چالیس - وار گز -
اس کا تھان چالیس گز کا ہوتا ہے
اسی لئے یہ نام ہو گیا -
چرک - میلا -
گیوہ کاشانی - ایک قسم کا جوتا -
اوپر کا حصہ بنے ہوئے سوت کا اور
تلا چمڑے کی کترنوں اور سوت
سے بناتے ہیں -
دوبندی و تخت جوراب
دوبندی ایک قسم کا جوتا - اور تخت
جوراب کا بیان گزر چکا -
کفش ساغری - ساغری اس
چمڑے کو کہتے ہیں - جو گدھے کی کھال
پکا کر بنایا جاتا ہے - اس کی کفش امرا
سلاطین پہنتے ہیں -
جستہ - کفش ساغری یعنی کیمخت
کی بنی ہوئی -
سر پائی - کھڑاون (نقش بدیع)

زیر پائی (مصنف) جستہ - سر پائی -
گرگی - شرفاء کے استعمال میں ہے -
گیوہ تخت جوراب - دوبندی
سپاہی وغیرہ پہنتے ہیں -
لب چین - چھوٹا موزہ ہوتا ہے
جو موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے -
کرسی - تخت - چوکی اور ایک قسم
کی میز جس پر نمدہ منڈھا ہوتا ہے
کمرہ میں ایک گڑھا سا کر کے کوئلے سلگاتے
ہیں اس پر چوکی رکھی ہوتی ہے - کمبل یا
لحاف ہوتا ہے - سردی کے وقت اس
لحاف کے نیچے گھس جاتے ہیں -
یکتا ہی پیراہن - اکہرا کرتا -
عرق چین - ایک قسم کی ٹوپی جو عمامے کے نیچے
پہنی جاتی ہے - عورتیں بھی پہنتی ہیں -
شب کلاہ - گھر میں پہننے کی ٹوپی -
سوزنی - شال یا پوست کی ہوتی ہے -
شیطانی شدن - محتلم ہونا
متعرض حال غلام نگشتہ -
غلام کی حالت سے میں نے
تعرض نہیں کیا - سو رہا تھا - میں نے
نہیں جگایا -
قدیفہ - کھیس جو مہنا کرا وڑھا جاتا ہے -

دق الباب کردم۔ دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹائی۔

نہ دلو پاشویہ کش۔ پاشویہ مشہور ہے جو بیماری میں کیا جاتا ہے اور حوض یا حمام لب گرداں کو بھی کہتے ہیں۔ اور حوض کے چاروں طرف کی نالی۔ پاشویہ کش۔ پاشویہ کرنیوالا۔ یعنی نہ سقے کا ڈول

نہ بے ریشہاے آنہا
نہ اُن کے لونڈے ملازم۔

لُر۔ بے وقوف صحرائی۔

چارشانہ۔ چوڑا چکلا پست قد مثلاً۔

خرس خواندساری۔ خواندساری کچھ فربہ آدمی کے لئے کہا جاتا ہے بطریق ہجو۔ اور یہ بھی کہتے ہیں "براے دم قنبارہ خوب است" (مصنف ۱۲)

داخل رفتم۔ میں اندر گیا۔

چراغ کور کورمی سوخت
چراغ کچھ اندھا اندھا سا جل رہا تھا۔ ٹمٹما رہا تھا

سر پلہ کفش کن زمین خوردم
کفشکن کے زینہ پر گر پڑا۔

گوشت و استخوان زانویم لہ شد
میرے زانو کی ہڈی اور گوشت حلوا اور چور چور ہو گئی۔

قدم شمردہ برداشتہ:۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر۔

جامہ خانہ۔ پہلا درجہ حمام کا جہاں کپڑے اُتارے جائیں۔

مبرز۔ پاے خانہ

ازالۂ نجاست کردہ:۔ نجاست کو دور کرکے۔

خزانہ۔ جہاں پانی کا مادہ ہو

تون تاب۔ بھٹی جھونکنے والا۔ یہ بھٹی خزانہ حمام کے بڑے حوض کے نیچے ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں بھی دوڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

پیین۔ بفتحہ بائی فارسی وکسر ہمزہ گھوڑے کی لید۔

اوقاتم تلخ شد۔ میں جھنجھلا گیا۔ بگڑ گیا۔

شراب الیہود۔ کار خراب و ناقص کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہودیوں کے

مکان کثیف۔ کپڑے میلے۔ شراب
بدرنگ ہوتی ہے۔
شالکی دور خود پیچیدہ:۔
لوئی اپنے چاروں طرف لپیٹ کر۔
بالش پرقو۔ مرغابی کے پروں سے بھرا
ہوا تکیہ۔
پر قو۔ مرغابی کے پروں کو کہتے ہیں
قو۔ راج ہنس۔ مرغابی۔
گلدستہ۔ ایک چھوٹا مینار جس پر کھڑے
ہو کر اذان دیجاتی ہے۔
قرہ آفتابہ۔ گرم پانی کا لوٹا۔
قرہ ترکی میں سیاہ کو کہتے ہیں۔ اور سفید
کو آق۔
سرآب۔ پاخانہ۔
تکمہ سر دست انداختہ:۔ ایرانیوں
کا قاعدہ ہے کہ آستین کی گھنڈیاں کھلی
نہیں رکھتے۔ خصوصاً صاحب امراء کے
دربار میں جاتے ہیں۔
مطلب یہ ہے کہ آستین کی گھنڈیوں
کو تکمہ میں ڈالا
صفحہ ۷۰ تکمہ سرآستین انداختن۔ بھی آیا
ہے۔
جوراب شیر وشکر۔ بادامی اور

سفید سوت کی بنی ہوئی جراب
شبستان۔ ایک مقام شامل
مسجد ہوتا ہے اس کی چھت لداؤ کی ہوتی
ہے اور سب طرف سے بند ہوتا ہے۔
یہاں سردی میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور بعض
لڑکے سبق بھی پڑھتے ہیں
وجاہت حسین صاحب سلمہ نے
نقش بدیع میں کوٹھی کے معنی لکھے ہیں۔
یہ معنی ان کی نظر سے نہیں گزرے۔
تعقیبات۔ نماز پڑھنے کے بعد اوراد
و وظائف پڑھنے کے لئے بیٹھنے کو تعقیب کہتے ہیں
سینہ بپہلو شوھم۔ درد سینہ ہو جائے۔
زیر بغل را پائیدم۔ جیب میں
ڈھونڈھا۔
پائیدن۔ ڈھونڈھنا۔ نظر میں رکھنا۔
دھیان میں رکھنا۔
مہر تہتی۔ وہ مہر جس پر نام کندہ ہوتا ہے
کاغذ پر لگائی جاتی ہے۔
مہر نماز۔ سجدہ گاہ۔
وارفتہ۔ محو ہو کر۔

صفحہ ۷۲

ریحانہ گرجیہ۔ گرجیہ لونڈی کا نام ہے
سوقلی شاہی۔ شاہی خواص۔

چادر شب ۔ بوق بند
خوانچہ چیز شب مانن ۔ باسی
چیزوں کا خوانچہ
نهار قلیان ۔ ناشتہ
زانو تہ کردہ زمین گزاشت
گھٹنوں کو تہہ کر کے زمین پر رکھا۔
پنیر خیکی ۔ ایسا پنیر جو منسوب بہ مشک
ہو۔ مشک میں پنیر رکھا جاتا ہے۔
حلوای ارده ۔ تلوں کا حلوا۔
یہ ناشتہ کے وقت کھایا جاتا ہے۔
لقمہ بہ گلوگیر نمودہ فرو نمیرفت
لقمہ گلے میں پھنس گیا۔ حلق کے نیچے نہیں
اترتا تھا۔
لوند ۔ بدمعاش
دوستکامی گلی آب خوردن
پانی پینے کا دستہ دار پیالہ۔ جو
مٹی کا ہوتا ہے۔ اس میں پانی
بھر کر۔ اور برف کا ٹکڑا ڈال
کر پینے کے لئے دیتے ہیں۔
دوستکامی ۔ شراب کا پیالہ جو از روئے
محبت دوسرے کو دیں۔
سر کشیدہ ۔ ایک سانس میں پی کر
عبادہ لبسر کشیدم ۔ عبادے کو

سر سے اوڑھ لیا۔
پا نمودن ۔ جوتہ موزہ پہننا۔
بالاپوش دوش گرفتہ دستہا
از آستین در آوردہ ۔ بالاپوش
جو لباس پر اوڑھا جائے عبا۔ جبہ
وغیرہ + عبا کندھے پر ڈال کر۔ ہاتھوں
کو آستین سے نکالکر
شمشیر قلاب بند شمشیر را بکمر زدہ
تلوار کی ڈاب کے عاشق و معشوق کمر
میں لگا کر۔
تفنگ لاری قنداق شمشاد۔
تفنگ لاری ۔ لار کی بندوق ۔ قنداق
کندہ ۔ شمشاد ۔ درخت ہے۔ اس
کی لکڑی کا کندہ بنایا جاتا ہے۔
مهتر ۔ سائیس۔
پالان مخمل ۔ چار جامہ مخملی ۔ تجار اور
علما ۔ اور دیگر معززین کا چار جامہ
مخملی یا باتانی ہوتا ہے۔
رہوار اقلی ۔ پہلا گھوڑا۔
تکلتو ۔ عرق گیر ۔ خوگیر اسپ ۔ نمدزین۔
میر آخور ۔ داروغہ اصطبل۔
کرہ قاتر سمند ۔ سمند خچر کا
بچھیڑا۔

کمند کا بیان بالتفصیل ہم نے
کہیں لکھدیا ہے۔

این تخم چار و پیشکش شیدی
اس گدھے کے بچے کو لایا۔

مہتر قلچماق زیر لب
لند لند کردہ اخم و ترش
نمودہ خیرہ خیرہ نگاہ می کرد

قلچماق۔ بدمعاش۔ اوباش
لند لند کردن۔ بڑبڑانا
اخم رو ترش نمودن۔ یا کردن
ناک بھوں سکیڑنا۔ ناراض ہونا۔
اخم ریختن۔ تیوری چڑھانا۔

(نقش بدیع)

صفحہ ۳۷

بدرگ۔ چموش۔ بدخو۔ شریر۔
انسان کے لئے بھی بولا جاتا ہے
گہگیری۔ گھوڑے کا اڑ جانا۔
نہ چلنا۔ "گہگیری کردن" حجت و
تکرار کرنا۔
لگد پرانید۔ شیخ شد۔ لات
اچھالی۔ اور الف ہو گیا ہے۔
وان یکاد الذین کفروا الخ۔ اور قریب ہے
کہ کافر جب قرآن مجید کو سنیں۔ تو اپنی
نظروں کے ذریعے تمہیں پھسلا دیں
اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہو گیا ہے۔

کریاس۔ اہل دربار کے جلوس کا مقام

سبیل بہ سبیل بافتہ
برابر بیٹھے ہوئے۔ پہلو سے پہلو
ملاتے ہوئے۔

گچین۔ ترکی ہے۔ گچ کے معنی "جا"
کے ہیں۔ گچین۔ چلو بڑھو۔

چارچی ہا آواز دادند یرہی ہا
یرہی ہا۔ منادی کرنے والوں نے
آواز دی۔ ہٹو! ہٹو۔ بادشاہ
سلامت برآمد ہو گئے۔ یرہی ہا یرہی ہا ہٹو ہٹو

ایوان تالار۔ ایوان۔ بڑا دالان
اور امرا سلاطین کے جلوس کا مقام

صفحہ ۳۷

میل شتر گلوی خزانہ کشیدن
میل۔ ڈانٹ۔
شتر گلو۔ وہ پانی کا راستہ جو اوپر
سے نیچے جا کر پھر چڑھے ہے۔ یعنی فوارہ کی
خزانہ کی پیچدار پانی چڑھنے کی ڈانٹ کھول کر
فوارہ ہا سر دادہ۔ فوارہ
کو جاری کر دیا ہے۔
آب از پاشویہ بر سنگ غلطک

از آبشار سراز برگشتہ
بدریاچہ می ریخت
پاشویہ ۔ حوض ۔ حوض کی چاروں
طرف کی نالی۔
آبشار ۔ پتھر کی چٹان ۔ ماہی پشت
جس میں خانے خانے ہوتے ہیں۔ اس پر سے
پانی ڈھلکتا ہوا نیچے گرتا ہے۔
دریاچہ ۔ نہر
پانی حوض سے پتھر غلطاں آبشار سے
نیچے ڈھلکتا ہوا نہر میں نیچے گرتا تھا۔
حضرات قاپچی و قاپچی
باشی دہن دروازہ گرفتہ
بودند ۔ دربان اور دربانوں کے
افسر حضرات جو دروازہ کو گھیرے
ہوئے تھے۔ یعنی پہرے پر تھے۔
قورچی باشی ۔ قور ۔ اسلحہ ۔ قورچی
اسلحہ بردار ۔ قورچی باشی ۔ اس کا افسر
قورخانہ ۔ اسلحہ خانہ ۔
نسقچی باشی ۔ مجرم کی سزا دینے
والوں کا افسر۔
یساول باشی ۔ یساول ۔ پہرہ یک
(بہار عجم)
گارڈ پولیس کانسٹبل۔ (نقش بدیع)

از دحام راہ پیش وپس کردہ
ہر دستہ بزرگان را بمقام کورنش برد
راستہ سے آگے پیچھے کرکے
امراء و خوانین کے ہر گروہ کو
مقام سلام میں لے گئے۔
نظام سرباز ۔ تلنگوں کی
پلٹن۔
ساز فرنگی نواختند: ۔
بینڈ بجایا ۔ انگریزی باجہ بجایا۔
کرنا کشیدند ۔ قرنا پھونکی ۔
مجبرہ ۔ بارجہ لکڑی کا۔
اس کو پکوک بھی کہتے ہیں۔
خیلے بواش وترساں زیخ
گوشم گفت ۔ بہت ہی آہستہ
ڈرتے ہوئے میرے کان میں کہا۔
ستارہ سوختہ ۔ بدبخت۔
سرکردہ ۔ افسر۔
یراق ۔ ساز سامان۔
کیسہ کمر ۔ سنگڑا۔
برآوردہ زمین گزاشت
یہ سب چیزیں اتار کر زمین میں رکھدیں۔
کفشہا کنن ۔ جوتیاں اتار کر۔

برات جیرہ و مواجب معلق ماند
تنخواہ اور راتب کی چٹھی ملتوی رہی۔
یعنی نہ تنخواہ ملی۔ اور نہ راتبہ۔
تصدق سر بندگان اقدس
نرسیدن۔ گویا یہ تنخواہ وغیرہ جو
ملتی ہے۔ حضور کے سر اقدس کا
تصدق ہے یہ ہم کو نہیں ملا۔
ارباب دفتر وجہ مقررہ رقم
بہ تعویق انداختہ اند
دفتر کے حاکموں نے مقرر رقم
تعویق میں ڈال دی۔
خان تُر۔ تُرکا خان۔ تُر قوم بھی ہے
اور معنی بیوقوف اور ناتجربہ کار۔
مستوفی الممالک۔ مستوفی۔
مال کے دفتر کا افسر۔ مستوفی الممالک۔
کل ممالک کے مال کے دفتروں کا وزیر
بازخواست فرمود۔
بازپرس کی۔
دم بخود نہ کشید۔ چپ رہا۔
دم نہ مارا۔
خشک شد۔ یعنی اس کا
خون خشک ہوگیا۔

عملہ خدا ناترس۔ خدا سے بھی
نہ ڈرنے والا عملہ۔ یہی عملہ جلا دی
جو میر غضب کے تحت میں ہوتا ہے۔
چسپیدہ۔ لپٹ کر۔
قاپیدہ۔ چھین کر۔ لے کر۔
ترکہ۔ چھڑی۔
ناخن برآوردند۔ اتنا مارا کہ گوشت
سے ناخن نکال لئے۔
مبالغہ ہے۔ یعنی بہت مارا۔
کندہ و زنجیر۔ کندہ ایک لکڑی
کا لوٹا ہوتا ہے۔ جو قیدی کے پیروں
میں ڈالا جاتا ہے۔
قرا بقرا۔ ایک قسم کا لوہے کا طوق ہے
جو قیدی کی گردن میں ڈالا جاتا ہے۔
"نقش بدیع" میں لکھا ہوا ہے۔ قرہ بقرا۔
کبھی کبھی۔ جہاں تہاں۔ وقتاً فوقتاً۔
زمین ادب بوسید۔ زمین ادب
میں اضافت بادنیٰ ملابست ہے۔
تلتاق۔ حیلہ۔
ایصال حق مدعی۔ مدعی کے
حق کا پہونچانا۔
میان ارباب قلم۔ دفتر والوں میں
توجیہ کردہ۔ چین کر کے۔ تاوان

صفحہ ۹۷
صفحہ ۹۷

باندھ کر۔

توجیہ۔ حاکم کی شادی کا نذرانہ۔ تاوان
نقصان۔ چندہ

محصل ترش روی گراز دندان
محصل۔ سنرا دل۔ گراز دندان۔ جس کے
دانت سور کے سے ہوں۔ محصل کو
گراز دندان کہا ہے۔

قلق۔ دستک۔ محصل کی فیس۔

مستوفی را علاوہ مشتمال سرکیسہ
درست نمود۔ مستوفی صاحب کی
مشت مالی کے علاوہ کیسہ بھی خوب کر دیا
مطلب یہ کہ مستوفی کو مارا الگ اور دستک
الگ لی اور تاوان الگ

غرامت۔ تاوان

زیر جامہ را ملوث کردند۔ انگریزی
سفیر اور ڈاکٹر نے پتلون میں ہگ دیا۔
اسوقت اسلامی بادشاہوں کا
یہی رعب داب تھا۔ اب تو معاملہ
بالعکس ہے۔

کلافہ خوش آمد باز نمودہ۔ یعنی
خوش آمد کی انٹیا کھول کر۔

دم راہ مرا گرفتہ۔ راستہ
کے کنارے مجھے روک کر۔

مثل کنۂ شتر چسپیدہ۔ اونٹ
کی کلی کی طرح لپٹ گیا۔

سرم فارغ نیست۔ مجھے فرصت
نہیں ہے۔

ریش مرا نوی خون بینی۔ میرا
مردہ دیکھے۔

دست رد بسینہ کسی گزاشتن
کسی سے انکار کرنا۔

پُر پاپی شد۔ بہت پیچھے پڑا۔
بہت کہا۔

ول نہ کردہ۔ نہ چھوڑ کر۔

صندوق خانہ۔ خزانہ

بچہ ہا چاشت آمدہ است گفتند خیر
بوا نتر Boyo کھانا آیا ہے؟
ملازموں نے کہا نہیں۔

صفحہ ۷۵

پاشنہ کوب بدو۔ بہت تیزی
سے دوڑ۔

چیز را زود بیار۔ کھانا جلد لا۔

سوختہ۔ جلا ہوا۔ یعنی بہت کالا۔

زرنگ۔ چالاک۔

چار نعل تاختند۔ سرپٹ دوڑا۔
"چار بغل" غلط لکھا ہوا ہے۔

صفحہ

ضراب خانہ ۔ ٹکسال ۔
زرگرخانہ ۔ جہاں سناری کا کام بنتا ہو ۔
جبہ خانہ ۔ اسلحہ خانہ ۔
اگر راہ می بردم کجاست می رفتم
اگر میں جانتا ۔ کہاں ہے تو میں جاتا ۔
آنسو برد ۔ اسطرف لے گیا ۔
دستگاہی دیدم ۔ کارخانہ دیکھا ۔
معیار باشی ۔ پرکھنے والوں کا افسر ۔ صرافوں کا افسر ۔
نقرۂ مغشوش ۔ کھوٹی چاندی ۔
بوتہ آہک استخواں سوختہ
جلی ہوئی ہڈیوں کی چونے کی گھریا ۔ کٹھالی ۔
سُرب ۔ سیسا ۔
تنکار ۔ بالضم ۔ سہاگا ۔
قال گذاشتن ۔ چاندی کو خالص کرنے کے لئے جھاڑی پر رکھنا ۔
شمسہ ریختن ۔ سونے ۔ چاندی کو چرخ دینے کے بعد ریتی میں رکھکر گُلّی بناتے ہیں ۔ اس گلی بنانے کو "شمسہ ریختن" کہتے ہیں ۔
پتک ۔ ہتوڑا ۔ خایسک ۔ چکش آہنگری و زرگری ۔ عربی میں مطراق کہتے ہیں ۔
سندان ۔ اہرن ۔ نہائی ۔ اور دروازہ پر لوہے کی میخیں لگا دیتے ہیں ۔ کنڈی کو اس پر مارا جاتا ہے ۔ تاکہ صاحبخانہ مطلع ہو جائے ۔ اسے بھی سندان کہتے ہیں ۔
گازانبر ۔ سنسی ۔ "از گازانبر گرفتہ" سنسی سے پکڑ کر ۔
چکش ۔ ہتوڑی ۔ پتک اور چکش میں فرق یہ ہے ۔ کہ اول الذکر بڑا ہوتا ہے ۔ اور ثانی چھوٹا ۔ (بہار عجم)
نقش ضرب بالا می آوردند
ضرب کے نقوش کو ابھارتے تھے ۔
صفحۂ طلا ۔ سونے کا پتّر
خاکہ آجر ۔ پختہ اینٹ کا برادہ ۔
خلاص گزاشتن ۔ ناقص سونا ۔ پکھواڑی میں اینٹ کا برادہ اور نمک شور کے ساتھ تہ بہ تہ بچھاکر بھڑکایا جاتا ہے ۔ اسے "خلاص گزاشتن" یا "خلاص نمودن" کہتے ہیں ۔

قیراط - چار جَو کے برابر ہوتا ہے

صرہ می بستند - تھیلی بناتے تھے۔

جِلا - بالکسر - صیقل کرنا - زنگ کی صفائی کرنا۔

دم دھونکنی

کورہ بھٹی

تیمتہ ٹیکہ - زیور ہے

گلچہ - گلچہ دماغ - ناک کی کیل۔

دست بند - موتیوں - یا لعل وغیرہ کی سمرن - جو عورتیں پہنتی ہیں - اور ہتکڑی۔

یارہ وہ زیور جو پاؤں میں پہنا جاتا ہے - خلخال۔

شلّۂ مروارید - موتیوں کی لڑیاں

مَثقَبہ - برما - مثقّبہ دُر خشب - وہ برما - جس سے موتی بیدھے جاتیں۔

حُقّہ - ظروف چوبیں - جس میں موتی رکھتے ہیں۔

دُرج - جسمیں جواہرات رکھے جائیں۔

بازوبند - کُھلی تنی۔

لولۂ تفنگ - بندوق کی نال۔

ماشہ - چٹی - بندوق کی لبلبی

(لغتِ بدیع۔)

دیدبان - بندوق میں دیدبان ہوتا ہے جس سے نشانہ تاکتے ہیں۔

پرہ ہائے چقماق باہم وصل کردہ می چپیدند

پرّہ - پھلکا - چقماق - بندوق کی چاپ یا گھوڑا - یعنی بندوق کی چاپ کو پھلکے ملا کر رکھتے تھے۔

گلّہ - گولی۔

ساچمہ - چھرّا۔

میریختند - ڈھالتے تھے۔

قدّارہ - ایک قسم کی تلوار - جس کا پیپلا چوڑا ہوتا ہے۔

قمہ - آلہ ہے - دوہری باڑھ کا دو بالشت لمبا مثل کٹار کے ہوتا ہے

زاج سرخ - کیس۔

(مولف عذب البیان)

زاج زد - تلوار و خنجر وغیرہ پر بعد صیقل کیس لگایا۔

جوہر و لعاب بالا می آید - جوہر اور لعاب نمایاں ہو جاتے تھے۔ اوبھر آتے تھے۔

قنداق تفنگ درست میشد

بندوق کے کندے درست ہوتے تھے۔

کمان چاچی۔ چاچ۔ توران میں شہر ہے وہاں کی کمان عمدہ ہوتی ہے۔

زہ ابریشم وردوہ۔ تانت اور ریشم کے چلّے۔

صفحہ ۶۷

جعبہ۔ ترکش۔ اور لمبا صندوقچہ جس کا ٹیڑا کیچ آتا ہو۔

صدق۔ غلط ہے۔ صندوق بنائیے۔

سنان وبنان فولادی

فولادی سناں اور بنان نیزہ کا نیچے والا حصہ یہ بھی لوہے کا ہوتا ہے۔

تبرزین۔ ایک قسم کا تبر ہے کہ سپاہی زین میں رکھتا ہے۔

تبر۔ حربہ ہے۔ اور اسکی صورت لکھی جا چکی ہے

ششپر۔ لوہے کا سونٹا سا ہوتا ہے۔ اور اس کا سر کمرک کی طرح کا ہوتا ہے (شش پہلو)

خشت پَراں۔ حربہ ہے۔ چھوٹی برچھی کا سا ہوتا ہے۔ خشت۔ چھوٹا نیزہ جس کے وسط میں حلقہ ہوتا ہے اس میں انگلی ڈالکر دشمن کی طرف مارتے ہیں۔

ژوبین آہنین۔ نیزہ کوچک۔ نیزہ کوچک کہ جس کا سر دو شاخہ ہوتا ہے۔ سراج اللغات ۱۲

حوصلہ ام سر رفت دلخور شدم

میرا حوصلہ تمام ہوا۔ اور دل تنگ ہوا

گفتم چہ عجب دارد ؟۔ میں نے کہا کیا ہرج ہے۔ بھئی! میری باگڈور تو تمہارے ہی ہاتھ میں ہے۔ جدھر چاہے کھینچو۔

کلاہ فرنگی۔ بنگلہ

تصویر تمام قد۔ پورے قد کی تصویر۔

شبیہ نپلیان بناپارتی۔ نپولین بوناپارٹ کی تصویر۔

فرنگیس۔ فرانس

بر آئینہ و پردہ کشیدہ۔ آئینہ اور پردہ پر کھینچکر۔ پردہ۔ کیمرہ۔

قاب طلائی۔ طلائی فریم۔ خانہ آئینہ۔ اور ظرف معروف۔

خلائی غلط لکھا ہوا ہے۔

سایہ۔ اندھیرا۔ جو تصویر میں مصور بناتا ہے۔

روشنی۔ فوٹو گرافر روشنی بھی دکھاتا ہے

رنگ سیر و نیم سیر۔
گہرا اور ہلکا رنگ۔
چورو ک لباس۔ لباس کی
چُنٹ
قلم مو۔ نقاش و مصور کا قلم کہ جس
میں بال لگے ہوتے ہیں۔
پرداز کار آبی۔ پرداز۔ نقاشی
اور تصویر کشی میں اُس اندھیری کو
کہتے ہیں جو مو قلم سے باریک باریک
نقطے دئے جائیں خواہ سیاہی کے
یا اور کسی رنگ کے۔ کار آبی یعنی آبی
رنگ کا کام
بیل۔ بیلچہ۔
خرند۔ "خزند" غلط لکھا ہوا ہے۔
چمن کی روش۔ پٹری۔
دار بست۔ ٹٹی۔ جس پر انگور
کی بیل چڑھائی جاتی ہے۔ پاڑ کو
بھی کہتے ہیں۔ جس پر بیٹھ کر معمار
کام کرتے ہیں۔
قلم می نمودند۔ درست
کرتے تھے۔
پنداشتی اشجار موم اند۔ گویا موم
کے درخت ہیں۔

مچ پیچ۔ دست بند۔
تعارف نمودہ۔ خاطر مدارات
کی تحفہ میں دیا

صفحہ ۷۷

گل زمین۔ قطعہ زمین۔
نہال بار می آید۔ یعنی یہاں
گرم اور سرد ممالک کے درخت
لگ جاتے ہیں۔ بڑھ جاتے ہیں۔
پھل لاتے ہیں۔
فندق۔ مشہور میوہ ہے
سنجد۔ میوہ ہے جو مثل عناب
کے ہوتا ہے۔
انجوجک۔ بفتح اول و سکون نون
چرونجی کی طرح ایک میوہ ہے۔ جو
بھون کر۔ اور نمک چھڑک کر کھایا
جاتا ہے۔
ازگیل۔ بالکسر۔ چاشنی دار میوہ ہی
جو گولر سے مشابہ ہوتا ہے۔
عمل آوردہ ام۔ ای پیدا
کردہ ام۔
بید سادہ۔ مشہور درخت ہی
بید مجنون۔ درخت ہی۔
نشانیدہ ام۔ میں نے لگائی

ہیں۔ میں نے بوئے ہیں۔

ای واللہ می گوید۔ اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے۔

پناہ باد۔ چاندی کا ایک سکہ تھا۔ جو دس شاہی کے برابر رائج تھا۔

از جیب کشیدہ۔ جیب سے نکال کر۔

تراز و زمین زدن۔ ٹال مٹول کرنا۔ انکار کرنا۔

زور آوردہ۔ غالب ہو گئی۔

آجیل۔ گزک۔ نعمت۔ اس میں بہت چیزیں ہوتی ہیں۔ میوہ۔ مٹھائی چنے۔ کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ مغز فندق وغیرہ۔

جائے دوستان خالی۔ دوستوں کی جگہ خالی تھی۔ یعنی افسوس دوست نہ ہوئے۔

نان سنگک۔ ایک بھٹی بنا کر اس میں دو سوراخ رکھتے ہیں ایک میں لکڑیاں سلگا دیتے ہیں دوسری میں چھوٹی چھوٹی پتھریاں بچھا دیتے ہیں۔ جب یہ پتھریاں خوب گرم ہو جاتی ہیں۔ تو اس پر خمیری روٹی پکاتے ہیں۔ اس کو "نان سنگک" کہتے ہیں۔

پنجہ کش قرمز چار تخم پاشیدہ

پنجہ کش۔ خمیری روٹی۔ جس کی وضع ہندوستانی شیرمال کی سی ہوتی ہے۔

قرمز۔ سرخ۔ چار تخم پاشیدہ۔ خشخش۔ سونف۔ کلونجی۔ تل۔ چھڑکے ہوئے۔ اور چار تخم شربت یہ ہیں تخم ریحان۔ کنوچہ۔ بارتنگ۔ اسپغول۔

کرہ۔ مکھن۔

دوشاب۔ راب۔ مگر انگور کے شیرہ کی۔

دوری پنیر لاری۔ اور لار کے پنیر کی تشتری

کوفتہ معلی۔ ایک قسم کے بڑے کوفتے۔ جس میں میوہ اور چاول بھرا جاتا ہے

بز باش۔ بضم اول۔ سالن۔ جس میں ساگ پڑا ہو اور شوربے دار ہو۔ اور اگر گھی کے تار پر ہو تو "قورمہ سبزی" ہے

آب گوشت۔ یخنی

لپہ نخود ریختہ۔ چنے کی دال پڑی ہوئی۔ (اسی یخنی میں)

لپہ نخود پای گوشت انداخت
چنے کی دال گوشت میں ڈالی

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ:۔
لپہ ماش۔ لپہ لوبیا۔ لپہ باقلا نہیں استعمال کرتے۔

لنگری بریانی۔ لنگری پیالہ (بہار عجم) اور بریانی کا پیالہ یا پلیٹ۔

کباب نرگس و لولہ ماہی
نرگسی کباب۔ اور مچھلی کے کباب
"لولہ" کے معنی فارسی جدید میں پٹھے کے گوشت کے لکھے ہیں۔

دُولمہ۔ انگور کے پتے اور کرم کلہ کے پتوں کی پڑیا سی بنا کر اس میں قیمہ۔ چاول۔ آلو بخارا۔ کشمش۔ اور بھنے ہوئے چنے بھرتے ہیں اور ڈوری سے باندھ کر پکاتے ہیں۔ بعض چاشنی بھی دیتے ہیں۔ دوپہر کے کھانے میں کھایا جاتا ہے۔ اور دَلمہ بالفتح وہی جس میں پنیر کا مادہ ڈال کر جمایا جاتا ہے۔ "دُلمہ پیاز" جس میں پیاز بھی ہو۔

کلم۔ کرم کلہ۔

اشکنہ تخم مرغ۔ انڈوں کا شوربہ دار سالن۔

مربائے بالنگو و ترنج:۔
"بالنگو" بھی نارنج کی قسم ہے۔
خیار بالنگ۔ کھیرا۔

زرشک بیدانہ:۔
زرشک مشہور ہے۔

مسقطی۔ مسقط کا حلوا۔

گندنا۔ لہسن۔ جو ملا ہوا بویا جاتا ہے۔ اس کا سبزہ کباب سے کھایا جاتا ہے۔

نعناع۔ ایک قسم کا پودینہ
نعنا۔ غلط لکھا ہوا ہے۔

ترہ تیزک۔ ایک سبزی ہے جو کھائی جاتی ہے۔ عربی میں جرجیر کہتے ہیں۔
تُرُبچہ۔ گول مُولی۔ سیاہ و سفید مثل شلجم کے ہوتی ہے۔
ترب۔ مولی۔

لبلبو۔ بھنے ہوئے چقندر۔ بھاڑ کی بالو۔ یا تنور کی بھوبل میں بھونے جاتے ہیں۔
"فاشین تراش تراش کے کھاتے ہیں۔ مزہ میں شیریں ہوتے ہیں۔

ظروف چینی و کاشی :-
کاشی اور چینی کے برتن -
دست به شکم زدم - پیٹ
پر ہاتھ مارا یعنی پیٹ سہلایا -
صفحہ ۸۷
ای کاش اشتہای فیل
منگلوسی قرض المفسد بگیرم
می آید - کاش ہاتھی کی بھوک
بہ طور قرض میرے ہتّے
لگ جاتی -
قرض المفسدہ کا استعمال
بطور مزاح ہے - قرض الحسنہ - جس
کا دینا ثواب ہے مجھ سے ادا نہ ہو
سکے گا - بطور قرض المفسدہ دو -
اس لئے - کہ جب وہ
وصول نہ ہو گا - تو آخر کار
فساد ہو گا -
دریں حال - کہ اتنے میں
کف دست بوئیدہ
ہتھیلی کو مل کر بو سونگھی - گویا شگون
کیا - کہ کھانا کہاں ملے گا - ملے گا
یا نہیں -

دست جمع آمدہ :-
سب مل کر آئے -
ہمہ تان تشریف فرمائید :-
سب کے سب تشریف لائیے -
باردی و شوخی را بہ کنار
گزارید - ہنسی - مذاق کو ختم
کرکے رکھ دو -
پس خشکہ بند ہا آستین
بالا زدہ - پس ان مفت خورون
نے آستین چڑھا ئی -
خشکہ بند - ایسے شخص کو کہتے ہیں -
جو بے بلائے مہمان کے ساتھ آجائے
میل فرمودند - کھانا کھایا
سرکشیدند - پی گئے - چڑھا گئے -
ڈگڈگا کر پی گئے -
ناشتا - گرسنہ - بھوکا - یعنی بظاہر
ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ نہار منہ
گھر سے نکل کھڑے ہوتے تھے - ناشتہ
نہیں کیا تھا -
زود باشید - جلدی کرو -
آب بکشید بیاورید :-
پانی سے دہوؤ اور لاؤ -

مزد دست نعمت۔ یعنی اس
نعمت کی مزدوری۔ عوض
اگر ساعتی (الخ) اگر ایک گھڑی
بطور خوش طبعی کے بیٹھتا۔ تو پیٹ
بھول جاتا۔
اے کہنہ رند (الخ) او پرانے
بدمعاش لونڈے!...... شرابیے
میں تجھے خوب جانتا ہوں۔ اگر
اس وقت یہ خوب صورت آقا حسین
ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو۔ تو ہرگز یہ
نہ کہتا کہ آؤ کھانا کھاؤ۔ اللہ جانتا
ہے تو کسی نہ کسی سے حیلے بہانے سے
ہم کو ٹال دیتا۔
ہمپائے۔ ہمراہ۔
خوش باش زدن۔ کھانے
کے لئے آواز دینا "صلا زدن"
کا مترادف ہے۔
از سر وا کردن۔ ٹال دینا۔
سر سے بلا دور کرنا۔
دم جلو گرفتم۔ میں نے روکا۔
لودگی مکن۔ مجگت بازی نہ کر۔
لحاف کش۔ بھڑوا۔ عورت و مرد
کو لاکر لٹائے اور ان کو لحاف اوڑھائے

میانجی۔ درمیانی۔
قرمساقی۔ بھڑواپن
صفحہ ۹۷
بے عار شدی۔ بے غیرت ہوا
ہر جا روی ہمین آش و کاسہ است
جہاں جائے گا وہاں یہی کھانا ملیگا
کچکول گدائی۔ دریائی نارجیل
کا آدھا ہوتا ہے۔ دونوں کناروں میں
چھلے پڑے ہوتے ہیں اس میں ڈورا
بندھا ہوتا ہے۔ فقرا ہاتھ میں لٹکائے
بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔
تم نے سنا ہوگا۔ ع
برگ سبز است تحفۂ درویش
اس کی اصل یہ ہے کہ اسی کچکول
گدائی میں۔ ہرا دھنیا۔ یا پودینہ رکھا
ہوتا ہے۔ فقیر دینے والے کو دو تین
پتیاں یہی فقرہ کہکر دے دیتا ہے ؎
حمام بی عرق نخواہد شد+
یہ اس محل پر بولا جاتا ہے جہاں کام کا
نتیجہ اچھا نکلنے والا نہ ہو۔
مرگِ ما۔ قسم ہے۔
یعنی ہمارا مردہ دیکھیے۔
از خر شیطان پائین بیا+

یعنی ضد نہ کر۔
مسئلہ مختلف فیہ۔ ایسا
مسئلہ جس میں اختلاف ہو۔
مقلد لوطی۔ بھروپیا۔
جامع الشرائط۔ جس میں
سب شرطیں پائی جاتی ہوں۔
معمول بہ۔ جس پر عمل کیا گیا ہو۔
شمع ریز۔ اغلام کرنے کا ایک
آسن ہے۔ چت لیٹ کر لڑکے کو اوپر
بٹھاتے ہیں۔
دوغی۔ یہ بھی ایک آسن
ہے۔ لڑکے کو پیٹ لٹا کر اغلام
کیا جاتا ہے۔
اقوی۔ قوی تر۔
احوط۔ بہتر۔
ہرزہ چونہ۔ بیہودہ بک بک
کرنے والا۔
پاچہ ورمال۔ شہدا۔ لچا۔
بے حقیقت۔
زمزمہ نمود۔ آہستہ سے کہا
مین باشی۔ کرنل۔
افسر نظام سرباز۔ سپاہیوں
کی فوج کا افسر۔

بچہ۔ لونڈا۔ لڑکا
شیطان درقفائش زدہ
شیطان نے اس کے پیچھے انگلی کی۔
اس کو ابھارا۔ روانہ کیا۔ قفا زدن
گردن پر مارنا۔
کورشود دوکاندار یکہ مشتری را نشناسد
وہ دوکاندار اندھا ہو جائے۔ کہ
جو گاہک کو نہ پہچانے۔
یعنی معشوق۔ رنڈی وغیرہ اگر
اپنے عاشق کو نہ پہچانے تو وہ اندھی
ہو جائے۔ اُسے پہچاننا چاہئے۔
پسرہ را بہ آن راہ آوردہ
لڑکے کو اس راہ پر لایا۔
کولی ہای بازی گر۔ بھان متی
والے کی کنچنیاں
سجاف دامن کشاں۔
دامن کی گوٹ کھینچتا ہوا۔ یعنی
دامن کھینچتا ہوا۔
سرزدہ رسید۔ بے تحاشا
پہونچا
دیدنی کردہ باشم:۔
ملاقات کر لوں۔
سرش پیش فلان گیر بود۔

وہ اس کا عاشق تھا۔

قلابی۔ نٹ۔ گھٹ۔ کھوٹا۔

تنحنح زدہ۔ کھنکھار کر۔

صفحہ ۸۰

برخود پیچیدہ از جا در رفت

تا و پیچ کھا کر بگڑا۔ خفا ہوا۔

اسناد خود بدیگری من

اپنی ہائی اور پرگنوائی والا معاملہ نکہ

اسناد دادن
اسناد زدن } عیب لگانا۔

سحر خیزی را بوا عجبی خبر دارم

میں آپ کی لونڈے بازی کو خوب جانتا ہوں۔

سحر خیزی۔ کا استعمال عمدہ امور کے لئے بھی ہے۔ اوپر والے فقرہ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ میں آپ کی نماز اور تہجد گزاری سے خوب واقف ہوں۔ طعن سے کہہ رہا ہے۔

زیادہ روی۔ اپنی حد سے زیادہ بڑھنا۔

از خندہ رودہ بُر شدند

مارے ہنسی کے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے

رودہ بر شدن : آنتوں میں بل پڑ جانا۔

طبع چایدہ خنک۔ شیر خشتی داشت :: طبع چائیدہ دارد" لونڈے باز ہے۔

طبع خنک۔ طبع سرد۔ طبع شیرخشتی۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

و برای حسن پرستی الخ

اور حسن پرستی کے لئے محبت کی تختی بغل میں رکھتا تھا۔ ہمیشہ خیال کے ورق پر عاشقی کے نقش کھینچتا تھا۔ اچھی صورت کے مسودے کو زندگانی کے صفحہ پر سرمایہ ناموری جانتا تھا۔ چہرۂ زیبا کے خطوط آرزو کے پردے پر بناتا تھا۔ اور محبوبوں کے زلف و رخسار و ابرو چشم میں رنگ آشنائی بھرتا تھا۔

حویلہ۔ بفتح اول وکسر ثانی۔ خطوط اطراف چہرہ۔ یعنی انسان اور حیوان کی صورت کے وہ خطوط جو مصور مرتبہ اول میں بہ طور حد بست کے کھینچے۔

پردۂ تصویر + وہ پارچہ روغن کیا ہوا جس پر روغنی شبیہ بنائی جاتی ہے۔

صفحہ

طرح کرد - مسودہ کیا۔
لکیریں کھینچیں۔ " بر پردہ تصویر طرح
کرد " کپڑے پر تصویر کا مسودہ کیا۔
لکیریں کھینچیں۔

رنگ زدن - رنگ بھرنا۔

ردِّ آنھا برداشتہ در پے
مدعا آمد : ان کے نشان
قدم پر مدعا کے پیچھے آیا۔ ردِّ کسی برداشتہ
آمدن۔ یا۔ رفتن۔ کسی کے نشان قدم
پر آنا۔ یا جانا۔

صفحہ ۱۸

" ردِ پائش گرفت " اس کے نشان
قدم پہچان لئے

ہر کہ دو طلب باشد :-
جس کسی میں ہمت ہو۔ حوصلہ ہو۔

حسبند - طرفدار

بپائید - نظر میں رکھو۔

پائیدن - نظر میں رکھنا۔
دھیان میں رکھنا۔ کسی طرف سے
آنکھ نہ اُٹھانا۔

تجارت سرم نمی شود :-
مجھے تجارت کرنا نہیں آتی۔ میں تجارت
کرنا نہیں جانتا۔ " سرم نمی شود "
مجھے یہ کام نہیں آتا۔

گفت نشان می دہم یک
باج و نہ دشنام بن و مرا بخر
کہا میں تمہیں بتاتا ہوں ایک بوسہ
اور نو گالیاں دو اور مجھے خرید لو۔

تا شب و روز - رات دن تمہارے
پیچھے رہ کر خدمت کرتا رہوں گا۔

صفحہ ۱۸

اگر پشیمان شوی بما پس بن
اگر ہماری خریداری سے پشیمان ہو
تو ہمیں پھیر دینا۔

گفت رفع رجوع خانہ کوچ شما از
مردم نہ اہل محلہ بیگانہ مشکل سرانجام خواہد شد
جواب دیا۔ کہ پھر تمہاری بیوی کی
خواہشات نفسانی کا رفع کرنا اہل محلہ
سے بمشکل ہو گا۔

خانہ کوچ - جورو - بیوی۔

بخاک سپردہ - دفن کرکے۔

دل خور نشوی - غصہ نہ ہو۔
خفا نہ ہو۔

اعلام کردن - آگاہ کرنا۔

معاملہ راس المال - اصلی سرمایہ

کی خرید و فروخت
خوش بر کجا است :-
یعنی نا دہندہ ہے
مغبون - زیاں کار
از بیش کوتاہ بودہ است
پہلے ہی سے کوتاہ ہے - اگر
دراز ہوتا - تو تم تک نہ
پہنچتا -
دق کردہ - تینگ ہوا -
خبرے مے شدم :-
میں آگاہ ہوتا -
شاہی سوند - قوم ہے -
اموراست - بنائیے -
"اموداست" غلط لکھا ہے -
تخم مرغ نیمرو - نیم برشت
انڈا -
محصل - سزاول
کشتہ چلاو - خشکہ -
تاس کباب - ایک قسم
کے کباب جو تلے اوپر گوشت
رکھہ کر پتیلی میں پکاتے ہیں -
مازندرانی الخ - یعنی مازندرانی
کہ کچا پکا انڈا چاول کے ساتھہ کھاکر ادرکچہ

گوشت کو بجائے کباب کے ہضم کئے
ہوئے تنہا جوش و خروش میں آکر کہا -
کیوں جی! ان لوگوں کا جبّہ کہ جن کو تم
اجازت دے رہے ہو اور جاتے ہیں
ہمارے جبہ سے کچھہ عمدہ اور لمبا ہے -
هزاران قوم ترک -
اویماق قوم ترک -
دست بسینہ اش زدہ پس کرد
انکے سینہ پر ہاتھہ مار کر پیچھے ہٹا دیا - نشستہ
پا ریک شدہ کشادہ قدم بردا
تور فتم - میں دبکے چلا اور لمبے ڈگ
اٹھا کر اندر چلا گیا -
صفحہ ۸۲
دفترکشا - دفتری
قدر - "قدرے" بنائیے -
تھوڑا -
کاغذ فستاقی سفید کاغذ (مصنف ۱۲)
رومی - نیلا کاغذ (مصنف ۱۲)
سہ طبق - تین تاؤ -
خشک آبکی شد - خشک اور
پھیکی ہوگئی -
مرکب از شیشہ بریز - بوتل
سے روشنائی ڈال -

لیقہ را برہم زن۔ صوف کو آپس میں ملا

سیاق دان۔ حسابی۔

دستگاہ خود چیدہ۔ اپنا سامان یعنی کاغذات پھیلائے ہوئے

طبق واصل باقی را کہ دو طرف سرش آن تختہ گرفتہ

کشادہ فردہای حساب داخل را زیر و رو می کرد

واصل باقی کی طبق کو (کہ جس کے نیچے اوپر دونوں طرف تختہ لگا ہوا تھا) کھول کر آمدنی کے حساب کی فردوں کو الٹ پلٹ کر رہا تھا۔

سیاہہ مے نمود۔ مسودہ روزنامچہ کہ جس میں نقد و جنس کی آمدنی لطور اجمال لکھتے ہیں۔

لولہ کاغذ بہ کمر زدہ۔ کاغذ کا مٹھا کمر میں لگائے ہوئے۔

رقم شاہی۔ فرمان شاہی۔

زیر دست۔ نائب

سوادش بردارد۔ نقل کرے

برات۔ چٹھی

ورق طلائی خالص در بشقاب سفال حل نمودہ

بر عنوان فرامین طغرا تعلیقہ میکرد

خالص سونے کے ورق سفالی کی رکابی میں حل کرکے فرمانوں کی پیشانی پر طغرا لکھتے تھے۔

طغرا۔ ایک پیچیدہ خط ہے۔ اس خط سے فرمان شاہی پر القاب وغیرہ لکھتے ہیں۔

ارباب حوائج۔ ارباب حاجات

حوائج۔ حاجت کی (خلاف قیاس) جمع ہے۔ اصمعی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

سیورسات۔ سیورسات باج و خراج رہگذر سلطان و امیر لشکر یعنی رسد و دیگر ضروریات۔

لاکن بخوف ضرب و شتم امین نفس بجکے یا ہائی آید

لیکن امین الدولہ کی گھڑکی جھڑکی مار دھاڑ کی وجہ سے کوئی ایک دم نہیں مارتا تھا۔

بہر کیف از وصول صدور قدرا باب جمع میرسانید

از شلاق شتاق دیوانی خلاص میشد۔

جو کوئی خزانچی کی رسید داخل کر دیتا تھا وہ کچہری کی مار اور جرمانے سے بچ جاتا تھا۔

قبض الوصول ۔ رسید۔

ابواب ۔ زر نذرانہ۔ زر اجارہ اور شادی وغیرہ کے رسوم میں جو رعایا حاکم کو دے

ثلاق ۔ مارپیٹ۔ اور سانٹا۔

شلتاق ۔ جرمانہ۔

جا نشان دادند ۔ جگہ کا پتہ بتا دیا (یعنی بیٹھنے کی جگہ بتائی۔)

درد کسی کشیدن ۔ کسی کی تکلیف کو دور کرنا۔

دانگ ۔ حصہ بخشش ہر چیز۔ اور چھ رتی وزن۔

یرلیغ ۔ فرمان

توقیع و قیع ۔ فرمان و توقیع دستخط شاہی۔

صفحہ ۴۳

سوک می زدم ۔ میں تاکید کر دیتا "سوک زدن" تاکید کرنا۔ ہشیار و خبردار کرنا۔ آگاہ کرنا۔

دراصل (شوک) لوہے کا سوا ہے۔

جیسے گھوڑے کی دم اور بال میں چبھو دیتے ہیں۔ تاکہ وہ جلدی چلے۔

پئین پا می زد ۔ پئین بفتحہ و کسر ہمزہ۔ گھوڑے کی لید طویلہ سے لا کر حمام کے کوٹھے پر ڈال کر پاؤں سے پھیلاتے ہیں۔ تاکہ وہ اچھی طرح سوکھ جائے۔ ادنی درجہ کے لوگوں کا کام ہے۔ مراد یہ ہے کہ بہت ہی مفلوک تھا۔

او بار را کلافہ می کرد ۔ کلافہ سوت کی اٹیا۔ بہت پریشان حال تھا۔ بہت ژدہ حالت تھی۔ کہ زمانے کی کلفت کی اٹیا بنا رہا تھا۔

رخت برگرداں کجا ۔ بھلا کپڑے بدلنے کے لئے کہاں۔

رخت برگردان نہ دارد اتنا مفلس ہے۔ کہ بدلنے کے لئے کپڑے نہیں رکھتا ہے۔

پول سر کیسہ نداشت ایک پیسہ بھی نہ رکھتا۔ غریب تھا مفلس تھا۔

صفحہ

چوب خط او زیر دکان
بقال افتادہ۔ مصنف کتاب
عذب البیان کہتے ہیں کہ "چوب خط"
اس لکڑی کا نام ہے جو دس بارہ
گرہ کی ہوتی ہے۔ جب کوئی خریدار کوئی
چیز خریدتا ہے تو بائع اس پر خط لگا دیتا
ہے۔ ہر خط من بھر کا یا نصف یا جو مقرر
کرے۔ اور بہار عجم اور مصطلحات سے
یہ پتہ چلتا ہے کہ مشتری اوسپر نشان لگاتا
ہے چنانچہ ان کی عبارت یہ ہے "چون
از بقال دصراف بہ وعدہ چیزے بگیرند
برائے حفظ اعداد خطہا بر چوب کشند تا
وقت ادا موافق آن بدہند" بہرحال مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ بقال کا قرضدار رہتا تھا

حجت دہ ریال او ردا لخ)
حجت۔ لین دین کا تمسک۔ یعنی اسکے
دس ریال کے تمسک کو کوئی صراف
دو غاز اور ایک بیتی کو بھی نہ
لیتا تھا۔

خیلے رفیق جان جانی۔
بہت ہی بے تکلف دوست۔

رقم فلانے مسجل شود۔ فلان
کا فرمان تیار ہو جائے۔

طہارت نمودہ۔ استنجا کرکے۔

پشت سر فلان نماز خواندن۔
کسی کے پیچھے نماز پڑھنا۔

از تختۂ **پل دراک**۔ قلعہ شاہی
کے دروازے کے پل تختہ سے

معرکہ۔ اکھاڑا۔ جس مقام
پر بازیگر۔ قصہ خوان۔ بھان متی والا
تماشہ کرے۔

تعلیمی۔ بیراگی۔ مداری۔ کی لکڑی
فیشن ایبل پتلی چھڑی۔ عینک و تعلیمی
و پوتین جیکا جیک نیست۔

روے صندلی نشستہ۔
چوکی پر بیٹھا ہوا۔

حرف مفت مے زد +
واہیات باتیں کرتا تھا۔

بازیگوشی۔ شوخی۔ شنگی۔ لاابالی
پن۔ مسخرہ گی۔

اوستا۔ استاد

دوبرگہ شیراز۔ ایک قسم کا
خوشبودار تنبا کو۔ جس کا پتہ زرد۔
اور کوئی پاؤ گز لمبا ہوتا ہے۔

آب کشیدہ۔ پانی میں
بھگو یا ہوا۔

آب کشیدن :۔ تر بتر کر دینا
غوطہ دینا۔ مثلاً "جا نماز آب کشید"
حوض وغیرہ میں منہ ڈبونا۔ کھنگالنا
"ظرف ہارا آب کشید" برتنوں کو
کھنگال لو۔

بہ سر قلیان پر کردہ۔ چلم میں
بھر کر۔

چار و ور بیر سانیدہ۔
چاروں طرف پہنچا رہا تھا۔ یعنی
پلا رہا تھا۔

مشتریہارا دو پشتہ جمع دید
خریداروں کو دو بڑی صف میں
جمع دیکھا۔ یعنی ہجوم دیکھا۔

ناگاہ الخ۔ ناگاہ کسی رعیت کا گدھا
پیٹھ کا بوجھ اور پالان گرا کر۔ گوز
مارتا سیپوں سیپوں کرتا۔ اس جھگڑے
میں آ گیا۔

شیشکی زدہ بہ طویلہ میرود :۔
خچر وغیرہ گوز مارتا ہوا۔ بھاگتا ہوا۔
طویلہ کو جاتا ہے۔ یا فلاں شخص دشمن
کے خوف سے بھاگتا ہوا جاتا ہے۔

گوش را قلم الخ۔ کان کھڑے کئے
اور دم اٹھاتے ہوئے صف کو چیرتا
پہاڑ تا درمیان میں آیا۔

صفحہ

صفحہ ۱۴۸

تبت و بیت شدند :۔
درہم برہم ہوئے۔

چند تنبل بنگی الخ۔ چند چرسی اور
اور بھنگ پینے والے کاہل جو بت
یا سنڈاس کے پتھر کی طرح جنبش نہ کھا کر
درہم برہم نہ ہوئے تھے یعنی بھاگے نہ
تھے۔ ایک دوسرے پر گرے۔

سنگ چاہ زہل۔ سنڈاس
کا پتھر۔

چارواردار الخ گدھے والا باگ
ڈور لایا اور اس کے سر پر باندھ کر
لے گیا اور ایک گوشہ میں باندھ دیا۔
اور بوری کو آگے رکھکر سُتلی سے سینے لگا۔

بجان شما الخ۔ تمہاری جان کی
قسم بہت بدمزہ تھی۔ کچھ پسند نہ آئی
دل میں جچی نہیں۔

قاپوق۔ چوبی ستون ہے جلوخانہ شاہی
میں نصب کیا جاتا ہے۔ اس کے نیچے
پختہ چبوترا بنا دیتے ہیں۔ مجرم کی یہیں
گردن ماری جاتی ہے۔ یا اوپر سولی
دی جاتی ہے۔

جناب پروفیسر **شادان بلگرامی** نے "حاجی بابا" کی شرح میں اس لفظ کے معنی "ہتھوڑے" کے غلط لکھے ہیں۔

از قاپق بست۔ باندھ کے مارا۔

قاپوق کرد۔ پھانسی دی۔

قاپوق درخواب آمد:۔ بری بری صورت خواب میں آئی۔

سرہائے ترکمان وقزاق الخ کاسک اور ترکمان ڈاکوؤں کے سر کہ جنکی کھال اتار کر اور بھوسا بھر کر اُنکو بوری میں رکھکر لائے اور ڈالے تھے اس سبز کے میدان میں گویا ان کے کلوں کا منارہ بنایا تھا۔

کلہ منار ساخت۔ یعنی کٹے ہوے سروں کو چونہ سے اوپر تلے چنکر منارہ بنایا۔

ہرم بندے۔ فسانہ گو۔ ایک جھوٹا قصہ کہنے والا۔

ہرم بندرست۔ جھوٹا۔ فریبی وعدہ خلافت ہے۔

اول وشت۔ پہلی بُہنی۔ پہلا معاملہ۔ یعنی مجھے پہلی پہل دودہ وغیرہ بیچنے والے کی دُکان ملی۔

کرہ۔ مکھن۔

دلمہ پنیر۔ وہ دہی جس میں پنیر کا مادہ ڈال کر بنایا گیا ہو۔

قیماق۔ بالائی۔

درآب جبسیدہ۔ پانی میں تر کی ہوئی۔

زمستان کفی۔ نمش۔

کفی ساخت۔ نمش بنائی۔

پنیر خنکی۔ وہ پنیر جو باہر سے مشک میں رکھکر آتا ہے۔

ماقوتی۔ شکر وغیرہ کا قوام۔ قوام کی طرح کی ہر چیز۔ (نقش بدیع[۲])

فرنی۔ مشہور ہے۔

بوداده۔ کھلایا ہوا۔ کچا پکا کیا ہوا ایران میں دستور ہے۔ کہ مغز بادام پستہ۔ انجوجک۔ فندق کو کھلاتے ہیں۔ اور کچا پکا کرتے ہیں۔ اور اس میں نمک بھی ملاتے ہیں[۱]۔

بالا رفتہ الخ۔ آگے جا کر بقال کی دکان دیکھی کہ تختہ پر کھڑا ہوا ترازو لٹکائے ہوے اور من دس سیرا اور پنسیری مع جھاڑن کے رکھے ہوے تھا۔ جس وقت کوئی چیز تول کر خریدار کو دیتا

سنخو و بر بیرزے بھر پہونچا

تھا۔ تو تختہ۔ اور پلڑے کو
پوچھتا تھا۔
شکنبہ قورمہ ۔ ایلات میں بکثرت
دنبہ کے حلوان ذبح کرتے ہیں وجہ اس
کی محض کھال ہے کہ اُس کی ٹوپیاں یا
دوسری چیزیں تیار کیجاتی ہیں اُسکے گوشت کو
تھوڑا سا نمک ڈال کر چکتی کے ہمراہ خشک
پکاتے ہیں۔ اب رہی اوجھڑی اس کو
دھو کر اس میں دہی پودینہ۔ نمک اور
دہی قورمہ بھر کر سی دیتے ہیں۔ اور پھر
پکا کر شہر میں فروخت کرنے
لاتے ہیں۔
پارہ نمودہ ۔ پھاڑ کر۔
ٹکڑے کرکے۔
تغار ماست تازہ چرب ۔
تازہ چکنا دہی کا کونڈا۔
میوہ خشک بار ۔ سوکھے اور
خشک میوے۔
جوز قند ۔ حلوچنہ (قسم نشتالو)
کو چیر کر اس کے اندر مغز اخروٹ رکھتے ہیں
اور دونوں کو ملا کر سوکھا ڈالتے ہیں۔
یہ جوز قند ہے
سنجد ۔ ایک قسم کا میوہ ہے۔ جو

عناب کی طرح کا ہوتا ہے
سماق ۔ ایک درخت کا پھل ہے۔
جو اُرہر کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس
کی بھوسی اوتار ڈالتے ہیں۔ اور یہ
ترش ہوتی ہے کباب وغیرہ میں صرف
کیجاتی ہے۔ سماق شکی اچھا ہوتا ہے۔
صفحہ ۸۵
برنج مراغہ ۔ "مراغہ" مقام
کے چاول۔
عنبر بو ۔ چاول کی ایک قسم ہے۔
ساوجبلاغ ۔ نام شہر جو سرحد
عراق و آذربائجان پر واقع ہے۔
علاف ۔ کو ہم کتاب کے شروع
[illegible]
بتایا تھا کہ وہ کس قدر چیزیں بیچتا ہے
اب مصنف کتاب سے معلوم کرلو
تنگ ۔ ت کو پیش سے پڑھو۔
دستہ دار کوزہ۔
آفتابہ لولہ دار ۔ آفتابہ لولہ دار۔
سلخ کردہ ۔ کھال کھینچکر۔
قناره ۔ ایک لکڑی دو ستونوں پر
آڑی رکھی جاتی ہے۔ اس میں نوکدار
میخیں لگی ہوتی ہیں۔ قصاب مسلم دنبہ

صہ

بکرے لٹکاتے ہیں۔ جن کا پیٹ اندر
اور پشت باہر ہوتی ہے۔ یہ اس
لئے کہ پشت پر چربی زیادہ ہوتی ہے۔
اس کو تراش کر ورق اوپر تلے جما دیتے ہیں
یہی قناره۔ آدمی کی سزا دینے
کے لئے بھی ہے۔ انسان کی ایڑی کی
نس چھید کر لٹکا دیتے ہیں

پوست و گوشت چرب
روے دنده را الخ۔
پسلی کے اوپر کے گوشت و پوست
کو ورق ورق کر کے تلے اوپر کر دیا
ہے تاکہ چربی واضح ہو جائے۔ اور
خریدار کی رغبت پیدا ہو۔

صفحہ ۸۶

ساطور۔ چھرا۔
بغدہ۔ لوہے کا آلہ۔ جس سے
گوشت قیمہ کیا جاتا ہے۔
بر تختہ چیده۔ تختے پر رکھے
ہوئے۔

فسان آہن آویختہ
لوہے کی سان لٹکائے ہوئے۔
فسان۔ سان کو کہتے ہیں جس پر
چھری وغیرہ تیز کی جاتی ہے۔

قدرے پیشتر۔ تھوڑا آگے
دوکان میں واؤ غلط ہے۔

سبزی پاے گوشت
ترکاریاں جو سالن میں ڈالی جائیں۔

اسفناخ پالک
شنبلیله۔ میتھی
شویت سویا
لاہی تان روٹی کی تہہ

گرده سماق شلکی پاشیده
سماق شلکی کی بھوسی کا برادہ چھڑک کر
رکھا ہوتا ہے۔
سماق شلکی کا بیان گزر چکا ہے۔

صفحہ ۸۶

سکو ساختہ۔ چبوترا بنا کر۔
سکو۔ چبوترا۔ اور وہ مونڈھے۔
جو دروازے اور پھاٹک پر بنائے
جاتے ہیں اور طویلہ میں ایک بلند مقام
ہوتا ہے جہاں سائیس سوتے ہیں

تغار بزرگ و کوچک در گل گرفتہ
بڑے چھوٹے ناندے مٹی میں جمے
ہوئے۔
چونہ خمیر آرد برابر آورده۔
خمیری آٹے کا پیڑا کاٹ کر۔

وآن یکے بدست پہن نمودہ
وہ دوسرا ہاتھہ سے بڑھا کر
چنگیر بنا کر۔
تا برسنگ زدہ ۔ تا کہ پتھر
پر رکھہ کر
آب کشک مالیدہ۔
دہی کا پانی مل کر
چار تخم پاشیدہ۔
چاروں تخم چھڑک کر۔
سرپا خم شدہ۔ نان بائی
کی اُس ہیئت کا اندازہ کرو جس
وقت کہ وہ جھک کر تنور کے اندر
روٹی لگاتا ہے۔
کہ بہ قامت بچہ دہ سالہ
اتنی بڑی سُرخ خمیری روٹی پکی
ہوئی باہر نکال کر کہ جتنا دس برس
کے بچے کا قد ہوتا ہے۔
بہ روی منبر پلہ پلہ میگذاشت
منبر پر زینہ بزینہ رکھتا تھا۔ ایرانمیں
روٹی رکھنے کے لئے منبر سا بناتے
ہیں۔ اُس کی سیڑھیوں پر روٹیاں
رکھی جاتی ہیں۔
دم راہ افتادہ۔ راستہ میں
پڑی

گونی۔ بوری
پاتیل۔ کڑھاؤ۔ بڑا پتیلا۔
سینی ہاے مسی سفید کردہ
تانبے کی سینیاں قلعی کی ہوئی۔
نقل آب نبات۔ مصری کے
شیرہ کی نقل
روح افزا۔ ایک قسم کی
مٹھائی۔
باقلادہ۔ حلوہ ہے۔ بادام۔
شکر۔ گھی۔ میدہ سے بنایا جاتا ہے۔
پشمک۔ بڑھیا کا کاتا۔
نخودچی۔ چھوٹے نقل۔ الائچی دانے
قرص فوفل۔ ایک قسم کی مٹھائی
ٹکیہ کی طرح ہوتی ہے۔ چھالیہ سے بنائی جاتی ہے
قرص آب لیمو۔ شکر کے قوام
میں لیمو کا عرق ملا کر ڈھالتے ہیں اور پتلے
پتلے ورق کاٹتے ہیں۔
لوزگز نگبین۔ ایران میں ایک قسم
کے جھاؤ کا بڑا درخت ہوتا ہے۔ اس
میں سے گوند نکلتا ہے اور یہ شیریں ہوتا
ہے شکر کا قوام اس گوند میں ملا کر لوز
بناتے ہیں۔

شکرپنیر - ایک قسم کی شیرینی ہے قوام کو جما کر لوز کی طرح ٹکڑے کاٹتے ہیں

درجعبہ پرمودہ - پٹاری میں رکھکر۔

زلو - جونک۔

رنگ - وسمہ۔

حنای جنیث - ایک قسم کی خوش رنگ حنا ہے۔ جو پسی ہوی کریان سے آتی ہے۔

بقم - غالبًا مجیٹھ ہے۔ سرخ رنگ نکالا جاتا ہے۔

عصارہ - آن چہ بفشار دن بیرون آید۔

صفحہ ٨٧

شمّاع - شمعساز - موم بتی بنانیوالا

خرّاط } وہ ہے جو چوبی چیز دل
خراد } کو چرخ پر چھیلتا ہے۔

خراد بھی آیا ہے۔ ظہوری نے نہاد کے ساتھہ قافیہ کیا ہے۔

میانہ قلیان - نیچہ

چوب گلابی - گلابی لکڑی۔

سردبہ - کپی کا ڈھکنا لکڑی کا ہوتا ہے۔ خراط کیا جاتا ہے۔

از دہ تا ہیجدہ - دس سے اٹھارہ تک - یہ قدک کے توپ کی ناپ ہے۔ ایکجگہ اور قدک کے ساتھہ شانزدہ آچکا ہے۔

پیراہن شاہی - غالب یہ ہے کہ نین سکھ ہے۔

دستمال مُشکی - سیاہ رومال

چہلواری - لنکلاٹ - چہل - چالیس وار - گز - چوں کہ چالیس گز کا تہان ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا یہ نام ہوا۔

دوازدہ واری - بارہ گزی - اس کا تہان بارہ گز کا ہوتا ہے۔

دگلہ قلمکار - دگلہ - مچھلی بندر کی چھینٹ ہے اور پارچہ رنگین قدک۔ قلمکار کو ہم لکھہ چکے ہیں۔

پازہری - ایک قسم کا رنگ ہے۔

پیرہنی سفید - سفید کرتوں وار کرتا

بوتہ قرمز - سرخ بوٹی والا۔

بوتہ بادامی - بادامی بوٹی والا۔

شلواری - پاے جامہ بنانے والا کپڑا۔

ہمہ طرح - سب طرح کا - ہر وضع کا

گلوبند - گلے میں باندہنے کا رومال

طاقچہ پوش۔ وہ کپڑا۔ جو طاق
میں بچھانے کے لئے ہوتا ہے چھینٹ
مخمل۔ زربفت وغیرہ کا۔
اس میں جھالر لگی ہوتی ہے۔
گندہ۔ موٹا۔
روے ہم ریختہ بودند۔
ایک دوسرے پر رکھے ہوئے تھے
برک۔ اونی کپڑا ہے۔ خراسان میں
بنایا جاتا ہے۔ اس کا چوغہ اور لبادہ
بناتے ہیں۔
بگرس۔ دورخی بانات
قاش خورجین۔ جھولی سی ہوتی
ہے اس میں پنیر۔ روٹی۔ کلیچے رکھتے
ہیں۔ بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے۔
جسکو ہرنی میں پنہا دیتے ہیں یکا زنجیرہ بھی لگا ہوتا ہے
اکمہ خورجین۔ اکبہ بھی مستعمل ہے
یہ ایک چیز ہے جس میں کپڑے اور اسباب
رکھے جاتے ہیں۔ اور قفل لگا دیا جاتا
ہے۔ پھر گھوڑے کی پشت پر زین سے
ملا کر فتراک کی ڈوری سے باندھ دیا جاتا
ہے۔ گویا ایک قسم کا تھیلا ہے۔
ساق کوتاہ و بلند۔ یعنی چھوٹی
پنڈلیوں والی اور لمبی۔

نخ و کرک۔ یعنی جوراہیں۔ ریشم
کے تار کی اور باریک روئیں کی بنی ہوئی
کرک کو ہم بتا آئے ہیں۔
ابرہ۔ مشہور ہے۔ قبا کا ابرہ یا لحاف
کا ابرہ۔ تھان کے لئے بھی مستعمل ہے۔
مگر ہر تھان کو ابرہ نہیں کہتے۔
خلیل خوانی۔ شال۔ چادر ایسی
جس میں حاشیہ اور بوٹے ہوں۔
ایران میں **شال** جامہ وار۔
رضائی ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہوتی
کہ جس میں آستین نہیں ہوتی ہو۔

باب امیر و فقیر

امیر و فقیر کے لائق۔
زنگ۔ گھنٹی۔ اور مجیرہ کی جوڑی۔
زنگ بست۔ مجیرے کی جوڑی انگوٹھو
میں باندھی۔
چقماق۔ آگ نکالنے کا لوہا
بندوق کی چاپ۔
چقماق زد۔ بجلی چمکی۔
دقاق۔ کندی کرنے والا
سراج۔ زین بنانے والا
چنتائی قلیان۔ حقے
کا تھیلا۔

یخدان ۔ ایک قسم کا ٹرنک
ہے جس میں برف بھی رکھتے ہیں۔ اصل
میں یخدان دو ہیں۔ ایک یخدان ۔
شربت خانہ۔ جس میں اطعمہ۔ اور
حلویات رکھتے ہیں۔
دوسرا۔ یخدان۔ صندوق خانہ۔
جس میں کپڑے رکھتے ہیں۔

صفحہ ۸۸

صفحہ ۸۸

کفش ساغری جستہ۔ سلپی
گرجی۔ دوبندی۔ گیوہ۔ تخت جوراب۔
یہ سب الفاظ لکھے جاچکے ہیں۔
پیبند دوز ۔ جوتے میں پیوند
لگانے والا۔
اتو کش ۔ ایک سکہ ہوتا ہے
اور ایک قصاب کی چھری کی طرح کا آلہ
اس آلے کو گرم کرکے اور گرنٹ
کو شکے پر رکھکر اتو بناتے تھے۔ لکھنؤ کے چوک
میں کئی دوکانیں تھیں مگر اب نہیں ہیں۔
ہم کار شکستہ بند راہ می بردند
اور ٹوٹی پھوٹی ہڈیوں کے جوڑنے کا
بھی کام کرتے تھے۔
وھم الخ زمین کے کسی گوشہ میں
گڑھا کھود کر فصد کھلوانے والے کو اس کے
کنارے بٹھا کر اور تسمہ باندھ کر
فصد کھولتے تھے۔
دست اندر کار می باشند۔
کام کرتے ہیں۔
دست اندر کار کے معنی وزیر۔
نائب۔ شریک اور جانشین کے ہیں۔
مہرہ کش ۔ کتاب میں محصرہ کش
غلط لکھا ہے
شالی کوب ۔ دہان کوٹنے
والا
نان کماج ۔ ایک قسم کی روٹی
جو موٹی اور پھولی ہوتی ہے۔ اور جس
بھٹی میں یہ روٹی پکائی جاتی ہے۔
اس کو بریجن کہتے ہیں۔
سر دست می گردانند۔
ہاتھ پر رکھے بیچتے پھرتے ہیں۔
خشت مال ۔ انٹیں تھاپنے والا۔
کورہ پز۔ پزاوے میں اینٹیں
پکانے والا۔
کورہ آجر پزی ۔ وہ پزاوہ
جس میں اینٹیں پکائی جاتی ہیں۔
کورہ زرگر۔ سناروں کی انگیٹھی جس
میں کھال کی دھونکنی لگا کر دھونکتے ہیں۔

صفحہ
۸۹

بوریہ باف - چٹائی بننے والا
مُذَہب - زراندود کرنے والا۔
کحّال - سرمہ کش۔ آئی۔ ڈاکٹر۔
شانہ بین } گویا یہ بھی رتال ہوتا
شانہ گردان } ہے۔ بکری یا دنبہ
وغیرہ کی شانہ کی ہڈی ہوتی ہے۔ اس
میں خطوط۔ نقش ہوتے ہیں۔ ان
سے لوگوں کے تاریک حالات
پر روشنی ڈالتا ہے
کاروان سرائے گلشن
ایک کارواں سرا کا نام ہے۔
روکار عمارت ہمہ آجُر کاشی
زدہ - عمارت کی روکار پر تمام
کاشی کی اینٹیں لگی ہوئی تھیں۔
پستو - اندرونی کوٹھری۔
بیک رودم - یہ لفظ لکھا جا چکا ہے
درپشت آن الخ - اس کے پیچھے
دور ونزدیک ممالک کا مال ایک
دوسرے پر پڑا ہوا تھا۔ دلالوں کی
جماعت چوہوں کی طرح چاروں طرف
پھر رہے تھے۔ اور سرا کا دربان

صفحہ

نہایت ہی تشخص کے ساتھ پھاٹک پر
ان چوپاؤں اور مال کی حفاظت میں
مشغول تھا۔ جو سرا اور طویلہ میں
تھے سامنے ترازو (تپان) لٹکا کر شکر۔
نیل۔ اور ریشم کی بوریوں کو تول کر
خرید و فروخت کر رہے تھے۔
مکث کردم - توقف کیا۔
ہمانندم الخ - کہ اتنے میں
یزد کا قافلہ پہنچا۔ آگے چلنے والے
یابو کے پہلو اور گردن میں گھونگرو۔
اور گھنٹیاں لٹکی ہوئیں۔ اور اسکے
بوجھ پر دو لکڑیاں ایک دوسرے
پر خمیدہ بندھی ہوئیں۔ اور دوسرے
قاترا و بچے۔ موٹے ٹیلیار اس کے
دہنے بائیں ہانپتے وارد ہوئے
پیلہ ور - بساطی۔ اور
ریشم فروش۔
اسباب خرازی :-
بساط خانہ کا اسباب۔
بہ ذہن خود مظنہ بردہ -
دربان نے اپنے ذہن میں یہ گمان کیا
نسیہ - قرض۔

صفحہ ۹۰

کیف شما کوک است :-
آپ کا مزاج اچھا ہے۔
ہیچ ناخوشی نباشد
آپ صحیح و تندرست ہوں گے۔
غیبت ۔ ضد حضور۔
خویشان مادری :-
ننہال والے عزیز و اقارب۔
معصومہ قم ۔ قم ۔ عراق عجم کا مشہور شہر ہے۔ یہاں حضرت امام رضا کی ہمشیر مدفون ہیں۔ شیعہ فرقہ میں چودہ معصوم ہیں۔ بارہ امام بی بی فاطمہؑ اور آنحضرتؐ ان معظمہ کا شمار معصومین میں نہیں۔ باعتبار تعظیم کہا ہے۔
صفحہ ۹۱
متصل بہ آرزوی دیدارش کتابتہا می فرستادند :-
اس کے دیکھنے کے اشتیاق میں بار بار خط روانہ کرتے تھے
صبیہ ۔ لڑکی۔
خواستگاری کردم :-
یعنی میں نے اپنے لڑکے شادی کے لئے پیغام دیا۔
نامزد شدہ است
منگنی ہو گئی ہے

خطبہ بخوانند ۔ نکاح کردیں۔
بے صدا و ندا عروسی بشود
چپ چپاتے شادی ہو جائے نہ ناچ نہ گانا۔ نہ نوبت۔ نقارہ۔
چند کاغذ ۔ چند خط۔
بسیج شدند ۔ وہ لوگ بہت مصر ہوئے۔ ضد کی الحاح وزاری کی۔
پشت سر و پیش رو چہ خواہند گفت ۔ پیٹ پیچھے اور منہ در منہ کیا کہیں گے۔
بسر علیؑ ۔ قسم ہے۔ جیسے بسر شما۔
این اساس ہر جا برپا شود
یہ بنیاد جہاں کہیں قائم ہو۔ یعنی جہاں کہیں یہ شادی ہو۔
صفحہ ۹۱
بے شما صفائی ندارد
آپ کے بغیر تو کوئی رونق ہی نہ ہوگی۔
دستش بہ دہانش می رسد
دو روٹیاں کھاتا ہے۔ کھاتا پیتا ہے ذرا خوشحال ہے۔
ہم ریش ما الخ ۔ میرے ہم ریف صدر اعظم کے یہاں آنے جانے لگے۔
موشک دوانی نمودہ۔

بدگمانی کی۔ خوب ادھر اُدھر کی باتیں
جڑیں۔

اسنا وخیانت دادند
جھٹ خیانت کا عیب لگادیا۔

حریفان باریافتہ زیر آبش کشیدند۔ یاروں نے قابو پاکر اس
کے کام کو خراب کیا۔ اس کو تباہی
میں ڈالا۔ حساب بے جا میں پہاں

حجت و برات الخ (یہ ظلم تو دیکھیے)
کہ لاکھوں روپیوں کے تمسک اور
چٹھیوں سے بالکل انکار کردیا۔

حاشا زدن۔ انکار کردینا۔

آہ در بساط نہ دارد۔ بالکل
مفلس ہوگیا ہے۔ کچھ نہیں رکھتا ہے

مدتے بس نشستہ۔ ایک
مدت تک پناہ میں بیٹھا۔ ایران میں
بہت سے ایسے متبرک مقام تسلیم کیے
گئے ہیں۔ جو جائے امان ہیں۔ اگر وہاں
کوئی قصوروار جاکر پناہ گزیں ہوجاتا
ہے۔ تو کوئی حاکم۔ بلکہ خود پادشاہ
دست اندازی نہیں کرتا۔ وہ متبرک
مقام یہ ہیں۔ کسی بڑے مجتہد کا مکان
یا محلہ۔ امام زادہ یا امام کا مزار۔
یا کسی اور بزرگ کا مزار۔ یا بڑی مسجد
حاجی بابا میں "بست" آیا ہے اور اس
کتاب میں "بس"۔

روبہ کسے نشان نمیداد۔
بیچارہ کسی کو صورت ہی نہ دکھاتا تھا۔

دستش بہ دم گاوی بند گردانند
کہیں متوسل کردے۔ کچھ قلیل آمدنی
کا سہارا کرا دے۔

اقرار واثق الخ امین الدولہ
نے اقرار کیا ہے۔ کہ کوئی شاہی عہدہ
اس کے لائق ہوا تو میں مقرر کردوں گا۔
مگر ابھی تک اس وعدے نے عملی جامہ نہیں
پہنا۔ قوت سے فعل پر نہیں آیا۔

عزیمت مجرب۔ ایک مجرب
وظیفہ۔ دعا

صفحہ ۹۲

صفحہ ۲

سہ روز گزشتہ الخ تین روز گزرے
کہ دعوتوں کے کھانے کی تکلیف اٹھا
رہا ہوں۔

امشب ہم بالایش ابر
ہم بالائے الم:
آج کی رات اور تکلیف
سہی۔

بد بگزرانید۔ بری طرح بسر کرلو۔ انکسار کے طریق پر ہے۔

۹۳ خاطر مرا زمین می زنی:۔ میری خاطر شکنی کرتے ہو۔

سبک بر داشتہ اید۔ تم نے اتنا ہلکا اور بے وقار خیال کیا۔

دیمہ۔ پے درپے بارش۔ ہندوانہ دیمہ بہترین قسم کا ہوتا ہے۔

قسمہائے مغلظہ۔ بڑی موٹی موٹی قسمیں۔

خوش خوان۔ اچھا پڑھنے والا۔ اچھا گانے والا۔ خوش گو۔ خوشنوا۔

پیشِ من معرفی نمود:۔ مجھ سے تعارف کرایا۔ ملاقات کرائی۔

کہ۔ یکایک۔

یک دو دہن بخوانی۔ دو ایک گیت گاؤ گے۔

ملا عذر ہائے متداول الخ استاد گانے والوں کے سے مروجہ نخرے کرنے لگا۔ میرا سینہ جکڑا ہوا ہے۔ ٹھیک آواز ہی نہیں نکلتی۔ کل کہیں سے سرکہ اور شیرہ کھا لیا تھا۔ کیا کہوں وہ نزلہ حلق پر گر رہا ہے کہ بالکل ٹھنڈا

ہو کر رہ گیا۔ کہانی الگ ہو گئی ہے۔

سکہ می کنند۔ اچھا بنا لیتے ہیں

صفحہ ۹۳

ای واللہ گویند۔ اقرار وحدانیت کریں۔ یعنی یہ کہیں۔ کہ یکتائے روزگار ہے۔ اپنے فن میں کامل ہے۔

کمانچہ۔ ایک قسم کا ساز ہے جیسے سارنگی۔

دمساز۔ آس دینے والا۔

مرارت بخشد۔ تلخی اور بدمزگی بخشے گی۔

آتش داد۔ روغن قاز ملا۔

لعاب مالید،۔ یہ بھی یہی معنی رکھتا ہے۔

بزمین راست شروع و درآمدہ کرد یعنی مقام راست کی زمین پر شروع کیا۔ ’’درآمد کردن‘‘ کے معنی شروع کرنے کے ہیں۔

نیریز۔ نام شعبہ از موسیقی۔

عشاق۔ نام مقام از دوازدگانہ

پنجگاہ۔ موسیقی کا پردہ ہے۔ ’’شعبہ مقام راست۔

نوروز عجم۔ یکی از شعبہ

مقام رہاوی

عراق۔ نام مقام از موسیقی

نوروز عجم۔ یکی از شعبہ
مقام رہاوی

رہاوی۔ نام مقام از دوازدہ
مقام موسیقی

بیات۔ شعبہ از موسیقی۔ اور ایک
طائفہ کا نام۔

شہناز۔ آوازۂ موسیقی

تحریر ہا۔ گٹکریاں

**و محافظت آواز در پستی و بلندی
از خارج الخ** یعنی اونچے اور نیچے
آواز کے بے سرے ہونے سے
محافظت کرتا تھا۔

پرت شدن در خواندن:۔
گانے میں اوج مقام سے بے سرا ہونا

**دو سہ تصنیف کار عمل و اشعار
عاشقانہ بہ طور دستگاہ
حاضرین را خیلی مستفید کرد**۔
دو تین غزلیں گیت اور اشعار عاشقانہ
بہ طور مہارت گائیں جن سے
حاضرین کو بہت فائدہ حاصل ہوا

یعنی محظوظ ہوے۔

بے ہمہ چیز۔ آزادانہ طور پر
بلا کھٹکے۔ بلا خوف تردید۔

گفتم الخ۔ میں نے کہا کہ میں بہ قسم اور
بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ غزل گانے
والوں اور روضہ خوانوں کی کیا مجال ہے
کہ تمہاری مناسبات خوانی کے مقابلہ میں
اس زینہ پر جاکر علم موسیقی میں تمہارے
مثل آگاہی رکھتے ہوں۔

دہن فلان زیاد است۔
کسی کی کیا مجال ہے، کیا قدرت ہے
جو منہ سے بول سکے۔

**چکیدہ ایں کار اید و دیگران
چپیدہ**۔ تم تو اس کام کے آبائی
استاد ہو۔ آقائی۔ نو آموز نہیں۔
اور دوسرے گویئے آتا ہی
نو سیکھیے۔

**بنازم باین خنجر کہ سر آمد ہمہ
سازہاست**۔ واہ رے گلا!
تمام سازوں کا سر آمد ہے۔

ملاذ۔ جائے پناہ۔

السفر وسیلۃ الظفر:۔
سفر فتحمندی کا وسیلہ ہے

فوز عظیم - بڑی فتحمندی
دبوسہ جہاز - جہاز کا تہ خانہ - اور جو اوپر کے کمرے ہوتے ہیں - اس کو عرشہ کہتے ہیں -
بغلہ - ایک قسم کی بڑی کشتی - جو بحیرۂ عرب میں چلائی جاتی ہے -
غراب بادی - جہاز -
بحرایہ متعارف میان خود ہا گرفتہ - آپس میں مشہور کرایہ پر لے کر -
نان پختہ دو آتشہ - ایسی روٹی جو پکنے کے بعد دوبارہ سینکی جائے -
خورد و ریز - اسباب - لنگر کنگھر -
ماشوہ - ایک قسم کی کشتی ہے -
بگارہ - ایک قسم کی کشتی ہے - دجلہ اور فرات میں چلتی ہے اور سمندر کے کنارے سے اس پر بوجھ لاد کر لاتی ہیں
بلم - یہ بھی کشتی ہے - دجلہ - فرات میں چلائی جاتی ہے اور اس پر اسباب بھی لاد کر جہاز تک پہونچایا جاتا ہے -
سنبری - ایک قسم کا کھٹولا - نواڑ یا کپڑے سے بنایا جاتا ہے اور دبوسہ میں لٹکایا جاتا ہے - اس میں مسافر سوتا ہے -
بنا بر خوابگاہ "جو ابگاہ" غلط ہے -
کہ در آن الخ - کہ اسی سنبری میں پانی کی لہروں کی تکان - جو داہنے بائیں سے آتی رہتی ہے تکلیف دہ نہیں -
معلم - کپتان جہاز -
جاشو - جہاز کے اندر کام کرنے والا - ملاح -
ساجن - جہاز کا سارجنٹ -
در خور ممبئی - بمبئی کی کھاڑی میں -
ارکاتی - جہاز جب بندر کے قریب آتا ہے تو ایک ماہر آتا ہے - اس کو لنگر گاہ میں لاتا ہے - اس کو ارکاتی کہتے ہیں - اصل میں ارکاٹ جو ار بحر ہند میں ایک مقام ہے - چونکہ اکثر یہاں کا آدمی ہوتا تھا - اس لئے اس کو ارکاتی کہا گیا -
ارکاتی می آید الخ - ارکاتی آتا ہے اور معلم و ناخدا اور کپتان کے اختیارات (جو اس کو جہاز کے چلانے

اور گردش دینے کے حاصل ہیں سلب کرکے۔ یعنی جہاز کی باگ اپنی قبضہ میں کرکے داہنے بائیں پھیر پھار کر لنگر گاہ پر پہونچا دیتا ہے۔ جیسے ایسا راہنما کہ قافلہ کو کو چہ باغ اور شہر میں لیجا کر مقصد پر پہونچاتا ہے۔

شلک می کنند۔ فیر کرتے ہیں۔ سر کرتے ہیں۔

صفحہ ۹۵

فرضہ۔ کنارۂ دریا۔ جہاں مال تجارت تولا۔ اور محصول لیا جاتا ہے

سرگوشی کردہ۔ چپ کے چپ کے باتیں کہہ کے۔ کان میں کہہ کے

یک بدنہ۔ ایک سمت

شالدہ ریختہ۔ بنیاد ڈال کر۔ شالودہ بھی آیا ہے۔

بالا آوردہ بلند کرکے۔

گودی۔ اس لفظ کی تعریف خود مؤلف نے کر دی۔

استری انجن۔ کارخانے کا نام ہے۔

متوار۔ جنگی جہاز (از فارسی جدید)

لجیم شود۔ خشکی پر چڑھ جائے۔

ٹوٹ پھوٹ جائے۔

لجیم کردن۔ ٹانکے لگانا۔ جہالنا۔ مسی جوش کرنا۔

آفتابہ خرج لجیم شد:۔ لوٹا مسی جوش میں صرف ہوگیا۔ جو پیدا کیا ادنی ضرورت پر صرف ہوگیا

عیب پیدا کند۔ کہیں سے ٹوٹ جائے۔ کہیں سے کوئی جوڑ کھل جائے۔

درآن پردہ الخ۔ اسی گودی میں لے جاکر تختہ اور لکڑی کی درستی اور لوہے کی پتر اور تانبے کی چادر کی (خواہ پیچ کی ہو یا پہلو کی ہو) تبدیلی کر دیتے ہیں۔

تنکہ۔ لوہے تانبے کی چادر۔

صحائف۔ چادریں تانبے وغیرہ کی۔

گندہ آب خن را می کشند۔ تختوں کی درزوں سے جو پانی اندر آجاتا ہے۔ اس گندے پانی کو کھینچ لیتے ہیں۔

خن۔ کشتی کی تہہ۔

شراع دگل۔ مستول کا پردہ

سکان۔ پتوار

سکانی۔ پتوار چلانے والا۔

نشاحن می نمایند - اسباب وغیرہ بھر بھر اکر اور آدمی بیٹھا کر روانگی کے لئے تیار کرتے ہیں -

ضرب خانہ فرنگی - انگریزی ٹکسال -

سامان آتش خانہ - توپ خانہ کا میگزین -

چرخ - پہیہ - بیلن - چکر سکل -

صفحہ ۹۶

جزوکش سینہ ملازمان والا - جزوکش - جزدان - یعنی آپ کا جزدان سینہ

زو بند ہمہ آنہا - اُنہیں تمام استادوں کی بندش - ترکیب - توڑ جوڑ

دست پر - مال دار - امیر -

تاہل - زن خواستن -

اور صاحب عیال و اطفال ہونا -

تملیک - مالک گردانیدن کسی را بر مالے -

نقل ضریح از شیشہ نقرہ وطلا - یعنی لکھنؤ میں ضریح کی نقلیں بہت ہیں - جو چاندی - اور سونے اور شیشے کی ہیں -

طاق کسریٰ - نوشیروان کی تیار کرائی ہوئی مشہور عمارت قدیمہ ہے اس کے نشان ابھی تک باقی ہیں -

طاق گرّا - ایک طاق کا نام ہے - جو پہاڑ پر درمیان کرمان شاہ اور بغداد ہے خانقیہ کے قریب ہے -

یک وجب چوب ستون وتیر و تختہ نیست -

یعنی آصف الدولہ کے امام باڑہ میں بالشت بھر لکڑی صرف نہیں کیگئی ہے - نہ ستون میں - نہ کڑی میں - نہ تختہ میں -

ویرک - چوب ستون -

نقرۂ فنات - خالص چاندی - فنات غلط لکھا ہوا ہے

سی پلہ - تیس زینوں کا -

چہل چراغ سقفی - چھت میں لٹکانے والے جھاڑ -

صفحہ ۹۷

آئینہ ہائے جلبی کلاں در قاب مطلا و مذہب - بڑے جلبی آئینے جو مذہب و مطلا فریم میں ہیں -

جمبیل - علم - نیزہ -

چہل گیسو ۔ اس لفظ کی وجہ تسمیہ
خود مصنف نے لکھدی ہے جو آگے
آتی ہے ۔
نخل ماتم ۔ ایک قسم کی آرائش
جو مردے کے تابوت پہ کی جاتی
ہے ۔ مصرعہ
نخلِ تابوت مرا بیند وشیون نکند ۔
پا منبری ۔ ذاکر کے ساتھ
پڑھنے والے ۔ جو منبر کے نیچے بیٹھکر
پڑھتے ہیں ۔
واقعہ خوان ۔ ایک قسم کے ذاکر
جوئے ہیں حضرت امام حسین رضہ کے
مصائب پڑھتے ہیں ۔
مُلا مقبل ۔ مشہور مرثیہ گو ہیں ۔
بند مرثیہ خوان کلام ملا محتشم
کاشی ۔ مُلا محتشم کاشی کے مرثیہ کے
بند پڑھنے والے ۔
سینہ زن ۔ ماتم کرنے والے
سنگ زن ۔ چھکے بجانیوالے
عزاداری سے اب
چھکی کا رسم اٹھ گیا ۔ لکھنؤ میں
پہلے بہت تھا ۔
نوحہ خوان ۔ نوحہ پڑھنے والے

دہہ محرم ۔ عشرہ محرم ۔
قہوہ بوداده ۔ کھلایا ہوا قہوہ
بھنا ہوا قہوہ ۔
ہل سفید ۔ سفید الائچی
کشنیز مقشر بریان ۔ بھنا
ہوا مقشر دہنیا ۔
قسمی از فوفل ۔ چکنی ڈلی ۔
دست جمع بدعای مستجاب
می خواہند الخ ۔ اکٹھا ہوکر
دعاے مستجاب میں چاہتے ہیں ۔
الہی ۔ خرج حلال ۔ گھوڑا
تیز رفتار ۔ اور دوست موافق اور
حج کے سفر کی توفیق ۔ اور مشاہد مقدسہ
کی زیارت ۔ یعنی مدینہ منورہ جنت البقیع
وعراق وخراسان کی زیارت میسر کر ۔
گفت الخ ۔ گانے والے نے کہا کہ
انشا ۔ اللہ تعالی آپ کا بلبل نطق
چہچہاتا رہے گا اور آپ کا نفس یونہی
گرما گرم رہے گا ۔ آپ نے تو بہت
کچھہ لف ونشر مرتب اور رنگین اور
دل فریب عبارت میرے دربدر مارے
مارے پھرنے کے لئے کچھہ کھلم کھلا ۔ اور
کچھہ بطریق کنایہ میرے دل میں ڈالی

لیکن مجھے معاف فرمائیے۔ اس لئے
کہ میں ابھی تک واجب الهند نہیں ہوا ہوں
(واجب الهند) بطریق مزاح ہے یعنی میرے
اوپر (بیت اللہ) کے سفر کی طرح ہندوستان
کا سفر واجب اور فرض نہیں ہوا ہے۔

صفحہ ۹۸

صفحہ ۹۸

برآتم آمادہ است۔ میرے لئے
موجود ہے۔

پے نخود سیاہ بروم۔ کالے
چنے کے پیچھے میں جاؤں گا۔

بہ خدا الخ خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ
یہ ہندوستان کی ناپائدار دولت ہمارے
یہاں کے برف کے پانی کے ایک شربہ
برابر بہی قیمت نہیں رکہتی وہ وہاں کی
سخت گرمی۔ وہ گرد۔ وہ خاک۔ وہ لُو
کے جہونکے۔ وہ گرم کنوئیں کا پانی۔ وہ
بے مزہ گوشت۔ وہ روٹی (جس میں
خمیر نہیں) وہ ننگ دھڑنگ کالے
کالے مرد۔ اور عورتیں۔ گستاخی معاف!
لنگوٹی بند۔ دہوتی بند۔ (کون بہنہ)
بے ادب۔ جاہل۔ منافق۔ پہر فارسی
زبان نہ سمجہنے والے۔ میں ان سب
سے آگاہی رکہتا ہوں۔ ہاں!

صفحہ ۹۹

رنڈیاں بہڑوے بہت ہیں۔ اور
سستے ہیں۔ مگر وہ صورتیں کہ
دل میں چُبہ ہی تو جائیں۔ بالکل
نایاب ہیں۔

عفوست۔ غلط لکہا ہوا ہے۔
عفوصت (بمعنی کسیلا) بنائیے۔
زبر۔ بالکسر۔ کہر کہرا۔ درشت
خشن۔

مانند خایہ پر ابریشم شیرہ مالیدہ
یہ ایرانی نے آم پر پہبتی کہی ہے
جیسے انڈا۔ کہ اس کے اندر شیرہ ملا
ہوا ابریشم بہرا ہو۔

صفحہ ۹۹

سرکرسی خانہ کوچ الخ۔
چوکی پر چاروں طرف بیوی اور
بچوں کو بٹہایا

بے حال خوابیدم:۔
خوب غافل سوگیا۔ گہری نیند
سوگیا۔

خوردن نہار قلیان۔ ناشتہ
کہانے کے بعد۔

قبل منقل آتش۔ ایک بالشت
بہر کی انگیٹہی لوہے کی گول ہوتی ہے

اس میں زنجیر لگی ہوتی ہے جو گھوڑے
کی زین میں آویزاں کر دی جاتی ہے

پاتابہ۔ شلوار۔ چکمہ۔ مطہرہ
پیچ پیچ۔ جلت قلیان۔ الکمہ
خورجین۔ قاشق خورجین
یہ سب لفظیں لکھی جا چکی ہیں۔

نان لواش۔ ایک قسم کی
روٹی ہے

قاق کلیچہ۔ قاق۔ پتلی گول خمیری
روٹی۔ جس کو تنور سے پکا کر پھر دہیمی
آگ میں سینک کرتے ہیں کھانے کے
وقت ذرا پانی کا چھینٹا دے دیتے ہیں
جس سے بہت نرم ہو جاتی ہے۔ سفر
کے کام میں آتی ہے۔
کلیچہ۔ جسے کلچہ کہتے ہیں۔

پاکش ہارا یرغہ می راندند۔
گھوڑوں کو تیز دوڑا رہے تھے۔

آغور باشد۔ یہ کلام اس
وقت کہا جاتا ہے۔ کہ دور سے
کسی دوست کو آتے جاتے دیکھا
جاتا ہے۔ سامع کہتا ہے:۔
"آغور شما بخیر"

شاہزادہ عبدالعظیم
ایک امام زادہ کا مزار طہران سے
غالباً تین چار فرسخ کے فاصلہ پر ہے
ناصرالدین شاہ نے مزار کے گنبد کو
مذہب کرا دیا تھا۔ طہران سے یہاں
تک ریل بھی جاتی ہے۔ آبادی کو بھی
"شاہ عبدالعظیم" کہتے ہیں۔

قلیان ناشتا مکروہ است
یعنی گرسنہ کے لئے حقہ
مکروہ ہے۔ ضعف قلب
پیدا کرتا ہے۔

چہ طور آب بہ سوراخ موچہا
رفتہ دست جمع بر آمدید
یہ تم لوگ کس طرح اکٹھا ہو کر
نکل کھڑے ہوئے جیسے چونٹیوں
کے بل میں پانی ڈالئے سے چونٹیاں
باہر نکل آتی ہیں۔

گفتم ہنوز نہ ولوہ ؟ میں نے کہا
ابھی تک وہ بچپنے کے اطوار۔ وہ ضدیں
وہ ہٹیں نہیں گئیں۔ بے ڈھنگے گھوڑے
سے نیچے اوتر ورنہ تم سب کے پیر
گھسیٹ کر نیچے کھینچ لوں گا۔ ساری
تمہاری شخصیت۔ اور بانک پنا
اور شیخی خاک ہیں

ملاؤ ہوں گا۔

پر از ندگی۔ بانکپن۔

قیس۔ شیخی۔ اکڑ۔

نہ بجان است نہ بدل۔ دست زور ست۔ یعنی اتنے گھوڑے دشوار تر نا اور نہ جانسی پسندیدہ ہر نہ دل سے بلکہ جبریہ ہے۔

یاحسین۔ یعنی یاحسین کہہ کر گھوڑی سے اتر پڑے۔

تعارف چاق وسلامتی الواب جمع کردہ۔ یعنی مزاج پرسی اور خیر و عافیت کی باتیں کر کے

ہی زدم پکارا۔

زود باش۔ جلدی کرو۔

نان سنگک۔ ایک بھٹی بنائی جاتی ہے اس میں دو سوراخ ہوتے ہیں آدھی میں لکڑیاں جلاتے ہیں۔ آدھی میں پتھریاں بچھاتے ہیں۔ جب وہ گرم ہو جاتی ہیں تو اس میں ایک آلے سے خمیری روٹی کو اندر ڈالتے ہیں۔ جب وہ سرخ ہو جاتی ہے تو لوہے کی سیخ سے نکال لیتے ہیں۔ اس کو نان سنگک کہتے ہیں۔

بہ یاد مولا زدیم۔ علیؓ کی یاد میں کہا یا۔

در اثنای گرز رفتی۔ میں نے راستہ میں ملا محمد صادق کے سینہ پر ٹھوکا مار کر کہا۔ کمو یار چہ وہ بچپن کی بیہودگیاں بھی یاد ہیں۔ برف باری کے زمانہ میں گیند دھڑکے میں تمہارے سر پر کیا مصیبت نازل ہوئی تھی۔ تم نے میرے سر کی ہڈی پر پتھر رسید کیا۔ میں نے بھی تمہاری گردن برف میں ٹھونس ہی تو دی۔ بھوں بھوں روتے لگے۔ خیر پھر دوسرے وقت ملاپ ہو گیا۔ ہم نے تم نے ایک دوسرے کو بوسہ دیا۔ اور لیا۔ ملا محمد صادق نے ہنس کر کہا۔ بھئی! وہ بچپن کا زمانہ بھی کیا تھا۔ نہ کوئی غم نہ فکر کیسی دلچسپی حاصل تھی۔ ماں باپ کی دولت۔ اچھا کھاتے عمدہ لباس پہنتے۔ گہری نیند سوتے۔ بیکار بارے مارے پھرتے۔ قیمتی وقت کو کھیل کود میں کاٹنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہ تھا مگر یہ کہ دونین گھڑی کے لئے (وہ بھی جبریہ) ملا ابراہیم کے یہاں جاکر

پچھ پڑھ پڑھا لیا۔ صرف و نحو رٹ
رٹا لی۔
توپہ بازی۔ کپڑے کی گیند بنا کر
کھیلا جاتا ہے۔ اس کو "توپہ بازی"
کہتے ہیں۔
طپاندن۔ ٹھولنا
شقیقہ۔ یک طرف سر۔
زورکی۔ بطور جبر۔
بشانہ میرزا مسیح تلنگی زدم
میں نے مسیح مرزا کو شانہ پر انگلی مار دی
اور چٹکی لیکر کہا اے فراخ قدم تجھے تمہارے
ذہن مبارک میں ہے کہ عید نوروز کی آمد
کے زمانے میں مدرسے کے میدان میں
جو میں نے تین داؤں تم سے جیتے پھر
جب تم (صفحہ ۱۰۱) برابر ہارتے
ہی رہے تو بہت کھسیانے ہوئے اور
جیتنے والے کو صدہا گالیاں دیں؟
برا بھلا کہا۔ مجھ پر حملہ کر بیٹھے اور
یکایک لڑنے لگے اور اپنے ایک پیر
کو میرے پاؤں میں ڈال کر اور پیچ
کر کے مجھے پٹک دیا۔ اور میری مٹھی
سے روپیہ چھین کر بھاگ گئے۔ میں تمہارے
پیچھے دوڑا۔ تم ملا رضا والے حمام کی

پیچھے کی دیوار پھاند گئے
تلنگی زدن۔ انگلی بھونکنا۔
نشکنجی گرفتن۔ چٹکی لینا۔
شیر خط بازی۔ ایران کے پیسہ پر
ایک طرف شیر بنا ہوتا ہے اور دوسری
جانب ضرب دار الخلافہ جوار تی پیسہ
اوچھالتا ہے اور معین کر لیتا ہے کہ اگر
شیر کی طرف کا رخ گرا تو ہم جیتیں گے
ورنہ تم۔

سہ دست تین داؤں
از تو بردم تجھ سے جیتا
خجل آمدن کھسیانہ ہونا
لنگ یہاں ایک پیر مقصود ہے
سہ روز با ہم قہر بودیم۔
تین روز تک ہماری تمہاری
ناراضگی رہی۔
میانجی شدہ درمیان میں پڑا۔
کدام ہیل بکتف شما خوردہ
کون سا ایسا پیچ تھا کہ تمہارے
شانے پر لگا۔ کہ اس کی تم نے تلافی
نہیں کی۔
تنہ گندہ۔ جسم فربہ۔
کلفت۔ موٹا۔

صفحہ

جثہ من باریک بود۔ میں
اکہرے ڈبل کا تھا۔
باز بہ کنایہ ضرب زدی۔
پھر تمنے میری درپردہ ہجو کردی۔
عادت بالانشینی مسیحائی۔
کنایہ از معشوقی۔
ہموار باش لکد مزن:۔
جس سے مزاح ہو رہی ہے اسکو گھوڑا
بنا دیا۔ یعنی ذرا ہموار رہو۔ لاتیں
نہ مارو!

صفحہ ۱۰۲

بچہ ام اکدر مکن۔ کبھی میرے
"بونڈے" کو ناراض نہ کرو۔
سوگندہاے صد منی الخ بڑی
بہاری بہاری قسمیں دے کر میں
نے ان کو اپنی رفاقت میں اضی
کیا ہے۔
او مثل سابق ارزان الخ۔ وہ
پہلے کی طرح ارزان اور ہر شخص کے ساتھ
پھرنے والا نہیں رہا کہ بے انتہا وعدے
کرلیتا تھا۔ بلکہ بے بلائے ہی سیکڑوں
جگہ جاتا تھا۔ اب تو اس نے ماشاءاللہ
سے وقار اور تمکین کا بڑا بھاری پتھر
اوپر باندھ رکھا ہے اور اپنی پچھلی باتوں

کی تلافی کررہا ہے۔ تم یہ چاہتے ہو کہ
وہ ساتھ آنے سے پشیمان ہو۔ اور میں
کل رات تک اس سے ضرور دیکام
رکھتا ہوں!
کج خلق مشو۔ بگڑو نہیں۔
ہنستے پرسے اکھڑو نہیں۔
لجام سخن را نگہدار:۔
عنان کلام پر نگاہ رکھو۔
صلوٰۃ بفرست۔ درود پڑھو۔

صفحہ ۱۰۲

باربردار۔ متحمل۔
باب السلام۔ دروازے کا
نام ہے۔ ایران میں اور نیز دوسری
جگہ متبرک مقام پر زنجیر لٹکی رہتی
ہے اسکو مس کرتے ہوئے اندر جاتے ہیں
جلو مرکب را بدست بپکشیدیم
گھوڑوں کی باگوں کو ہاتھ سے
کھینچتے تھے۔
کیک۔ پسو
سرناچی۔ سرنا بجانے والا۔
کک۔ یہی کیک۔
چنگ زن۔ چنگ بجانے
والا۔ اور چنگل مارنے والا۔

پشیبن - پشم - اس لفظ کے دو مرتبہ
معنی لکھ جا چکے ہیں۔
خاکروبہ - کوڑا کرکٹ
خاشاک - تنکے وغیرہ
پشکل - مینگنی
رُطیلہ } بالضم - ایک جانور بھونرے
رُتیلہ } اور بھڑ کی طرح کا ہوتا ہے
عراق میں کم اور آذربائجان میں بہت
جس کو کاٹ لیتا ہے وہ مر جاتا ہے
میں نے ایک عربی کتاب
میں دیکھا ہے کہ "رتیلہ" مکڑی کی قسم
ہے جو نہایت زہریلی ہوتی ہے۔
کنہ - کلّی چیچڑی۔
خرمن تار عنکبوت -
مکڑی کا جالا۔
دیوار ہائے نادرست
ٹوٹی دیواریں۔
گویا او بار نجاش آمیختہ
گویا ہزاروں کثافتیں اس کی خاک
میں ملی ہوئی تھیں۔
شپش - جوں۔
کندیم - چیدیم - گرفتیم - کشتیم
کپڑوں کو اتارا - جوؤں کو چُنا - پکڑا

اور چت پٹ کر کے مارا۔
رشک - لیکھ - جوؤں کے
انڈے۔
تراشیدہ - انہی لیکھوں کو دور کر-
رے - عراق عجم کا مشہور شہر ہے۔

صفحہ ۱۰۳

دارالامان - دارالحکومت۔
مثل: لولۂ آفتابہ از نزدیک
پاشش سر از بیرمی شود۔
لوٹے کی ٹونٹی کی طرح پانی دامن کو سینچ کر گرتا ہے
جوئے کندہ - نہر کھود کر۔
جلبشہ گل - گارے کا ردہ۔
ایلی - اطاعت - فرمانبرداری۔
حنفی مذہب - جناب امام
ابو حنیفہ کے مقلد۔
شافعی ملت - جناب امام شافعی
کے پیرو۔

صفحہ ۱۰۴

نمام - چغلخور۔
بار الاغ نمودہ گدھوں پر لاد کر۔
پشت در پشت - نسلاً در نسلاً
خاکریز - خندق - قلعہ کا دمدمہ پشتہ

صفحہ ۳

صفحہ ۴

کوچ انیدن ۔ روانہ کرنا۔
کوچ کرانا۔
فرزوین "فرزین" صحیح نہیں لکھا ہے۔
قلعۂ شیش ۔ نام مقام

صفحہ ۱۰۵

آخرش گردن گزار طناب
اجل و بی نام و نشان زندگانی گردد
آخر کار موت کی رسی میں گردن رکھنے والا اور زندگانی کا۔ بے نام و نشان ہو گیا۔
طناب ۔ خیمہ کی رسی ۔ اور پھانسی
طناب انداختن ۔ پھانسی دی۔
بار سے کمر بقصد خانہ راست کردیم ۔ بہرحال ہم نے گھر جانے کے لئے کمر سیدھی کی ۔ یعنی ارادہ کیا "کمر" کا لفظ کاتب سے رہ گیا ہے۔
پہن دشت را فرا گرفتہ بود ند
جنگل کی وسعت پر قبضہ کئے ہوئے تھے۔

جریب بازی ۔ "پارے" غلط لکھا ہوا ہے ۔ اسی طرح جریب بازی بھی صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ میرے نزدیک "جریدہ بازی" ہے۔ یعنی نیزہ بازی اور نیزہ بازی کے متعلق جو فوجی کام کئے جاتے ہیں۔
قیقاج تفنگ می زدند ۔
گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے منہ پھیر پھیر کر بندوق مار رہے تھے۔
در عین گرمی دو اسپ
گھوڑ دوڑ کی گرما گرمی کی حالت میں۔
زین را خالی کردہ بہ پہلو قائمش بالا می آمدند
زینکو خالی کر کے اور گھوڑے کے پہلو میں کھڑے ہو کر پھر چڑھ جاتے تھے۔
نیزہ را در دست گردش دادہ
نیزہ کو ہاتھوں میں گھماتے ہوئے۔
و بنے راہ پیچ گوش اسپ ...
اور نیزے کو گھوڑے کے کان کی جڑ میں

رکھ کر سر پٹ دوڑاتے ہوئے
گرتی ہوئی میخوں کو اڑا کر
لے جاتے تھے۔

گاہے چپ الخ ۔ کبھی صف بائیں کے
مقابل والی صف پر حملہ کرتے تھے۔
اور آپس میں زور دکھاکے الگ
ہو جاتے تھے اور پھر سند وقتیں پھر کر چھپا کر
والے دشمن پر فیر کر دیتے تھے۔

ہر گاہ ہجوم دشمن ۔ جس وقت
دشمن کا زور ہو جاتا تھا ہمنکا ئی دے کر
راستہ چھوڑ کر داہنے بائیں علیحدہ ہو کر
اور دشمن کو بیچ میں لے کر آتی گولیاں
برساتے اتنی تلواریں مارتے۔ اتنے
تیر سے ہو جاتے تھے۔ کہ جنگی میدان
اُن پر تنگ کر دیتے تھے۔

کوچہ دادن ۔ دشمن کے لئے راستہ
چھوڑ دینا تاکہ دشمن آ جائے پھر اسکو گھیر لیں

زمانی دور دست بگیر رفتہ الخ
کبھی یک سر بہت دور ہو کر ایک تیر کے فاصلے کے بعد اپنے
نشانہ بازی کرتے تھے پھر یکا یک ایک دوسرے
پر حملہ کرنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔

برش ۔ غلط ہے پرش چاہئے۔

تیر رس ۔ ایک تیر کا فاصلہ یعنی جہاں تک تیر جاتا ہو

صفحہ ۱۰۶

بخدان و مفرش ۔ بخدان۔ ٹرنک
ہے۔ جس کو ہم بتا آئے ہیں۔ مفرش بستر
فرش۔ اور وہ چیز جس میں فرش خواب
وغیرہ رکھیں۔

شلاق ۔ سانٹا

شلاق زدہ }
زیر شلاق آورد } سانٹا مارا

ہی نمودہ ۔ (ہی) کلمہ تنبیہ ہے۔ ہنکا کر
(ہے) کی آواز دے کر۔

خرگاہ ۔ بڑا خیمہ۔

چادر زدہ ۔ چھولداری نصب
کر کے۔

خیمہ بالا آوردہ ۔ نمدی
خیمہ تان کر۔

حوض چرم بلغار :—
سابر کا حوض۔
(سابر) ایک قسم کا چمڑا ہے جس
کا سفری حوض بناتے ہیں۔

بروی عرابہ ۔ عرابہ ایک قسم کی
پہیہ دار گاڑی ہے جس پر یہی حوض
چرم بلغار یا کھانے کا کٹھار رکھ کر سفر
میں لے جاتے ہیں۔

پہلویش آتشدان آہنی الخ
اس کے پہلو میں لوہے کا آتشدان
لوہے کی بخاری کی طرح رکھ کر اور
پردہ لٹکا کر گرم کیا
تخماق - میخچو -
بسر کوبی میخ بلند بود - میخ کے
ٹھوکنے میں بلند تھی -
صفحہ ۱۰۷
اُردو بازار - ہر لشکر کے ساتھ
ایک گروہ دوکانداروں کا ہوتا
ہے - تاکہ فوج ضروری اشیاء ان سے
خرید سکے - پڑاؤ پر بازار لگ جاتا ہے -
قول سواران - قول - گروہ -
انبوہ - اور فوج درمیان -
طلایہ برائے گردش چار دور
قدم مے پیمود - طلایہ -
یا طلائع - ایسی فوج جو لشکر کی حفاظت
کرے - اور نیز شہر کی - باقی جملہ کے
معنی ظاہر ہیں -
دست پاپ چکے تو - تمہارا احتراز
ان عورتوں کی طرح ہے کہ جو شوہر کی
بے اجازت سر پر چادر ڈال کر گھر سے
نکل کھڑی ہوں اور جھولے اور گہوارے
میں شیرخوار بچہ کا قنداقہ چھوڑ آئی ہوں -

تنی - ایک طرح کا پالنا -
تنو بھی آیا ہے
قنداقہ - بچہ کو ایک کپڑے سے
باندھ کر جھولے میں ڈال دیتے ہیں
اس کو "قنداقہ" کہتے ہیں -
مہمیز زدہ - ایڑ دے کر -
صفحہ ۱۰۷
ردیف آوردن بے ادبی
اپنے ساتھ ان کو لانا بے ادبی
سمجھتا ہوں -
لاعلاج - مجبوراً -
سر کمند بردہ بستہ - سر کمند
کا بیان تفصیل گزر چکا ہے -
قشو کشیدہ - کھریرا کرکے -
تیمار کشیدہ - گھوڑے کی مالش
ہت پھیری کرکے -
از ہر جا صحبت داشت
ہر قسم کی ہر معاملہ کی باتیں کیں -
بہ امان امام ضامن سپردن
حضرت امام رضا رضؓ کی امان - انکی ضمانت
میں دینا -
کلہ شق - منہ پھٹ -
کشن ناتراشیدن - بے ادب، بدتمیز

دست برد زننده سر گردنہ کوہ
پہاڑ کی چوٹی پر دست برد کرنے والا۔ سرگردنۂ کوہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ "سرگردنۂ دیوار" دیوار کے اوپر کی منڈیر۔

دو گوشہ کلاہ نمدی نبارک خود مثل شاخ بز تیز نمودہ
کلاہ نمدی کے دونوں کونے اپنی چندیا پر بکرے کے سینگ کی طرح نوک دار کیے ہوئے۔

رویش سوار ہی می کرد و یرغہ می راند۔ قاتر پر سوار رہے" کرتا اور تیز دوڑا رہا تھا۔

بابا سر حساب تنہ نہ خوری
میاں! دیکھو خبردار! کہیں دھکّا نہ لگے۔

پا ہای شان لغزیدہ بزمین خوردند
ان کا پیر لغزش کھایا اور زمین پر گرے۔

صفحہ ۱۰۸

رخت و پخت شان اسباب انکا سامان و اماں۔

بنا کرد فحش دادن لگے گالیاں دینے۔

عو عو کنان۔ کتّے کی طرح بھونکتے ہوئے۔

از بالا جستہ ۔ اوپر سے کود کر۔

تشر اصفہانی۔ اصفہانی دھمکی۔ اصفہانی دھمکی دینے اور فقرہ بنانے میں مشہور ہیں۔

بہ زور مے کشم مے برم۔ جبر سے کھینچتا ہوا لے جاؤں گا۔

ہر چہ نابدتر شما را پارہ می کنم
بہت بری طرح تمہارے چھیتڑے اڑادوں گا۔

شش بیستی را خورد کردن
بےحواس ہو جانا۔

دست بسرش نمودند:۔ اس کا سر سہلایا۔ دھیما کیا۔ راضی کیا۔

خیلے دل ما گرفتہ۔ بھئی ہمارا دل بہت گھبراتا ہے۔

زور خانہ و ورزش کردن و

کشتی کردن ۔ کثرت کرنے ۔ اور
کشتی لڑنے کا اکھاڑہ

اندرون دروازہ کہ درآمدم الخ
دروازے کے اندر آیا تو میں نے دیکھا۔
کہ اس مقام کو حمام کی طرح بھٹی میں آگ
روشن کرنے سے گرم کیا ہے۔ چاروں طرف
کے حجرے میں فرش بچھایا ہے درمیانی
سطح کی کوئی ایک بالشت نرم مٹی کو چھلنی
سے چھان کر دیتا کہ کنکریاں وغیرہ نہ رہیں،
پانی چھڑکا تھا۔ پٹھے اور پیر اپنے پہلوان
موچھوں اور داڑھی کو خشخشی کٹائے ہوئے۔
زلفیں ترشی ہوئیں۔ لباس اتارے
ہوئے۔ برہنہ۔ جانگیا پہنے ہوئے۔
اوپر تسمہ اور زنجیریں کمر میں بندھی ہوئیں
چبوترے پر یہ دس بیس پہلوان اپنا
کام کر رہے تھے۔

بکمر بستہ بر صفہ ۔ صحیح ہے۔
کاتب نے جو لکھا ہے وہ غلط ہے

تنکہ ۔ جانگیا ۔

بہمان وزن اہل زور خانہ الخ
اور اسی تال پر اکھاڑے والے ورزش
کر رہے تھے۔

کبادہ ۔ ایک قسم کی کمان ہے۔ جسکو
پہلوان کھینچتے ہیں۔

سر بالا خواہیں سنگ می
گرفت ۔ سر کو پیچھے کی طرف جھکائے ہوئے
بیٹھ کر پتھر اٹھاتا تھا۔

چرخ می خورد ۔ قلابازی
کھاتا تھا۔

نال سنگین بر می داشت
وزنی نال اٹھاتا تھا۔

یکی بہ سر کف دست واژونہ
پا بلند کردہ طاؤس وار میگشت
کوئی سر اور ہتھیلیوں کے بل الٹا دسپیر اوپر
اٹھائے ہوئے مور کی طرح چلتا تھا۔
یہ مشق تو تم نے کہیں ضرور
دیکھی ہوگی۔

شلنگ ۔ ایک جگہ سے
دوسری جگہ پر کودنا۔

پشتک ۔ ورزش ہے۔
ایک آدمی اپنی ہتھیلیوں کو زانو پر رکھ کر
جھک جاتا ہے دوسرا اس کی پشت پر
سے کودتا ہے

شناہی کرد ۔ ڈنڈ پیلتا تھا۔
اور شنا کردن کے معنی پیرنے کے بھی ہیں

شنو کردن بھی آیا ہے

مبل می گرفت الخ ایک مگدر لیتا
تھا اور اسکو ہوا میں اچھال دیتا تھا گر وقت اس
کے قبضہ (موٹھہ) کو ہاتھ میں لے لیتا تھا

یکی سینہ پسر ایستادہ مانِ الخ
کوئی پہلوان سینہ سپر کھڑا ہوا۔ ایک
بوری جس میں بالو بھری ہوئی۔ اور
زنجیر لٹکی ہوئی ہے اس کو دو پہلوانوں
نے پیچھے کھینچ کر چھوڑ دیا اس کے سینہ
پر دھکا لگا۔ مگر پہلوان نے جنبش نہ
کی۔ بالکل نہ ہلا۔ گویا اس کے بدن
نے دھکا ہی نہ کھایا۔ اس کو جھٹکا
ہی نہ لگا۔

صفحہ ۱۰۹

نوچہ ہائے خود را۔ اپنے
پٹھوں کو۔ شاگردوں کو۔
نوچہ۔ نوجوان۔

امروز می خواہم الخ۔ میں اس وقت
چاہتا ہوں کہ کچھ آپ کا ہنر دیکھوں
جواب دیا کہ کوئی مقابلہ کا حریف نہیں
ان نوسکھیوں۔ لونڈوں۔ پٹھوں
سے کیا لڑوں۔ محمد ہاشم نے یہ خواہش
کی۔ کہ اپنے پٹھوں میں سے جس کسی کو
قوی ہیکل۔ رشید۔ سرآمد خیال کرتے
ہوں اس سے ذرا دست بازی کیجئے۔
قبول کر لیا۔ ایک پٹھے کو (جو مثل دیو سفید
تھا) آگے بلا کر۔ باہم ہاتھ ملا کر علیحدہ ہو
ٹیڑھا سیدھا گھات میں ہو کر اس کو لپیٹا۔
اور درخت چنار کی طرح اس کے لنگر کو
اکھاڑ کر۔ سینہ اور سر سے بلند کر کے
زمین پر گرا دیا۔ اور تھوڑا ہلا کر چت
کر دیا اور اگر پہلوان چاہتا تو پہلے ہی
مار لیتا۔

دست بازی۔ کلائی۔ پنجہ گشتی
قمار وغیرہ۔ اور جھوٹ موٹ کی لقمہ
بازی جس کو ہم کہیں بتا آئے ہیں۔

صفحہ

سر دست می زد۔ پہلے ہی
چت کر دیتا۔ مار لیتا۔

قیہ کشیدند۔ فریاد بلند کی۔
مرغ بازی۔ کنکوے بازی۔ کشتی وغیرہ
میں جب ایک ہار جاتا ہے تو جیتنے
والے کے طرفدار دن میں جوش وخروش
ہوتا ہے اور خوش ہوتے ہیں۔
وہ "قیہ" ہے۔

**ارمنی را اہا خلق راح روح
افزا**۔ ارمنیوں (عیسائیوں) کو

روح افزا شراب بنانا۔

رسین ۔ پختہ۔

سبوی گلی نو ۔ دستہ دار
شیاکون ۔

صفحہ ۱۱۰

مصفی خون ۔ خون کی صاف
کرانے والی۔

ملایم طبع ۔ مناسب طبیعت۔

دو سہ دست اندرون
ایک مکان کے اندر دوسرا اور دوسرے کے اندر تیسرا

پیالہ را می زنند ۔ شراب
پیتے ہیں۔

بوی مجلس را می یابد:۔
اگر ذرا بھی اس مجلس کی بو
پا جاتا ہے

ذریات شیاطین ۔ پولیس مین
کانسٹبل ۔ اگر کوئی پرائوٹ
طالب علم پولیس کا ملازم ہو۔ تو
وہ مجھے معاف کرے۔ میں ترجمہ
کرنے پر مجبور ہوں۔

بہ کیسہ در می آرد ۔ یعنی وصول
کرتا ہے۔

در چارسوق بردہ ۔ چوپڑ
کے بازار میں لے جا کر یہاں
ایک عمارت بنی ہوئی ہی اس
میں داروغہ اور عملہ پولیس
ہوتا ہے۔

التزام نوشتہ ۔ مچلکہ
لکھ کر۔

اخذ وجر سنگین ۔ بھاری
رشوت ۔

جنن ۔ خانگی

کولی ۔ رنڈی

وعن می دہند ۔ ساہی دیتے
ہیں۔ نیوتا دیتے ہیں۔

بواسطہ پنہانی ۔ ایک مخفی
خبر رسان سے۔

خوانچہ لوطی بازی ۔ سوانگ
روپ بھرنا۔ نقالی۔

رشکی ماستی ۔ روپ ۔ نقل
سوانگ۔

در می آرند ۔ بناتے ہیں۔
بھرتے ہیں۔

کتخدائی ۔ شادی۔

ہم کفو دین ۔ برابر کا دیکھا۔
یہ دیکھا کہ جو ہماری ذات ہے

صفحہ ۱۱

دہی اُس کی ہم جنس ہمنسب دیکھا

وصلت را قبول کردند ہندی الفاظ استعمال کرتا ہوں۔ سگائی کو قبول کیا۔

حب نبات ۔ مصری کی ڈلی۔

صفحہ ۱۱۱

این بنا را الخ ۔ اس رسم کو (شیرینی خوری) اور لڑکے لڑکی کی نسبت کو (نامزد) کہتے ہیں۔

صحت مخارج حروف ۔ یعنی قرآت کے ساتھ۔

نثار می اندازند ۔ نچھاور ڈالتے ہیں۔

دہ تومان ۔ ل٥ ۔

کابین ۔ مہر۔

پول شیربہا ۔ دودھ پلائی کا روپیہ۔

قنات و ملک ۔ ملک۔ گاؤں قنات کے معنی بالتفصیل لکھے جاچکے ہیں

صداق ۔ مہر

قبالہ ۔ سند تحریر۔

اولیائے دختر ۔ لڑکی کے وارث والی۔

ہلہلہ ۔ عورتوں کا شور و غل۔ شادی کی آفریں۔ مبارک باد۔

طریقہ ۔ منجمین کے نزدیک چاند کے طے کرنے کی مدت ان پندرہ درجوں کی میزان کے انیس درجوں سے لے کر کہ وہ محل ہبوط آفتاب ہے عقرب کے تیسرے درجہ تک کہ محل ہبوط قمر ہے یہ مدت تقریباً ایک شبانہ روز اور دوپہر تک کی ہوتی ہے اسکو طریقہ محترقہ کہتے ہیں اور نہایت منحوس خیال کرتے ہیں۔

تحت الشعاع ۔ چاند ماہ کے آخر میں دو تین روز تک آفتاب کی شعاع کے تحت میں ہونے کی وجہ سے نہیں دکھائی دیتا۔

ایقاع ۔ واقع کرنا۔

مرد و زن می ۔ "می شوند" بنائیے۔

پیر نا مقید ۔ آزاد بوڑھے نوجوانوں کی طرح طبیعت رکھنے والے۔

صفحہ ۱۱۲

مقلد ۔ بھانڈ۔ نقال۔

اساس تقلید پایفتالی کی سامان کی بنیاد قائم

خیمہ شب بازی - کٹ پتلی کے تماشہ کرنے کا خیمہ۔

دست لباس فاخرہ :- قیمتی جوڑا۔

سطل - تانبے کا ڈول۔

کیسہ - کھیسہ۔

سنگ پا - جھانوا۔

رنگ - وسمہ۔

ہر ہفت - آرائش کی سات چیزیں ہوتی ہیں ان کو ہر ہفت کہتے ہیں۔ سرمہ۔ وسمہ۔ سرخاب۔ سفیداب خوشبو۔ وغیرہ۔

ہفت قلم مشاطگی نمودہ ساتوں سنگار کر کے

موراندہ ہن ساختہ - بالوں کو چکنا کر۔ تیل ڈال کر۔

گیس رابافتہ - میدھیاں گوندھکر

طرہ و چتر موی پیشانی بلعاب چسپانیدن - لعاب سے پٹیاں بنا کر۔

سرخاب - گلگونہ۔

سفید آب - پاؤڈر۔

بالائی جبہ افشان پاشین پیشانی پر افشاں چھڑک کر۔

از وسمہ چند جہائی صورت و جنجرہ خال گذاشتہ چہرے اور گلے کے چند مقام پر وسمہ سے تل بنا کر۔

صورت - بمعنی چہرہ۔ اور بمعنے رخسار بھی آیا ہے۔

عرق چین - چھوٹی ٹوپی۔

پولک دوز - ستارے ٹکی۔

ترمہ دوراشرمہ شال جس کے گرداگرد یا نکڑی ہو۔

یا مرواریدمزین - یا موتی مزین ہوں۔

طرہ - منگولہ - اور موی پیشانی۔

تیلسمہ - ٹیکا - چھپکا۔

نچک - مربع چادر ہوتی ہے جو نہایت پر تکلف تیار کی جاتی ہے۔

پستان بند - انگیا۔

پیراہن دوبغلہ - دو گریبان والا کرتہ - عورتوں کے کرتے دو گریبانکے ہوتے ہیں۔

ایلچہ قیتان - ریشمی سوتی چارخانہ

قیطان۔ ریشم اور سوت کی بنی ہوئی ڈوری۔
مفتول۔ کلا بتون۔
چپکن۔ ایک قبا ہے۔ زانو تک کی۔
سایہ کوہی۔ دہوپ چھاؤں
تنبان۔ پائجامہ۔
بند۔ ازاربند
سنجاف۔ الپین۔
تکمہ طلا۔ سونے کی گھنڈیاں۔
چارقد۔ سموسہ کیا ہوا رومال سر پر ڈالتے ہیں۔
برنجک۔ جالی لوٹ۔ اور کریب۔
گلچہ۔ ناک کی کیل۔
گوشوارہ۔ زیور ہے کان میں پہنا جاتا ہے۔
تیہ گوش۔ کان کی لو۔
یارہ۔ کنگن۔
حلقہ۔ چھلا۔
چاچچو۔ موزہ
قنویز۔ ایک قسم کی مضبوط گرنٹ۔

صفحہ ۱۱۳
سجاف سرخود۔ اسی کی گوٹ۔
روبند شبکہ دار۔ جالی دار روبند۔
چنگک زدہ۔ کانٹا لگی۔
حجلہ سے بند ند۔ چھپرکھٹ کی آرائش کرتے ہیں۔
مصحف مجید و آئینہ درمیان نہادہ۔ لکھنؤ میں بھی یہ رسم ہے۔ اس کو آرسی مصحف کہتے ہیں۔
درخانہ برسخے۔ بعض کے گھر میں۔
شب زفاف۔ دولہ دلہن کی مقاربت کی رات۔
گل زر ونقرہ۔ چاندی سونے کے پھول۔
آن نثار بدست مردمے افتد۔ وہ پچھاور آدمی لوٹ لیتے ہیں۔
پدر زن۔ خسر
درحرف زدن فضولی و ازخود سبقت کلام نمی کنند

بات کرنے میں بیہودگی اور خود سے
کلام کرنے میں سبقت نہیں کرتا۔

صفحہ ۱۱۴

صفحہ ۱۱۴

احدی را کہ در جلوس سوائے
دو زانو بنشیند۔ کسی ایک کو کہ سوائے
دوزانو کے اور کسی نشست سے بیٹھے
بے تکمہ انداختہ سر آستین
آستین کی گھنڈیاں ڈالے بغیر۔
بالاپوش۔ اوپر کے پہننے
کا لباس۔
اسراف۔ لکھئے۔ اصراف
غلط لکھا ہوا ہے۔
کنک۔ مار۔

صفحہ ۱۱۵

داماد ہے۔ کاتب نے (دماد)
لکھدیا ہے۔
صحبت مے داشت
باتیں کرتا تھا۔
ہمان جا زانو بہ نہاد
وہیں دوزانو بیٹھ گیا۔
بارے از زینت طواف الخ
بہرحال قبلہ دین کے ملازمت کے
کعبہ کی طواف کی نیت سے احرام
باندھکر ارادت کے توشے اور

راحلہ کے ساتھ اخلاص کے
لباس میں سو گیا۔
راحلہ۔ سواری۔ توشہ
از مناسک طہارت و
دست نماز فراغت کردہ
طہارت کے مناسک اور وضو
سے فراغت کر کے
مناسک۔ حاجیوں کے
عبادات کے مقام مثلاً
قربانی کی جگہ۔ طواف۔ سعی
صفا و مروہ وغیرہ۔
حجر۔ پتھر۔
مصلّےٰ۔ جانماز

صفحہ ۱۱۵

مکبّر۔ تکبیر کہنے والا۔
شبستان کو ہم کہیں بتا
آئے ہیں۔
موظف۔ وظیفہ پڑھنے
والا
پیش رو۔ سامنے۔
صحیفہ۔ سبق پڑھنے والی کتاب
ایرادے جستہ۔ کوئی
اعتراض نکالا۔

اعلے اللہ مقامہ۔ اللہ
ان کا مرتبہ بلند تر کرے۔
بدلائل قاطع الخ۔ عقلی اور
شرعی دلیلوں سے جو کہ قطعی نہیں۔
نکات۔ نکتہ کی جمع ہے۔
باریک بات۔
نسق۔ انتظام۔ طریقہ۔
اقالیم سبعہ۔ ہفت اقلیم۔
باعتبار اگلی تقسیم کے اب ۵ براعظم
پر دنیا تقسیم کی گئی ہے۔
طرف عصر۔ عصر کے وقت
تنخواہ نفیسہ ہر قسم۔ ہر طرح
کا عمدہ مال۔ ہم تنخواہ کو صرف
اجرتِ ملازمت کے معنوں میں استعمال
کرتے ہیں۔ ایران میں ہر قسم کی جنس اور
مال کے لئے مستعمل ہے۔
بدم دروازہ۔ پھاٹک پر۔
دروازے کے آستانے پر۔
بہ عنف۔ سختی سے۔
زور سے۔
سودا ایش دید۔ اسکا سودا
(مال) دیکھکر۔ ملاحظہ کرکے۔
راس المال ہمین ست

یہ تو میری خرید کی قیمت ہے یعنی جس
قیمت پر میں نے خریدا ہے وہ آپ کو
بتادی۔ کچھ نفع نہیں لیتا۔
گران مے افتد۔ بھئی یہ تو
مہنگی ہے۔ مہنگی پڑ رہی ہے۔
بازرگانی را می تراشید
لگا دکانداری کرنے !۔
یعنی حضور اس میں تو مجھے بہت
نقصان ہوجائے گا۔ اصلی قیمت
بھی نہیں آتی۔ مگر اب کروں تو
کیا کروں اس میں تو اعلیحضرت کا بیت حقیر
ہاتھ لگ گیا اب دوسری جگہ اسی بیچ سکتا ہی نہیں

صفحہ ۱۱۶

بہ مدارا حرف مے زد۔
نرمی سے گفتگو کرتا تھا۔
در تعیین نرخ تکرار بالا و پایین
مے کرد۔ بھاؤ کے مقرر
کرنے میں جو کمی بیشی کرتا تھا۔
جو نرخ کا اُتار چڑھاؤ کرتا
تھا۔
اموال را زیر و رو۔ مال کی
اُلٹ پلٹ۔ دیکھ بھال۔
سوزندان۔ سوئیاں رکھنے کا

صفحہ

خانہ۔

قاب آئینہ خاتم بندی
خانہ آئینہ جس پر منبت کا نقاشی کا کام ہو۔

قدان۔ وہ شمشیر جس کا پھپلا چوڑا ہو۔

شیشہ آلات۔ غالب یہ ہے کہ ایرانی شیشۂ آلات نہیں بولتے۔ "بلور آلات" کہا کرتے ہیں۔

صفحہ ۱۱۷

بہ کار شاہ نمی آید:۔ ہمارے کام کا نہیں۔

بلاگردان تو گردم۔ میں تمہارے قربان جاؤں۔

در دست شوم الخ۔ مجھ برگشتہ اقبال۔ بدبخت۔ فلک زدہ۔ منحوس کے ہاتھ میں (یہ قلمدان) اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ جو ہیں کہ اولیای دولت کی تحویل میں جائے گا۔ پھر دیکھئے گا کیسا پسندیدہ اور مرغوب ہو جائے گا۔ کہ بڑے بڑے بادشاہ اس کی آرزو کریں گے۔

پسرۂ اصفہانی۔ ایک اصفہانی لڑکے نے عجیب حرکت کی۔ ایک جوڑی شالی جوراب کی پادشاہ کے ہات بیچ کر۔ اور ایک اشرفی لے کر ملازموں کے انبوہ کے بیرا ور رہا تھہ کر بیچ سے نکل کر چلتا بنا۔ غائب ہوگیا اب جو بادشاہ اس کو کھول کر دیکھتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ کیڑے کھائی جوراب ہے اس میں تمام سوراخ

صفحہ ۱۱۷

حکم دیا۔ "اس نطفۂ شیطان کو ذرا پکڑ تو لاؤ؟ مجھے دھوکا دے دیا۔" نوکر ادہر آدہر دوڑے۔ جہاں تک اُسے ڈھونڈھا نہ پایا۔ پادشاہ نے آلہ یار خاں کو دکھایا "بھئی! ذرا دیکھنا لوگ ہمارے ہاتھہ ایسا مال بیچتے ہیں!"
آلہ یار خاں بولے "ظل اللہ! ہمیں دے دیجئے۔ ہم اس کی دوگنی قیمت دیں گے۔" فرمایا۔ "نہیں! میں تو اس کو اپنے پاس رکھوں گا۔ تا کہ پھر دھوکا نہ کھاؤں؟"

بیت زدہ۔ کیڑے کھائی۔

بے چارہ بخاطر نداشت
غریب یاد نہ رکھتا تھا۔

فتوائے معمول بہ ۔ وہ فتوے جس پر عمل در آمد ہو

سرپا گشت ۔ پا پیادہ پھیرا۔

سرپا بایست ۔ کھڑے ہو جاؤ۔ "اسٹینڈ اَپ" اسکول کی سزا۔

بائع ۔ بیع کرنیوالا۔ بیچنے والا۔

سوقلی حرم سرا ۔ حرم سرا کی خواص۔ "سوقلی" محبوبہ کے معنی میں بھی آیا ہے

باب ۔ لائق۔

صفحہ ۱۰۸

زر ہارا بہ نواب ناظر تسلیم مینمود
روپیہ کو نواب داروغہ کو دے دیتا تھا۔

صندوقدار ۔ خزانچی۔

بہار ۔ بنائیے۔ کاتب نے "بہا" غلط لکھدیا ہے

کوہِ البرز ۔ ایران کے شمال میں پہاڑ ہے۔ نقشہ میں دیکھ لیجئے۔

سر از طرہ فرا ترکشید:۔ پیچھے سے بھی بلند ہوگیا۔

تجویف ۔ خالی کرنا۔ دانچہ کہ درمیان چیزے خالی باشد۔

مرور ۔ گزرنا۔

تمازت آفتاب ۔ دھوپ کی گرمی۔ یا آفتاب کی گرمی

آب گشتہ ۔ پگھل کر۔
گستہ غلط لکھا ہے

تختہ بزرگ یخ ۔ برف کے بڑے ٹکڑے۔

ناودان ۔ پرنالہ۔

وہر چہ از ان الخ ۔ اور جو برف کا پانی پرنالہ سے ٹپکا تو وہ جم کر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جیسے ہاتھی کی سونڈ۔

گداختن گرفت ۔ وہ پگھلنے لگی۔

روئے ہوا را گرفتہ:۔ فضا پر قبضہ کئے ہوئے۔

بہمن ۔ خزاں کا مہینہ ہے۔ اس زمانے میں آفتاب برج دلو میں ہوتا ہے۔

دے ۔ یہ بھی خزاں کا مہینہ ہے اسوقت برج جدی میں آفتاب ہوتا ہے

موالید ثلاثہ ۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوان۔

پوست و استخوان ماندہ
ہڈی چمڑا رہ گیا تھا۔ یعنی خشک ہو گئے تھے۔

صفحہ ۱۱۹ **جامہ کہنہ پارسائی**
یعنی درختوں کے جسم میں پارسائی کا پورا نا لباس بھی باقی نہ رہا تھا
بہتر یہ ہے کہ "پارسائی" کی جگہ "پارسالی" پڑھا جائے۔

عرعر۔ سرو کوہی۔

در فکر وابستگان چمن الخ
چمن کے متعلقین (گل بوٹے) کی فکر میں اپنے عنصری پیکر کو ایک سوکھی لکڑی خیال کر رہے تھے۔ اپنی ذات کی سوزنی کے پیرایہ اور اطفال نورستہ (گل وغیرہ) کے بالاپوش کے تہیہ میں صنع کے درزی کی طرف مشغول ہوئے۔

گردیدند۔ سے پہلے لفظ "مشغول" کاتب سے رہگیا اپنی کتاب میں بنا لیجئے۔

کسبہ اشجار الخ۔ بے برگ و نوا درختوں نے (جن کو کاسب سمجھنا چاہیئے) جو سردی کے حوادث کی دستبرد سے بالکل ننگ دھڑنگ

ہو گئے تھے۔ نسیم کی رعایت اور طرفداری کی وجہ سے شگوفہ اور گل کی کلاہ و قبا کے نئے لباس بنانے کا سرانجام کیا۔ (صفحہ ۱۱۹)

خورد و بزرگ معارف ارغوان۔ معارف یاسمین و ارغوان کے چھوٹوں بڑوں نے اطلس کا لباس اپنے شانہ اور شاخ پر ڈالکر غنچہ لب کو تبسم میں کھولا۔

تازہ نہالان گلشن الخ
اور گلشن کے نونہالوں نے اپنے ہم پیشوں میں بازار گلزار کی خودنمائی کے لئے خرمی اور تازگی کے لباس سے اپنے سرو جسم کی آرائش کی۔

للہ۔ کھلانے والا۔ ٹیوٹر۔

دوشیزگان بنات نبات
نباتات کی باکرہ لڑکیاں۔

در نہان خانہ سرد مہری روزگار
زمانہ کی سرد مہری کے خلوت خانہ میں

چادر بہ صحرا زدند۔ جنگل میں جھولداری نصب کی۔

دستہ خوانندہ۔ گانے والوں کا غول۔

تصنیف ہائے کار عمل ایک قسم کا گانا۔
زلال ۔ آب شیریں و صاف۔
امطار ۔ مطر کی جمع ہے۔
باران۔
آتشین ۔ گل سرخ
ازھار ۔ کلیاں۔ زہر واحد۔
ابرار ۔ جمع بار۔ و بتر۔ نیکوکار۔
لولیان ۔ لولی منسوب بہ لول۔ جسکے معنے بے حیائی اور بے شرمی کے ہیں۔ لولی۔ رنڈی۔
نافرمان و ہزاران ۔ ہزار۔ گینڈا۔ اور قوم ترک۔
عید نوروز ۔ جس روز آفتاب برج حمل میں جاتا ہے۔ اس روز پارسیوں کے یہاں جشن ہوتا ہے۔ شیعہ فرقے میں اس وجہ سے عید کا دن ہے کہ اسی روز علی کرم اللہ وجہہ کو خلافت ملی تھی۔
برنا ۔ جوان۔
اناث عورتیں
ذکور مرداں۔
اثاثہ ۔ سامان۔ اسباب

رخت۔ متاع۔
خاطر گرفتہ ۔ ملول۔ غمگین۔ افسردہ دل۔
شہر اُردے بہشت + شر کا نب نے غلط لکھا ہے۔ شہر ماہ۔ اُردے بہشت۔ اُرد کے معنی مانند کے ہیں اس مہینہ میں بہار کا خوب زور ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس کا نام اُردے بہشت ہوگیا۔
ورع ۔ پرہیزگاری
مے آفتابی ۔ شراب سرخ و تیز۔
تابہ ماہی ۔ ماہی توا۔ جس میں کباب بھونے جائیں۔
سعی غلط لکھا ہوا ہے۔
نقد عمر گراں مایہ باختہ پیر ہا یعنی ایسے بڈھے جنہوں نے اپنی عمر کے نقد کو ہار دیا۔
ناموس نظام میانہ روی خلائق برباد + مخلوق کی اعتدالی رفتار کی انتظام کا قانون بالکل برباد تھا۔

مہلت پیمائش ولحاظ نیک وبد کنان گرفت
کپڑا ناپنے کی فرصت اور اس کے اچھے برے کی دیکھ بھال جاتی رہی۔ یعنی لوگ یونہی کپڑا لئے جاتے تھے۔ نہ اس کو دیکھتے تھے۔ نہ نپواتے تھے۔

پلاس را۔ موٹے کپڑوں کو صوف کی جگہ اور کرپاس کو قدک کی عوض بیچ رہے تھے۔

سمسار کو ہم شاید بتا آئے ہیں۔ پھر یہاں لکھے دیتے ہیں۔ سیئے ہوئے کپڑے۔ کمخواب۔ اطلس۔ سمور قاقم وغیرہ بیچتا ہے۔

لباس پوسین۔ کہنہ لباس گھسا ہوا لباس۔

ابار کرن۔ کلفت دے کر۔

تقاضائے۔ تہاضے۔ تقاضی غلط لکھا ہوا ہے

شاگرد ارباب۔ حکام امرا کے غلام۔ ملازم۔ نوکر۔

مہلت شانہ زدن اس کو داڑھی میں کنگھی کرنے کی فرصت نہ تھی تو بھلا وسمہ لگانے کا کیا ذکر؟

خیاط از بسیاری الخ۔
درزی قیمتی کپڑوں کی کاٹ چھانٹ اور بخیہ کرنے کی یعنی سینے کی کثرت فرمائش سے بالکل وعدہ خلاف اور اس کا جامہ بہت تنگ ہو گیا تھا۔

"وعدہ خلاف" کے بعد ایک واؤ بنا لیجئے۔

در پائے بیع۔ فروخت کرتے ہیں

سنگ ملامت نہ خورد۔
برا بھلا نہ سنے۔ گالیاں نہ کھائے۔

علاقہ بند۔ پٹوا۔ قیتان وغیرہ بنانے والا۔

دست بہ سینہ میداشت
سینہ پر ہاتھ رکھتا تھا۔ کہ ہائے خدا کیا کروں۔ بافتہ نہیں کہتا ہوں۔

کسے از وحساب نمیبرد
کوئی اس کی پروا نہیں کرتا تھا اسکی

بات کو خیال ہی میں نہ لاتا تھا۔

چلنا ر ذ لکھا ہوا ہے۔ اسکو مینا سا بنا بیچے۔ اور اس کے بعد ایک (؟)

ر بخ ۔ معرب پرنگ۔ پنسل۔

نقل و لوز سر ہم بندی الخ

جعلی نقل اور لوز قالب تان ہیں ڈھالتا تھا۔ بناتا تھا۔ لوز۔ بادام کی مٹھائی۔ سر ہم بندے کو ہم کہیں بتا آئے ہیں۔

یکے گرفت الخ ادہر ایک نے لیا۔ ادہر دوسرے نے چیخنا شروع کیا۔ کہ "ارے ہمیں دے !" اور بقال کو ذلیل کرنا شروع کر دیا۔

محصلان ۔ سزاول۔

پیش روے زدند ۔ منہ در کہتے تھے۔ اور یہ بہی معنی ہو سکتے ہیں کہ منہ پر مارتے تھے۔

خشک بار ۔ سوکہا میوہ۔

پول دادگان چند ماہ پیش الخ

وہ لوگ جنہوں نے پیشگی روپیہ دیدیا تھا۔ وہ ان پیشہ وروں کے جہوٹ کو ایک ایک کر کے بتا رہے تھے

دیکہو تم نے وہ تاریخ مقرر کی تہی اور نہیں دیا۔ پہر تم نے فلان تاریخ کا وعدہ کیا تہا۔ اس میں بہی نثار نہ کیا۔ خیر اب جو وعدہ کر رہے ہو اس تاریخ میں ہم کو دو۔ ورنہ استاد اتم اچہے خاصے گرہ کٹ ہو۔ یا گرہ کٹ کے استاد ہو۔

دوشاب ۔ راب۔

شکر پنیر ۔ مٹھائی۔

عنب الثعلب ۔ مکو۔

با قلاق الخ یعنی لوگ اس وقت حلوا خرید کر لاتے تھے کہ جس وقت دکان دار کو سیکڑوں جان اور ایمان کی قسموں کی چاشنی دیتے تہے۔ بغیر اس کے ملنا دشوار تہا۔

ارد ابہ اسی طرح تلوں کا حلوا بہی نہیں ملتا تہا۔ اور اگر ملتا بہی تہا۔ تو یوں کہ خریدار سیکڑوں ملاقاتوں کی امید کے تل پیش کرتا تہا۔ اس وقت کہیں دوکاندار دیتا تہا۔

سبزی تره وگندنا ۔ خیر یہ تو حلوہ کا حال تہا۔ ترکاریاں۔ ساگ۔ پات گندنا اسوقت ملتا تہا جب کہ خریدار

یہ کہتا تھا۔ کہ "ہمارا امردہ دیکھو؟ ہماری بہتی کھائیے؟ ہمیں گاڑی توپے؟ جو ہمکو ترکاری نہ دے!!

ریش ماتوی خون بہ بینی
ہمارا امردہ دیکھے۔

صفحہ ۱۲۱

ماہی گندین مازندرانی۔
مازندران کی سڑی مچھلی۔

شبکہ فریب۔ فریب کا جال۔

تخم ماکیان۔ مرغی کے انڈے۔

عمان۔ شہر ہی ہے۔ بحر ہی۔

ائمہ بالا پروازی بیمایگان
مفلسوں کی بلند پروازی (اسراف) کی وجہ سے۔

اجیل۔ جنس۔

دلخوری۔ رنج و تکلیف۔

او دیہ پاے گوشت
گوشت کا مصالحہ۔

چون دستور است الخ
ایران میں قاعدہ ہے اگر کوئی شخص پچاس دوست رکھتا ہے تو یہ سب باہم جمع ہوکر۔ یا دو تین یا ایک ایک کرکے اس شخص کے مکان میں مصافحہ اور دین بوسی کے لیے آئیں گے۔ حقہ اور شربت کے بعد ہر ایک کے سامنے سینی یا پلیٹیں۔ تین چار پانچ کہ جس میں مٹھائی۔ نقل۔ شیرمال میٹھے کلچے رکھے جاتے ہیں۔ کچھ کھاتے ہیں۔ اور دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ صاحب خانہ کی بی بی مسلم اور ہاتھ نہ لگی ہوئی چیزوں کو علیحدہ کرلیتی ہے۔ اور ٹکڑوں پارچوں کو علیحدہ۔ پھر جب کوئی آتا ہے تو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور ٹکڑوں۔ پارچوں کو فقرا اور یتیموں اور ایسے بچوں کو جو محتاج ہوتے ہیں دے دیا جاتا ہے۔

نوالی۔ خیراتی۔

مہمانی دوں۔ ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسری کا مہمان ہونا

غریبی۔ مسافرت۔

بومی۔ شہری۔

درپای رفاقت ایشان

صفحہ ۱۲۱

ان لوگوں کی رفاقت میں۔
لاتعد۔ بے شمار۔
یک دست۔ جوڑا۔
قطی شیرینی۔ مٹھائی کی ایک پٹاری۔
چرخہ ریستن۔ چرخہ کاتنا۔
صفحہ ۱۲۲
خورش ہفت سین۔ سات قسم کے ایسے کھانے کہ جن کے ناموں کا پہلا حرف (سین) ہے۔ مثلاً سکباج۔ سلوی وغیرہ۔
شستہ۔ شتہ غلط ہے کاتب نے لکھ دیا ہے۔
سامان شب تحویل زیر سر نہادہ۔ یعنی جس رات آفتاب برج حمل میں جائے۔ اس کا سامان مہیا اور آمادہ کرکے۔
درس و بحث الخ۔ یعنی لڑکوں نے حیا و ناموس کے درس و بحث کو دکھا دا اور ازبر کرتے تھے (ناپریشانی) کے جزودان اور رشتہ بے مہاری کی کتاب زیر بغل رکھ کر۔ اور

بازی کے فعل ماضی اور سیر و تماشے کے مستقبل کو صرف حال خیال کر لیا رخ نور افشاں اور طرح طرح کی آرائش کے ساتھ خود نمائی میں مشغول ہوئے
تقویم نو۔ نئی تقویم۔ سال بھر کے سعد و نحس دونوں کا حساب بنانا۔
بازار کلان تختہ گشتہ۔ بڑا بازار بند ہوکر۔
سودائے ہمہ صنف دربستہ۔ کل پیشہ وروں کے معاملات رک گئے۔
دست مے داد۔ حاصل ہوتی تھی
شاہ خاور۔ مشرق کا بادشاہ یعنی آفتاب۔
شلہ زرد۔ شلہ۔ کھچڑی۔ اور شلہ زرد مزعفر شلہ۔
سمنو۔ حلوا۔ میں سنبک گی شکر سے بنایا جاتا ہے۔
سوہان۔ یہی حلوا سوہن۔
صغار و کبار۔ چھوٹے بڑے۔
مسیر۔ سیر کرنا۔ اور سیر کی جگہ
جوق جوق۔ گروہ گروہ۔
میدان سبزی مقابل ارک

شاہی قلعہ کے دروازے کے سامنے سبزی کے میدان میں۔

خلاع۔ خلعت کی جمع۔

صندوق خانہ۔ توشک خانہ

سیاہۂ پیش۔ اگلی فہرست۔

صفحہ ۱۲۳

درساق پیچیل۔ گٹھری میں لپٹے ہوئے۔

کریاس۔ پادشاہ اور امرا کی ڈیوڑھی میں ایک کمرہ ہوتا ہے اہلِ دربار یا امرا اسمیں اجازت حاصل ہونے کے انتظار میں بیٹھتے ہیں۔

جیغہ } دونوں طرح آیا ہے۔
جیقہ } ایک قسم کا مرصع ہوتا ہے جو سر میں لگایا جاتا ہے۔

کمرخنجر۔ ایک چھوٹا خنجر جو کمر میں لگایا جاتا ہے۔

یراق۔ ساز۔

کوردی۔ نیم تنہ۔ ایک چھوٹا کوٹ۔

برازنن۔ لائق۔ کتاب میں "زنن" غلط لکھا ہوا ہے۔

تشریف۔ خلعت۔

سمور مخمل زرمی۔ یعنی کوٹ میں سمور لگا ہوا تھا اور زردوزی کا کام بنا ہوا تھا۔

وصلہ۔ پارچہ۔

محجرہ۔ چار دیواری۔ پتھر کا بنا ہوا احاطہ۔ جالی دار پتھر کی سلوں کا احاطہ۔ کٹھرا۔ (از "پیسا چاپن" مؤلفہ جناب مولوی فرخی صاحب استاد حضور پرنور اعلیحضرت دام اقبالہ)

دریاچہ۔ نہر۔

کلاہ بہ ہوا مے انداختند گویا اپنی ٹوپی فضا میں اچھال رہے تھے۔

حوض مربع و مثمن۔ ایسے حوض جو مربع اور ہشت پہلو تھے۔

روے صفہ۔ چبوترے پر۔ یا دالان پر۔

خمرہ ہاے زر خالص۔ خالص سونے کے مٹکے۔

پہن نمودہ۔ بچھا کر۔

تخت سنگ مرمر تکیہ
ایسا تخت کہ جس میں تکیہ سنگ مرمر کا بنا ہوا لگا ہو۔

کہ ہشت پایہ او الخ۔ کہ اس
کے آٹھون پایہ پری پیکر دیوؤں
کے مجسمہ کے سرپر اور پانچ زینہ
مارپیچ (پرپیچ) شیروں کے قالب
(شیروں کے مجسمے) کو درمیان میں
لئے ہوئے تہے۔

دوازدہ شقہ بر آمن بلند داشت الخ۔ بارہ
شوشہ طلائی (لمبی گلّی سی) باہر
نکلے ہوئے بلند رکہتا تہا۔
کہ ہر ایک پر ایک سونے کی
گڑیا حور کی شکل کی جڑاؤ سامان
زیور وغیرہ پہنے ہوئے کہڑی تہی
کسی کے ہاتہ میں گلدان۔ کسی کے
شمع دان وغیرہ تہا۔

بر سطح بالائے تخت الخ۔
تخت کی سطح پر مخملی مسند تہی۔ جس
میں موتی۔ یاقوت۔ زمرد۔ ہیرے
بڑا ہی جہہ گرہ کی چوڑائی میں چارون
طرف ٹکے ہوئے تہے۔ اور
اس پر گاؤ تکیہ لگا ہوا
تہا۔

مانی فوان اش الخ۔ اس
کے فوارے کا خزانہ ایک سونے
کے بڑے بادیہ میں تہا۔ کہ جسکو
ایک حور کا اسٹیچو (جو زیور۔ اور
رنگین لباس پہنے ہوئے تہی۔)
نہایت عظمت و وقار کیساتہ
سر کو پیچہے کی طرف جہکائے کہڑی
ہوئی اپنے ہاتہون میں لئے
ہوئی تہی۔

صفحہ ۱۲۴

چتر شاہی میل خمدار طلا:۔
شاہی چتر جس میں طلائی خمدار سلاخ
لگی ہوئی تہی۔ سلطنت کے تخت
کے پیچہے سے مسند پر سایہ
ڈال رہا تہا۔

اسباب زبن بلور۔ خلاصہ
بلور کے اسباب۔

بار رفتن۔ شیشہ کا سامان۔
سچی سیپی کا سامان۔

قطعات ظروف مرصع
مرصع برتن۔ ظروف کے ساتہ
قطعات آتا ہے۔

وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر

صفحہ

تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے تمام خیر و خوبی تو تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ پارہ ۳۔ سورہ عمران

سروران قشون - فوجی افسران۔

موش خرما - گلہری اور نیولا۔

باریک شدن - جھک کر۔ دب کر۔

پے سوراخ مے گشتند چوہے کا بل ڈھونڈھتے پھرتے تھے (ڈر کی وجہ سے)

وبضرب الخ - اور عملہ تزک کے سونٹے۔ اور عصا کی ضرب سے

خرند - روش۔

پا در گل خوف بہ نظر آمدند - خوف کی کیچڑ میں ان لوگوں کا پیر نظر آتا تھا۔ یعنی۔ بہت خائف تھے۔

خویشان تاج الدولہ - تاج الدولہ کے عزیز و اقارب "تاج الدولہ" خاص محل کا خطاب تھا۔

اویک مرصع مخمل سیاہ پوشیدہ یہ شاہزادہ سیاہ مخمل کی اچکن پہنے ہوئے تھا۔

تنگ در بر کشیدہ - خوب چست جسم میں پہنے ہوئے۔

آقا محمد اسمٰعیل - شاہی خواص کا افسر تھا۔

قران نیرین بطالع مشتری دیدم - یعنی آفتاب و مہتاب کا۔ قران السعدین دیکھا۔ مشتری ستارۂ سعد ہے۔ نیرین سے مقصود کیکاؤس مرزا اور بہمن مرزا ہیں۔ یہ دونوں شاہزادے ہیں۔

ونشست - اور بیٹھ گیا۔

مردم حاضرین فریاد زدند درباری لوگوں نے آواز دی۔ آغا! میاں محمد اسمٰعیل مصافحہ تو کریں۔ اُس نے جواب دیا۔ میں تو ہر سال کرتا رہا۔ اب طاقت نہیں رہی۔ مگر شاہزادوں کے سامنے تعظیم کرکے عرض کیا۔ اگر اجازت دیجئے تو عید مبارک کردن (کہوں) چوں کہ ایران میں دستور ہے کہ لڑکوں کی پیشانی اور لبوں کے بوسہ لیتے ہیں

تو اس بڈھے مسخرے نے اسس حیلے سے یہی کہنا یہ کیا تھا۔ یعنی کہئے تو بوسہ لوں۔

پیر مرد اسست - بوڑھا ہے۔

دہن دریدن - بڑا منہ پھٹ دلگی باز ہے۔

بحضور اقدس ہم جلو حرف نہ کشیدہ۔ بادشاہ کے سامنے بھی آئی۔ پر نہ چوکا مزاح سے نہ رُوکا۔ یعنی دلگی سے باز نہیں آیا۔

خلاصہ گفتار - قصہ کوتاہ۔

صفحہ ۱۲۵

نہار میل فرمودہ:- ناشتہ کرکے۔

دیہیم تاج

بہ طور کنگرہ۔ کنگرے کے طرز پر۔

سر سجاف دوختہ۔ گوٹ پر ٹکے ہوئے۔

شمشیر قلاب زدہ۔ اس کا مفصل بیان گزر چکا۔

شترا بہ آن۔ اس کا پھندنا شمشیر پر جوہر آب گون۔

ایسی تلوار جس میں نیلے نیلے جوہر تھے۔

بند زرِ خالص۔ یعنی اس کے بند خالص سونے کے تار کے۔

بازو بند۔ بازو پر باندھنے کا ایک زیور ہے۔

دریائے نور۔ مشہور بڑا ہیرا ہے۔

خیلے درشت۔ بہت بڑا۔

پہنچی۔ کلائی پر باندھنے کا زیور۔

دوازدہ شقہ الخ۔ بارہ کنگورے والا جو تین جقہ (اور ہما کے پر کے ساتھ نصب کئے گئے تھے ایک آگے اور دو داہنے بائیں) رکھتا تھا۔ اور ہر ایک میں تین تین نایاب موتی۔ جیسے کبوتر کے انڈے سونے کے تار میں پروئے ہوئے تھے۔

حمائل - تدہی۔

بالاپوش۔ لبادہ = اور کوٹ اور وہ لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جائے۔

مثل شعشعۂ نور شجر طور۔ شجرِ طور کے نور کی شعاع کے مانند۔

گچین - چلو - آگے بڑھو -
شیپور - بگل - ترم -
نفخہ - یک بار دمیدن -
کانہ صور اسرافیل دمید
گویا صور اسرافیل پھونک دیا -
بادبہ نفیر انداخت - نفیر میں
ہوا ڈال دی -
نفس زدہ - آواز دی -
صدای بوق بعیوق میرسانید
اس نے بوق کی آواز عیوق پر پہنچا دی
عیوق - ایک ستارہ ہے -
مانند رعد - کتاب میں رمد
غلط لکھا ہوا ہے -
آتش دور - یعنی آتش بزن -
فیر کرد
جملہ آتش خانہ مذکورہ بالا
سر کردند - یکایک توپوں اور
بندوقوں اور زنبورک سے فیر
ہونے لگے -
صفحہ ۱۲۶
۱۲۶
صفا و جفا پیشہ - یعنی "فراش
صفا پیشہ - اور یساول"
جفا پیشہ -

خانہ شاگرد - گھر کے پلے
ہوئے لڑکے -
حضرات مرجع قلق -
وہ لوگ جن کی خدمت سپرد تھی -
یرمی ہا - یرمی ہا - کہیں
لکھا جا چکا ہے -
تشلک دوہم الخ - دوسرے
فیر نے قبروں کے صد سالہ مردوں
کو فرمان دور باش پہنچا دیا -
در پای نظر - نظر کے
سامنے -
دیباری - کوئی ایک شخص -
قیچی باشی - جلاد دن کا
افسر - میر غضب -
کشیکچی باشی - پہرے
والوں کا افسر -
پیش خدمت باشی -
خواصوں کا افسر -
کہ حضرت بہرام غلام رسید
یعنی بادشاہ پہنچے - کہ جن کا غلام
بہرام ایسا تھا -
ہمگی سر فرود آوردہ الخ -
سب کے سب تعظیم کرتے ہوئے -

دوسری طرف گئے
اورنگ۔ تخت۔ ابد قرار
اس کی صفت ہے۔
بسم اللہ الخ۔ آغاز کرتا ہوں
اللہ کے نام سے اس کی شان
عزیز و جبار ہے
ثانی طارم فلک بود۔
طارم فلک کے مثل تھی۔
معارج۔ معراج کی جمع ہے
نردبان۔
پلہ۔ زینہ۔
پشت بہ بالش تائید رحمانی
دادہ۔ تائید رحمانی کے گاؤ
تکیہ پر پیٹھ لگا کر۔
شمشیر ہم بنام قدرت داور الخ
وہ تلوار جو قدرت خدا کے ہم نیام
اور ایک سیف قضا و قدر زانو میں
لی۔ یعنی زانو سے دبائی۔
بنا کرد بسر پا برخاستہ
در تعظیم فرود آوردن۔
فوارے نے سرو قد کھڑا ہونا آغاز
کیا۔ اور لگا شاہ کی تعظیم کے لئے

سر جھکانے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ
فوارہ چھوٹنے لگا۔ اور اوپر سے
اس کا پانی نیچے گرنے لگا۔

صفحہ

صفحہ ۱۲۷

حوران لعبت الخ۔ اور
تخت سپہر تنویر کی پتلیاں فخر و مباہات
کے ساتھ ناچنے لگیں۔
مرغان بالائے قوائم دیہیم الخ
تخت کے ستونوں پر جو چڑیاں تھیں
انہوں نے باز کیانی۔ اور نسر طائر پر
طعن کے بازو پھیلائے۔
قوائم۔ ستون۔
دیہیم۔ تخت۔ تاج۔ افسر جو بادشاہان
قدیم سر پر لگاتے تھے۔ اور چار
بالش اور چتر۔
نسر طائر۔ نسر دو ہیں۔ ایک
طائر۔ ایک واقع۔ اشکال جنوبی
میں سے ایک شکل جو گدہ کی طرح ہو
نثر طائر غلط لکھا ہوا ہے۔
آئینہ ہائے کلان الخ۔ بڑے
آئینوں نے بادشاہ کی شبیہ کے عکس سے
سطح ایوان پر نور تجلی ڈالا

دست راست ار یکہ ابد پایہ الخ ابد پایہ تخت کے داہنی طرف
پادشاہ کے صلبی چھوٹے لڑکے اور
بائین طرف لڑکیوں کی چھوٹی اولادیں
(نواسے) بڑی قدر و منزلت کیساتھہ
چھوٹے چھوٹے مرصع ساز و اسلحہ
باندھے ہوے صف قائم کئے ہوئے
شرف و عزت کے پاؤں پر کھڑے
ہوے تھے - ان کے پیچھے یوسفخان
گرجی سپر مرصع لئے ہوتے - اور
خسروخان بڑی تلوار - ایک ترکش
وکمان دوسرا شمشیر ایک برزیں
کوئی پتر - کوئی بندوق اور باروت
کی کپی - کوئی قمہ - کوئی چھری - اسی طرح
کسی کے پاس مورچھل - کسی کے ہاتھہ
میں آئینہ و شانہ - کوئی سینی میں کلاہ
کیانی جس میں تقریبًا ایک من تبریزی
جواہرات نصب تھے - کوئی خوانچہ
میں دوسری ضروریات - یہ سب
چیزیں دست سکوت میں لئے ہوئی
برابر کھڑے ہوئے تھے -

مذکورۂ بالا عبارت میں جسقدر
آلات کا ذکر ہے - وہ سب لکھے
جاچکے ہیں -

درکرنائے دمیدند کہ دور دور فتح علی شاہ - یعنی قرنا
میں یہ جملہ پھونکا - گویا قرنا سے یہ
آواز نکلتی تھی کہ دور بر فتح علی شاہ -

ساز فرنگی نواختند
بینڈ بجایا -

صف شاہزادگان الخ
شاہزادوں کی صف جو (راوٹ)
کے قریب نہر کے داہنی طرف
اور عزیزوں کی قطار اس مرتبہ
میں اس کی بائیں جانب متوقف
تھی - رکوع کے ساتھہ تعظیم کرکے
آگے بڑھے اور وسط میں پھر خم
ہوکر اور رسیدہے جاکر نمدی مسند
کے برابر صفہ پر ایک دوسرے
کے برابر کھڑے ہوکر سر جھکایا -

دیوار حجاب - اوٹ - پردہ
کی دیوار

شانہ بشانہ - برابر برابر

محمد ولی مرزا الخ -
محمد ولی مرزا تالار کے جانب قریب
باقی اس سے بائیں تر قطار

قطار ہوتے۔

دُرنا۔ قطار۔

دُولہ گردیدہ۔ خم ہوکر

صفحہ ۱۲۸

وکیل الدولہ انگریز بہادر
وہ شخص جو انگریزی سلطنت کے معاملات
کے وکالت کے لئے معین ہو۔

ایلچی۔ سفیر

ملا باشی۔ مجتہد باشی۔

علماے درخانہ۔ درباری
علما۔

صُفہ۔ چبوترہ۔

از برابر نعال صف شاہزادہ
شاہزادوں کی آخری صف
کے برابر۔

سبل بہ سبل بافت۔
برابر برابر کھڑے ہوتے۔

در پہلوی باشی موصوف
یعنی مجتہد اعظم کے پہلو میں۔

عملہ ملک الموت۔ اسی
میر غضب نسقچی باشی کا عملہ۔

دوتاہ چوب فلک بشانہ
نہادن۔ دو ٹکٹکیاں کندھے پر رکھ کر
ہوے

بار ترکہ سفیدار۔ سفیدار
وغیرہ کی چھڑیوں کا گٹھا۔

صفحہ

بیل و کلنگ۔ بیلچہ۔ اور
زمین کھودنے کا نکیلا آلہ۔

ساتور۔ ایک حربہ ہے۔ دستہ
لگا ہوتا ہے۔

قنارہ تشفہ کردن۔ یعنی قنارہ
دو ٹکڑے کرنے کے لئے۔ قنارہ
کو ہم بالتفصیل لکھ چکے ہیں۔

تیغ۔ تلوار۔ اور استرے کو
بھی کہتے ہیں۔

تخماق۔ مینچو۔

طناب خفہ ساختن۔
رسی پھانسی دینے کے لئے۔

چار میخ کردن۔ چومیخا کرنا۔
ایک قسم کی سزا ہے۔ ہات پاؤں میں
میخیں ٹھونک دیتے ہیں۔

چنگلک۔ انگھڑا۔ کانٹا۔

چشم کشیدن۔ آنکھیں نکال
لینے کے لئے۔

روغن داغ ریختن۔ کڑکڑاتا
تیل یا گھی ڈالنے کے لئے۔

دیگ قولقہ نمودن - اوبلنا
سزا ہے - کھولتے پانی میں آدمی
کو ڈالدینا -
یکے کہنہ پارچہ الخ -
یعنی ایک کے پاس پرانے چیتھڑے
تھے - اس غرض کے لئے کہ مجرم کی انگلی
میں لپیٹ کر اور تیل ڈال کر روشن
کر دی جاتے - سزا ہے -
گازانبر - سنسنی -
قہرمان جہان - دنیا
کا حاکم -
قاآن - ایک بادشاہ کا نام
ہے
سلب حرکت - ربودن
حرکت -
سرفہ - کھانسی

صفحہ ۱۲۹

مصدر سطوت و جلال
جاہ و جلال اور دبدبے کی جائے صدر
یعنی بادشاہ -
وزدیدن نگاہ - کنکھیوں -
میانہ چوبی - لکڑی کا نیچہ -
سر و شتہ - چلم اور پیندا -

بادگیر - چنبر -
جاق و د و د ی نمون -
بھر کر - اور سلگا کر -
بالا بر آمدہ - اوپر آ کر -
دم مسند زانو تہ کردہ -
مسند کے کنارے جھک کر پادشاہ
کے ہاتھ میں حقہ دیا -
چند نفس کشیدن و اگذاشت
دو ایک گھونٹ پیکر چھوڑ دیا -
سے پیچ کرناتی - پیچوان -
ما دام جلوس برابرش بود -
بادشاہ کے بیٹھنے تک وہ پیچوان
سامنے تھا -
لغت ترکی - ترکی زبان -
الی خاسی - تم سب کو -
بایرمی - عید -
اولسن - ہو -
شاہنشاہیمزہ چوخ
مبارک اولسن - شہنشاہ کو
بہت مبارک ہو -
تحیت - سلام -
تشنگان زلال الخ - مہربانی
کے پانی کے پیاسوں کو جرعہ - اور کرم

صفحہ ۱۲۹

وبہت کے امیدواروں کو تھیلی کی
بخشش پیش کریں اور خود بادشاہ
ایسے مصاحبوں کے ساتھ کہ جو
کلیم سیرت تھے۔ ذکر و اذکار میں
مشغول ہوا منجملہ مصاحبوں کے
ایک محمد فاضل خاں تھا کہ جس کے
کمال و قابلیت کے متعلق کہا جاتا
ہے کہ عربی و فارسی اشعار کے علاوہ چار
ہزار ترکی شعر یاد رکھتا تھا۔
کتاب میں "بایدسمان" غلط
لکھا ہوا ہے۔ باندیمان بنا لیجئے

مستوفی باشی۔ مستوفی الممالک

بادیہ - غلط - صحیح ہے - بادبہ

صفحہ ۱۳۰

مشت زر سفید۔ مٹھی بھر
روپیہ۔

طرفۃ العین۔ پلک مارتے
چشم زدن۔

احالی۔ حائے حطی سے غلط لکھا
ہوا ہے ہائے ہوز سے اہالی بنائیے۔

ائمہ۔ امام کی جمع۔

علیہم الخ۔ اُن پر ہزاروں درود
اور ثنا۔

صاحب العصر و الزمان۔
شیعوں کا عقیدہ ہے کہ بارہ امام
ہیں کہ جو آنحضرت کے خلیفہ ہیں۔
ان میں کے اول حضرت علیؑ اور
آخری امام مہدیؑ ہیں۔ امام پیدا ہوئے
پھر اس کے بعد زمن غائب ہو گئے
کسی وقت معینہ پر ظہور کریں گے۔
ان کے ظہور کے لئے ہر شیعہ دعا
مانگتا ہے اس لئے کہ ان کے ظہور
سے کفر دور ہوگا۔
اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ کہ ابھی
پیدا نہیں ہوئے۔

صفحہ

کہ رسید۔ یعنی جو ہیں حضرت امام
مہدی علیہ السلام کے نام پر پہنچا شاہ
تعظیم کے لئے جھکا اور کھڑا ہو گیا۔

طبقہ اورنگ نشینان

عدل و داد۔ بادشاہانِ
عادل کا گروہ۔

فصل مشبعی خوانش۔ لمبی
چوڑی تعریف کی۔

کروبی انتساب۔ ایسی ذات
جو فرشتہ سے نسبت رکھنے والی ہو
کروبی = فرشتہ مقرب۔

صفحہ ۱۳۱

خلد اللہ ملکہ۔ ہمیشہ رکھے
اللہ ان کا ملک۔

بخاک کورنش گردن افگندند
تعظیم کی خاک پر گردن ڈالی۔ یعنی
تعظیم کی۔

جامہ ہاے سبک وزانہ
روزمرہ کے معمولی کپڑے۔

ذروہ۔ سرکوہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔
موضع بالاترین۔

بدرہاے تنگی۔ اشرفیوں کی
تھیلیاں۔

صفحہ ۱۳۱

کرخ۔ ہرات کے حوالی میں
ایک مقام ہے۔ اور بغداد کے
قریب بھی ایک موضع ہے۔

بادکوبہ۔ مشہور مقام ایران کے
شمال میں ہے۔ نقشہ دیکھیے۔

ارمغان۔ تحفہ۔

کرمان شاہ۔ شیراز کے قریب
ایک شہر ہے۔

یزد۔ یہ شہر بھی شیراز کے
قریب ہے۔

دستہ قاشق۔ چمچوں کی درجن۔

منبت بآیات الکرسی
اون چمچوں پر آیت کرسی منبت
تھی۔

شدہ مروارید۔ موتیوں کی
لڑیاں۔

بارہاے نبات مصری
کی بوریاں۔

بگلربیگی۔ امیر الامراء

پوستین قچانی۔ قچان خراسان
کی طرف ایک مقام ہے۔

سمور۔ لومڑی کی ایک قسم ہے۔

رشت۔ شہر ہے۔

بہ ثمن ملاحظہ۔ صحیح ہے کاتب
نے کچھ اور لکھدیا۔

اقبال قبول کردن۔

مخدرات پردہ نشین عورتیں۔
خدر سے ماخوذ ہے اور پردے
کے معنی ہیں۔

طمطراق۔ کروفر۔ دبدبہ۔
شان وشوکت۔

**عصرے شاہ برای بازدید
علیشاہ** الخ۔ عصر کے وقت
پادشاہ علی شاہ کی بازدید کے لئے

اُن کے مکان پر گئے اور اُرسی گوشوارہ
پہلوئی تالار پر جلوہ فرما ہو کر اور اوپر
جا کر بیٹھے - علی شاہ (ظل السلطان)
نے عمدہ عمدہ کپڑے مخمل زربفت -
خارا - مشجر - بادشاہ کے آنے
کے راستہ پر بطریق پا انداز بچھائے -
کورنش بجا لا کر مجرہ کے برابر زمین پر کھڑے ہو کر
دونشواشرفی حق القدم پادشاہ پیش کیں -

پا انداز - زربفت اور مخمل کا وہ
فرش - جو بادشاہ کے آنے کے
راستہ میں بچھایا جائے -

اندرون برگشت - محل میں
چلے گئے -

کنیزان بازی گر - ناچنے
والی لونڈیاں -

برامشگری و خواندگی خود
اپنے ناچنے گانے سے -

باصبیہ ہائے خوانین :-
خوانین کی لڑکیوں سے -

درعلی قاپی - دولتسرائے بادشاہ
کے اس دروازے کا نام ہے - جو
شرف جلوخانہ ہوتا ہے یہاں پر
جلوس سلطان کے لئے ایک مقام بنا
ہوتا ہے اور اہل دربار کے لئے بھی

چوب بست - باڑ

مجحرہ - کٹہرہ

جلوخانہ - دولتسرا کی سامنے والی عمارت

آئینہ بندی - مشہور ہے -
کسی تقریب میں جو بازار اور دیگر مقامات
کی تزئین کی جاتی ہے -

از محل بہ روز - ایسا محل جس کا
زمانہ بہتر ہو -

اَشِعّہ - شعاع کی جمع -

روئے آفتاب ظہور -
ایسا چہرہ کہ جس کا ظہور آفتاب کا
سا ہو -

طلیعہ پرتو طور - مقدمۂ
برقِ طور -

نُورٌ علیٰ نُور - نور کے اوپر نور -

در تحت زیبا تش نور علی نور
کشیدہ - یعنی مسند کا مرانی کو "نورٌ
علی نور" کی زیبائش کے تحت
میں کیا -

زیر نگاہ - نگاہ کے سامنے -

ردیف گشتند - برابر برابر
کھڑے ہوئے

بچہ ہاے بازی گر۔
ناچنے والے لڑکے۔
چل بند۔ پیشواز۔ جو ناچنے والے یا ناچنے والیاں پہنتی ہیں۔
زنگ۔ مجیرے۔
انگشت نر۔ انگوٹھا
ابہام۔ کلمے کی انگلی۔
زنگولہ۔ گھونگھرو۔
دستگاہ۔ گانے کی ایک قسم۔
جس میں پہلے کوئی (مقام) یا (شعبہ) یا (گوشہ) میں کسی شعر کو بے تال کے گائے۔ پھر اسی راگ میں تصنیف جو الفاظ موزوں ہیں ادا کرے۔ اس کا دور جب تمام ہو جائے تو دوسری چیز ویسی ہی مثل اول کے برتتے۔ یہ "دستگاہ کا رعمل" ہے۔
گوش باربد و نکیسا را مالیدند
باربد اور نکیسا کی گوش مالی کر دی۔ یعنی اتنے بڑے گوئیوں کو مات کر دیا۔
صفحہ ۱۳۳ **باربد۔** خسرو پرویز کا مشہور گوتیا۔ کہا جاتا ہے کہ باربد اس وجہ سے اس کا لقب ہوا۔ کہ خسرو نے اس کو ہر وقت اپنے محفل میں داخل ہونے کی اجازت دے دی تھی۔
بار۔ بمعنی دخل۔
بَد (بالفتح) خداوند۔
نکیسا یہ بھی مشہور گوتیا ہے۔
ریسمان کلفت۔ موٹا رسا۔
بند باز۔ نٹ۔
بند بازان دیک وشاخ الخ
یعنی نٹوں نے سینگ کو پیر پر باندھکر اور اوپر چڑھ کر ناچ۔ اور غلطک اور کودکے ہنر۔ کہ جس سے عقل متحیر ہوتی تھی۔ دکھائے۔
نٹ سینگ پیر کے تلوے میں باندھتے ہیں۔ اور اس کے بَل چلتے ہیں۔
مگر دیک کو میں نہیں سمجھا۔ کہ کیا چیز ہے۔ ممکن ہے (دنانک) ہو۔ کاتب نے (دیلک) لکھدیا ہو۔ (دنانگ) کے معنی گھونگرو کے ہیں اور رقص کے ذکر کی مناسب ہے۔
صفحہ ۱۳۴
قوح۔ مینڈھا۔
لوطی۔ بھانڈ۔ مسخرہ۔

اخوان الشیاطین۔ اس
کے ساتھیوں کو کہا ہے۔
تقلید۔ نقل۔ سوانگ۔
نخالہ سنگریزہ۔ کنکریاں۔
تُنکہ۔ جانگیا۔
میل گرفتن۔ مکدر ہلانا۔
دوطلب۔ مدعی مقابلہ۔
حسبند۔ طرف دار۔
دست بسلام دادہ:۔
پہلوانوں والا سلام کر کے۔
صدائے قہقہہ۔ خوشی کے
نعرے۔
از دست بازی قزوینی۔
قزوینی کی کشتی سے۔
زمین خورد۔ گر گیا۔ چت ہوگیا
بچھڑ گیا۔
پارہ۔ ایک حصہ۔ ایک گروہ۔
بعضے۔ کچھ۔
جادو انداخت۔ میاں اس
نے (جادو کیا)
چشم بندی۔ نظربندی۔
دل شب۔ آدھی رات میں
آتشبازی سرکردند۔
آتشبازی چھوڑی گئی۔
یومیہ۔ روزانہ۔
تا لیالی سبعہ۔ سات
راتوں تک۔
پرسش۔ ہجوم۔
تردد۔ آمدورفت۔
گروبستہ۔ بازی بدکر۔

صفحہ ۱۳۴

سراپردہ و چادر۔ بڑے
خیمے اور جھولداری۔
قول۔ گروہ۔ انبوہ۔
تیر رس۔ تیر پرتاب۔ یعنی اتنا
فاصلہ جہاں تک تیر جائے۔
دنبالہ کشان۔ پیچھے چلنے والے
سرادق۔ سراپردہ۔ شامیانہ
مد نظر۔ نظر کے سامنے۔
تختہ بند کردہ۔ گھوڑ دوڑ میں
گھوڑا دوڑانے والے۔ اور وہ چاپار
کہ جو شاہی فرمان لے جاتی ہیں۔
چار تختہ باریک سینہ۔ اور پیٹھ اور
بغل میں کپڑے سے باندھتے
ہیں۔ تاکہ خوب تنتے رہیں اور کمر سیدھی
رہے۔ اس کو "تختہ بند" کہتے ہیں۔

که سرعت ادهم الخ

که وہم و خیال کے گھوڑے کی تیزی
اُن کی گرد کو نہیں پہنچتی تھی - اور نگاہ
کے گھوڑے کی تندی ان کے
سایہ کے گرد اگرد ٹھوکر کھا کر لنگڑی
ہو جاتی تھی -

میرے نزدیک جملہ میں (تندی)
کا لفظ بے کار ہے

ادهم - سیاہ گھوڑا - کمیت تو
تم کو معلوم ہے -

سکندری خوردن - ٹھوکر
کھانا -

بگرد "نگاہ" غلط لکھا ہوا ہے -
"بگرد" "نگاہ" صحیح ہے -

آخور شاہی - طویلہ شاہی -

سبزہ خوردہ علف کمند
علی شاہی - یعنی علی شاہ
کے اصطبل کی گھاس کھائے ہوئے
تھا - مطلب یہ کہ ظل السلطان کے
یہاں کا پلا ہوا تھا -
کمند تو آپ کو معلوم ہی ہے -

۱۳۰ یکسر و گردن الخ - یعنی دوسرے
گھوڑے کے مقابلہ میں شاہی گھوڑا
ایک سر و گردن - بلکہ سینہ تک آگے
نکال لایا - اور شرط کی صدہا اشرفیوں
کو بادشاہ نے اپنے بے مثل لڑکی سی جیت لیا

بیقرینہ - بے مثل - ایسا
تحفہ جس کا مثل دوسرا نہ ہوا -

همچنین دو تای دیگر و دیگر الخ

اسی طرح اور دو دو جوڑ کوئی اسی
گھوڑوں کے بدے گئے - اور میدان
سعی کی وسعت میں نعل شتابی کو گھسا -
یعنی دوڑے اور اپنے مقابل
کے زین چڑھے حریف سے
آگے نکل گئے -

سوغان گرفتہ - گھوڑے
کے لئے مستعمل ہے -

"زین چڑھا" گھوڑ دوڑ کے لئے
تربیت پایا ہوا -

یکہ سواران - شہسواران -

علم ران و رکاب - نیزہ جو
سوار کی ران اور رکاب سے ملحق
ہوتا ہے -

صفحہ ۱۳۵

عروسی اخلاف شاہی
شاہی لڑکوں کی شادی

اسپ دوانی - گھوڑ دوڑ -

شمران - کوہِ الوند کے نیچے - طہران کے قریب ایک مقام ہے

علی السویہ - برابر -

مے گذاشت - غلط لکھا ہوا ہے بنی گذاشت بنائیے -

لودگی بہ گذار - میاں مسخرہ پن چھوڑو - دلّگی نہ کرو -

تو بمیری اگر دروغ بہ گویم

تمہارا ہی مردہ دیکھوں جو جھوٹ کہتا ہوں -

حقا کہ الخ - سچ تو یہ ہے کہ واجد علی شاہ ہی کاہلوں سے تم بڑھ گئے - میں نے شاہ عباس کی جگہ واجد علی شاہ کر دیا - مطلب ایک ہی ہے -

این ہمہ آتش در آب و رنگ بیان می دہی -

آپ یہ تمام خوبیاں جو بیان میں پیدا کر رہے ہیں -

صف سلام خلوت +

خلوتی دربار -

بیرون آمدم - غلط لکھا ہوا ہے "بیرون آمد" "دم در عمارت"

صحیح ہے -

تنبیہ

کاتب کی غلطیوں کو آپ دیکھ رہے ہیں - کہ کس قدر ہیں - اور مجھے تصحیح کرنے میں کس قدر دشواری لاحق ہو رہی ہے -

قائم شدہ - چھپ کر - پنہاں ہو کر -

در کنج زیر دیوار مقابل

وہ سامنے کی دیوار کے نیچے کنج میں -

تودۂ خاک نرم ریختہ الخ

نرم مٹی کا ایک تودہ بنا کر - اور اسکو بلند اور ہموار کر کے -

استخوان شانہ گوسفند رو پیش گذاشتہ - اُس تودے پر بکری کے شانہ کی ہڈی رکھی -

قدر قدرت - یعنی بادشاہ جس کو قدر کی سی قدرت حاصل تھی -

چرخ چاچی - چاچ کی کمان -

"چاچ" ایک مقام ہے - جہاں کا بادشاہ شاعر ہے - اسی بنا پر اس کو بدر چاچی کہتے ہیں -

صفحہ ۱۳۶

صفحہ ۱۳۶
صفحہ ۱۳۷

بالقوہ ہیچکس نیست +
کسی کی قوت میں نہیں بس اعلیٰ حضرت ہی نشانہ لگا سکتے ہیں کہ نظر ہی نہیں آتا۔

ہدف الخ۔ نشانہ اتنی دور ہے کہ اگر خدنگ فولادِ بازو مٹی تک بھی پہنچ جائے۔ تو قابل فخر ہے۔

شست۔ چٹکی۔

زمین گزاشتند۔ سامنے رکھا۔ نیچے رکھا۔

مزدِ سرپنجہ شاہ کشورستان

صفحہ ۱۳۷

عالمگیر بادشاہ کے زور کرنے کی اُجرت۔

سرکیف دماغ۔ دماغ کے سرور کے لئے۔

تجارِ معارف۔ مشہور تاجر۔ بڑے سوداگر۔

تحائف۔ صحیح ہے تحفہ کی جمع

سرقفلی۔ نذرانہ

امتعہ۔ متاع کی جمع۔

دعاے رویتِ ہلال
چاند دیکھنے کے بعد ایک دعا پڑھتے ہیں۔

صفحہ ۱۳۷

سجادۂ مولا و آقا۔ وہ جانماز جو پہلے سے جا کر بچھا دی جائے۔ تاکہ وقت پر جگہ مل جائے۔

چوں کہ یہ کپڑا خدا کی حفاظت کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے۔ اس کا نام۔ **سجادۂ مولا** ہوگیا۔

مُہر۔ سجدہ گاہ

بصورتِ حسن۔ کی جگہ بصورت حسن بنائیے۔

صفحہ ۱۳۸

تکبیرۃ الاحرام۔ وہ تکبیر جو نماز کی نیت کے بعد کہی جائے۔ اس کے بعد بات چیت حرکت وغیرہ جائز نہیں۔

قنوت ۔ دعا پڑھنا۔ اور ایک مشہور دعا ہے۔

سجود+ سجدہ کی جمع۔

قعود۔ نماز میں سجدہ کے بعد بیٹھنا۔

اقتدا۔ پیروی

فاتحۃ الکتاب۔ سورۂ فاتحہ۔

یا اللہ - جب امام رکوع میں ہو
اور اس حالت میں کوئی دوسرا
شخص آکر نماز میں شریک ہونا
چاہتا ہے تو آواز سے کہتا ہے
یا اللہ۔ امام ذرا رکوع میں دیر کر دیتا ہے تاکہ آنیوالا
شخص نیت باندھ کر شریک نماز جماعت ہو جائے
ماموم - امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا
مصلی - نماز پڑھنے والا۔
تانی - آہستگی۔
اکثار - زیادتی۔
صلوٰۃ - نماز - درود۔
ظہرین - ظہر اور عصر کی نماز
عرشہ منبر - منبر کی چھت
بالائی حصہ۔
واجبات - واجب - وہ
عبادت جس کے نہ کرنے میں گناہ
ہو - اور انکار کرنے سے کفر لازم آتا ہو
جلوس کرد - بیٹھا -
مرکب - سیاہی -
سرخی - شنجرف
جہت حک غلط - غلط
کو مٹانے کے لئے -
صفحہ ۱۳۹

خارک دالکی - خارک -
چھوارا - دالکی ایک گاؤں ہے -
یہاں کا چھوارا اچھا ہوتا ہے -
راہ بے راہ - ایک
دوسرے کو دینا -
بدنۂ شمالی - شمالی عمارت -
صندلی - کرسی - چوکی -
ساعات بغلی - جیبی گھڑی -
ساعات صندوقی :-
کلاک - گھنٹہ -
ساعت بیدار کن - الارم
بجانے والی گھڑی -
ساعت مجلسی - کلاک -
یہ الفاظ ہم نے زائد لکھ دیئے -
آئینہ ہائے خاتم بندی
ایسے آئینے - جن میں منبت کا کام ہو
لسترہ - چھابہ
لالہ - کنول -
بشقاب شیشہ - شیشہ کی پلیٹ
اتواپ - توپ کی جمع - تہمان -
مجری - بکس
ہزار بیشہ - چائے کا
پورا سٹ -

سماورِ ہشتر خانی - ہشتر خان ایک مقام کا نام ہے یہاں کا سماور اچھا ہوتا ہے

جعبہ تفنگ - بندوق کی پیٹی۔

اشیائے قطعہ - جیسے چھری چاقو وغیرہ۔ اور دوسری چھوٹی چیزیں

عصر تنگ - قریب مغرب۔

وعدہ خواستہ - وعدہ لے کر۔

بعید الاوطان - جن کے وطن دور ہیں۔

صفحہ ۱۴

صفحہ ۱۴۰

فالودہ - بہت مشہور ہے۔ اسی طرح شیر فالودہ

یخ درشت و راحت الحلقوم یعنی نہایت ہی سرد اور راحت پہنچانے والی برف۔

حلوائے گل زرد - ایک قسم کا حلوا۔

خان احمدی - وہ حلوا جو خان احمد سے منسوب ہو۔

مسقطی یہی حلوا ہے۔

خرفہ - یہی تخم خرفہ۔

کباب گولہ - حسینی - شاہی - شاخ ماہی یہ کباب کے اقسام ہیں۔

فسنجان - دوپیازہ۔

تمر - املی - خرما۔

رُب - سیب انگور وغیرہ کا بنایا جاتا ہے۔

بورانی بادنجان - بیگن کی بورانی۔

غورہ - کچا انگور۔

قلمکار - مچھلی کی ایک قسم ہے۔

لبنیات - دودھ والی چیزیں۔

دَلمہ
دُلمہ رز
دُلمہ پیاز
} ان سب کو میں کہیں لکھ چکا ہوں

کوفتہ معلّق - قیمہ چاول۔ اور میوہ سے بنایا جاتا ہے اور اتنا بڑا ہوتا ہے جیسے پیالہ۔

کوفتہ آرزومند - ایک قسم کے کوفتے۔

اتنے کھانے مؤلف نے لکھ دیئے ہیں کہ شاید اب کوئی باقی نہ رہا ہو۔

آب غورہ - کچے انگور کا رس۔ مزے میں کھٹا ہوتا ہے

سماق ۔ شکی اچھا ہوتا ہے

کوکوی لوبیا ۔ "کوکو" انڈوں کا خاگینہ ۔ پالک ۔ یا میتھی کا ساگ ہوتا ہے ۔ ماہی توے میں تل کر چوکور کاٹتے ہیں ۔

کوکو لوبیا ۔ وہ ہے جس میں لوبیا پڑا ہو ۔

کنگر ۔ ایک ایرانی کا بیان ہے ایک قسم کی خاردار بوٹی ہے اسکو صاف کرکے اوبالتے ہیں اور اسکو دہی میں ڈالتے ہیں کنگر بہت ہے ۔

بغلمہ ۔ ایک قسم کا کھانا ہے ۔ زیادہ تفصیل نہیں معلوم ہوئی ۔

لپہ نخود ۔ چنے کی دال ۔ "لپہ نخود پاسے گوشت انداخت" گوشت میں چنے کی دال ڈالی ۔

تنبیہ :۔ لپہ ماش ۔ لوبیا ۔ باقلا نہیں بولا جاتا ۔

برگ مور ۔ جس میں کیلے کے پتے پڑے ہوں ۔

برگ کلم ۔ کرم کلے کے پتے ۔

تخم ۔ انڈا ۔

شربت ریواس ۔ ریواس ایک ترکاری ہے ۔ پاؤ گز کی لمبی ڈنڈی سی ہوتی ہے ۔ اس کو نچوڑ کر شربت تیار کرتے ہیں ۔

زرشک ۔ سرخ رنگ کا پھل ہوتا ہے ۔ کشمش سے چھوٹا ۔

نان باختلاف روزہا ۔ ہر روز نئی قسم کی روٹی ۔

چیز خوردہ ۔ کھانا کھاکر ۔

جامنازی پلاؤ ۔ " ماہی پلاؤ " وغیرہ یہ سب پلاؤ کے اقسام ہیں ۔

والا قیمہ چلاؤ ۔ "تاس کباب چلاؤ" ایسے چلاؤ ۔ جس میں قیمہ اور تاس کباب پڑے ہوں ۔

صفحہ ۱۸۱

باخورش دیگر ۔ دوسرے کھانوں کے ساتھ ۔

صیغہ متعہ را بشرط تجرد بدہد ۔ صیغۂ متعہ کو شبہائی جھنی میں بشرطیکہ مجرد ہوں یا کوئی اور عذر ہو آمادہ کرتے ہیں ۔

صیغہ ۔ زن متاعی ۔ اور وہ کلمات جو متاع یا نکاح میں ایجاب و قبول کیوقت پڑھے جاتے ہیں

شب جہنی ۔ رمضان کی تیئیسویں شب ۔

منقول ہے ۔ کہ ایک اعرابی نے آں حضرتؐ سے عرض کیا ۔ کہ میرا مکان بہت دور ہے ۔ مجھے ایک ایسی رات بتائیے ۔ کہ جو بہترین شب ہو ۔ میں اس میں آپ کی زیارت کر لیا کروں ۔ آپنے فرمایا ۔ رمضان کی تیسویں تاریخ آیا کرو ۔ اسُ جہنی سے اس راتکو شب جہنی کہتے ہیں اسمیں جمیع مؤمن مستعد رہتے ہیں

زیر سر گذاشتن ۔ آمادہ اور موجود کرنا ۔

لوائے ادائے سنت الخ

سنت کے ادا کرنے کے جھنڈے کو سنی کے ہاتھوں بلند کرتے ہیں ۔

در انجام آب ترپاک می خوانند ۔ خاتمہ میں آخری مناجات پڑھتے ہیں ۔

آب ترپاک

اُس مناجات کو کہتے ہیں ۔ جو ذاکر گلدستہ پر ماہ رمضان میں آخر شب پڑھتا ہے جسکے بعد کھانا پینا موقوف ہوتا ہے

هر دم بدعای سحر چسپیدن

آدمی دعائے سحری پر لپٹ پڑے یعنی پڑھنے لگے ۔

توپ شلک صبح سرگشت ۔ صبح کی توپ کا دغنا ٹا ہوا ۔

کرم کاتب نے غلط لکھدیا ہے ۔ "گرم" بنائیے ۔

بار و زہای عید دمساز می مانند ۔ عید کے دنوں سے موافق ہوتی ہے ۔ یعنی عید کے دن کی طرح گہما گہمی رہتی ہے ۔

سنگ ہای بزرگ یخ الخ

بڑی بڑی برف کی سلیں ۔ جیسے ہیرے کے ٹکڑے باہر ۔ اور شہر کے کھیتوں سے گدھوں پر لاد کر لاتے ہیں ۔ اور ہر راستہ میں زمین پر رکھ کر اور وہاں کی بھوسی میں چھپا کر بہت ہی سستی نیشے سے کاٹ کر خریداروں کا دیتے ہیں ۔

ورودے میوہ الخ ۔

اور اوسی برف کو ۔ آلوچہ ۔ گرچہ شفتالو حلو وغیرہ میوؤں پہ سرد

کہرنے کے لیے رکہتے ہیں۔

نماز ظہر خود را فرو بجا آورند - اکثر آدمی ظہر کی نماز اکیلے پڑہتے ہیں۔ جماعت کے ساتہہ نہین ادا کرتے۔

صفحہ ۱۴۲

به آب دلو شسته :- ڈول کے پانی سے دہوکر۔

سر به آب فرو نمی رود پانی میں غوطہ نہیں لگاتا۔

غوطہ اس لئے نہیں لگاتے ہیں کہ روزہ مکروہ نہ ہوجاے۔

جوشن کبیر، جوشن صغیر، دعای کمیل یہ سب دعائیں ہیں اور شیعوں کی کتاب تحفۃ العوام میں لکہی ہوئی ہیں۔ آپ دیکہہ سکتے ہیں

احیا داشتن - جاگنا۔

اساس شبیہ - شبیہ۔ صورت واقعہ۔

ایران میں نیز لکھنؤ میں دستور ہے۔ کہ واقعہ کربلا۔ یا حضرت علی کی شہادت کی شبیہ دکہائی جاتی ہے۔ مثلاً حضرت علی رضؓ کا تابوت۔ علی اصغر کا جہولا۔

اونٹوں پر کجاوے وغیرہ اس سے لوگ بہت روتے ہیں ایران میں با قاعدہ اسکا منتظم ہوتا ہے اسکو شبیہ گردان کہتے ہیں یہ ایک ثقہ ہوتا ہے سرگزشت اہلبیت لکہکر خوش آوازوں کو دیکر اُن کو تعلیم دیتا ہے۔ ان کو حرکات وسکنات سکہاتا ہے۔ اس شخص کو کچہہ اجرت ملتی ہے۔

تکیہ ہاے معروف مشہور امام باڑے۔

شیلان طعام - لنگر۔

که پنداشتی احدی الخ- گویا کوئی بہی گہر میں نہیں رہا۔

کاغذ فستاقی - فلس کیپ۔

نسخ - خطِ عربی۔

وان یکاد الخ - اس آیت کا ترجمہ لکہا جاچکا ہے۔

صفحہ ۱۴۳

حرز - تعویذ۔

ترک امساک - یعنی ترک روزہ۔

به حالش پے برند - اسکی حالت کا پتہ لگالین۔

به بادکتک گرفته :-

صفحہ

صفحہ

لات گھونسوں پر دہر کر۔

مجتنب۔ ناہیِ ممنوعات۔

ناخوشی۔ بیماری۔

غربت بے قصد اقامت

مسافرت بغیر قصد قیام یعنی سفر میں ہے اور اس نے دس روز کے قیام کا ارادہ نہیں کیا۔ اسی صورت میں روزہ اس پر واجب نہیں۔ اگر اقامت کا ارادہ کرے تو واجب ہے۔

روز بست ونہم الخ

انتیسویں کو بہ طریق احتیاط۔ اور تیسویں کو حزم کے ساتھ۔ سعادت مندان حق آگاہ امید سے گردن جھکائے۔ اور روئے نیاز خاشع اور چشم اشک حسرت سے پُر نہایت خضوع کے ساتھ الوداع کی نماز پڑھ کر شب کو عبادت اور طلب حاجت کے لیے جاگتے ہیں۔

صفحہ ۱۴۴

ہر چند در غیبت امام الخ

یعنی ہرچند کہ امام مہدیؑ کی غیبت میں عید کی نماز مختلف فیہ ہے۔ اور جمہور فقہا کے نزدیک لہٰذا اجماع ثابت نہیں ہے۔ مگر بعض مجتہدین کے فتوے کی بنا پر احوط (بہتر)

جانتے ہیں۔

عید ملا ہامی باشد۔ یہ تو ملّوں کی عید ہے۔

رشتہ آرد۔ سوئیاں۔ یعنی سوئیاں اور دودھ اور چھوارے کھانے کا رسم ایران میں نہیں۔ اور نہ یہ چیزیں حصہ کے طریق پر بھیجی جاتی ہیں۔

گندم فطرہ۔ صاحب استعداد عید کے دن فطرے کے گیہوں یا نقد فقرا اور مساکین کو دیتے ہیں۔

وَلولہ۔ شوق۔ جوش۔

صفحہ ۱۴۴

نحر شتر۔ اونٹ کو نحر کرتے ہیں۔ اور اس طرح کہ اس کے سینہ پر برچھا مارا جاتا ہے۔

الا مناقشہ۔ مناقشہ کو مولف نے اس معنی میں استعمال کیا ہے کہ جو ہم لوگ برتتے ہیں۔

لیکن حیدری۔ اور نعمتی دو گروہ کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے یہ دونوں فرقہ شیعہ ہیں مخلوق کا اجتماع ہوتا ہے دن آپس میں خوب لٹھ بازی۔ ڈنڈے بازی اور فلاخن کے ذریعے پتھر بازی ہوتی ہے ہاتھ اور

پیٹھہ۔ پہلو شکستہ ہوتے ہیں۔ دوستی عزیزداری سے چشم پوشی کر لیتے ہیں۔ اور اگر تعصب کی وجہ سے لڑائی بڑھ جاتی ہے تو پھر تلوار اور بندوق پر نوبت آجاتی ہے۔

ایک روایت کی بنا پر اس کی اصل یون سنی ہے کہ ایک گروہ تو شاہ سلطان حیدر کا مرید ہے۔ کہ جو خاندان صفویہ کے اسلاف سے ہیں۔ اور دوسرا گروہ شاہ نعمت اللہ ولی کے پیرو ہے۔ یہ سلسلہ محلات سر بالا۔ سر پائین میں شہرون میں ملقب رہے ہیں۔ ذیحجہ کی عید کی نماز کے لئے شہر کے باہر کی عیدگاہ میں ہر محلے کے لوگ ہتیار بند جاتے ہیں اگرچہ عام طور پر رعایا میں ہتیار باندہنے کا رواج نہیں ہے۔ لیکن گھر میں رکھنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ شہر کا حاکم پورے سامان کیساتھ سوار ہوتا ہے۔ یعنی پلٹن بھی ہوتی ہر اور سواروں کا رسالہ بھی۔ اور توپ خانہ بھی۔ پہلوان جانگیہ پہنے لیزم کھینچتے۔ مگدر ہلاتے۔ یا علی مددؑ کہتے ہوئے راستہ طے کر رہے ہیں۔ اور ایک اونٹ موٹا سا قربانی کے لیئے۔ جس پر نہایت عمدہ جھول پڑی ہوئی ہے اور گھونگرو۔ گھنٹی اس کے پاؤں اور گردن میں بندہی ہوتی ہے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کے آس پاس اکابر۔ اشراف ہوتے ہیں۔ عیدگاہ تک درود وسلام پڑہتے ہوئے لیجاتے ہیں۔ نماز پڑہنے کے بعد قبیلہ کا بڑا بوڑہا اور مشہور ملا اُس اونٹ کو نحر کرتا ہے۔ امراے حکام گوشت کا حصہ ہر ایک محلہ کو حق کے مطابق اور پُرانے رسم کے موافق دیتا ہے۔

اس حصہ کو بڑے تزک واحتشام کے ساتھ اپنے اپنے مسکن پر لیجاتے ہیں۔

اب اگر نزاع ہو جاتی ہے تو وہ اس بات پر کہ ایک کہتا ہے کہ ہم تو اپنے طرف کا حصہ لیں گے۔ ران کا نہیں لینگے۔ ہرگز نہیں لیں گے۔ اور دوسرے سے زیادہ لیں گے۔ شیطان تو گہات میں لگا رہتا ہی ہے اس موقع پر وہ اپنی جدوجہد شروع کر دیتا ہے۔ چلنے

مار پیٹ شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں
تک کہ خون کی ندیاں بہہ جاتی ہیں۔
تب جاکر باز آتے ہیں

شات شوت۔ مار پیٹ

سبلہا آویختہ۔ مونچھیں لٹکاکر
یعنی تاؤ دی ہوئی مونچھوں کو
نیچے جھکا کر۔ مطلب یہ ہے کہ شکست
کھاکر۔

صفحہ ۱۴۵

صفحہ ۱۴۵

روز بہجت تخمیر عید غدیر
عید غدیر کے دن۔ بہجت تخمیر روز
کی صفت ہے۔

حجۃ الوداع۔ آنحضرت کا آخری
حج جس کے بعد پھر کوئی حج نہیں کیا۔

جحفہ۔ مقام ہے۔

اہل اکناف۔ اہل اطراف۔

ترخیص۔ رخصت کرنا۔

اکابر۔ بڑے لوگ۔

شاہ ولایت۔ مولا علی رض

جلو ہمراہیان۔ ساتھیوں
کو روک کر۔

از پالان شتر منبر ساختند۔
اونٹوں کے پالانوں سے منبر بنایا۔

ختمی پناہ بران عروج نمودہ
حضرت محمد مصطفیٰ صلعم اُس پر چڑھ
گئے۔

**ایہا الناس الست اولیٰ
بانفسکم قالو بلیٰ** (ترجمہ)
"لوگو! میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔
سب نے جواب دیا۔ جی ہاں آپ
بہتر ہیں۔

آن حجت خدا الخ۔ یعنی
آن حضرت نے (جو حجت خدا ہیں)
علی مرتضیٰ کو منبر پر لاکر ورید اللہ (علیؓ)
کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا۔

**من کنت مولاہ فعلی
مولاہ الخ**۔ میں جس کا مولیٰ ہوں۔
اُس کے علی رض مولیٰ ہیں۔ بارالٰہا
اُس شخص کو دوست رکھ۔ جو علی رض کو
دوست رکھے۔ اور اس کی نصرت
کر۔ جو علی رض کی نصرت کرے۔
اور اوس کو ذلیل کر جو علی رض کو
ذلیل کرے۔

ابنائے سبیل۔ مسافران۔

ایتام۔ یتیمان۔

ارامل۔ بیوہ عورتیں۔

بذل نہ کند - خرچ نہ کرے۔

صفحہ ۱۴۶

اَلحمدللہ الذی - تمامی حمد ایسے اللہ کے لئے سزاوار ہیں۔ جس نے ہمکو عالی رہ (ابن ابی طالب) کے ولایت کے تمسک کرنے والوں سے گردانا۔

برنا - جوان۔

حسینیہ - امام باڑہ۔

جاے مداخل است محل آمدنی ہے۔

احبان سے شود - ٹھیک ہوجاتا ہے۔

متروکات میت - میت کی چھوڑی ہوئی چیزیں۔

باقی خیر با خدا - کوئی خیر کا باقی اللہ والا۔

مرضات اللہ - اللہ کی خوشنودیاں۔

کفالت - ضامنی۔

عترت خیر البشر - آنحضرت کی اولاد - اہل بیت۔

صفحہ ۱۴۷

راہ نا قفلا - ناہموار راستہ

کوتل - ایسا پہاڑ - جس کے دونوں طرف ڈہال ہو۔

کوہ - ایسا پہاڑ جس کے ایک طرف سے سیدہا اور اونچا ہو اور دوسری طرف بدشوار ی چڑہا جاسکے۔

حائل - بازدارندہ - مانع شوندہ

نسیان دو چیز

بار کش - بوجھ لادنے والا۔

وقائع نگار - مولف اپنی ذات کو کہہ رہے ہیں

بلوا زہم بپاشیے - کتاب میں نہ معدوم کاتب نے کیا لکھدیا ہے۔

صاحب چیز - مال دار

وجہ مصارف یک شب و روز - ایک رات دن کے مصارف کی رقم۔

ذاکر پا منبر - وہ ذاکر جو منبر کے نیچے بیٹھ کر پڑہتا ہو۔

عملہ تعبیہ - آرائش کرنے والے - اور عورتوں - مردوں - بوڑہوں بچوں کو مجلس عزا میں لانے والے لوگ۔

تعبیہ گردان - ان کا منصرم

صفحہ

صفحہ

تشبیہ۔ اور "تشبیہ گرداں" کو ہم
بتا آئے ہیں۔

وسائر ما یحتاج۔ اور وہ
تمام چیزیں جن کی ضرورت ہو۔

لایق بستن وچیدن تالار
ہال کے لٹکانے نصب کرنے۔ اور
قرینے سے لگانے کے لائق۔

باب طعام۔ کانسی اور چینی
کے برتن جو لائق طعام ہوں۔

قاشق صرف خورش۔
وہ چمچے۔ جو کھانے کے کام
کے ہوں۔

خمرہ مسی۔ تانبے کے مٹکے۔

صفحہ ۱۸۴

صفحہ ۱۸۴

پیہ سوز۔ شمعدان۔
چراغ دان۔

حوض بلغار۔ سابر کا حوض
شربت خانہ میں رکھا جاتا ہے۔

چون قاعدہ است الخ
چون کہ قاعدہ ہے کہ امام باڑے
کے صحن میں دس۔ پندرہ گز زمین
دیوار کے نیچے سے لے کر اوس کے
چاروں طرف رسی تان دیتے ہیں۔
اور اُس کے سرے میخوں میں باندھ
دیتے ہیں۔ درمیانی حصہ بالکل خالی
اور صاف رکھتے ہیں۔ اس تنی ہوئی
رسی کے ایک طرف مرد خواہ بوڑھے
ہوں۔ یا جوان بیٹھتے ہیں۔ اور دوسری
طرف عورتیں بیٹھتی ہیں۔ جن کے سروں
پر چادر۔ برقع۔ اور منہ پر نقاب
ہوتی ہے۔ دودھ پیتے بچے گود میں
یا تنہا اپنی ماں بہنوں کے جرگے کے
ساتھ ہوتے ہیں۔

اب۔ رہا درمیانی صحن۔ کہ یہ
با صفا میدان ہے۔ اس میں چوگزے
پنج گزے۔ تخت مربع بچھاتے ہیں۔
جن کے دونوں سرے ایک دوسرے
کے مقابل ہوتے ہیں۔ تاکہ شبیہ گردان
ملا امام حسین رض۔ زینب رض۔ ام کلثوم
کے تعبیہ کا عملہ ایک تخت پر اور
دوسرے پر یزید۔ ابن سعد وغیرہ
کے تعبیہ کا عملہ جس قاعدے سے
چاہے لائے۔ بٹھائے۔ پھرائے
کھڑا رکھے۔ یا اس کے نیچے چھپائے
رکھے۔ یا اوپر نکالے۔

قوی دست چار شانہ۔

مضبوط قوی ہیکل چوڑے چکلے۔

آقا چما قلو۔ ڈنڈے باز صاحب

جفت فراشان میر غضب

جیسے نسق چی باشی کے فراش۔

(جلاد)

صفحہ ۱۴۹

پاے خود قرار دہند

اپنے نام کر لیتے ہیں۔

رو دار۔ نامور

منصب ارباب =

منصب سرداری۔

صاحب سواد۔ پڑھے لکھے۔

وارسند۔ پہنچے ہوئے ہوتے ہیں واقف کار ہوتے ہیں۔

حق القدم۔ اجرت۔ فیس۔

طفرہ نہ زنند۔ دیر نہ کردیں۔ فاصلہ نہ کردیں۔

طفرہ۔ برجستن۔ وفرصت انداختن و فاصلہ کہ میان کارے افتد۔

سکہ نمایند۔ درست کریں

انجام دیں۔

سینہ زن۔ ماتم کرنے والے

قوی تنہ۔ موٹا۔

سنگ زن۔ پچلکے والے۔

جریل کش۔ علم اوٹھانے والے۔

پہین تون۔ بھٹی کی لید۔

تون = وہ بھٹی جو خزانہ حمام کے نیچے بنائی جاتی ہے اور اسکی شاخیں دوڑی ہوتی ہیں۔

تون تاب۔ بھٹی کا جھونکنے والا۔

خاکروبہ۔ کوڑا کرکٹ۔

تخت رہاے بزرگ۔

تختہائے بزرگ بنائیے۔

تغار چینی۔ چینی کے طشت۔ ناند۔

چیزہاے قطعہ۔ قطعات وغیرہ جو دیواروں پر لگائے جاتے ہیں۔

سقاخانہ۔ سبیل۔

عود مجمر۔ غلط ہے۔ عود مجمر بنائیے۔

صفحہ ۱۵۰

بخشند - بنائیے - یعنی اس
سرے سے لے کر دوسرے
سرے تک تان دیتے ہیں۔
و یک سو منبر سیاہ پوش الخ
اور ایک طرف منبر ہوتا ہے - جس پر
سیاہ پوشش پڑی ہوتی ہے - اون کو
عرشے کے داہنے یا بائیں بازو پر دو علم
باندھ کر بیچ رکھتے ہیں۔
قرارگاہ خانوادہ خود سازند
اپنے خاندان کی نشست گاہ
بناتے ہیں۔
سرگاہ جا بلند باشد
اور اگر ذرا اونچی جگہ ہے - تو اوس
پر تخت بچھا کر سامان مذکورہ آمادہ
کر لیتے ہیں۔
بگوشۂ خلوت - الخ -
خلوت کے گوشے میں ایسی جماعت
کے ساتھ جس میں نہایت رازداری
اور درست عہدی ہوتی تھی - غیروں
کو روک کر فرش عصبیت پر بیٹھ کر ذکر
اہل بیت کرتے تھے۔
بکتاش - ایک مشہور صوفی فقیر کا
نام ہے - جس کا ذکر مصنف کر رہے
ہیں - اور خوارزم کے ایک بادشاہ کا نام
اور (چل) کے معنی میں بھی ہے -
بھم رسانیدن - کاتب نے غلط
لکھدیا ہے - "بہم رسیدہ" بنائیے
روشناس گردید -
یعنی بڑے بڑے لوگ اوسے
جاننے لگے۔
اولادِ شاہِ ولایت -
حضرت علی رض کی اولاد - امام حسن رض
اور امام حسین وغیرہ۔
پوست تخت - مرگ چھالا -
یعنی شیر یا ہرن کی کھال - جس پر
فقرا بیٹھتے ہیں - اور اپنے ساتھ
لئے پھرتے ہیں۔
نفیر - کرنا - بگل - وغیرہ -
منتشا - فقیروں کے ڈنڈے کو
کہتے ہیں - "منتشائے ہزار دانہ"
بھی آیا ہے۔
کلاہ چہار ترک - فقیروں کی
چار کونوں والی ٹوپی -
قلاب - آنکڑہ - حلقہ -
تسمۂ کمربند - کمر کی چمڑے
کی پیٹی -

رشتۂ حمائل و گردن و شانہ

حمائل۔ بدھی۔ ہار۔ ہیکل۔ یعنی اس حمائل کی ڈوری جو گردن اور شانہ پر فقرا ڈالے رہتے ہیں۔

ہُو۔ فقرا کا نعرہ۔ اور اسم ذات ایزدی۔

مصائب سید الشہدا

حضرت امام حسینؑ کی مصیبتیں۔

ہمان رَوِیّہ را الخ اسی طریقے کو ذاکروں نے لے کر اپنے کام کی سرمشق بنالی۔

صفحہ ۱۵۱

تکیہ گویند۔ یعنی حسینیہ (امام باڑہ) کو جو تکیہ کہنے لگے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے جو ہم نے تکیہ نشیں کا قصہ لکھا۔

پائے منبر حلقہ زدہ:۔ منبر کے نیچے حلقہ باندھ کر۔ گھیرے میں بیٹھ کر۔

آخوند مرسل۔ سردار ذاکر۔

دمکشی میکردند۔ آواز میں آواز ملاتے ہیں۔ ساتھ پڑھتے ہیں۔ پا منبری کرتے ہیں۔

جائے مرسل نشست۔ یعنی خوند مرسل کی جگہ پر بیٹھا

حبِّ طفل۔ خوشی آواز لڑکوں کی ایک جوڑ پر بیٹھ تکیہ زدہ۔ زینہ پر تکیہ لگا کر۔

با دف سازِ خود۔ اپنے بازوں کے ساتھ۔

دنبالش۔ اس کے بعد۔

تحت سیارے جلوس فرمود اوپر بیٹھ کر۔

در آمد کردہ۔ شروع

دو بند او ستادی۔

اوستادانہ توڑ جوڑ۔ استادانہ ترکیبیں۔ بند شیں۔

اوج و حضیض۔ بلندی و پستی

دم خود۔ رنگین۔

گرم ساختہ۔ رنگ جما کر۔

رقتِ بے صدا و ندا۔

یعنی اہل ایران کے رونے کا یہ قاعدہ نہیں کہ چیخ چیخ کر روتے ہوں ان کا گریہ بے صدا و ندا ہوتا ہے۔

قہوہ جوش۔ وہ ظرف جس میں قہوہ جوش دیا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۵۲

یک مجلس بہ آوازہ مختلف

صفحہ

صفحہ

سوال وجواب خوانند۔
واقعہ کربلا کے متعلق اشعار ہوتے ہیں۔ جن میں سوال وجواب ہوتے ہیں یعنی اس قسم کی مجلس ہوئی۔

دستہ دیگر الخ۔ دوسرا گروہ باہر کے محلوں سے نکلتا ہے۔ یہ ایسے علموں کو (جو برنجی ڈھلے ہوئے اور اس میں منبت کا کام بنا ہوتا ہے۔ اور بڑے۔ اس کا دستہ لکڑی کا موٹا اور اس میں جامہ وار شال یا خلیل خانی لٹکی ہوتی ہے) اپنے کندھوں۔ اور دانتوں اور پیشانی پر ٹکائے ہوئے جلوے میں لاکر دکھا کر صف کے کنارے کھڑے ہوکر قطار باندھ کر اور نوحہ پڑھ کر دہ سینہ کوبی کرتے ہیں۔ کہ زمین ہل جاتی ہے۔

مومن ص
سینہ کوبی سے زمیں ساری ہلا کے اٹھے
کیا علم دھوم سے تیرے شہدا کے اٹھے

یک ساعت شب گزشتہ
ایک گھڑی رات گئے۔ شرفا۔ علما صلحا (کہ یہ لوگ جلسہ شبیہ میں۔ بلکہ کتاب خوانی میں بھی بہ نظر احتیاط شریک نہیں ہوتے ہیں (لکھنؤ کے علما۔ بھی سوز خوانی میں شریک نہیں ہوتے (شادمان ۱۲) مہربان کے وعدے کی بنا پر تشریف لاکر تالار میں جمع ہوتے ہیں۔

فصل مشبعی از مصائب ا
مصائب کے طولانی بیان کو۔

رسم طعام۔ کھانا دینے کی رسم۔

مشائر الیھم۔ یہی شرفا۔ علما۔ صلحا۔

باز ماند۔ بچ رہا۔

فقرائے سائل بہ کف۔
ہاتھ پھیلا کر مانگنے والے فقیر۔

برا ورند کو "بردارند" کاتب نے لکھا ہے۔ آپ صحیح کر لیجئے۔

صفحہ ۱۵۳۔

بسرش۔ کی جگہ "پسرش" غلط لکھا ہوا ہے۔ آپ درست کر لیجئے۔

پلاؤ موقوف۔ فقط پلاؤ۔

اسپ نجیب + اصیل گھوڑا۔

گلگون۔ گلدار سبزہ۔

کہر۔ گھوڑے کا رنگ ہے۔ کمیت۔

سمرخان - گھوڑے کا رنگ ہے

سمند نجدی نژاد - نجدی
اصل گھوڑا -
دست آموز - ہاتھہ کا سدہا ہوا
ہموار نمودہ - درست کرکے
شبیہ ذوالجناح - امام
حسین رضؑ کے گھوڑے کی شبیہہ -
**کلاہ خود فولادی بفرق بس
نہادہ** - فولادی خود زین کے ہرنہ
پر رکھہ کر -

تم نے شاید ذوالجناح کی شبیہہ کو
لکھنؤ میں دیکھا ہوگا - اوس پر خود
بھی رکھتے ہیں -

یک وجب خواہ کمتر :-
بالشت بھر یا اس سے کم کے فاصلہ پر
سے سوفاردار تیر کٹے ہوئے سرِ نیم
سے گھوڑے کے پٹھے گردن - سینہ
اور پیٹ پر اس طرح چپکا دیتے ہیں -
کہ دیکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تیر
گھوڑے کے جسم میں گھس گئے ہیں
اور زخم نیزہ و شمشیر کی علامت بنا کر
سرخ رنگ - یال - کاکل - اور سر پر
بلکہ جسم اور دم پر چھڑک دیتے ہیں -
اور ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی لگام اس
کے سر پر ڈالتے ہیں -

مہتر - سائیس -
**وپیش رویش جریدۂ فولادی
وچہل گیسوانہ** - "مولف" نے
جریدۂ فولادی اور چہل گیسو کی وجہ تسمیہ
لکھہ دی ہے - ہم اس کا ترجمہ کئے
دیتے ہیں :-

یعنی اس کے سامنے جریدۂ فولادی
اور چہل گیسو ہوتا ہے - کہ اس سے
نشان عبارت ہے -

ایک جریدہ ہے کہ شہدا کے اول
اسباب میں ہے - اس کو چوب میں
باندھ کر آنحضرتؐ کی عترت کی خونخواہی
اور آل ثارات الحسینؑ کے طالبوں کی
دعوت کے لئے دین کے مجاہدوں
کے سامنے سے گئے تھے - اس زمانہ میں

صفحہ ۱۵۴

بصورت حباب اس کے پارچے
جدا جدا کرکے اور ایک دوسرے
سے ملا کر ایک چادر مرتب کرکے ایک

چھڑیں لٹکا کر عزا خانے میں پھراتے
ہیں۔ اور رکھتے ہیں۔

چہل گیسو۔ عبداللہ جلی کی بیٹی

صفحہ ۵۵

درۃ الصدف کے خروج کرنے کی
علامت ہے۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ
جب شہداء کے سر اور اسیران
کربلا صنعا سے یمن کے حوالی میں پہنچے
تو اس مقام کے محب اہل بیت نے اس
مصیبت کی حالت سن کر دوڑے
اور بہت روئے پیٹے۔ درۃ الصدف
کی تحریص و ترغیب سے جو کہ عزا اور
ماتم کے لوازم میں تھے شرفا کی چالیس
لڑکیوں نے (جس میں ان کی چچا
کی بھی لڑکیاں تھیں) اپنے اپنے
گیسو کاٹ کر علم میں باندھے۔ اور
اہل بیت کی محبت میں معرکہ جہاد میں
گھر سے نکل ہی تو پڑیں۔ ان کی رفاقت
اور اہل حرم کی حمایت میں بہت سے
مرد بھی حملہ کر کے شہید ہو گئے۔
یہ علامت غمگساری سوگواروں
میں یادگار رہ گئی۔ اب گوسفند کے
بال اور مشکی ابریشم گیسو کی طرح
بنا کر ایک مدور لکڑی میں نصب کر کے
اور ایک چھڑی کے سرے میں نہیا
کر طرح طرح کے علم اٹھاتے ہیں۔
(یہ ہے چہل گیسو؟)

صفحہ ۱۵۵

روز تیغ۔ دسویں محرم کو
کہتے ہیں۔ حضرت مولف خود بتا
رہے ہیں۔

پاکی ڈلاک۔ حجام کا
استرہ۔

دور فرق سر۔ سر کی مانگ
کے گرداگرد۔

تا سر تیغ فرو شدہ الخ
تاکہ تیغ کی نوک گھسکر خون دے۔

واطراف الخ۔ اور گردن اور منہ
کے اطراف میں خون ٹپک کر جم جاتے

حجامت نمایند:۔
استرے سے گود کر خون نکالتے ہیں
پچھنے لگاتے ہیں۔

برخوردن حر۔ حضرت حرؓ
کا ملنا۔ **ارض ماریہ**۔ زمین کربلا

سقا خانہ بستند۔ سبیل
آراستہ کی۔ عزاخانہ میں ایک طرف
سبیل بہت تکلف سے بنائی جاتی ہے

صفحہ ۱۵۶

در نشیمن بالائے دروازۂ علی قاپی جلوس کرد

دروازۂ علی قاپی کے اوپر والے خلوتکدہ کے کمرے میں بیٹھے۔

مانع حاجب الخ۔ مانع وحاجب بناتے۔ یعنی مانع اور حاجب کسی ایک کو دور باش نہیں کہتے تھے۔

اما گروہے برائے خواندن زیارت الخ۔ لیکن ایک گروہ سیدنا حضرت امام حسین رض کی زیارت پڑھنے صحرا میں جاتے ہیں۔ شیعہ طبقہ میں زیارت عاشورا اور دیگر اعمال صحرا میں پڑھتے اور بجا لاتے ہیں۔

یخہ دریدن - گریبان پھٹے۔

سر آستین بالا زدہ۔ آستین کہنیوں تک چڑھائے۔

یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزاً عظیما (ترجمہ) "کاش ہم بھی (میدان کربلا میں) شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتے۔ اور شہادت کی بڑی کامیابی پر پہونچتے۔

صفحہ ۵۵

برداشتن سامان حنابندی وتابوت واثاث علم وجریدہ

حنابندی اور تابوت کے سامان۔ اور علم وجریدے کے اسباب بڑھانا اور کباب وپنیر اور شیرمال کھانا۔ اور حلوا میٹھا بنانا۔ اور اوس کو تعزیہ خانہ میں رکھنا۔ اور کھڑی مسور کی دال۔ اور خشکہ کھانا۔ عشرہ کے دن ان سب باتوں کا رسم نہیں ہے۔ اور ڈھول تاشے۔ اور نقارے اور دوسرے سازوں کے بجانے کو بدعت جانتے ہیں۔

صفحہ ۱۵۷

حب الشیء یعمی ویصم

کسی چیز کی محبت اندھا۔ اور بہرا کردیتی ہے۔

تخم سعی بہ مزرعۂ امل می پاشد

کوشش کا بیج امل کی کھیتی میں چھڑکتا ہے۔ (یعنی بوتا ہے)

عقوبت ابدی۔ عذاب ابدی۔

ارباب نکبت سرائے بے بقا۔ اہل دنیا۔

کارخانہ قرین فنا

یہی دنیا ئے فانی۔

ایزاے مردم۔ غلط۔
ایذا ئے مردم بنا ہئیے۔

دربند حیا وغیرہ بکلی نبودہ
حیا وغیرہ کی فکر میں پورے
طور پر نہ رہ کر۔

صفحہ ۱۵۸

لقمہ مشتبہ الحرام۔ ایسا لقمہ
جسپر حرام ہونے کا شبہ ہو۔

تہجد۔ رات میں سونا۔ اور
جاگنا اور وہ نماز کہ جسے صلحاء آدہی
رات کے بعد خواب سے اٹھکر پڑہتے
ہیں۔ یہ آٹھہ رکعت ہوتی ہے۔
یا مع نماز وتر کے گیارہ۔ یا اس سو زیادہ

اشراق۔ درخشیدن و روشن شدن
دو وقت صبح۔

احرام۔ خانہ کعبہ کے طواف سے پہلے
معین مقام سے بعض حلال چیزیں خود پر
حرام کر لینا اور بغیر سی ہوئی چادر جس کو
اوڑہتے اور باندہتے ہیں۔

عمرہ۔ حاجی احرام باندھکر موضع تنعیم
ہیں جو مکہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔
چند رکعت نفل پڑھکر پھر واپس ہوتے
ہیں اور طواف کرتے ہیں۔

مناسک۔ حاجیوں کے عبادت
کے مقام مثلاً رمی الجمرات سعی صفا مروہ
قربانی کرنا۔ عرفات پر
توقف۔

صفا مروہ۔ کتاب میں صفا
سین سے غلط لکھا ہوا ہے۔

صفحہ ۱۵۸

لکہ۔ دہبا۔

پینہ۔ اونٹ کے گھٹنے کی چپنی۔
اور گھٹا

دربیاری۔ بنا ہیر۔

معالم۔ جمع معلم۔ بکسر میم اور
سکون عین سے۔ صیغہ اسم آلہ ہے
بمعنی علامت۔ چونکہ یہ دنیا اپنی
صانع کی علامت و دلالت ہے۔
اسو جہ سے یہ معنے عالم ہے۔

زیر چاق نماید۔ حاضر و ضبط
کرتا ہے۔ یاد کرتا ہے۔

نہی منکر۔ ممانعت ممنوعات
شرعیہ۔

مدلول۔ دلیل کیا ہوا۔

القا نماید۔ دل میں ڈالتا ہے۔

رشتہ سبحہ۔ تسبیح کا ڈورا۔

تزویر ۔ مکر ۔
افسون ۔ منتر ۔
قلابی ۔ کھوٹا ۔
نشخوار کردن بز ۔ بکری کا جگالی کرنا
ایصال ۔ پہنچانا ۔
بخزانۂ جابر ۔ جبر کرنے والے
کے خزانہ میں ۔
صدد ۔ درپے ہونا

صفحہ ۱۵۹

اقبال ۔ قبول کرنا ۔
نہب ۔ لوٹ ۔
اسر ۔ قید ۔
اہل اللہ ۔ دو جگہ لکھا ہوا ہے
ایک جگہ سے کاٹ دیجئے ۔ اللہ والے
عمل السلطان ۔ خدمت پادشاہ
عہدہ ۔
ظلمہ ۔ ظالم کی جمع
طغیان ۔ حد سے گزر جانا ۔
ظلم ستم ۔
عدوان ۔ ظلم ۔
قرابت علیا ۔ بڑے لوگوں
کی نزدیکی ۔
سرشت جبلی ۔ فطری طبیعت

پیدائشی طینت ۔
این جمع ۔ اس جماعت ۔
خوش باش زدہ ۔ کہا نیکے
لئے آواز دی ۔
سر استشہا ۔ برغبت ۔
امساک نہ کردہ اید ۔ تمنے
روزہ نہیں رکھا ہے ۔
مفطر صوم ۔ روزے کے
افطار کرنے والے ۔ صفحہ ۹
بگذار چیز خورم ۔ ذرا ٹھہرئیے
میں کھانا کھالوں ۔
برایت حکایت کنم ۔
آپ کے لئے اس قصہ کا بیان کروں ۔
مستمع باش ۔ لے اب
سُنیئے ۔

صفحہ ۱۶۰ صفحہ ۱۰

حاجب کے معنی " دربان "
کے ہیں ۔
دق الباب کرد ۔ دروازہ
کھٹکھٹایا ۔
احضار ۔ حاضر کرنا ۔
واجب الاذعان واجب
الطاعت ۔

بہرود - غلط لکھا ہوا ہے - بہرہ ور بنائیے -

جالس مجلس فکر بودہ - فکر کی مجلس کا بیٹھنے والا تھا - یعنی فکر میں تھا -

انقیاد - فرمانبرداری

مذائقہ - غلط لکھا ہوا ہے - مضائقہ بنائیے -

انصراف - پلٹنا -

پاشو - کھڑے ہو -

کلبہ - خانہ کوچک

وسادہ نشین - مسند نشین -

صفحہ ۱۶۱

نقش فنا فی الامر می زنم

آپ کے حکم میں فنا ہونے کی نقشزنی کرتا ہوں -

ہمپائے خادم برو - خادم کے ساتھ جا -

حلقہ اطاعت ارباب سیاست

چنین نمودہ - پادشاہوں کی اطاعت کا حلقہ اس طرح دکھایا -

بے شبہ - بے مثل -

در صحن سرای استرضا الخ

یعنی خلیفہ کی خوشنودی کے حاصل کرنے میں -

ناظری - تو دیکھنے والا ہے -

سید لولاک - آنحضرت صلعم اس لئے کہ آپکی شان میں "لولاک لما خلقت الافلاک ہے -

ذریہ - نسل - فرزندان و فرزند زادگان -

نیران - نار کی جمع ہے - آگ آتش -

اولوالامر - صاحبان حکم - یہان خلیفہ عباسی مقصود ہے -

واورا الخ - یہ فقرہ غلط ہو گیا ہے اس کو یوں بنائیے - " واوراھم بشربت شیرین شہادت کام حیات ترکردیم " یعنی اُس کا بھی کام حیات شہادت کے شربت سے تر کردیا -

کا - برائے اضافت ہے -

صفحہ ۱۶۲

چرا - وا - نہ - رہم - کیوں نہ چھوٹ جاؤں - خود کو علیحدہ نہ کروں

سلالہ - خلاصہ

ہتک - پردہ دری

صفحہ ۱۶۲

اسناد ۔ نسبت دینا ۔
تولا ۔ دوست رکھنا ۔
اذیال ۔ ذیل کی جمع ۔ دامن
مشہود ۔ ظاہر ۔
ومن تبعہ شان ۔ اور
اون کے پیرو ۔
ناموس ۔ عزت ۔ حرمت ۔
عصمت ۔
چندان بدنمی بردند ۔ اتنا
برا نہیں مانتے تھے ۔
حد قذف ۔ پتھر مارنے ۔
گالی دینے ۔ یا زنا وغیرہ سے نسبت
دینے کی سزا ۔

صفحہ ۱۶۳

خیر البریہ ۔ جناب
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ۔
در وصلت با غیر کفو ۔
غیر جنس کے ساتھ ملنے میں ۔
ورطہ ۔ محل ہلاکی ۔ گرداب ۔
سیایت ۔ غلط لکھا ہوا
ہے ۔ یا تو سیاست ہو ۔ یا سعایت
یعنی چغل خوری ۔
مکائد ۔ جمع مکید ۔ بداندیشی ۔

متصدی ۔ درپے ۔
سرمدی ۔ ہمیشگی
معاتب ۔ عتاب کیا گیا ۔
وسیعلمون الذین
ظلموا ای منقلب
ینقلبون ط اور عنقریب وہ
لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے یہ جان
لیں گے کہ کس کروٹ وہ پلٹتے ہیں ۔
پارہ ۱۹ ۔ سورہ شعراء کے آخر میں آیت واقع ہے
جہان وجود ۔ دنیا ۔
ممکن ۔ جس کا وجود ۔ اور عدم
دونوں ضروری نہوں ۔
مختتم ۔ ختم کیا گیا ۔
رفاہ ۔ تن آسانی ۔ فراخی عیش ۔

صفحہ ۱۶۴

مورث ۔ برانگیزندہ ۔
خشیت ۔ ڈر ۔ خوف ۔
بنی اسرائیل ۔ اولاد حضرت
یعقوبؑ ۔ عبرانی زبان میں حضرت
یعقوب کا نام اسرائیل ہے ۔
مدبر کی جگہ تدبر بنائیے ۔ کام کا انجام
سوچنا ۔
ماسلف ۔ جو گذر گیا ۔

مشحون - پُر۔
اسافل - "اسفل" واحد
پائیں تر۔
اراذل - ارذل واحد۔
درماندہ نان ولباس
تن پرور۔ شکم پرور۔
صفحہ ۱۶۶
داخل آدم حساب نشدہ
اند۔ باقاعدہ آدمیوں میں
داخل نہیں ہیں۔
دانست و نہ کرد۔ جانا اور
عمل نہ کیا۔
لئیم - بخیل۔
مُکنت - تو انگری۔ قدرت
کافۂ انام - تمامی مخلوق۔
نُصفت - انصاف۔
ابنائے عمارت "بنائے"
بنائیں۔ صفحہ ۱۶۵
صفحہ ۱۶۵
تدوین - جمع کرنا۔ تالیف کرنا۔
مرضیٰ - مریض کی جمع۔
یوم نشور - قیامت
دھور - دہر کی جمع ہے
قطعۂ محامد می خواند۔
تعریفوں کا قطعہ پڑھتا ہے۔

ہجا - ہجو۔
تلطف - مہربانی
انفصال - کے معنے ہیں۔
جدا ہونا۔
خُلفِ عہد - عہدخلافی
اجتناب - پرہیز کرنا۔
صفحہ ۱۶۶
پے نخواہد برد۔
پتہ نہ لگا سکے گا۔
کُنہ - حقیقت شے۔
در ہر کار بکر۔ نادر کام میں
ایسے کام میں جس کو کسی نے کیا نہو۔
سرائر - جمع سریرہ۔ راز۔
چہ طور بعرصہ بروز برآمد
کسطرح ظہور کے میدان میں آگئے یعنی ظاہر ہوگئے
نتواند برخورد۔ نہ پہونچ سکے گا۔
انقراض - بریدہ شدن۔
مدت کا آخر ہونا۔
مرفوع القلم - قلم زدہ۔
اغوا - گمراہ کرنا۔ بہکانا۔
وصلہ پارچہ ناجنس را
پیش روئے سینہ دوختہ
دوسرے کپڑے کا پیوند سینہ کے
آگے ٹانک کر۔

ہر کسی دم راہ برمی خورد
جو کوئی راستہ کے سامنے ملتا ہے
جب کسی سے راستہ میں ملاقات ہوتی ہے

این پیوند نا فلا الخ۔ یہ
بدنما پیوند کس لئے ٹانکا ہے۔

طاری گردید۔ لازم ہوا۔
تکیہ پارچہ را۔ اوس کپڑے
کے ٹکڑے کو

متعرض نہ شدہ۔ تعرض
کرنے والا نہ ہوا۔

صفحہ ۱۶۷

از تذکرہ مقال باز ماند
اس گفتگو کے ذکر سے رک گیا۔

حضرت دانش مند علامی و
ملائک جناب قضا دستگاہ فہامی
اُنہیں قاضی صاحب کو از روئے
طنز کے کہا ہے۔ یعنی بڑے عقلمند
علامہ اور فرشتہ جناب اور
قضا دستگاہ۔ بڑے فہمیدہ۔

پس از انقضای دہور۔
زمانے کے ختم ہونے کے بعد۔

احدی۔ کوئی ایک۔

افواہ۔ جمع فوہ۔ دہن۔ منہ۔
یادگار زبان گشتہ۔
زبان زد ہو کر۔

خوردہ گیری۔ عیب گیری۔
کسی کا عیب پکڑنا۔

توطیہ۔ تدبیر۔ منسوبہ۔ فکر و بند و بست
تمہید۔

ھم فیھا خالدون
وہ لوگ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

معبود حرم و کنشت۔
کعبہ اور بتکدہ کا عبادت کیا گیا۔

رُستہ۔ رُستن سے ہے۔ اُگا ہوا۔

علیین۔ بہشت۔ بہشت کی
کھڑکیاں۔

وائے کین الخ۔ اس شخص پر افسوس
ہے کہ جسنے اس شاخ کو ہاتھ سے چھوڑ دیا

ابداع۔ نئی چیز کا پیدا کرنا۔

بازی خور معلم ملکوت
شیطان کی بازی کھاتے ہوئے۔
شیطان سے ہارے ہوئے۔

صفحہ ۱۶۸

پیران ویسہ۔ افراسیاب
کے وزیر کا نام ہے۔

صفحہ

صفحہ

برازندگی ۔ آراستگی ۔

بنا برازبر نمودن ۔ یاد کرنے کی بنا پر ۔

نکال ۔ عقوبت ۔ عذاب ۔

درحال و مآل ۔ دُنیا اور آخرت میں ۔

آل برامکہ ۔ "برامکہ" "برمک" کی جمع ہے ۔ یہ ایک آتش پرست تھا ۔ بلخ میں (نوبہار) آتش خانہ کی خدمت انجام دیتا تھا ۔ اور وہاں بہت معزز تھا ۔

رشیدی لکھتے ہیں کہ یہ شخص آخر میں مسلمان ہوگیا ۔ اور بنی امیّہ کی دار الملک دمشق میں مع اہل و عیال چلا آیا ۔ اس کا بیٹا "خالد" ابی العباس سفاح عباسی کا وزیر ہوا ۔ اس کے بعد اس کا بیٹا "یحییٰ" ۔

اس کے بعد "فضل" بن یحییٰ ۔ اس کے بعد "جعفر" بن یحییٰ ہارون رشید کا وزیر ہوا ۔ یہ شخص بہت سخی تھا ۔ اسی پر دولت برامکہ ختم ہوئی ۔

خانخانان ہند ۔ عبدالرحیم خان خانان ۔ بیرام خاں کے بیٹے ۔ اکبر شاہ کے گورنر نہایت سخی اور بہادر تھے ۔

خدعہ ۔ مکر

لولو ۔ موتی

مرجان ۔ مونگا

وزر ۔ گناہ ۔ بار گران ۔

درجرگۂ قارون ۔ قارون کے گروہ میں ۔ یعنی بخیلوں کے زمرہ میں

وعید ۔ وعدہ بد ۔

وَالَّذِینَ یَکْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُونَهَا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیمٍ (ترجمہ) "اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں ۔ اور اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے تو اُن کو تم دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ۔"

یہ آیت دسویں پارے ۔ سورہ توبہ میں واقع ہے ۔

گوش و ہوش دست

"ہوش ۔ دست" کے آگے ایک (و) اور بنا دیجئے ۔

مواثیق ۔ میثاق کی جمع ۔

عہد و پیمان استواری۔

باھر ۔ روشن۔

قحبہ و فرمساق بہرہ یابند رنڈی۔ بھڑوے رقمیں پاتے ہیں۔

صفحہ ۱۶۹

چو ابر بہار ۔ کاتب نے "جو" لکھدیا ہے۔

یا خدا بر آمدہ۔ کلام ربانی زانشاہد منع آورند ۔ یعنی بخشش کے موقعہ پر بڑے باخدا بن کر قرآن سے شاہد منع لاتے ہیں۔ اور زہد و تقوے کے خزانے سے "لا تسرفو و لا تبذر" (تم کو اسراف نہ کرو۔ اور بے جا نہ اوڑاؤ) کی مہر جیب خاص کی تھیلی پر لگاتے ہیں **ولا تبذر تبذیرا** (اور نہ بے جا اوڑا) یہ آیت کا ٹکڑا۔ پندرھویں پارے سورہ بنی اسرائیل۔ میں ہے اور **ولا تسرفوا** ۔ آٹھویں پارہ سورہ اعراف میں۔

اعانت اہل توقع الخ اور اہل توقع کی اعانت کو (جو سادات و مومنین و شعرا سے ہوتے ہیں)

ولا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا ۱ط (ترجمہ) اور نہ تو پورے کنجوس ہی بن جاؤ۔ اور نہ بڑے فضول خرچ کہ پھر خالی ہات پشیمان بیٹھے رہو۔ اس آیت کے صیغہ میں شمار کرتے ہیں۔ پندرھویں پارے۔ سورہ بنی اسرائیل میں یہ آیت واقع ہے۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیٰطین بالتحقیق۔ بے جا اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ (پارہ ۱۵۔ سورہ۔ بنی اسرائیل)

بلادت ۔ کند ذہنی۔

رم نمایند ۔ بھاگتے ہیں یعنی اشرف انبیاء کے اس فعل پر کہ شعراء کو صلہ میں اتنے اتنے اونٹ دیدیتے۔ بھاگتے ہیں۔

واجتنبوا قول الزور پرہیز کرو۔ جھوٹ بولنے سے۔ یا لہو و لعب کی باتوں سے اجتناب کرو

صفحہ

یعنی اس آیت کو بخشش کی ممانعت میں پیش کرتے ہیں۔

یہ آیت پارۂ ۱۷۔ سورہ حج میں ہے۔

قطار فرمایند۔ پیش کرتے ہیں۔

اطوار ناہنجار شان بدان مانند (الخ) ان لوگوں کے بُرے طریقے اس قصہ کے مشابہ ہیں کہ:-

ایک نماز نہ پڑھنے والے کو ملامت کی۔ کیوں جی! تم نماز کیوں نہیں پڑھتے! اُس نے جواب دیا کہ میاں ہم تو قرآن پر عمل کرتے ہیں۔ نماز کیوں کر پڑھیں؟ خدا نے تو کھلے الفاظ میں فرما دیا:-

"لا تقربوا الصلوٰۃ"

(نماز کے تو قریب بھی نہ پھٹکو)

یہ سن کر لوگوں نے اور بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ کہ "او بے ڈھنگے! اس کے آگے کا تو جملہ پڑا ہوتا! **وانتم سکاریٰ** آگیا ہے۔ یعنی ایسے حال میں جب کہ تم نشہ میں ہو۔

کہنے لگا کہ خدا کی بندگی و طاعت میں اس کے ایک کلمے پر بھی عمل کرنا بہت غنیمت ہے۔

دیگر از مناقب سلاطین و امرائے جاہلین الخ۔ دوسرے سلاطین۔ اور جاہل امراء کے مناقب میں سے (کہ جن کے ظاہر و باطن مثل دو لخت مطلع کے ہیں) یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے شتر مرغ کی سی خاصیت پیدا کر لی ہے۔ کہ اگر اُس سے کہا جاتا ہے۔ کہ تو اُڑتا کیوں نہیں تو وہ کہتا ہے۔ کہ کہیں اونٹ بھی اُڑتا ہے؟ یہ سن کر اور زیادہ ملامت کی۔ کہ اچھا اگر ایسا ہے۔ تو بوجھ اُٹھا۔ اُس نے کہا۔ واہ!! کہیں پرند بھی بوجھ اُٹھایا کرتا ہے! آج تک کسی نے ایسا دیکھا۔ یا سنا ہے۔

شماتت۔ کسی کی خرابی پر ہنسنا خوش ہونا۔

نادرست۔ غلط

مطلع دو لخت۔ ایسا مطلع کہ جس کے دونوں مصرعوں میں مضمون علیحدہ علیحدہ ہوں۔ باہم مربوط نہ ہوں۔

شناعت ۔ ملامت ۔

حمالی ۔ بوجھ اٹھانا ۔

ربقہ ۔ حلقہ رسن ۔

حبل المتین ۔ مضبوط رسی ۔

ارتکاب ۔ مرتکب ہونا ۔

سخط ۔ خشم وغضب ۔

صفحہ (۱۷۰)

الناس علی دین ملوکهم (لوگ)(?) اپنے پادشاہوں کے دین پر ہیں ۔

گورنر ۔ حاکم صوبہ

کمشنر ۔ ضلع کا حاکم

بربر گرداہندہ ۔ ایک بر کاتب کی زیادتی ہے اسکو کاٹ دیجئے ۔

حفظ طریقہ اسلاف الخ اگلوں کے طریقہ کے حفاظت سرمایہ پروا (غور زی)(?) پس ماندگان ہے ۔

استخفاف ۔ سبکی ۔ حقارت

ترک اولیٰ ۔ بہتر شے کا ترک ۔

تاوان ۔ زر نقصان یعنی کوئی چیز کسی کے ہاتھ سے تلف ہو ۔ اوس شے کی قیمت کم یا زدہ لینا ۔

خسارت ۔ زیان ۔

مفرط ۔ زیادہ ۔ بہت ۔

از صف نعال براند ۔ آخری صف سے بھی نکال دیتے ہیں جوتیوں کے پاس بھی نہیں بیٹھنے دیتے ۔

صفحہ ۱۷۱

بَنین ، **بُنون** ۔ دونوں بالفتحہ ۔ لڑکے ۔

بدو ۔ ابتدا

نجبا ۔ نجیب کی جمع ۔

طرف بستن ۔ فائدہ اٹھانا ۔

ملکہ راسخہ ۔ وہ عمل جو ذہن میں راسخ ہوگیا ہو اور بغیر فکر نکلے ۔

حیا ، **شرم** ، **علم** ، **حلم** ۔ ان سب کی تعریفیں اخلاق ناصری میں تمہارے پڑھنے میں آئیں گی ۔

از پشت کردن ۔ بھاگ کھڑے ہونے سے ۔

محرمات شرعی ۔ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام کیا ہو ۔

تا دست رس نیک نمایند ۔ بروں کاموں کو حتی المقدور عمدہ ظاہر کرتے ہیں ۔ کاتب نے رسن غلط لکھا ہے ۔

نمام ۔ سخن چین ۔ غماز ۔
چغلخور ۔

مرتشی ۔ رشوت لینے والا

کفران نعمت ۔ ناسپاسیِ
نعمت

صفحہ ۱۷۲

صفحہ ۱۷۲

آلاف ۔ الف کی جمع ۔ ہزار ۔
تمتع ۔ منفعت گرفتن ۔

ارازل ۔ کو کاتب نے (ذ)
سے غلط لکھدیا ہے ۔ اراذل بنایئے

مرام ۔ مراد ۔ مطلب ۔ اسم ظرف
ہے ۔ روم سے مشتق ۔

ابتذال ۔ بے اعتباری ۔ ناقدری
خواری ۔ دوروئی ۔ نفاق ۔ دورو ۔ منافق

شروع صفحہ سے لے کر
امارت تنزل گرفت تک
کا ترجمہ کئے دیتے ہیں ۔
اگرچہ عبارت سہل ہے

اپنے تھوڑے سے نفع کے واسطے
والی ملک کے ہزارون نقصان
جائز رکھتے ہیں اور جان نثاری ۔
اور بلاگردانی کے دعوے پر اس
کا بہت کچھ مال خورد برد کرکے بیچارہ
کو دنیا اور آخرت کے مہلکوں میں مبتلا
چھوڑ دیتے ہیں ۔

ہر روز بے حیا قرمساقون اور مسخرون
کے نصیب میں نفع اور درجہ پیشکاری
مختاری اراذل انام کے مدار المہام
کے نامزد ہوگیا ۔ بے چارے شریف
بے قدر و قیمت ہوگئے ۔ اور در در
کی ٹھوکریں کھانے لگے ۔ اور سوکھی
روٹی کے لئے حیران ۔ مضطر ۔ اور
بھیک مانگنے کا ٹھیکرا ۔ مقاصد کے
ہاتھ میں لئے رہ گئے ۔ مجبوراً انہون
نے قرین ملال خواری میں ابنائے
زمانہ کے حال و مقال کی پیروی اختیار
کرلی ۔ اور منافقت کے قواعد کے
حصول میں بدسگالون اور گندم نما
جو فروشون کا راستہ چلنے لگے ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ واقعی خیرخواہ نوکر اور حقیقی
بافہم راست باز مفقود ہوگئے ۔ اور
عادل پادشاہون کی سیرتین ۔ اور
بڑے خاندانون کے امراء کے عمدہ
قواعد بالکل متروک اور نابود ہوگئے
اس ناستودہ شیوے کی وجہ سے
سلطنت کے خاندان کے خاندان

برباد ہوگئے۔ اور اس ناپسندیدہ
طریقہ کی وجہ سے امارت و وزارت
کے قوم و قبیلہ نے انحطاط اختیار
کیا۔

ناز و اعزاز فروشندہ۔
یعنی محل میں اماں بہینا کے ہونے
کی وجہ سے ناز کرتے ہیں اپنا اعزاز
ظاہر کرتے ہیں کہ اس شخص کی ماں بہن
شاہی محل میں نوکر ہیں۔ داروغہ
ہیں۔ مغلانی ہیں۔

کدخدا و باکرہ۔ بیاہی۔
بن بیاہی۔ کنواری۔

عہدہ جبروت۔ بڑا عہدہ

**و از رنگ پیش آمدن
شان۔** اِن کے کام کی ترقی۔
اور مقصد کے پورے ہونے سے۔

سبل و بروت تابند۔
مونچھوں پر تاؤ دیتے پھرتے ہیں۔

زنان حلیلہ۔ بیوی۔ جورو۔
ایسی عورتیں جو نکاح میں ہوں۔
جلیلہ غلط لکھا ہوا ہے۔

درپردہ ناپرسائی نشانیدہ
یعنی بی بیوں کو ناپرسائی کے
پردے میں بٹھا کر۔

سر بے شام زمین گزارد
یعنی بے چاری بیوی۔ اکیلی رات
کو فاقہ سے پڑی رہتی ہے۔ بے شام
یعنی بغیر رات کے کھانے کے۔

صفحہ ۱۷۳

و درفقر و فاقہ الخ۔ نجیب عورتوں
کو فقر و فاقہ میں زحمت شاقہ کی برداشت
نہ رہی۔

یکی گرانی مہر الخ یعنی ہندوستان
کی خرابی کے وجوہ میں سے ایک یہ ہے
کہ یہاں مہر عورتوں کا بہت زیادہ
باندھا جاتا ہے۔ غربا میں لاکھوں اور
امرا میں کروروں کی تعداد پہونچتی ہے
چنانچہ شوہر اس حق واجب کے
عہدے سے ہرگز نہیں نکل سکتا۔
یعنی یہ مہر ادا نہیں کر سکتا۔

کابین ۔ مہر

لک ہا ۔ لاکھوں۔

**دوم وقوع عیب در
افتراق** ۔ دوسرے ایک عیب
افتراق میں یہ ہے کہ طلاق کی سنت
کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ اور

عورتوں کو طلاق نہیں دیتے۔ علماء
امراء۔ غرباء۔ سب نے اس طریقۂ
انبیا کو متروک کر دیا ہے اور ملت
حنیفہ (اسلام) کے اخلاق کے شیوع
سے منہ پھیر کر ہندوستان کے مذہبی
قواعد پر رفتار کر لی۔

سوم اختیار غیر کفو در تزویج۔
تیسرا امر یہ ہے کہ غیر جنس کے ساتھ
شادی کرنا شروع کر دی۔ یعنی مشرکین
کی عورتوں سے۔ اور یہ مسلمان بچوں
کی مائیں ہو کر اپنے کفر کو تھوڑا تھوڑا
رواج دینے لگیں۔ اور ماؤں کی
عادت کی وجہ سے ایسے امور جو خلاف
شرع اور خلاف طریقۂ عجم و عرب تھے
لڑکیوں اور لڑکوں میں پسندیدہ
مزاج ہو گئے۔
یہ عادت کے بعد "امہات"
کا لفظ کاتب سے رہ گیا ہے کتاب
میں بنا لیجئے۔

صفحہ ۱۷۴

فقدان نوکری (الخ)
نوکری کے نہ ہونے نے سب کو
تباہ کر دیا۔ مجبوراً احتیاج کی

کثرت نے عورتوں کی روٹی کو مردار (از قسم
اکل میت) کھا کر مر گئے۔
اکل میت ۔ خوردن میت۔
مردہ کا کھانا۔
پنجم در اقالیم دیگر الخ
پانچویں یہ بات ہے کہ دوسرے
ممالک میں یہ امر نہیں کہ عورتیں سر
اور جسم برہنہ کھلے منہ پھریں۔ اور نوکری
اور دکانداری کریں۔ اور ساز و
غنا و رقص و شب خوابی کے کسب
میں طالب جمال و وصال کو اپنا ہاتھ
دیدینا محال و ممتنع ہے۔
صیغہ ۔ زن متاعی۔
ملاے محافظ پیر و جوان الخ
ایسا ملا کہ جو نوجوانوں اور بڈھوں کا
محافظ ہے اور اُن سے واقف۔ یہ
لوگ عدت کا ضابطہ رکھتے ہیں۔
کہ موافق حلت وا دا ے اجرا اور عقد
مدت کے کسی کا سر دامن اُ د پر رکھتے
ہیں۔
عدت ۔ مطلقہ عورت کے لئے
تین ماہ کا زمانہ۔ اور بیوہ عورت
کے لئے چار ماہ اور ۱۰ روز معین ہیں۔

عقد مدت ۔ متعہ ۔

ہر بدامن مرادمی گزارند
یعنی کسی کو کامیاب ہونے دیتے ہیں ۔

خواہ زوجہ مستغیث شُن الخ
خواہ بیوی دادخواہ ہو کر خلع چاہنے والی ہو

حلت ۔ حلال ہونا ۔

خلع ۔ عورت کا اپنے شوہر سے طلاق چاہنا ۔ شوہر سے علیحدگی چاہنا ۔

مثلاً مرد است الخ ۔ مثلاً ایک مرد ہے جس نے اپنی عمر میں دس نکاحی بی بیوں کو طلقت دیں نے طلاق دی، کہا اور پھر دوسری عورت سے شادی کی ۔ اسی طرح ایک عورت ہے جنے دس شوہروں سے علیحدگی اختیار کی اور گیارہویں کے یہاں آگئی ۔

زندگانی رجال را الخ ۔
یعنی حاکم شریعت وہاں کے آدمیوں کی اس طرح کی زندگانی جائز نہیں رکھتا ۔ کہ کوئی مرد بے عورت کے رہے ۔ مگر بہ ضرورت اور کوئی عورت بے شوہر کے رہے ۔ مگر بہ زمانۂ عدت کہ اس میں مجبوری ہے ۔

عَزَب ۔ مرد بے زن ۔

سیرت ۔ ناموس و بہ معنی عادت و طریقہ ۔

صفحہ ۱۷۵

دیوان نقاص ۔ محکمۂ انصاف
دادرسی کی کچہری ۔
کتاب میں تغاص (غین سے) غلط لکھا ہوا ہے ۔ تقاص بتشدید صاد ازہمدیگر قصاص گرفتن ۔

این کوچہ تنگ و تاریک
تجسس ؟ یہ کہنا یہ لکھنے کے قابل نہیں ہے !

محل عبور بیشتر کسان ۔
یعنی اکثر لوگ اس خلاف فطرت فعل کے مرتکب ہوتے ہیں ۔

خطۂ برگزین عالم ۔ ایران سے مراد ہے ۔

بے عرضہ ۔ بے ہمت ۔ عرصہ بصاد مہملہ صحیح نہیں لکھا ہے

بروے کار آمدن ۔ کام کرنے لگے ۔

تختِ عجم ۔ صحیح ہے ۔
تخت صحیح نہیں ۔

فرنگ ۔ یورپ اور فرانس ۔

انگلستان۔

خذ ما صفا ودع ما کدر۔
صاف اور اچھی چیز کو لو اور تیرہ و
مکدر کو چھوڑ دو۔

انگلیسہ۔ اہل انگلستان

ایشیا۔ براعظم ہے

طوغ۔ یہ لفظ ترکی زبان کا ہے
نشان فوج۔

صفحہ ۱۷۶

نظام آتش خانہ الخ۔ ان
کے توپ خانے کے انتظام نے فرانس
و روس کی ہستی کے محل سے اور دیگر
دشمنوں کے سر سے دہوئیں پار کر دیئے۔

رواے تسلط برد۔
تسلط کا جھنڈا اے گیا۔

گیومرث۔ کہا جاتا ہے کہ
یہ پہلا بادشاہ ہے جس نے ایران
میں بادشاہی کی۔
گیو۔ کے معنی گویا۔ مرت کے
معنی زندہ کے ہیں۔ اور خانِ آرزو
کے نزدیک مَرت بالفتح مبدل مرد
ہے۔ یعنی مرد گویا۔ اور بعض کے
نزدیک یہ معنی پیشوائے زمین ہے۔
گیو بہ معنے زمیں۔ اور مرت بمعنی
سردار۔
گیومرث کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اس لئے
کہ ثائے مثلثہ فارسی میں نہیں آتی۔

افریقہ۔ امریکہ۔ دونوں براعظم
ہیں۔ اول۔ دنیائے عتیق میں۔
دوم۔ دنیائے جدید میں۔

پیشدادیان۔ پیشداد کے معنی
عادلِ اول کے ہیں۔ ایران میں سب
سے پہلے پیشداد خاندان نے حکومت
کی جن کی مدت دو ہزار چار سو اکتالیس
سال تک رہی۔ اُن کی تعداد (۱۱)
ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں (۱) گیومرث
(۲) ہوشنگ (۳) طہمورث (۴) جمشید
(۵) ضحاک (۶) فریدوں (۷) ایرج
منوچہر (۸) گودرز (۹) افراسیاب
ترک (۱۰) زو (۱۱) گرشاسپ) انکے بعد
کیانیوں نے ۷۳۲ سال تک سلطنت کی جنکے نام
یہ ہیں۔ کیقباد۔ کیکاؤس۔ کیخسرو۔ کیلہراسپ

مدائن۔ بغداد کے قریب ایک شہر جو
نوشیرواں کا پایہ تخت تھا۔

قصر شیریں۔ کرمان شاہ
کے نزدیک ایک شہر ہے۔

سلجوق - نام پدر کلاں پادشاہان سلجوقیہ کہ پہلا ان کا بادشاہ طغرل بیگ بن میکائیل - بن سلجوق -
صفویہ - وہ خاندان جو شاہ "صفی" سے منسوب ہے - شاہ صفی کی تیمور بہت عزت کرتا تھا - شاہ عباس اور طہماسپ اسی خاندان کے ہیں -
کلاہِ قرمز - سرخ رنگ کی ٹوپی -
تدوین - جمع کرنا -
مربی ہنرمندان - خاندان کی صفت ہے
تورع - پرہیزگاری

صفحہ ۱۷۷

تمشیت - جاری کرنا - روان کرنا -
بے حسابی ہا کردہ - ظلم اور زیادہ ستانی کی -
محمود - میرویس کا بیٹا -
ابدالی - قوم ہے -
بارِ وزرو وبال - وبال اور گناہ کا بوجھ -
تفلس - گرجستان کا پایہ تخت -
آن روے آب ارس دریاے ارس کے اس طرف - دریاے ارس آذربائجان میں سرحد ایران پر بہتا ہے -
بخارا - ترکستان کا پایہ تخت ہے -
اعادی - دشمنان -
خوش برش - اچھی کاٹ والی - شمشیر کی صفت ہے -
فتح تاج بخشی کو "فتح و تاج بخشی" بنایئے -
درایت - دانش - عقل -

صفحہ ۱۷۸

جواہر آلات - جواہرات کا سامان -
تخت طاؤس - بہت مشہور ہے - شاہجہان کا تیار کرایا ہوا تھا محمد شاہ نے نادر شاہ کو دیا -
کوہ نور - دریاے نور - دو بڑے ہیرے مشہور ہیں - ان میں سے ایک اب انگلستان میں ہے -
مالا لے نین چین :-

صفحہ ۱۷۷ صفحہ ۱۷۸

مالے کا نام ہے۔ ایسا ہار جو آنکھون کا سکھہ تہا۔

یہ سب ہندی کے الفاظ ہیں۔

جائزہ۔ انعام۔ صلہ۔

صفحہ ۱۷۹

اصناف سوق۔ ہر قسم کے تاجر و پیشہ ور۔

نائب السلطنت

ولی عہد۔

اکابر و اصاغر۔ بڑے۔ چھوٹے۔

سان لشکر۔ ملاحظہ لشکر۔ جائزہ لشکر۔ اور ہو سکتا ہے کہ شان لشکر ہو۔

کہ ہر گاہ الخ۔ کہ جس وقت میرا لڑکا میرے سر کا تاج لینے کا ارادہ کرے۔ تو میں کتنے ہی ہاتھہ پاؤں ہلاؤں گا۔ اور کوشش کروں گا مگر اسکا دفعیہ نہ ہو سکیگا

قشون ملازم خود را الخ

اپنی ملازم فوج کو ہماری افواج میں شامل کرو۔

مواجب را الخ۔ تقسیم کیوقت تنخواہوں کو ہمارے خزانہ سے لے

مسئول۔ کے معنی ہیں:۔ خواستہ شدہ۔

عنف۔ سختی۔ تندی۔ درشتی۔ ناگواری

صفحہ ۱۷۹

جنت گودرز وسام۔

مثل گودرز وسام۔

گودرز۔ ایرانی پہلوان ونام پادشاہ

سام۔ رستم (بن زال) کا دادا

فرامرز۔ رستم بن زال کا بیٹا تہا بہمن بن اسفندیار کے ہاتہہ سے مارا گیا

رستم زال میں اضافت ابنی ہے

خفتان پوش الخ۔ شیر اور پلنگ کی کہال کے چلتے پہنے ہوے۔

دم جان بازی۔ جنگ کے وقت

بالہنگ۔ باگ ڈور

عقد۔ گرہ

بناخن دیگر الطاف پدر نہ کشود۔ باپ کی دوسری مہربانیوں کے ناخن سے یہ گرہ نہیں کہلی۔

پلیس محرم ستر۔ محرم راز

کے سامنے
کتمان۔ راز کا چھپانا اور مطلق چھپانا اور گواہی کا پوشیدہ کرنا۔
اَیمان۔ یمین کی جمع ہے۔ قسم۔
جنگل۔ غلط ہے۔ اس کو "جنگل" بنا لیجئے۔
دمے کہ تفنگ دو لولہ
اس وقت کہ دو نالی بندوق کو پادشاہ کے سینے پر مار رہا تھا ہوا کا تیز جھونکا چلا اور درختوں کے پتوں کو ادھر اُدھر کیا۔ اتفاقی طور پر ایک پتہ اس گولی مارنے والے کی آنکھ کے حائل ہو گیا۔ اور نشانہ خطا ہو گیا۔ شہ سوار (نادر) جس ہاتھ میں کہ گھوڑے کی باگ رکھتا تھا۔ تیر بلا (گولی) نے اُس کے انگوٹھے کو اُڑا دیا۔ اور زمیں پر گرا۔ نادر نے جلدی سے زین کو خالی کر کے خود کو زمین پر گرا کر لوٹ لگانا شروع کر دی بندوق والے نے شکار (نادر) کو تڑپتا دیکھکر یہ سمجھا کہ میری آرزو کا تیر مراد۔ نشانہ پر ٹھیک پہونچ گیا ہے۔
گلہ زن۔ گولی مارنے والا۔
طپیدہ دانست۔ کتاب میں غلط لکھا ہوا ہے۔ آپ اسطرح بنا لیجیے "طپیدہ دیدہ دانست"
جلکہ۔ سبزہ زار۔ مرغزار
صاحب سر پر افلاک
ایسا بادشاہ جو افلاک کے تخت رکھنے والا ہو۔
انگشت را کہنہ پیچیں۔
انگلی پر چیتھڑا لپیٹ کر۔
یک ران جہان نورد
ایسا گھوڑا۔ جو دنیا کا طے کرنے والا ہو۔

صفحہ ۱۸۰

صفحہ۔

اویہ۔ ترکمانوں کا مسکن۔ جو درۂ کوہ اور صحرا میں سیاہ چادریں تان کر بسر کرتے ہیں۔ شاقلان مقام ہے۔
گیر افتاد۔ گرفتار ہوا۔ پکڑا گیا۔
نیک قدم۔ غلام کا

نام ہے۔
مصدر۔ جاے صدور
مومی الیہ۔ اوس کی طرف اشارہ کیا گیا۔
ازائی۔ عوض۔
بہ معرض سیاست درآمد قتل کردیا گیا۔
گشتنم۔ غلط لکھا ہوا ہے گشتنم بنائیے۔

صفحہ ۱۸۱

مباشر۔ فرمان دہ۔
کاکا۔ غلام۔
ہرچند پاے زجر و تہدید درمیان نہاد یعنی ہرچند بہت کچھہ زجر اور سختی کی۔
از ہر دو چشم الخ۔ دونون آنکھوں سے اوسے اندھا کرکے عصاکشی کے لئے چھوڑ دیا۔
سیر کوکبہ سلطانی شد۔ سلطانی کوکبہ کا سیرگاہ ہوا۔
دید قرۃ العین شہریاری ولی عہد کی آنکھہ۔
حدقہ۔ حلقہ چشم۔

طائفہ کور باطن۔ نستی چی باشی کا عمد۔
دست و گریبان شدند۔ شاہزادے کو لپٹنے لگے۔
خم بہ ابرو نہ افگندہ۔ ابرو پر بل نہ آنے دیا۔
آزار نہ کشید۔ تم لوگ تکلیف نہ اٹھاؤ۔

صفحہ ۱۸۱

این سیاست ناروا الخ یہ بے جا سیاست دشمنوں کی آنکھوں کے لئے اوٹھا رکھئے۔
جاے باز داشتن فرمان است۔ حکم کے واپس لینے کا محل ہے۔
پیش روے داور دادگر بردہ گز اشتند۔ بیٹے کی آنکھین نادر کے سامنے لیجا کر رکھدین۔
آن مرات مصیبت۔ اون ہی نکلی ہوئی آنکھوں سے کنایہ ہے۔
بروسادہ ماتم جاگرفت مسند ماتم پر جگہ اختیار کی۔

کاتب سے بردسادہ رہ گیا
آپ کتاب میں بنا لیجئے۔

سرشک باری نمودہ

خوب روے۔ اشکوں کی جھڑی
لگا دی۔

علی الصباح کہ خسرو خاور الخ

وقت صبح کہ آفتاب جامۂ
سرخ شفق پہنے ہوئے خلوتخانۂ
مشرق سے نکلا

صفحہ ۱۸۲

اور چہرۂ عالم افروز کے ساتھ
تخت نیلی سپہر پر جلوہ گر ہو کر زوال
کی تیغ نیام افق سے باہر کھینچی۔
یعنی جس وقت کہ آفتاب
طلوع ہوا تو نادر بہ صورتِ غیظ
وغضب سرخ لباس پہنے ہوئے
نکلا۔ اور تخت پر بیٹھ کر عاجز کشی
کی تلوار انتقام کے لئے برہنہ کی
اور زبان قہر سے کہا کہ
" ایرانیو! درباریو! کیوں تم
نے اس بات کو منظور رکھا۔ کہ
میرا بیٹا اندھا ہو جائے۔ اور تم
بینا رہو؟" درباریوں نے عرض کی

" اعلیٰ حضرت آپ نے تو خود
شفاعت قبول نہیں کی۔ اور سفارش
کرنے والے کی گردن عذاب کی
قینچی کی دھار پر رکھ ہی تو دی"۔
فرمایا " یہ کیا کہتے ہو! اگر تم
سب کے سب اتفاق کر لیتے۔ تو
میں اکیلا کیا کر سکتا تھا! اور جس
وقت کہ تم سب کے سب مانع
آتے تو ان دو تین میر غضب سے
کیا ہو سکتا تھا"۔ یہ کہہ کر تمامی

صفحہ ۲۰

عملۂ سیاست کو حکم دیا۔
تاکہ سر کاٹ لیں۔ اور ایک روایت
کی بنا پر تبریزی سات من کے
وزن کے برابر آنکھیں نکلوالیں
اور اس تنبیہ کو اپنے اعتقاد کے
موافق گویا خفیف سی چشم نمائی
سمجھتا ہوا کھڑا ہوا اور چلا گیا۔

تزاید۔ زیادتی

عشیرہ۔ خاندان۔

صفحہ ۱۸۳

صفحہ ۲۰۳

بدیہی۔ وہ چیز جس کے علم میں
فکر نہ کرنا پڑے۔

حوصلہ تحمل پادشاہی

بنا ئیے۔

کوہ وقارش را رفتار جہلا از جا بردہ ۔ جاہلوں کی رفتار نے اُس کے وقار کے پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دیا۔

شلتاق ۔ جُرمانہ۔

شلاق مے زد ۔ کوڑے پھٹکارتا تھا۔

روزے برار یکہ خلافت آمد الخ ۔ ایک روز تخت خلافت پر بیٹھنے کے لیے آیا۔ ایک رقعہ مسند پر ملا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ "تنا در! اگر تو خدا ہے۔ تو ضرورت ہے کہ تیرے بندے ہوں۔

اور اگر رسول ہے۔ تو امت کی ضرورت ہے۔

اور اگر تو بادشاہ ہے۔ تو اس حالت میں لشکر اور رعیت کام میں آتی ہے۔ یہ نفوس کی ہلاکی اور ایل و الوس کی خونباری سے تیرا کیا کام بنے گا۔

من برائی جان شما مجرمان الخ میں تم بدکار مجرموں کی جان کے لئے کردگار جبّار کا قہر و غضب ہوں۔

نائرہ کین ۔ دشمنی اور کینہ کی آگ۔

التہاب ۔ آگ کا شعلہ زن ہونا۔

درون ۔ دل۔

سرکردۂ افاغنہ ۔ افغانیوں کے افسر۔

بساط شکوہ مردم عجم الخ ۔ ایرانیوں کی شکایت کی۔

وناگاہ بے صدا و ندا ۔ اور یکایک بلا وجہ خاموشی کے ساتھ

صفحہ ۱۸۴

دربدا غان کردن ۔ سرگردان اور پریشان کرنا۔ کتاب میں مداغان صحیح نہیں لکھا ہے۔

دیرک ۔ چوب ستون۔

از نظرہا قائم شدہ :۔ نظروں سے چھپا ہوا۔

تدارک ردّ بلا سر دست تاکید نمود ۔ اور اس بلا کے رد کی فوراً ہی تاکید کی۔

صفحہ ۱۸۴

خودش منزل زد۔ خود گھر کی طرف بھاگ گیا۔ بیت ۵

در بوطیہ امراہم ہم قسم یافتہ۔ اور اہم امر کے منصوبہ میں ہم قسم پاکر۔

خیام خواب گاہ دلیف ہم می زد۔ خواب گاہ کے خیمے قطار قطار نصب کرتا تھا۔

جاترست بچہ نیست۔ یعنی علامت موجود ہے۔ مطلوب نہیں ہے۔ نادر نہیں ہے۔

در ماہبلد ند۔ بھاگ گئے۔

نھیب می زد۔ آواز دیتا تھا۔

اگرسستی بہ جنبیدالخ اگرسستی کی تو کل بالکل نہیں بچوگے قتل کر دیئے جاؤ گے۔

صلب طاقت۔ کو اس طرح بنایئے "سلب طاقت"

صالح طالح۔ وہی محمد صالح طالح۔ بدکردار۔

نفیرزن۔ خرّاٹے لینے والا۔

پراق سلطانی قطار چیدہ پادشاہی ہتھیار رکھے ہوئے۔

برخوکردہ غلط لکھا ہوا ہے۔ صحیح "بسخوکردہ" ہے۔ یعنی کمین کرکے گھات میں بیٹھ کر۔

سیاہی سایہ آدم ملاحظہ افتاد۔ آدمی کی پرچھائیں کی سیاہی دیکھی۔

صفحہ ۱۸۵

جمِ حشم۔ سلیمان۔ یا جمشید کا سا حشم رکھنے والا

فشار داد ہ۔ ذرا دبایا۔

از ثقاہ شنیدم۔ میں نے معتبر لوگوں سے سنا۔

رویا۔ وہ جو عالم خواب میں دیکھا جاتے۔

برخواسنت۔ برخاست۔ بنا ہے

خیرالوریٰ۔ بہترین مخلوقات یعنی جناب محمد مصطفیٰ ؐ

تقاص خون۔ انتقام خون۔ قصاص۔

پشت گرمی۔ مدد

دنبال جدال۔ عقب جنگ

صفحہ

جلو پرچم غرمش۔ اس کے
ارادے تھے پہریرے کے سامنے۔
راہ نگوں ساری دشمن
می کشاد۔ دشمن کی نگونساری
کا راستہ کہول دیتے تھے۔
واز بود۔ کشادہ تہا۔
بہ سلطنت پادشاہ نشان
شدہ۔ ملک میں پادشاہ
نشان ہوگیا
بہ اورنگ آرائی الخ اور
تخت آرائی۔ یعنی پادشاہی میں دنیا
کا تاج بخشنے والا ہوگیا۔
بہمان طور واقعہ دید۔
اسی طرح خواب دیکہا۔

صفحہ ۱۸۶

اسد اللہ بند سیف
از برش بہ کشاد۔ شیر خدا
نے تلوار سے بند اوس کی کمر
سے کہول لئے۔
پیکر آدم بیگانہ بہ نظرم
آشنا شد۔ کسی غیر آدمی
کی صورت مجہے نظر آئی۔
الحرب خدعۃ۔ جنگ

صفحہ ۱۸۷

مکر ہے۔
پا بہ طناب اجل پیچید
دم رو بہ زمین غلطید
موت کی رسی میں پیر آو لجہا منہ کے
بہل زمین پر گرا۔
قاتل بہ عقب برگشتہ الخ
قاتل نے پیچہے پلٹ کر دہ تلوار ماری
کہ نادر کا شانہ چنار کی شاخ کی طرح
دو ٹکڑے ہوگیا۔
بالا رفت۔ ای دست
وشمشیر بالا رفت۔ یعنی ہاتہہ اور
تلوار دونوں اُلٹے۔ بلند ہوئے۔
رستخیز۔ بالضم۔ قیامت
بعضوں نے بالفتح بہی لکہا ہے۔
ترکِ شاہی۔ شاہی
سامان۔

صفحہ ۱۸۷

از بیخ برکند۔ یعنی ہڈیوں کو
توبیخ وسرزنش کے مرحلہ میں پہینکدیا
بہ مرحلہ توبیخ افگند
یعنی ہڈیوں کو توبیخ وسرزنش کے مرحلہ
میں پہینک دیا۔
از تخت بتختہ تابوت کشند۔

تخت سے تابوت کے تختہ پر ڈالدیں
بالبہ۔ منقرن باج۔
تحمیلات۔ وہ مال جو مقررہ سے زیادہ لیا جائے۔
برعایا بخشیدیم۔ برعایا بخشیدیم بنایئے۔
خیال آن غدار بے رحم الخ اُس بے رحم غدار کا خیال تھا۔ کہ جس وقت یہ کہیں گے کہ نادرشاہ کی نسل سے بادشاہ ہونا چاہیئے تو شاہ رُخ مرزا کو تخت پر بٹھا کر خود اس کے نام سے سلطنت کروں گا۔
تاجور۔ صاحب تاج
جلب۔ کشیدن۔
تبذیر۔ بے اندازہ خرچ کرنا۔ فضول خرچی۔

صفحہ ۱۸۸

اوراگرفتہ الخ۔ آدس کو پکڑ کر منقید نادر کی بی بیوں کو دے دیا انھوں نے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے
مصاف۔ جنگ
روتافتہ۔ منہ پھیر کر۔

ازلو طبیہ امرا الخ۔ امراء کے مشورے سے دبا وجودیکہ شاہرخ تخت پر بیٹھنے سے سخت انکاری تھا، اس کے سر پر تاج موروثی رکھدیا گیا۔
ہرج۔ مرج۔ فتنہ وفساد۔ لڑائی جھگڑا۔
درافواہ انداخت (الخ) مشہور کیا کہ شاہرخ میرزا نادر کی طرح ایرانیوں کے مذہب سے بیزاری رکھتا ہے۔
وسلوک اورا الخ۔ اور شاہرخ کے سلوک کو۔ کہ وہ **مختلف** مذہب والوں اور خصوصاً ایرانیوں کے ساتھ مروت سے پیش آتا تھا حجت گردان کر

صفحہ ۱۸۹

آدمیوں کے دلوں اور رایوں میں تفریق پیدا کردی
از حلیہ بصر عاری ساختہ یعنی شاہ رخ کو اندھا کر دیا۔
وہنوز انگشتری سلطنت اور ابھی تک اُس کی حکومت کی انگشتری نے نقش مرد انہیں قبول کیے تھے

صفحہ ۹
صفحہ ۸

کہ اوس کی سلطنت کی انگوٹھی کا
نگینہ ذلت کے زیر دست
آگیا۔

بہ چنگ آوردہ الخ- اُس کو
قبضہ میں کرکے مار ڈالا۔

سرکردۂ اکراد - کردوں
کا سردار۔

ضمیمہ فتوحات خویش
گردانیدہ - یعنی ہرات کو
بھی فتح کرلیا۔

بالآخر چارہ در تسلیم دیدند
آخرکار اُنہوں نے خود کو سپرد کرنے ہی
میں چارہ دیکھا۔

صفحہ ۱۹۰

صفحہ ۱۹۰

علاوہ چون نادر شاہ الخ
اور اس کے علاوہ یہ بات ہے - کہ
چوں کہ نادر شاہ نے ملک پر غلبہ پاکر
پادشاہی کو غصب کیا اور اسی کی محبت
میں جان دے دی تو بالفرض دوسرے
کے لیے بھی دوام و بقا نہ ہوگی - اور اس
کے مرنے کے بعد ہر وہ شخص جس کے
بازو میں طاقت ہوگی یا کچھ تھوڑا سا
بھی زور رکھتا ہوگا خود سر ہوکر اپنے

۱۹۱

بالا دست پر قدم رکھیگا - اور جہاں
کہیں شہر کا حاکم یا کسی گروہ کا سردار
ہوگا، سرداری اور حکومت کا سودا پکا کر
چین سے نہ بیٹھے گا- (لڑیگا - جنگ
کرے گا) اس بنا پر احمد خان نے یہ
رائے قائم کی - کہ بہتر یہی ہے کہ صرف
افغانستان کی حکومت پر قناعت
کی جائے۔

بہ نبیرۂ او - غلط لکھا ہوا ہے۔
"بہ نبیرۂ او" بنائیے۔

متقبّل گردیدند - قبول کرنے
والے ہوئے۔

سدّ - دو چیزوں کے درمیان
حائل و مانع دیوار۔

تطاول - گردن کشی - درازدستی،
ظلم وستم۔

تدبیر - غلط لکھا ہوا ہے - تدبیرش
بنائیے۔

وبدو رخو اقین قجریہ در اسیری
جان بتسلیم نمود - اور قجریہ پادشاہوں
کے زمانے میں قید میں انتقال
کیا۔

صفحہ ۱۹۱

عُرضہ - درمیان انداختہ شدہ - وپیش آوردہ شدہ - و آنچہ پیش کشیدہ شود -

بوار - ہلاکی -

وی نہاد کی جگہ "روے نہاد" بناہیے -

علم از استبداد برداشت

استبداد کے معنی ہیں - تنہا بر سرکاری ایستادن - ومنع کسی نہ قبول کردن - خودسری وسرتابی کے معنی میں بہی مستعمل ہے - اشتداد غلط لکہا ہوا ہے -

انجاح مرام - روان کردن مقصد -

برادر آفق خان - آفق خان کا بہائی

سرکردہ رہزنان بودہ - ڈاکوؤں کا سردار تہا -

صفحہ ۱۹۲

جلفنا - معبد نصاری - گرجا -

صیانت - نگہبانی -

تاکہ حرکات - تا اینکہ حرکات بنائیے -

بے منازعت - بغیر خصومت -

ازقبیلہ لک - صحرائی قبیلہ سے -

زردشت / **زرتشت** } منوچہر کی نسل سے ایک حکیم تہا افلادوس حکیم کی شاگردی کی - جب تعلیم حاصل کرچکا - توحد ود سیلان میں ایک پہاڑ پر گوشہ نشینی اختیار کرکے ریاضت میں مشغول ہوا - اور ایک کتاب تیار کرکے اُس کا ژند نام رکہا - پہر پہاڑ سے نیچے آیا - اور آتش پرستی کی تبلیغ شروع کی - گشتاسپ کے پاس جاکر پیغمبری کا دعوے کیا - اُس نے کہا "تمہارا معجزہ کیا ہے ؟" اُس نے جواب دیا تانبے کو پگہلا کر میرے سر پر ڈال دو" ایسا کیا گیا - اور اُسے کوئی نقصان نہیں پہونچا - پادشاہ اور دیگر ارکین نے اس کا مذہب اختیار کرلیا - یہ شخص دوخدا کا قائل تہا -

(۱) یزدان + (۲) اہرمین

ایک فاعل خیر ہے - دوسرا فاعل شر - بہرحال "ژند" اُس کی کتاب ہے - وہ مدعی تہا کہ بذریعہ وحی اُس پر نازل ہوئی ہے - آستا اسکی تفسیر ہے

اُستارا۔ بنائیے

مشاق۔ "مشقت" کی جمع
ہے۔

گرویدند۔ مائل ہوے۔
گرویدہ ہوئے

صفحہ ۱۹۳

ضابط خشت۔ حاکم خشت۔
خشت ایک مقام ہے

صفحہ ۱۹۴

پاشاے رومی۔ ترکی
کا گورنر۔

ناچار از دویدن الخ۔
مجبوراً دروازوں پر دوڑنے سے
تھک گیا۔ اور فتوح کا راستہ اس
پر بند ہوگیا۔

قاچار۔ ترکی قوم ہے۔
جو ایک مدت سے استراباد، اور

صفحہ ۱۹۵

مازندران کے باشندے ہیں۔
ان ہی کو قجر بھی کہتے ہیں۔

اویما قلات۔ غلط لکھا ہوا
ہے۔ آپ اس کو اس طرح بنائیے۔
اویماقات۔ قبیلہ ترک ہے۔

دہنہ لڑکی۔ لڑکیوں کی سرحد
ناکا۔

سکنا داد۔ بسایا۔

رودعاشور۔ ایک دریا کا
نام ہے۔

دریاے خزر۔ بحیرہ خضر
کاسپین سی

گنجہ۔ ایک مقام ہے۔ نظامی
گنجوی یہیں کے ہیں۔

صفحہ ۱۹۴

تیرہ کے معنی شروع صفحوں میں
بیان کر دیے گئے ہیں۔

محول نمود۔ سپرد کر دی۔

راہ مرور بران سیل بنیان کن بند د۔ اس جڑ
اکھیڑنے والے سیلاب کا راستہ رکے

حصاری گشت۔ قلعہ
بند ہوگیا۔

صفحہ ۱۹۵

و با جمع سی ہزار علم قلعہ گیری و یورش افراشتہ
اور تیس ہزار کی جماعت سے حملہ۔ اور
قلعہ گیری کا علم بلند کیا۔

ارد۔ غلط لکھا ہوا ہے
"اردو" بنائیے۔

اثاثہ - (بمعنی رخت و متاع) لکھئے "اساسہ" غلط لکھا ہوا ہے

کچھ یہی نہیں ہے۔ کہ اس کتاب میں بہت سی جگہ املا غلط لکھا ہوا ہے۔ پہلے جو مصنف کے وقت میں چھپی ہے۔ اس میں بھی یہی حالت ہے۔

غلا - بالفتحہ - قحط و گران شدن - ترجمہ راصبر و سکون لکھا ہوا ہے۔ راہ صبر و سکون بنائیے۔

تگا ور انگیز مقابلۂ دشمن گردید دشمن کے مقابلہ کے لئے گھوڑے کو دوڑانے والا ہوا۔

سر خود گرفتہ پشت داوند اپنا سر لے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

تار و مار - زیر و زبر - پراگندہ تال مال بھی آیا ہے۔

تنبائی } - تنہا - جریدہ - اور تھوڑے
سوبائی } آدمیوں کے ساتھ سفر کا تیز جانا۔ (از مصنف عذب البیان)

عزم سیر کرد - چلنے کا ارادہ کیا۔

باتلاق - کیچڑ۔

بسر آمد - سر کے بھل گر پڑا۔ اوندھے منہ گر پڑا۔

تا رفتن بر پا خیزد - جب تک چلنے کے کھڑا ہو۔

گشتم - کاتب نے غلط لکھدیا ہے "کشتم" بنائیے

صفحہ ۱۹۶

خان از نسبت فیمابین پرسید - یعنی خان نے جو قاتل و مقتول میں نسبت تھی۔ اس کے متعلق سوال کیا۔

بر قفائش نہاد - یعنی تلوار اس کی گردن پر رکھدی۔

تخت روان - کا مفصل بیان شروع میں گزر چکا۔

از سوابق زلات چشم پوشیدہ - پہلی لغزشوں سے چشم پوشی کی۔

کور نمکی - نمک حرامی۔

عبرت للناظرین - دیکھنے والوں کے لئے عبرت۔

کاری از پیش نہ بردہ - کوئی کام نہ بنا سکا۔

اعتذار - عذر خواہی -
عذر چاہنا -

صفحہ ۱۹۷

صفحہ ۱۹۷

فی الفور جانب دامغان الخ
اور ذکیخان فوراً دامغان کی طرف
حسین قلی خاں ولد فتح علی شاہ کے
دفع کرنے کے لئے مامور ہوا - اور
دونوں گروہوں کے مقابلے میں
حسین قلی خان نے شکست کھائی -
اس شکست کی وجہ سے حسین قلی
ترکمانوں کے مسکنوں کی طرف
متوجہ ہوا - اس درندہ خونہمان کُش
نے اس کو پکڑ کر مار ڈالا - اب رہے
اُشاقہ باش کے بقیہ سردار - اُن کو
زکی خان نے خیابان بنانے کے
عذاب - اور درختوں کی شاخ میں
باندہنے سے بعد کے شکنجہ کے نیچے
سلا دیا - یعنی اون کو ہلاک کر دیا -

صفحہ ۱۹۸

یکے از بنات محمد حسینخان الخ
کہتے ہیں کہ محمد حسین خان کی لڑکیوں
میں سے ایک لڑکی (دوکیل)
کے پاس بانوئے حرم سرا
اور صاحب تکریم تھی -

قلعہ عبادہ - یعنی قلعہ آبادہ
استخر - قلعہ کا نام ہے شیراز سے
۲ فرسخ کے فاصلہ پر ہے - اسکو تختِ جمشید
بھی کہتے ہیں - صاحب برہان کہتے
ہیں کہ استخر کے معنی تالاب کے ہیں -
اس قلعہ میں ایک بڑا تالاب ہے - اس
وجہ سے یہ نام ہوگیا -
لجارہ - پوچ - لچر -
زبانۂ آتش - شعلۂ آتش
سبیل آب - کے بعد ایک
واؤ اور بنایئے -

چون حریفے نماند الخ
چونکہ کوئی حریف نہ رہا - کہ سربازی
کے میدان میں تاخت و تاز کرنے
اور رزم سازی میں نیزہ

صفحہ ۱۹۸

سینہ پر اور تیغ کینہ پر - اور تیر
خصم اندازی کے لئے مارے -
لہذا کریم خان زند نے عراق کی تسخیر کا
ارادہ کیا

داد طلب مطلب -
مدعی کارگزاری -

او در تہیہ پرخاش فراخور

برہمزدن الخ۔ اور
صادق سلطان عظیم الشان روم
ایسے کے درہم برہم کرنے کے لئے
ایک عمدہ اور لائق جنگ کے سامان
کے تہیہ میں مشغول ہوا۔ اور بغداد
کے گورنر عمر پاشا کی بے اعتدالی
کو بہانہ بناتے ہوئے کہا۔ کہ اس
نے مسقط کے حاکم اور امام کو مدد
دی اور گویا اس امر سے مانع ہوا۔
کہ ایرانی عمان کو تسخیر کریں۔
اور بعض عجم کے تاجروں کو تاراج
کیا اور زوار کے قافلے سے ناجائز
محصول لے لیا۔
یہ الزامات لگا کر کریم خاں نے
اس کے سرکوتر کی سلطنت کے امنا
سے پاداش کی سزا ہیں طلب کیا۔
ایسا جواب، جس کی آرزو تھی جلد
نہ آیا،

خلیج۔ یعنی خلیج فارس۔

فروند۔ یہ لفظ کشتی کے ساتھ
آتا ہے۔

بلنا۔ ریگ۔ بوشہر۔ تینوں
بندرگاہ ہیں۔

بر شط العرب جسر بستہ
شط العرب پر پل باندھ کر۔

شط العرب۔ وہ چھ دریا
جو بصرے کے قریب باہم
مل کر سمندر میں گرتے ہیں۔ فرات
دجلہ۔ وغیرہ۔

باستیان۔ برج۔ بارہ بورج
یہ انگریزی لفظ:۔
Bastion
سے مفرس ہوا ہے۔
(از "بیا چین" لغت مولوی فرخی
صاحب۔ استاد اعلحضرت دام ملکہم والئ رامپور)

چون این خبر الخ۔ جب کہ یہ خبر
قسطنطنیہ کے دربار قیصری میں پہنچی
اس بات کے خوف سے کہ کہیں ایسا
نہ ہو کہ یہ عمدہ ملک ہاتھ سے نکل جائے
دان۔ موصل وغیرہ کے بادشاہوں
کے نام حکم صادر ہوا۔ کہ جس قدر لشکر
ممکن ہو سکے۔ اسکو لے کر بغداد کی
طرف حرکت کریں۔
لوگوں کا یہ گمان تھا کہ مامورین
بغداد کے گورنر کی معیت میں بصرہ
کی امداد کے لئے مقرر ہیں۔

لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ عمر پاشا
کے قتل کے واسطے دشنہ و خنجر اٹھانے
والے ہیں۔ تاکہ شاید عمر پاشا کے
قتل کر دینے میں پادشاہ ایران بصرہ
کی فتح سے دستبردار ہو جائے۔
اس لئے جب عمر پاشا مار ڈالے
گئے۔ تو ترکی اُمرا نے ایک سفیر
شیراز میں بھیجا۔ کہ وہ دولت کے
کارکنوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیکر
کہے۔ کہ شاہی فرمان جاری ہو گیا۔
(یعنی آپ نے کہا تھا۔ کہ عمر پاشا
کا سر کاٹ لیا جائے۔ کیوں کہ
اُنہوں نے والیِ مسقط (خارجی) کی
مدد کی ہے۔) لہٰذا وہ مار ڈالے
گئے۔ اب دشمنی کا سبب ہمارے
صفحہ ۲۰۰ اور آپ کے دور ہو گیا۔

کتاب میں "می پاشند بگوید"
غلط لکھا ہوا ہے۔ اس کی جگہ "می باشند"
اور "بگوید" بنا لیجئے۔

صفحہ ۱۹۹ **صفحہ ۱۹۹**

کریم خاں زند نے یہ سنکر سفیر کو تو
وعدہ ہائے خوش میں مشغول رکھا اور
اپنی مہموں کے اتمام میں مصروف
ہوا۔

باستمالت قلوب ناس کوشید
آدمیوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل
کرنے میں کوشش کی۔

خام۔ کی جگہ رخام بنا لیجئے۔ بہ معنی
سنگ نرم۔

کشورِ بے صاحب ہند۔
یعنی ملک ہندوستان جو بے حاکم
کے تھا۔

بے عدیل بودہ۔ بے مثل
تھا۔ بے نظیر تھا۔

اعتلا۔ بلند ہونا۔

امام۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
اتما بنا لیجئے۔

پسر سوم را بنا لیجئے۔

صفحہ ۲۰۰

ودیعت حیات سپرد
زندگی کی امانت سپرد کر دی۔
یعنی مر گیا۔

پس از زکی خان۔ غلط لکھا
ہوا ہے۔ "پس زکی خان"
بنا لیجئے "از" کاٹ دیجئے۔

زمام۔ باگ۔

حال اختلاف - غلط لکھا ہوا ہے حال اختلال بنائیے۔

علاقہ مصاہرت - علاقہ دامادی۔ مساہرت (سین سے) غلط لکھا ہوا ہے۔

کچھ یہی نہیں کہ اسی کتاب میں املے کی غلطی ہے۔ بلکہ جو کتاب مصنف کے وقت میں چھپی ہے اس میں بھی جا بجا اسی طرح املا غلط ہے۔

کہ ہر دو برادر بشرکت سلطنت نمایند: - دونوں بھائی شرکت میں سلطنت کریں۔ (برا) بھی غلط ہے۔ اور شرکت بھی غلط ہے۔

بوادق خان - کریم خان زند کا چچا کا تھا۔

در گرفتن ارک الخ - اور قلعہ کے فتح کرنے، اور شوریدہ سروں کے پکڑنے میں ایک تدبیر کی۔ اور وہ یہ کہ اپنے پیغام میں قسم کھائی۔ کہ ہم ماضی (جو گزر گیا) سے در گزر کرکے تم کو سلطنت کے بڑے بڑے مناصب میں شریک کرلیں گے۔ انہوں نے اس کے وعدوں پر اعتبار کرتے ہوئے، قلعہ ہاتھ سے دے دیا۔ اور مثل چڑیوں کے جال میں پھنس گئے۔ اور نہایت بری طرح سے قتل کردیئے گئے۔

تلہ - دام - پنجرہ

بپاسار سیدن: - کیفر کردار کو پہونچنا۔

گذشتہ - غلط لکھا ہوا ہے گذاشتہ بنائیے۔

نزد خالوے او - اس کے ماموں کے پاس۔

چگونگی - واقعہ - حالت کیفیت۔

حالی گردانیدہ - واضح کیا۔

صفحہ ۲۰۱

سیبہ و سنگر - مورچہ۔ مورچال۔

از سر علم پاشیدند - صادق خاں کے جھنڈے سے ادھر ادھر ہوگئے۔ ساتھ چھوڑ دیا

تنگ ارسنجان - ارسنجان

کی گھاٹی میں۔ "تنگ" کے معنے
درے کے ہیں۔
تلاقی فریقین روے نمود،
دونوں گروہوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔
گشتہ۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
کشتہ۔ بنائیے۔
تا زود است۔ جہاں تک
جلدی ہوسکے۔ بہت جلد۔
ملجا۔ جائے پناہ۔
بلکہ توانی کارے از پیش بری
شاید تم مقصد حاصل کرسکو۔

صفحہ ۲۰۲

امیر قجر۔ یعنی آقا محمد خان
سرداران گفت۔ غلط۔
باسرداران گفت۔ بنائیے۔
یزد خواست۔ ایک قصبہ
کا نام ہے۔
کہ شب الخ۔ یکایک رات کو
لشکر کے لوگ زکی خان پر ٹوٹ
پڑے۔ اور اس کے حیات کی رشتہ
کو اجل کے خنجر سے کاٹ ڈالا۔ اور
اس کے وجود کے بوش سے عالم کو
دیکھ کر خوشی کا شہد نشاط کی شراب
میں ملایا۔
ابوالفتح خان کے بعد (را) کا لفظ
کاتب سے رہ گیا ہے۔

صفحہ ۲۰۳

برادرامی۔ مادری بھائی۔
یعنی ماں ایک ہو اور باپ علیحدہ علیحدہ
باغی۔ نافرمان۔
مستر وطلبیدہ۔ واپس بلاکر
وقعے نداشت۔ کوئی وقعت
نہ رکھتا تھا۔
واقعی غلط لکھا ہوا ہے۔
دور علی مراد خان۔
علی مردان خاں کے گرد۔
سرخود گرفتند۔ یعنی ساتھ
چھوڑ دیا۔
علم نہضت افراختہ۔
کوچ کا جھنڈا بلند کیا۔
تارومار گردید۔ درہم برہم ہوئے
پریشان ہوئے۔

صفحہ ۲۰۴

رسم سازش داشت۔
میل رکھتا تھا۔ اس سے ساز باز
رکھتا تھا۔

بعد چند مدت الخ - کچھ
عرصہ کے بعد غمازوں نے علی مرزا خان
سے یہ لگائی بجھائی کی کہ اکبر خان تمہاری
جان کے درپے ہے

بہ ایالت خمسہ - خمسہ
کی سرداری کے واسطے - خمسہ
مقام ہے

بدایت - آغاز -

ساری - ایک شہر کا
نام ہے

کسان قجر آن گذر الخ -
قجر یہ لوگوں نے اوس راستہ
کو بہادر محافظوں کے سپرد
کرکے، آمد و رفت کی طاقت
کو مسدود کردیا -

**و بقیہ در معرض اُسار
آورد** - اور باقی لوگوں کو
قید کرلیا -

**و در میدان تفرقہ ادبار
باشی شدند** - اور تفرقہ کے
میدان میں فلاکت زدہ ہوگئے -

صوب - طرف

صفحہ ۲۰۵

مستولی - غالب -

ظرف - غلط لکھا ہوا ہے -
طرف بنائیے -

مورچہ خوار - ایک قصبہ کا
نام ہے -

از تجربہ کہنہ - لکھا ہوا ہے -
تجربہ کارِ کہنہ ہو تو بہتر ہے اور مقصود
اس سے جعفر خان ہے -

بے منازعت - بغیر خصومت

کلان تر - بڑے لوگ - میر محلہ -

**کلان تری جمیع فارس
یافت** - کل فارس کی سرداری
حاصل کی -

صفحہ ۲۰۶

متحصن - قلعہ بند -

فرار و خذلان - بنائیے

**چراغش را نورے و ایاغش
را سرورے پیدا شدہ** -
اس کے چراغ کے لئے نور، اور اس کے
پیالے کے لئے سرور پیدا ہوا -

لار - شیراز کے قریب مقام ہے

غلامی را الخ - ایک غلام کو رشوت
دے کر اس بات پر راضی کیا - کہ

جعفر خاں کے حلق میں زہر ڈالے ۔
جس وقت کہ اُس کی حالت میں تغیر
ظاہر ہوا ۔ قیدیوں نے خلاصی پاکر
معہ اسلحہ کے مکان میں گئے ۔ اور
اُس کے سر کو کاٹ کر قلعہ کی دیوار
کے نیچے پھینک دیا ۔

صفحہ ۲۰۷

بشیوخ عرب ۔ کتاب
میں بنایئے ۔

اَحشام ۔ بفتحہ الف نوکراں
خدمت گزاران ۔

لشکریان را نوعے نمود ۔
سپاہیوں کو کچھ ایسا رُخ دکھائے ۔
ایسی باتیں کیں

طبق ۔ موافق ۔ مطابق ۔

بلوکات ۔ پرگنے ۔

بارہ ۔ حصار قلعہ ۔ دیوار شہر پناہ

گیرافتادہ ۔ گرفتار ہو کر ۔

صفحہ ۲۰۸

کہک ۔ مقام ہے

بے نیل مرام ۔ بغیر
رسیدن مقصد ۔

قمشہ ۔ اصفہان کے حوالی
میں گاؤں ہے

بابا خان ۔ بنا لیجئے ۔

اُردوبہم خورد ۔ لشکر
ایک دوسرے سے بھڑ گیا ۔

شرذمہ ۔ تھوڑے سے
لوگ ۔ شرزمہ ۔ ہائے ہوز سے
صحیح نہیں لکھا ہے ۔

صفحہ ۲۰۹

سنوح ۔ حادثہ ظاہر ہونا

پے سلامتی خویشان رود
عزیزوں کی سلامتی میں کوشاں
ہو ۔

از جانب ۔ (از) غلط ہے
کاٹ دیجئے ۔

معاند ۔ عناد کنندہ ۔
دشمن ۔ عدو ۔

ریگ ۔ بندرگاہ ہے ۔

ایلغار ۔ دشمن کی فوج
پر دھاوا کرنا ۔

در بندوبست شہر ۔ بنایئے
شہر کے انتظام میں ۔

دہ یک عدد ۔ یعنی دس
کے مقابلے میں ایک ہوتا تھا ۔

بہت کم جماعت تھی۔

صفحہ ۲۱۰

وپچپاوار دوافتادند۔ لشکر کی لوٹ میں پڑ گئے۔

خودرا۔ را غلط لکھا ہوا ہے کاٹ دیجئے۔

مائین۔ ابرج۔ دو دون کے نام ہیں۔ مولف عذب البیان خود بھی بتا رہے ہیں۔

اردلان۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

یغما۔ لوٹ۔

صفحہ ۲۱۱

اغراق۔ اس مبالغہ کو کہتے ہیں کہ بہ حسب عقل ممکن ہو۔ اور باعتبار عادت ناممکن۔

داراب۔ ایک مقام کا نام ہے۔

رونیز۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

منہزم وزنگاور انگیز طبس گردید۔ شکست کھانے والا۔ اورزنگاور انگیز طبس ہوا۔

نرماشیر۔ ایک مقام کا نام ہے۔

صفحہ ۲۱۲

کہ میزبان سرعدوان است یعنی میزبان دشمنی کرنیکے خیال میں ہے

باران۔ غلط لکھا ہوا ہے۔ یاران بنائیے۔

صفحہ ۲۱۳

او برخاستہ دست بشمشیر دوید الخ۔ یعنی لطف علی خان نے جو دیکھا۔ کہ میرے دوست، رفیق گھر گئے ہیں تو وہ فوراً کھڑا ہوا، اور ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے دوڑا۔ اُن لوگوں نے راستہ دیا۔ یہاں تک کہ لطف علی خاں اپنے گھوڑے پر جس کا نام "قران" تھا چڑھ گیا، چاہا کہ حملہ کرے۔ ایک شخص نے اُس کے سبلے مثل گھوڑے کی تلوار سے کوچے کاٹ ڈالے۔ وہ گھوڑا ایرانی گھوڑ سال کا چیدہ منتخب تھا۔ بنیش ہاتھ تو اسکی حُبت تھی۔ اور

سو کوس ۔ رفتار ۔ یعنی بہیر ہاتہہ کو د
جاتا تہا ۔ اور دن بہر میں سو کوس
راستہ طے کرتا تہا ۔

گذارش صحبت عزل و نصب سلطنت ۔
یعنی سلطنت کے عزل و نصب
کے ذکر کا عرض کرنا سرمایہ حسرت
و نفرت ہے ۔

بسر انگشت زجرت ۔
ملامت کی انگلی سے ۔ اضافت
بادنی ملابست ہے ۔

خلال ۔ درمیان ۔

این بلاد پیوستہ الخ ۔
یہ شہر ہمیشہ محل آشوب اور مقام
جنگ رہے، جس طرف سے کہ
قبیلوں کے امراء، خلافت کے
دعوے داروں کی مدد کے لئے
آتے تھے ۔ ملک کو مصائب کے
لکد کوب میں ڈالتے تھے ۔ اور اس
بنا پر کہ نقض عہد شائع تہا ۔ اُن کی
بہادری اور جرأت بہی قابل
اعتماد نہیں رہی تہی ۔ مثلاً کسی وقت
دو لشکروں میں مدبھیڑ ہوئی ۔ طرفین
کے چند آدمی تو لڑ رہے ہیں ۔ اور
باقی تماشہ دیکھ رہے ہیں ۔ کہ دیکھیں
اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے جس
طرف کہ شکست ہوئی سب نے اپنے
حاکم کا ساتہہ چہوڑ دیا ۔ اور دشمن
غالب کے فتراک سے جا کر مل گئے

صفحہ ۲۱۴

خواہ بہت تیزی سے بے شرم
رفیقوں کے ساتہہ فرار کے وادی
میں چل دیتے ۔

کورده ۔ ویران گاؤن

سیورسات ۔ رسد

چشم زخم ۔ نظر بد ۔

تمشیت فساد کند ۔
فساد کا بند وبست کرے ۔

شقہ رفعت کشاد ۔
رفعت کا پہریرا کہولا ۔

چراغ خاندان ہا کور الخ
خاندانوں کے چراغ گل کر دیئے ۔
اور حکومت چاہنے والوں کو قبر
میں سلا دیا ۔

نبیره ۔ پوتا

ایراد کرد ۔ وارد کیا ہے یعنی

لکھا ہے
جنگی زخیم۔ زخیم غلط لکھا ہوا ہے
ضخیم بنائیے۔

صفحہ ۲۱۵

انقراض۔ بریدہ شدن۔
اور مدت کا ختم ہونا۔
اغتشاش۔ آمیزش فساد
سفیر با دانش و تدبیر۔
یعنی سرجان مالکم۔
بہ قالب طبع زدہ۔ طبع کے
قالب میں ڈہالا۔ یعنی چہاپا
الحق آئینہ صورت نمائی الخ
اور سچ یہ ہے کہ اگلے لوگوں اور
زمانوں کے کاموں کے حقیقتوں
کا ایک صورت نما آئینہ ہے۔
و بہ نظر خواستگاران الخ
اور چاہنے والوں کی نظروں میں
بیس روپیہ پر اس کا جمال آفتاب
کی طرح چمکا۔ یعنی اس کتاب کی
قیمت بیس روپیہ ہے۔
و بہ گوشہ خارج از کشور
افتادہ۔ اور استرآباد ملک
کے باہر ایک کونے میں واقع

ہے اس لئے مشکل تہا کہ یہ مقام
مدار دائرہ مملکت ہو۔

صفحہ ۲۱۶

برغب۔ بُرعب ہے۔
معلوم گردید الخ۔ معلوم ہوا کہ
جوا کھیل کر کھسیانے ہوگئے۔
اور باہم لپّا ڈُگّی ہوئی۔ اور
ایک دوسرے پر حملہ کیا ہے
غصہ ہو کر فرمایا" دونوں
کی گردن میں رسّی ڈال کر پہانسی
دے دی جائے۔
سر داد۔ رہا کر دیا۔

صفحہ ۲۱۷

یکے ہیچ گلو بُرش الخ۔ ایک
نے ٹیٹوا دبایا۔ دوسرے نے
لحاف کے اوپر ہی سے خنجر مار کر پیٹ
پہاڑ ڈالا۔ اور اُسکے سر کو کاٹ لیا۔
پس ایام کامگاری الخ۔
اس کے بعد مقصدوری کے ایام
نے ہیبت و یاری کا ہاتہہ بابا خان
کے سامنے بڑہایا اور مشیتِ
ایزدی نے شہریاری تاج و تخت
سے اُسے سرفراز کر دیا۔

شاہی سوند۔ غلط لکھا ہوا ہے۔ شاہی سوند بنائیے۔

قبلی۔ نام قبیلہ۔

مخدرہ۔ پردہ نشین۔

دربر و لبش گل زدند۔ دروازہ تیغہ کرو لیا

از پا میانی۔ درمیان میں پڑنے سے

بہ خوردن سار وج الخ

اور گچ اور مصالحہ کھانے سے اوس کی ہڈیاں چونہ ہوگئیں۔

پس خلعت ایں منصب الخ

یہ عبارت غلط ہو گئی ہے۔ اس کو یوں بنائیے:۔

"پس خلعت این منصب با حکومت اصفہان طراز قامت صدر اعظم حاجی محمد حسن خان مروی گشت وآں مرحوم از غمازی صندوقدارش بحلقۂ طناب اجل از جاہ وحشم و جاں درگذشت"

اس عہد کا خلعت مع حکومت اصفہان آرائش قد حاجی محمد حسن خاں ہوا (یعنی یہ عہدہ اُس شخص کو ملا) اور یہ مرحوم خزانچی کی چغل خوری کی وجہ سے موت کی رسی کے حلقہ میں جاہ وحشم وجان سے گزر گیا۔ (یعنی اس کو پھانسی دیدی گئی)

اجارہ۔ ٹھیکہ

دیوان۔ کچہری۔

قلق۔ جرمانہ۔ طلبانہ۔

کسبہ۔ پیشہ ور لوگ۔

عملۂ جبابرہ۔ جبر کرنے والے لوگ۔

نوہ۔ نواسہ۔

احدی از خوانین خراسان

کے بعد یہ عبارت رہ گئی۔

"وعراق وسائر بلاد بہ طریق خلاف سداد پا نہاد با وجود ایں سامان خداداد۔

صفحہ ۲۱۹

بالمرہ نہ کوشید۔ بالکل کوشش نہیں کی۔

چون زور بازوی تدبیر الخ

چوں کہ تدبیر کے بازو کے زور، اور دست تقدیر کی راہنمائی نے نپولین بونا پارٹ کو فرانس کا مالک بنا دیا۔

مباہی۔ فخر کرنے والا۔

معارضات۔ جھگڑے۔

جنگیں۔

آویز وستیز۔ جنگ و پیکار۔

جزیرہ برٹن۔ برطانیہ کے جزیرے۔

پولیںنڈ۔ اسکاٹ لینڈ۔

غبور۔ غلط لکھا ہوا ہے۔ عبور بنایئے۔

خوندکار۔ سلطان روم۔

صفحہ ۲۲۰

ہر قدر بلاد شرقی (الخ)

جس قدر شرقی شہر سپاہ کی حرب اور سعی کی کنجی سے کھلے اور فتح ہوگئے اس کا اسقدر حصہ مع مال غنیمت کے آپ کے کارکنان سلطنت کے سپرد کریں گے۔ باقی ہماری حشمت وجاہ کی زیادتی کے لئے (بنام استیصال دشمن) ہمارے تحت حکومت میں رہیں گے۔

باصغاے این توطیہ الخ

اس مشورے کے سننے پر پارلیمنٹ کے ممبروں نے سرجان ملکم کو ایران کی سفارت کے عہدے پر بہت ہی عجلت کے ساتھہ دربار ایران میں روانہ کیا۔

جناح۔ بازو۔

وبراے صرف پول الخ

اور صرف کے لئے بے شمار روپیہ دیا۔ اور پایہ تخت ایران میں انگریزی سفیر کے لئے شاہ کی رضامندی حاصل کرنے، اور ولی عہد کی خدمت اور ابوشہر بندرگاہ کے معاملہ میں (جیسا وہ مناسب سمجھے اور ممکن ہو) اور دوسرے فرنگی قوانین کے قطع کرنے میں اختیار دیا۔

سفیر بالتقریر۔ سفیر خوش تقریر نے ایک لڑکا (جس کا نام اسٹریچی صاحب تھا) اسکو بہ نظر امید حسن مآل اپنے ہمراہ لیا۔

ایاب۔ بازگشت۔

ذہاب۔ رفتن۔

ملاعبت۔ باہم بازی کرنا۔

کمپنی۔ "ایسٹ انڈین کمپنی" سے مراد ہے۔

صفحہ ۲۲۱

وہابی۔ عبدالوہاب نجدی

کے پیرو۔

اماکن ۔ امکنہ کی جمع ہے ۔ امکنہ مکان کی جمع ہے۔

بقاع ۔ "بقعہ" کی جمع ہے جگہ۔

قساوت ۔ سنگدلی۔ سخت دلی۔

راس الخیمہ ۔ دریہ ۔ باسطور۔ مقامات ہیں۔

در پوست و ریشہ الخ

اور شیوخ کے مزاج کے ریشہ، اور پوست میں کیڑے کی طرح برخورداری، اور سکنت کے سوراخ کرکے۔

بالیوز ۔ ایجنٹ۔

بغلہ ۔ ایک قسم کی کشتی کو کہتے ہیں۔

(۲۲۲)

خشکی و دریا ۔ لکھا ہوا ہے، خشکی و دریا بنائیے۔

ریال کلدار ۔ اس وقت روپیہ وغیرہ کو کلدار روپیہ یا اشرفی کہا کرتے تھے

دالک ۔ براز جان ۔ دشتستان یہ تینوں مقام ہیں۔

صغریٰ ۔ کبریٰ ۔ کل انسان، حیوان قضیہ صغریٰ ہے کل حیوان جسم ۔ قضیہ کبریٰ۔ نتیجہ دونوں قضیوں کا یہ ہے، کل انسان جسم

بالاروانی ۔ آگے بڑھنا۔ آگے جانا۔

صفحہ ۲۲۳

بسپرداری کوتوالان

قلعہ داروں کی حفاظت کی وجہ سے

بیراہہ ۔ دوسرے راستہ سے ۔ جو سیدھا نہ ہو

سولداد ۔ سولجر۔ سپاہی۔

سرخود لشکر کشیدن

خود سری سے لشکر کشی کرنا۔ خودرائی سے فوج کشی کرنا۔

از جا برآمدن حکام خیرہ

حاکموں کا اپنی جگہ سے حرکت کرنا، اپنے آپ سے گزر جانا۔

سیاٗت ۔ گناہ کرنا ۔
خائن ۔ خیانت کرنے والا

صفحہ ۲۲۴

وشاہ لواے مراجعت الخ
اور بادشاہ نے مراجعت کے جھنڈے کو طہران کی طرف حرکت دی ۔ دبدبۂ شجاعت اور رعب کے نہ ہونے کی وجہ سے ۔ اور ہیبت وسیاست کی تلوار کی برشتگی کی وجہ سے ڈاکوؤں کو جرات اور جلادت حاصل ہوئی اور ملک و رعیت کے کام بس طرح طرح کی خرابی اور فرمانرواؤں کے دست تعدی سے طن سر ہوئی ۔

شاہزادہ کامران :۔ محمود شاہ والیِ ہرات کا بیٹا ہے ۔

منزدین رازدہی پرد وجاندار آدم و بارکش را الخ ۔ آنے جانے والوں کو لوٹ کرے جاتا تھا ۔ اور جاندار آدمیوں اور گھوڑوں اور خچروں کو ترکمان اپنے تصرف میں

لاتے تھے ۔

ہموت :۔ ایک قوم کا نام ہے

کوکلان :۔ ایک قوم کا نام ہے

اوبماق :۔ ایک قوم کا نام ہے

قزاق :۔ ایک قوم کا نام ہے ۔

سبزوار
سمنان
تدنیان
آلہاک
میامی

یہ سب مقامات ہیں

جادہ تطاول ۔ درازدستی کی راہ ۔

مرافق :۔ رفاقت کرنے والا ۔

شرا ۔ مول لینا ۔ خریدنا فروخت کرنا ۔

عابرین ۔ عبور کرنیوالے

ودائع ۔ ودیعت کی جمع ہے امانت ۔

تمت بالخیر

خدا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے "شرح عذب البیان" یا بہ الفاظ دیگر "فرہنگ عذب البیان" تمام کرتا ہوں۔

دوسری مرتبہ میں نے اس کو اکتوبر ۱۹۲۶ء کی پہلی تاریخ کو شروع کیا، اور ۲۰/ نومبر ۱۹۲۶ء کو تمام کیا۔

مجھے قوی امید ہے۔ کہ "یہ شرح" اور "عذب البیان" ملک میں مفید ثابت ہوگی۔ اور پروفیسروں، مدرسوں، اور طالب علموں کی زباندانی میں کافی اضافہ کرے گی۔

اب میں کل سے خاقانی کی شرح کی طرف اپنی توجہ منعطف کرونگا۔ جو چودہ جزو چھپ گئی ہے، اور بہت تھوڑی باقی رہ گئی ہے۔

خادم طلبہ

سید محمد نقی شادمان لکھنوی
سینیر پروفیسر اوریانٹل کالج ریاست رامپور

کاتب
سید احمد رامپوری

عذب البیان

یعنی

جدید فارسی لغات کا گنجینہ، نئے محاورات و اصطلاحات کا خزینہ، ایرانی
روزمرّہ کی کان، فارسی عبارت نویسی کی جان،

تمدّن کی رُوح

تہذیبِ اخلاق و تدبیرِ منزل و سیاست مدن کی

انسائیکلوپیڈیا

جس کو

علامۂ دوراں ادیبِ فارسی زباں عالی جناب مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ترک افشار تیرہ قرقلو۔
نے
سنہ ۱۲۸۹ ہجری میں تصنیف کیا

اور سنہ ۱۹۲۴ء میں

محققِ زماں عالی جناب مولوی محمد سید نقی صاحب آں شادوماسینئر پروفیسر
اورینٹل کالج رامپور اسٹیٹ نے

درجۂ کامل فارسی ممالک متحدہ کے نصاب میں داخل کرایا اور تصحیح کرکے شائع کیا

باہتمام خواجہ صدیق حسین مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں چھپا۔

کہا جاتا ہے: کہ ہر زندہ زبان میں ایک صدی کے بعد تغیر ہوا کرتا ہے + لیکن یہ مقولہ اُس وقت کا ہے جس وقت تمدّنی ترقی کی رفتار سُست اور صنعتی ایجادات کے دروازے بند اور علمی تحقیقات و انکشافات کی راہیں مسدود۔ یا اس قدر کشادہ نہ تھیں+ اب۔ اگر روزانہ نہیں۔ تو ہفتہ وار۔ اور اگر ہفتہ وار نہیں تو ماہانہ۔ نئے نئے الفاظ، نئے نئے محاورات، نئے نئے اصطلاحات ہر زبان میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں+ اور پُرانے متروک +

تم اس کا اندازہ ایک روزانہ اخبار سے خوب کر سکتے ہو۔ اس امر کا خیال رکھتے ہوئے غور سے دیکھو تمہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس نے مہینہ بھر میں کس قدر نئے الفاظ کا ذخیرہ تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ مجھے تجربہ ہے۔ تمہارا جی چاہے۔ تم بھی آزمائش کرو+ کسی ایسے بڑے بوڑھے سے ملو۔ جس کی عمر سو یا اس سے کچھ کم ہو۔ اور اُس کی نظر سے آج کل کے رسائل، اخبار، اور کتابیں نہ گذری ہوں+ اُس کے سامنے آج کل کے اخبار یا کسی کتاب کی چند سطریں پڑھو۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے۔ ہکّا بکّا ہو کر کہے گا۔ بیٹا۔ میں تو کچھ نہیں سمجھتا۔ اس میں تو عجیب و غریب لفظیں ہیں جن سے میرے کان آشنا نہیں+ اسے تو کچھ وہی خوب سمجھیں گے جو چودھویں صدی کی پیدائش ہیں+ بابا۔ ہمارے وقت میں نہ یہ زبان تھی، نہ یہ محاورات، نہ یہ چیزیں اور نہ اُن کے یہ نام +

اسی طرح فارسی زبان پر قیاس کرو۔ سو برس اُدھر کچھ اور تھی۔ اب کچھ اور ہے۔ اتنا تغیر ہوا۔ اتنی بدلی۔ کہ میں سچ کہتا ہوں اس وقت کا فارسی لٹریچر بڈھا ایرانی نہیں سمجھتا +

دور کیوں جاؤ۔ میرا ہی واقعہ کیوں نہ لو۔ ہاتھ میں حبل المتین ہے یا شارۂ ایران۔ ایرانیوں

کی صحبت میں جاتا ہوں ۔ بفرمائید ۔ بفرمائید کی صدا بلند ہوئی +
بیٹھ جاتا ہوں ۔ ایرانی دریافت کرتا ہے +
ایرانی :۔ کدام کتاب ست کہ در دست دارید "+
من :۔ خیر آقا ۔ کتاب نیست ۔ روزنامہ ست "+
ایرانی :۔ کدام روزنامہ "+
من :۔ خریدۂ ستارۂ ایران ہست "+
ایرانی :۔ مالِ طہران ہست "+
من :۔ بلے "+
ایرانی :۔ چہ خبر ست "+

کسی تار کی چند سطریں پڑھ کر سناتا ہوں ۔ سُننے کے بعد ایک دوسرے سے یہ کہتا ہے +
"حالا آقا مے بینید ایں فرنگی ما باں ۔ ایں مدیراں چہ گوہ میخورند ۔ براستی ۔ اینہا استخوان شخص زبان شیریں ما را مے شکنند ۔ ما ابداً نفہمیدیم چہ میسر آید "+

یہ الفاظ ایرانی کے مُنہ سے کیوں نکلے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیچارے کے کان میں بہت سی ایسی لفظیں پڑیں جن سے وہ ناآشنا تھا + آج کی فارسی کا سو برس اُدھر کی فارسی سے موازنہ کرو ۔ صاف زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا ۔ بھلا اُسوقت میں یہ الفاظ کہاں تھے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجودان ۔	میرترک ۔	اجودان صدارت ۔	پرائیوٹ سکرٹری میرترک وزارت
امیرال ۔	جنگی کشتیوں کا افسر ۔	استاتو ۔	اسٹیچو ۔
اسباب مکانیک ۔	پانی کھینچنے کا آلہ ۔	اطاق بزرگ ۔	خوابگاہ شاہی ۔
اتوگرافی ۔	قدیمی چیزوں کے نمونے +	آب جوش ۔	سوڈا واٹر ۔
اطاق گار ۔	اسٹیشن کا کمرہ ۔	اطاق پذیرائی ۔	ملاقات کا کمرہ ۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعضائے مجلس۔	پارلیمنٹ کے ممبر۔	اطفال بحری۔	دریائی لڑائی کے سیکھنے والے طالبعلم
اجزائے سنا۔	مجلس سنا کے ممبر۔	آبلہ کوفتن۔	چیچک کا ٹیکہ لگانا۔
بالون۔	غبارہ۔ ہوائی جہاز۔	بالون جنگی۔	جنگی ہوائی جہاز۔
بالون خبر رساں۔	خبر رسانی کے ہوائی جہاز+	بالون ہدایت پذیر۔	ایسا ہوائی جہاز جسکا ہر طرف موڑنا اختیاری ہو
بالون ہوائے گرم۔	وہ غبارہ جسکے اندر دھواں بھر کر اڑایا جاتا ہو+	بالون اختیاری۔	جس کا موڑنا اختیار میں ہو
بالون امتحان۔	اس پیمائش الحرارت ہوتا ہے اور حرارت اور ارتفاع کے اندازہ کے لئے اڑایا جاتا ہے+	بالون ہیدروژنی۔	ہیڈروجن کی طاقت سے جو ہوائی جہاز اڑایا جائے
توپ بالون افگن۔	ہوائی جہاز گرانیکی توپ	توپ سریع الاطلاق۔	مشین گن۔
تحت البحری۔	آبدوز کشتی۔	تمثیل بہجت۔	کومیڈی۔
تمثیل مصائب	ٹریجیڈی۔	تمبر۔ تمر	ٹکٹ (ڈاکخانہ کے)
تلمبہ۔	آگ بجھانے کا انجن۔	تلمبچی۔	فائر بریگیڈیر۔

ترس خانہ۔ ایسے کارخانے کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے تمام پرزے کسی دوسرے کارخانے کے ڈھلے ہوئے منگائے اور اپنے یہاں جوڑ کر وہ شے درست کرے+

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جرثقیل۔	سیربین۔	راہ آہن اسپی	ٹراموے کی سڑک۔
کالسکہ۔	بگھی۔	کالسکہ سرباز۔	فٹن۔
کالسکہ روباز۔	ایک ٹپ کی بگھی	کالسکہ بخار۔	ریل گاڑی۔
کالسکہ چی۔	کوچ بان۔	کنگرہ۔	کانگریس۔
کشتی زرہ پوش۔	اس کے معنی واضح ہیں۔	گار۔ استاسیون۔	اسٹیشن۔
ولوسپید۔	سائیکل۔	کبریت۔ کبریت فرنگی۔	دیاسلائی۔
کبریت رسمی۔	ایرانی دیاسلائی۔	سیم تلغراف۔	تار۔

یہ ہم نے کچھ لفظیں بطریق "مشتے نمونہ از خروارے" لکھدی ہیں۔ ایک صدی اُس طرف کا تو کیا ذکر۔ ان میں سے اکثر الفاظ مؤلف عذب البیان نے بھی نہ سُنے ہونگے۔ جن کو کتاب لکھے ہوئے ساٹھ برس سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ فارسی زبان کے تغیر کا تو یہ حال ہے۔ مگر ہمارے مکتبوں۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں۔ وہی مینا بازار، وہی پنج رقعہ۔ وہی رسائل طغرا۔ اور وہی درّہ نادرہ ہے +

اس قسم کے پُرانے لٹریچر پڑھنے والے طالبعلم نہ کسی فارسی اخبار کی ایک سطر کا ترجمہ کر سکتے ہیں اور نہ کسی جدید فارسی کتاب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں +

اگر ان کے سامنے کسی ایرانی کا خط رکھا جاتا ہے تو وہ ہمارے سامنے اسکے سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھائیس سال کے اندر میں اپنے طالبعلموں میں فارسی جدید کا مذاق پیدا کراتا رہا ہوں اور انکو فارسی اخبار اور جدید کتابوں کا درس بھی دیتا رہا ہوں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر سب نہیں تو اکثر ایک حد تک جدید فارسی کا مذاق لئے ہوئے کالج سے نکلے ہیں۔ بعض نے چھوٹی چھوٹی ڈکشنریاں بھی تیار کی ہیں +

یہ ساری تمہید اس وجہ سے ہے کہ حسنِ اتفاق سے مجھے الہ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ عالیجناب مولوی ضیا الحسن صاحب[۱] علوی ایم۔ اے کی کوٹھی میں حاضر ہوا +

جناب موصوف نے ایک قلمی کتاب مجھے اس لئے عنایت فرمائی کہ میں اُس میں سے بعض مقامات (درجہ کامل) کے لئے انتخاب کر دوں + رامپور اگر میں اُسے تو دیکھتا رہا لیکن جناب ممدوح کے پاس ہی "عذب البیان" جو آپکے ہاتھوں میں ہے رجسٹری کر کے اس خیال پر روانہ کر دی کہ اگر یہ داخل ہوگئی تو ملک میں جدید فارسی کا مذاق پھیل جائیگا اور طلبا کو اسکی طرف رغبت پیدا ہوگی۔ جناب ممدوح نے اس کو ملاحظہ فرما کر نہایت ہی پسند کیا اور درجہ کامل کے نصاب میں داخل کر کے نہ صرف مجھ پر بلکہ ملک و قوم اور رُوحِ مصنف پر احسان کیا ہے اگر فاضل مصنف زندہ ہوتے تو کسقدر خوش ہوتے،

---

[۱] رجسٹرار امتحانات عربی و فارسی یونائیڈ پراونسی و انسپکٹر مدارس عربی و فارسی ۱۲

اور اپنی محنت کی داد پاتے۔

حق یہ ہو کہ "عذب البیان" اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہو اور بلا خوف تردید کہا جاتا ہو کہ ہندوستان میں تو کیا ایران میں بھی اس قسم کی کتب نہیں۔ یا کم از کم میری نظر سے نہیں گذری +

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ یہ کتاب اپنی تعریف خود کریگی اور زبانِ حال سے بتائیگی کہ میں کس پایہ کی ہوں + سچ یہ ہو کہ قابل مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہو۔ اسقدر لغات و محاورات و صطلاحات ہر صفحہ بلکہ ہر سطر میں لائے ہیں کہ مافوق مقصو نہیں + ایرانی تمدن اور وہاں کے اخلاق، عادات، رسم و رواج۔ تہذیب و تمیز کا ایسا نقشہ کھینچا ہو کہ ناظرِ کتاب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایران میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں + بہر حال میں کہاں تک اس کی تعریف کرونگا ملاحظہ کرنیوالوں کو خود ہی معلوم ہوجائیگا۔ یہ بے مثل کتاب عرصہ ہوا ریاست رامپور میں چھپنا شروع ہوئی تھی جس کو ۴۰ سال سے بھی زائد ہوتے ہیں نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ ۲۰۰ صفحہ تک چھپ کر رہگئی اسیوجہ سے اس قدر داخل نصاب ہوئی طبع ہونیکے بعد ملک میں اسکی کچھ شہرت نہ ہوئی اور کس مپرسی کی حالت میں پڑی رہی قابل مؤلف کے ایک عزیز نے اس کو نہایت ہی کم قیمت پر فروخت کیا اور جب اس صورت سے نہ نکلی تو ردی میں بیچ ڈالی گئی + بہر حال میں اس کتاب اور اس کے علامہ مؤلف کو زندہ کر رہا ہوں قوم سے اُمید ہو کہ عالیجناب جسٹر ار صاحب اور علامہ موصوف اور اس حقیر کے لئے دعائے خیر سے بخل نہ کریگی اور اس گوہر بیش بہا کو ہاتھوں ہاتھ لے گی + عذب البیان نہ صرف درجہ کامل کے طلاب کے لئے کار آمد ہو بلکہ ہر فارسی پڑھنے والے اور پروفیسر کے لئے بھی مفید ہو +

مجھے قوی اُمید ہو کہ پنجاب یونیورسٹی درجہ منشی فاضل کے لئے اور لکھنو یونیورسٹی درجہ دبیر کامل کے لئے بھی اسکو پسند کریگی اور دونوں درجوں کے نصاب میں اس کو شامل کریگی۔ اس کی شرح و فرہنگ تیار ہے عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی +

خاکسار
سید محمد نقی شادمان
سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور

عذب البیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عذب البیانِ محاوراتِ فُرس کہ ساکنانِ دیارِ قدس را حلاوتِ اُنس افزاید +
مضمونِ پوزش وثنائے خالقِ بے کام وزبان است کہ از حرفِ کُن عالم را موجود
و در نوعِ انسان مظاہرِ قدرت انشا نمود۔ در روزنامچہ صدق نگارِ لیل ونہار کہ طالبانِ
علمِ معرفت را مطالعہ سواد و بیاضش ابوابِ مہارت کشاید + مشحون حمد و سپاسِ
خالقِ سُبحان است کہ دہانِ مردم بحمید اُو بتسبیح طبقہ لب فزود و بلُغاتِ مختلفہ آشنا فرمود +
مُعلّمے کہ در مکتب بدایع اطفالِ غُنچہ وبناتِ نبات درس شکرانہ اتمامش خوانند +
و منعمے کہ در مدرسہ عدم و امکان مادہ و ہیولا بلفظ و معنی از نگرار فیضِ تربیت و طب اللسان بخشد +
بندہ نوازے کہ بعنایتِ قدیمانہ خلعتِ عہدہ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً در
برِ ابوالبشر پوشانید + و بے نیازے کہ از لطائفِ کریمانہ سرورِ اصفیا را عطیہ
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا لذتِ شیرِ شکر چشانید + معبودے کہ نقشِ خداوندیش
را ہر شجر بخامہ شاخِ تر در اصطلاحِ بندگی بر اوراقِ شگوفہ تو بر تو نگاشتہ
و مشہودے کہ از پہلو بندیش حجرِ خشک و داغ بر اقرارِ یگانگی سطورِ لعل و یاقوت
را سندِ گفتگو داشتہ + کردگارے کہ دوائر و مداتِ مناجاتِ او در ابحرِ ذخار
بتقریرِ آبدار در سلسلۂ موج از بر و رواں دارد۔ و ایزد بارے کہ فقراتِ بذل
و نوالش را در براری و قفار ہر ذرہ غبار تسبیح مقصود جاں شمارد + بلبلِ سدرہ
بحدیقۂ بقا صورتِ حالش از مطائبات صانع پرستی شاہدے ست عادل +
و گُلِ رعنا در طبقۂ نشو و نما خط و خالش بر رنگ و بوئے ہستی مستقل و سیت کافل +
داورے کہ دیلماج ابرِ آذار در لہجۂ برق شرار ترجمۂ نیائشِ او با صنافِ
ازہار حالی سازد + و جہاں پرورے کہ آتالیقِ بادِ بہار از لطیفہ ہائے تازہ
کار بتوجیہ ستائشِ او در امصار مرغزار غلغلہ فراغبالی اندازد شعر

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لاشریک لہ گوید

تعالےٰ شانہٗ وعمّ جراندٗ احسانہٗ وتحیّات زاکیات کہ فوحاتِ مُشک وعنبراز وجنات عبارتش بمشامِ صافیۂ مشتاقاں رسد + وتسلیمات نامیات کہ فروغ انجم واختر از پرتو بشارتش بمرام وافیۂ ایمان تیرِ نور کشد + بر صفحاتِ اخلاص و عقیدت مسودۂ نعت ادیب دینی ست کہ من بابِ ارشاد بکتابِ ہدایت سبیلِ نجات آموختہ + ورموز ونکاتِ طومارِ سعادت برائے کسبہ بری از شرک وضلالت بطورِ کلیات اندوختہ + سخنورے کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ازفرقانِ جاہ وجلال او حرفے + وپیغمبرے کہ آیۂ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ از قرآنِ کمالش وصفے + محبوبے کہ محررِ عیارِ دانشِ آب وخاک وجامعِ فرہنگِ عقولِ عشرہ در حُسنِ سیرتش فصلِ مُشبَعی از قلمِ قدرت احصا نمودہ + ومسعودے کہ دفتر نویسِ محضرِ ادراک ومنشورِ کرامِ بررۂ فقراتِ صفائے طینتش را در عنوان رسالۂ سلوک بہ طغرائے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ املا فرمودہ + مستوفیٔ مصطفےٰ کہ در دیوانِ قدر وقضا بنامِ نامیش رقمِ خاتم المرسلین از مہرِ نبوت مسجل شد + ومنشیٔ مجتبےٰ کہ از تالیفِ ذاتِ گرامیش در نفاذِ امرِ حق آئینِ شریعت مکمل + سیدِ قرشیٔ اُمی کہ فضلائے شبستان ملکوت را بشاگردی وافادۂ تش قوانینِ شرف ومباہات حاصل + وسرورِ مدنیٔ ابطحی کہ اجلائے ملازمانِ جبروت را بطرزِ عبادتش ترقی درجات واصل + دبیرے کہ حاملِ پیامِ واز خدامِ او جبرئیل بودہ + وبشیر ونذیرے کہ بالہامِ الٰہی مدام لبِ اعجاز تنزیل کشودہ + آں صدیق امین واسطۂ کلامِ پروردگار آں صدیق امین است + ورابطۂ برزخ در واجب وممکن ہمیں صدر نشین +

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ اما بعد از تمہید تحمید
الٰہی و درود حضرتِ رسالت پناہی بر لوحِ ضمیرِ سخن سنجاں مشہود میدارد
کہ راقم آثم محمد حسین بن محمد علی مرحوم ترک افشار تیرۂ قرقلو در ایام صبا سنہ ۱۲۳۳ برفاقت
والد و عم بزرگوار قاصدِ سفرِ زیاراتِ عتباتِ عالیات گردیدہ از راہ بریلی
و مراد آباد و دہلی، و لاہور، و پیشاور، و کابل، و قندہار، و ہرات بمشہد
مقدس شرف جبہہ سائی اندوختہ بدارالخلافہ طہران مدتے ماندہ پدرم
بدربار قدس استار سلطانی باریاب و از خلاع آفتاب شعاع و خطاب
خانی کامیاب گشتہ بآرزوئے دیدن اقربائے وطن وارد تبریز شدہ
فرمانِ واجب الاذعانِ شاہی کہ بنامِ نامی شاہزادۂ نائب السلطنۃ عباس
میرزا در بابِ سفارش قبلہ گاہی صدور یافتہ۔ نقلش این ست۔
العزۃ للہ تعالیٰ۔ حکم ہمایوں شد۔ کہ مفتاحِ ابوابِ فتوح و مصباحِ
مشکوٰۃ روح فرزندِ ارجمندِ ارشدِ بیہمال نائب السلطنۃ بے زوال عباس
میرزا موفق و موید بودہ بداند کہ دریں وقت عالی جاہ رفیع جایگاہ
عزت و سعادت ہمراہ اخلاص و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ والاعیان
محمد علی خاں ہندی مدتے ست بدربار جہاں مدار پادشاہی آمدہ
یک چند متوقف الحال عازم نزد آں فرزند گردید ازیں کہ مشارٌالیہ
از جملہ نجبائے مملکتِ ہندوستان ست و مراسمِ اخلاصِ او بدیں
دولت خلائق مناص معروض رائے مہر ضیائے ہمایوں افتاد
بآں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌالیہ
بدار السلطنۃ تبریز در رعایت جانب اعزاز و احترام مشارٌالیہ
فرو گذاشت نکنند۔ و بکار گذارانِ خود قدغن نمایند۔ التفاتے کہ

باید نسبت بمشارٌ الیہ بعمل آورند بنحوے کہ مقرر و معمول داشتہ تخلف نورزند در عہدہ شناسند تحریر فی التاریخ غرۂ شہر شعبان المعظم ۱۲۳۳ھ ہجری برطبق آں شہزادہ بکمالِ اکرام و احترام لوازمِ مہمانداری مبذول گردانید و بارہا بحضور طلبیدہ دلجوئی و تفقد نمودہ خلعتِ ملبوسِ خاص از صندوق خانہ کرامت عطا فرمود آقا ایم ارادہ جانب اُرومیہ مولدِ خود و مسکن قدیم کہ داشت مانع قوی پیش آمد رفتن میسر گشت بصوب قزوین و ہمدان آں عطفِ عنان نمودہ در کرمان شاہ رسید۔ رقمِ دیگر کہ در ماہ التفات والدِ مرحوم اسمے محمد علی میرزا ناظمِ خوزستان بود۔ سوادش این ست +

+ اَلعِزَّۃُ لِلّٰہِ تعالےٰ +

حکمِ ہمایوں شد کہ فروزاں کوکبِ آسمانِ خلافت و شہریاری و تاباں پرتوِ مہرِ سپہر سریرِ سلطنت و جہاں داری خجستہ فرزند مسعود نامدار محمد علی میرزا صاحب اختیار سرحداتِ عراقینِ عرب و عجم بعواطفِ مترادفِ خاطرِ خطیرِ پادشاہی مباہی بودہ بداند کہ دریں اوقات عالی جاہ رفیع جایگاہ عزت و سعادت ہمراہ صداقت و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خاں ہندی بدربار جہاں مدار پادشاہی آمد یک چند متوقف دریں ولا عازم عتباتِ عالیات روانہ گردید ازیں کہ مشارٌ الیہ از جملہ نجبا و اعزۂ مملکتِ ہندوستان ست و مراسم صداقت و رضاجوئی او معروض رائے مہر ضیائے پادشاہی افتاد۔ لہٰذا آں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌ الیہ بدار الدولہ کرمان شاہاں در اعزاز و احترام و رعایتِ او

فروگذاشت نکنند و بکارگذاران خود قدغن نمایند التفاتے که باید
نسبت بشاهزادهٔ الیه بعمل آورند بنحوے که مقرر و معمول داشته تخلف
نورزند و در عهده شناسند + تحریر فی التاریخ غرہ شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۳۷ھ
از شومیِ بخت و سوءِ اتفاق دهری داؤد پاشا حاکم عراقِ عرب بر جماعت
زوار تعدی و اسپ و یابوے آنها غصب نموده - این خبر بشاهزاده
رسید - بعزمِ تنبیه و گوشمالش لشکرِ جرار سوار و پیاده و توپ خانه
و زنبورک خانه ده دوازده هزار کس وابستهٔ خود برداشته سر بغداد
یورش برد + از طرفِ دشمن هم کهیا وزیرش با سی هزار ینگچیری وارنئوت
و عثمانلو و عرب هاے بری و نظام و افواج آتش خانه بمقابله پیش آمده
شکست خورده سه هزار سر بریده و هفت هزار اسیر شیوخ و افسران
روم و کهیا و سایر نقد و جنس بدست سپاهِ ایران افتاد + شاهزاده
بعد از فتح نمایان و ارسال سر زنده و غنایم ایشان بزیارت سامره
رفته + حینِ مراجعت ناگاه فوت شد + گویند بسازش میرزا محمد
لواسانی وزیرِ خودش زهر خور گردیده + مذکور است که جنازه بشهر آوردند
زن و مرد اصنافِ بازار و ایلاتِ کورد و ترویک دسته دسته
پلاسِ سیاه و شالِ عزا بگردن انداخته شانه و سینه بگل آلوده از
ناخن اندوده رخساره پیشانی خراشیده سر و سینه و زانو را بدست ماتم میکوفتند
و جماعت علماء و سادات بجهر و هو و شور شمعدانِ روشن را بدست گرفته
بکلمهٔ طیبه ذکرکنان بآواز بلند اشعارِ حسرت توامان را خوانان در
جلو می رفتند - و صلحاءِ ناله می دادند + هر طائفه جوق جوق شده
علم ها برداشته نوحه سرایان و واویلا گویان در پیشِ تابوت راه می پیمودند

باستماع این واقعہ کمرہ عالی شاہ حمیدہ وتباہ وجہانِ روشن در نظر جہان دار تیرہ وسیاہ وسندِ سرانداز وپشتے دمتکائے روئے تخت شکل فام گردیدہ محمد حسین میرزا غلامش اکبرش را ملقب ونام محمد علی میرزا مخاطب بخطاب اعتماد الدولہ وبحکومت آں ولایت والی سرحدات موروثی مقرر فرمودہ ازیں عزل ونصب کاروبار ماہم درہم وبرہم ماندہ ازانجا قدم بشہر بغدا وگذاشتہ سعادت آستانِ بوسی ائمۂ عراق دریافتہ باز بطہران مراجعت نمودہ ذخیرہ اندوز شرف کورنش درصف سلام شاہی گشتہ ہنگامِ وفورِ شوق مولد ومسکن ہند سندِ خاقانی برائے اصلاحِ امورِ متعلق ناکما ودہ بنام حسین علی میرزا فرمانروائے فارس اجرا یافت۔ کہ از حکم سلطانی بوکلائے کمپنی انگریز بہادر بالیوز ابوشہر وگورنر بمبئی وگورنر جنرل کلکتہ بدرجات رقم ومکاتبہ ونامہ بنویسند۔ چنانچہ عبارت مسطور این ست۔

بسم اللہ تعالےٰ شانہ العزیز

اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ تَعَالےٰ حکم ہمایوں شد

کہ فروزاں کوکب آسمانِ دولت وشہریاری وتاباں گوہر عمانِ سلطنت وتاجداری خجستہ فرزند نامدار حسین علی میرزا فرماں روائے

مملکتِ فارس بعواطفِ مترادفِ پادشاهی معزز و مباهی بوده بداند که
عالی جناب عزت و سعادت نصاب صداقت و ارادت آداب
عمدة الاعزه والاعیان محمد علی خان هندی مدتےست بایران آمده
در دربارِ جهان مدار و سائر ولایات متوقف است درین وقت ارادهٔ
معاودت نموده از این که مشارٌ الیه از قرارے که معروض افتاد
از جملهٔ اعزه و انجاب هندوستان و خود نیز آدم آگاه صاحب
سداد سے باشد بآن فرزند امر و مقرر مے شود که مشارٌ الیه که
بآنجا وارد مے شود رعایتِ جانبِ او را منظور و اورا مورد التفات
دارد و بهالیوز و کسانے که از دولت انگلشیه در انجا ها هستند
اظهار نماید که بنوعے که خود دانند سفارشے از مشارٌ الیه بکارگزارانِ
هندوستان بنویسند که باعثِ انتظام امر مشارٌ الیه بوده باشد
وآن فرزند نامدار توجهات خاطرِ اقدس را در بارهٔ خود بے نهایت
دانسته بانهایت استظهار و اهتمام مشغولِ مناظمِ ملک داری و مرزبانی
باشد و مستدعیات خود را عرض نموده بعز انجاح مقرون داند-
و در عهده شناسد + تحریر فی التاریخ غرهٔ شهر شوال المکرم ۱۲۳۹ هجری +
پس رخصتِ انصراف حاصل و از همه بزرگان خدا نگهدار گفته سیر قم
و کاشان و اصفهان و قمشه و شیراز بنظرِ اجمال کرده بواسطهٔ
میرزا زین العابدین مستوفی که یک سفر هند آمده در لکهنو با والد
آشنائی بسیار داشت - و با درمیانےِ زکی خانِ نوری که وزیر بود بهره یاب
ایوانِ جلوسِ فرمانِ فرما گردیدم مشمول تفقد و الطاف نمودند و بر وفق
اشارهٔ خاقانے حکم نامه بنامِ بالیوز عزِ صدور یافت که در بندر ابوشهر

بمکتوب داده نقلش گرفته نشد ـ شیخ عبدالرسول خاں حاکم وبالیوز
لوازم احترام تقدیم رسانیده سوار جهازِ فرگٹ کردند چوں بابندرگاہ
لنگرگاهِ ممبئی نهاده شد مکاتیبِ شهزاده که ایں فقرات اوست

حسینعلی ۱۲ ۱۹
بلنداختر
برج شهی

عالی جاه رفیع جایگاه دولت وعزت واقبال پناه شهامت
وبسالت وجلالت انتباه فخامت ومناعت وابهت اکتباه مجدت و
نجدت ونبالت همراه عمدة الامراء الانگلشیه وزبدة العظماء المسیحیه
گورنر بهادر حاکم بندر معمورهٔ ممبئی زینت اندوز صندلِ عزت وجرعه نوشِ
صهبائے عشرت بوده مرفوع مے دارد که چو خاطرِ التفات مظاهر
مقرون وضمیرِ عطوفت مشحون متوجه آں مے باشد که بآں عالی جاه دولت
وعزت واقبال همراه شیوهٔ ستودهٔ التفات معمول و در ملزومات
روبیهٔ عطوفت مساعئ جمیله مبذول شود ـ لهذا آں عالی جاه دولت و
عزت واقبال همراه را بوسیلهٔ ارسال ایں نامه عطوفت ختامه
قرینِ انحاءِ استظهار ودر ضمن نگاشتهٔ خامه اظهار مے گردد که عالی جناب
مقدس القابِ عزت وسعادت انتسابِ فخامت ومناعت مآب
صداقت وارادت آداب عمدة الاعزه والاعیان محمد علی خاں هندی
مدتے مستظلِ آفتابِ جهان تابِ عنایاتِ بے غایاتِ اعلیٰ حضرت
قدرِ قدرتِ خورشید رایتِ عطارد فطنتِ بهرام سطوتِ زحل

رفعت پادشاہ بے ہمال و بایں وسیلہ کامیاب حصولِ آمال بودہ منشور باہر النور آفتاب ظہور و یرلیغِ بلیغِ مرحمت دستورِ سلطانی مشعر بر سفارشِ او پذیرائے صدور یافتہ کہ عنایاتِ کاملہ را نسبت بہ عالی جنابِ مشارٌ الیہ بظہور رسانیدہ او را موردِ اعزاز و اکرام و بہ منتسبانِ دولتِ انگلشیہ اظہار و اعلان شود کہ در حینِ ورودِ او بآں حدود و ثغور لازمۂ عزت و حرمت و محبت بانمایند نظر باتحادِ بین الدولتین علیتین قوی بنیاد بآں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نگاشتہ کلکِ وداد مے گردد کہ بعد از حصولِ ملاقاتِ عالی جناب مشارٌ الیہ آں را بر جہازِ مضبوطے سوار و روانۂ مملکتِ کلکتہ و ہر قسم خواہشے کہ باعثِ انتظام و پذیرفتِ اموراتِ او بودہ باشد از اں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نمایند لوازمِ اہتمام و التفات را معمول دارند کہ روانۂ وطنِ مالوفِ خود گردیدہ کمالِ امتنان و رضامندی بجہتِ او حاصل شود و ہر قسم مطالب و خواہش کہ داشتہ باشند بمقامِ اظہار و اعلان در آورند کہ کارگذاراں در انجامِ آں مامور شوند باقی ایامِ عزت و دولت و اُبہت بکام باد + تحریر فی التاریخ بست و سیوم ربیع الآخر سنہ ۱۲۴۰ ہجری + منشورِ مذکور حین ورود ابلاغ گردید میر منشی سید محمد بغدادی باستقبال آمد و از مرکب در بگھی سوار کردہ بشہر آوردہ در مکانِ سرکاری جا دادہ ظہورِ مراسمِ مہمانداری را متکفل و بعد از توقفِ چند ماہ رو بمقصد نمودہ شد۔ پونہ و آورنگ آباد و حیدر آباد و مچھلی بندر کہ دخلے براہ نداشتہ از قوتِ جاذبۂ آب و دانہ بگذرگاہ افتادہ بطریقِ خشکی از معبرِ سیکاکول و کنارۂ

عمان و جگنّاتھ و کٹک و اکثر بلدۂ دیگر در کلکتہ آمد مراسلۂ شاہزادہ پائے نام لارد گورنر جنرل اُفہرست بہادر واصل گردانید کہ عنوان کتابت چنان بود۔ نامۂ محبت ترجمۂ حضرتِ فلک رُتبت شوکت و جلالت و عظمت پناہ دولت و نبالت و جلادت دستگاہ فروزان گوہرِ دریائے اُبہت و کیاست درخشان اختر آسمانِ مجدت و فراست زینت اندوز صندلِ نجدت و پیرایہ بخش تختِ شہامت و اقبال گورنر کلکتہ فرمان فرمائے مملکت ہندوستان دام شوکتہ واجلالہ و عبارتِ کتابت این ست۔ چندان کہ شعشۂ جمالِ علیسی مہرگردون نشین از مملکت چہارمین روشنی افزائے عرصۂ زمان و زمین و دمِ مسیحائی صبا در گلشنِ خضر احیات بخشِ پژمردگانِ لالہ و ریاحین ہست۔ چمنِ عزت و دولت و شوکت و فرمان روائے از رشحاتِ سحابِ عنایاتِ بے نہایتِ داورِ ازلی محضر صفحہ خاطرِ محبت مظاہر از اضواءِ الطاف و اعطافِ قادرِ لم یزلی منور بودہ باد۔ بعد از دعواتِ محبت آیات کہ پرتوِ اجابتش صوامعِ سرائرِ ملکوت را مزیّن سازد۔ و اتحافِ ہدیۂ تحیاتِ مودت بینات کہ اشعۂ آثارِ استجابتش مجامعِ معتکفانِ حظائرِ جبروت روشن فرماید برمراتِ ضمیر آفتاب تنویر منطبع میگرداند کہ چون لوازمِ اتحاد بین الدولتین علیتین این و رواسم ودادِ قواعدِ فیمابینِ شوکتین قویتین چنین ست کہ درمیانِ دو شوکتِ عظمیٰ ہموارہ درارسالِ رُسل رسایل مفتحِ ابوابِ دوستی و محبت و در اظہارِ مہام و مرامِ مُشیّدِ بنیانِ مؤالفت و مودت شوند بنابرین بنگارشِ این مراسلۃ الاتحاد پرداختہ

بجہت استحضار مرقوم خامہ اظہار مے گردد کہ عالی جناب معلی
القاب محامد و کمالات اکتساب عزت و سعادت نصاب صداقت
و ارادت آداب عمدة الاعزہ و الاعیان محمد علی خاں
ہندی حامل صحیفۃ المحبتہ یک چند در دار الخلافتہ طہران جبہہ سائے
آستان عدالت ارکان اعلے حضرت قدر قدرت خورشید
رایت عطارد فطنت بہرام سطوت زحل رفعت خدیو بیہمال
و باین وسیلہ کامیاب حصول آمال بودہ دریں وقت مرخصے حاصل
و معاودت بوطن مالوف خود نمودہ یرلیغ بلیغ باہر النور و توقیع وقیع
مرحمت دستور سلطانی مشعر بر سفارش او شرف صدور یافتہ
کہ عنایات کاملہ را نسبت بعالی جناب مشار الیہ لظہور رسانیدہ
بآں زیبندۂ آرایک اجلال اظہار و اشعار شود۔ کہ در حین
ورود عالی جناب بآں حدود و ثغور لازمہ عزت و حرمت
و محبت باو نمایند و لوازم التفات را نسبت باو مبذول و نواب
مستطاب مبادی آداب لکھنؤ اطلاع دہند کہ امور آں را
قرین انتظام و انضباط و باین وسیلہ خاطر آں را رہین بہجت و
نشاط سازند و ہموارہ مرغوبات ضمیر والا را کہ مشعر بر استقرار
امر جہاں بانی و فرماں فرمائے بودہ باشند بمقام اظہار و اعلان
درآورند کہ کارگذاران دولت ابد مقرون بانجام آں مامور
شوند باقی ہموارہ اساس محبت و وداد تا ابد الدہر پائدار
و مواد مودت و اتحاد فیما بین دولتین علیتین قوی بنیاد و شوکتین
قویتین راسخ الاعتقاد محکم و استوار باد + محررۂ تاریخ بست و سیوم

شهر ربیع الثانی سنه ۱۲۴۳ هجری + پس از دار الامارة کلکته بر آمده
مرشدآباد و عظیم آباد و بنارس را پامال مرکب عزم
گردانیده بمنزل مقصود لکهنو قرار گرفته ملازم درگاه پادشاهی
بوده تا آن که بهمین طلب و رهنمونی قدردانی و ذره پروری آفتاب
فلک حکمرانی مرجع روسای دوران و ملجاء عظماء هندوستان
بندگان ذی شوکت و شان جنت مکان نواب محمد سعید خان بهادر
نور الله مرقده برامپور وارد و پابند سلسلهٔ نوکری مجاور آستان
سپهر بنیان گشته پس از انتقال خداوند نعمت بجوار رحمت
حضرت عزت جلت عظمته و عمت نعمته بحسب ولایت عهد مسند
ایالت و سروری بقدوم خلف باعز و شرف محتشم الیه رونق دوبالا
یافت رئیسی که در عقل و دانش فلاطون و ارسطو را معلم و امیری که
در فضل و کمال روح القدس را ملازم است انتظام ملکداریش
ضرب المثل دانایان فرنگ + و عدل و دادش سند عقلای
با فرهنگ + شحنهٔ سیاستش نام شر و فتنه از ورق هستی سترده +
و بعهد دولتش بساط امن و امان برای دوست و دشمن گسترده +
از طنطنهٔ شجاعت و دلیری او بهرام را لرزه براندام + و
از شهرهٔ صیت سخاوت و کرم گستریش بحر و کان را شرمندگی تمام
خورشید طالع لطیفهٔ تاریخ ولادت ۱۲۳۰ باسعادتش + و اقبال
و دولت را مباهات بادراک ملازمتش + جوهر شمشیرش آب
تاب حدقهٔ چشم فتح و ظفر + و عزم جهان مسیرش یک دل و رای
قضا و قدر + در راه فیل بادپایش او هم فلک کمرشکسته + و بقدم

توسنِ سپہر پیمائش سمندِ وہم خستہ + جناب معلی القاب قمر رکاب شوکت و شہامت مآب خدا آگاں نواب محمد یوسف علی خاں بہادر والیِ ملک رامپور طابَ اللّٰہ ثراہٗ وجعل الجنۃ مثواہٗ + چوں زیب دہِ وسادۂ ریاست شدند۔ ہمچناں سر رشتۂ موجب سابقہ برقرار داشتہ + وظیفۂ عزت و برتری را قائم و استوار گذاشتہ + قامتے کہ بند بندش چوں نے بوریا از مغز قابلیت خالی بود از برگ و نوائے تربیت شائستۂ سازِ مناصب گردانید + و سرے کہ مانند کاسۂ طنبور تہی از مادۂ استعداد مے نمود باسبابِ گردن فرازی ہمدوشِ زہرہ و مشتری ساختہ بمراتبِ علیا رسانید + روزے در مجمع امثال و اقران ذکر گفتگوئے فارسی بمیاں آمد باشندہائے ہندوستان را تفاخر بر آنست کہ قواعدِ فہم اصطلاح و محاورہ و لغت و نکاتِ عجم چنانچہ ماخواندہ و ماہریم ایرانی ہا چہ میدانند و انصاف ہمیں ہست کہ ناطق بدعوئے صادق اند لاکن حرف زدن راہ نمے برند و در نوشتنِ کلام صاف از ہمہ رنگ عاری مضطر اند۔ زیرا کہ لسان تحریر مخالفِ زبانِ تقریر ست و اصطلاح ہر فرقہ از اصناف باطبقۂ دیگر بسے محلِ تغیر و اختلاف۔ معرفتِ محاورات تمامی گروہ و اقوام و قبائل و ایل و الوس و کسبہ بازار و سائرِ خلائق ہر دیار موقوف بمعاشرت فصحائے اہلِ لسان یا اکتساب از بلغائے زبان داں مے باشد۔ چہ ہر صنفے بمحاورۂ خویش و آشناوبہ رموز و کنایات خود گویا اند مانند علما و حکما فضلا و طلبا۔ وزرا۔ و امرا عرفا و شعرا و ادبا و اطبا کتاب و حجاب پیش خدمت و رعیت حلاج و نساج و سراج

ملاح و فلاح سلاخ و شاخ زہاد و عباد و صیاد و حداد و جلاد
و فصاد و تجار و سمسار عطار و تمار معمار و نجار طرار و خمار
بزاز و خراز خباز و سرباز کناس و حلاس جاسوس و سالوس
نقاش و قلاش فراش و نباش رقاص و غواص مرتاض و
نباض و اعظ و حافظ شماع و طماع صباغ و دباغ صحاف و صراف
علاف و نداف دقاق و حلاق حکاک و دلاک جمال و حمال بقال و
دلال رمال و نقال خیام و حجام باغبان و پاسبان دربان و سگبان
فیلبان و شتربان جاشو و قصہ گو سوقی و صوفی و ساقی کولی و لولی
لوطی و بوقی و کسانیکہ از اصطلاحِ فضلا و جہلا بے خبر و از محاورہ
خواص و عوام بے اثر اند بدون تفریق و تفکر امتیاز و تدبر چند کلمہ
غیر فصیحہ و متداولِ اجلاف و سوقی ہا را بدعوے دانش در کلام
کہ مقامش نباشد آوردہ بنیانِ کاخ سخنوری از بیخ و ریشہ
بر اندازند و شاہدِ عبارت از زیور بلاغت معرا و در نظرِ
اربابِ معرفت رسوا سازند بیچارہ قتیل کشتہ دعوے فارسی
دانی و سرگشتہ معرفتِ لسانِ ایرانی بعضے کنایہ و اصطلاح و محاورہ
شنیدہ و پرسیدہ و در اشعار و فقراتِ منثور خراسانی و مازندرانی
و گیلانی و آذربائجانی و خوزستانی و طبرستانی و یزد و کرمانی و
شوشستری دید و استعمالِ لازم و متعدی را بقیاس
و قواعدِ صرف فہمیدہ آنہا را در غیرِ ما وضع لہ آوردہ غریب
غلط و خبط بضبطِ تحریر بکار بردہ خود را چنان قلم دادہ کہ بکلیاتِ
ایرانی و بلادِ عراق و فارس آگاہ بودہ و مشتہر شدن بیچارہ را

بدیں دعوائے تباہ نمودہ بہ تیغ خامۂ اصلاح خونِ فارسی بے گناہ
را مباح گردانید اہلِ ہند را ندانستن طریقِ گفتگوئے عجمی
بعلتِ عدمِ معاشرت اصلاً نقص و مضرت و عیب و حقارت
نیست زیراکہ اہلِ کشورِ دیگر بقدرِ دفعِ ضرورت ہم در تکلم
زبان بیگانہ عاجز و مضطر اند۔ لہٰذا غرض از تسویدِ ایں عباراتِ
سادہ از تکلفِ رنگِ گل و نسرین و فقراتِ بری از استعارہ
ماہ و پروین بیانِ محاوراتِ فارسی متداولِ مردمِ ایران و اعلان
راہ و رسمِ نشست و برخاستِ ایشان است کہ بسببِ عدمِ
آگاہی اہلِ ہند را در آں دستگاہے نیست۔ فقیر چونکہ ہفت
سال بآں سرزمین نشو و نما کردہ اکثر اوقات در صحبت ہر صنف
بسر بردہ چنداں کہ بذہنِ ناقص خود وقوف بہم رسانید و بصندوقِ
سینہ آمادہ داشت۔ بحسب فرمائشِ اخلائے روحانی
بطورِ تحریرِ روزنامچہ قدرے ازاں برنگاشت تا از خواندن
و شنیدنِ حرف و حکایاتِ مندرجہ قاری و سامع برابر کوائفِ
سلوک آں ولایت آگاہی شود +

المؤلفہ قطعہ مدحیہ ولی نعمت دام اقبالہ

خطاب کرد بمن دوستے کہ خاطرِ او — عزیز بود بَرَم چون نشاطِ عہدِ شباب
رفیع قدر گرامی نسب ستودہ خصال — گلِ ریاضِ نبی برگزیدۂ احباب
سعید و سید و حیدر علی شریف حسیب — ز جد و باب نژادش سلالۂ اطیاب
کہ ہرچہ دیدہ ازیراہ و رسمِ ملکِ عجم — شمار کن بزبانِ بیان و روئے متاب
قبول کردم و بستم کمر بفرمانش — اگرچہ نیست مرا دسترس بپائے کتاب
بیمنِ مرشدِ غیبی نوشتم از سرِ عجز — خدا کند کہ شود قابلِ پسندِ جناب
ولی نعمت و جوہر شناسِ فضل و ہنر — عیارِ دانش و فرہنگِ عدل و فیض مآب
امیر ابن امیر و رئیس ابنِ رئیس — فقیر پرور و مسکین نواز از ہر باب
پناہِ شرعِ متین و مربیِ ہر علم — گرہ کشائے دلِ مستمندِ اہلِ صواب
ز شرمِ ریزشِ آن بحرِ جود و کانِ سخا — فگندہ حاتمِ طائی برخ ز خاک نقاب
اگر کشند بمیزانِ عقل حلمش را — سبک نمایدش الوند کوہ مثلِ حباب
بعہدِ نصفت و عدلش نمودہ بچۂ میش — فراز سینہ و دستِ پلنگ بالشِ خواب
شمیمِ گلشنِ خلقش کہ در تواضعِ خلق — ہزار مرتبہ خوشتر بود ز مشک و گلاب
بگاہِ قہر و غضب گر نگاہ شرزہ کند — برائے ہستیِ اعدا شود ز لوں ز شہاب
سمندِ وہم فتد خستہ پائے در تک و دو — اگر ز توسنِ او یک قدم نہد بشتاب
تہمتنے کہ بیمِ مصافِ او دمِ رزم — عجب مداں کہ شود آب زہرۂ سہراب
ہمیشہ پیش روِ موکبش سپاہِ جلال — مدام شاطرِ فتح و ظفر دواں برکاب
سپہر مرتبہ عالی گہر مدارِ کمال — عزیزِ مصرِ شہامت خدیوِ مہر قباب
بنامِ کلب علی خاں بہادرِ جم جاہ — کہ ہست پایۂ قدرش بلند تر ز سحاب
مرا ابدا منِ الطاف آنچناں پرورد — کہ برتر است عباراتِ شکر او ز نصاب

شمول بندهٔ تنها نگشت لطف و کرم | نمود مزرع اُمید یک جهان سیراب
بمهد عاطفتش خوش دل اند آسوده | قدیم زمرهٔ خرد و بزرگ نوکر باب
فلک بذکر نکویش که در دعا شنود | پئے نثار برآرد زجیب دُرِّ خوشاب
بزرگوار خدایا اساس دولت او | نگاهدار ز آسیب اندراس و خراب
کلام نادر و مرغوب وان زکلک حسین | بطرح تازه برآمد چو شد ز پشت حجاب
رجا که اهل معانی زصورت الفاظ | مدام میل نمایند کیف شهد و شراب
تمام گشت بسالے که بود از هجرت | هزار و دو صد و هشتاد و نه زروئے حساب ۱۲۸۹

وایں رسالهٔ عجاله را بنام **عذب البیان** موسوم نمودم اُمید که بمفاد الانسان مرکب من السهو والخطاء والنسیان هرجا لفظے بے محل ونامربوط بنظر ارباب تحقیق آید آں را بمداد اصلاح زینت دهند ویک قلم منت تحریرش را برجان بندهٔ هیچمداں نهند والله الموفق وعلیه التکلان **پوشیده** نماند که سرحد و ثغور ایران در عهد حکومت هر طبقهٔ سلاطین مختلف بوده بیک قرار همیشه نمانده عراق عجم وسط کشور است و ملک خراسان و مازندران و خوزستان وگرمسیرات و فارس و بنادر و طبرستان و آذربائجان و گیلان ملحقات چار دورے باشد و در هریک آبادی شهر بزرگ و کوچک و دیه بسیار است که بازار مسقف و چارسوئے و کاروان سرا و رباط و حمام و مسجد و مدرسه و تکیه و آب انبار تعمیر نموده اند بالفعل طول آن بسرحد افغانستان از خاک کافر قلعه مابین مشهد و هرات هر طرف شش منزل و از مشهد تا طهران بست و هفت منزل و ازانجا تا کرمانشاهان شانزده منزل از بلدهٔ مذکور تا خانقیه عرب و عجم

و پل ذہاب بالائے رود خانہ کہ نامش خاطرم نیست شش منزل
وہمین قدر ازانجا تا بغدا دست و در عرض یک طرف گیلان بکنارہ
دریائے کاسپین ولنکران و سالیان و جانبے ارزن روم مے باشد
و وسعت مملکتِ ایران ہفت منزلے تبریز ست و ازانجا تا زنجان
ہشت و قزوین دوازدہ و دار الخلافہ از تبریز شانزدہ منزل
مے باشد و از طہران تا اصفہان دوازدہ و ازانجا تا شیراز
ہم دوازدہ و از شیراز بندرِ ابوشہر ہشت یا دہ منزل است باقی
از اطرافِ چہار جانب اراضی و آبادی تختِ سلاطینِ روم و
اُروس و اولاد احمد شاہ دُرّانی و انگریز و دیگران رفتہ سمتِ آذربائیجان
تا قلعہ شیشہ و تفلیس بست و دو منزل جملہ ملک شیروان و داغستان
و گرجستان در قبضۂ تصرفِ اولیائے دولت مفتوحۂ ایران
بودہ بدستِ اُروس افتادہ و از جانبِ خوزستان حلہ و کرکوک
و موصل و بغداد و بصرہ سیزدہ منزل بہ تصرف اولیائے روم
ماندہ و طرفِ بنادر و جزائر دریائے عمان مثل خارک و بحرین
و مسقط و راس الخیمہ و دریہ خیلے ملک ماتحت و باج گذار تختِ عجم
بودہ کہ سرخود و منسوب انگریز و متعلق دیگران شدہ و سوائے
توران بلخ و خوارزم و سرخس و اُورگنج زیرِ نگینِ شاہِ ایران کہ
بود بدر رفت و جانبِ خراسانِ ہرات و قندہار و نصف
راہ کابل و سیستان بلکہ تا جلال آباد و ہم دریائے سندھ
سرحدِ عجم شمار مے شد خارج گردید + و باید دانست کہ در ملکِ
ایران چہار فصل ست از تحویلِ آفتاب در برجِ حمل تا آخر جوزا

سہ ماہ بہار باشد کہ موسمِ شگوفہ و گل و کاہو و ریواس و خیار
و کُنبزہ و اَلوچہ و توت و آلو بالو و گیلاس مے شود و از ابتدائے
سرطان تا آخرِ سنبلہ تابستان و فورمیوہ سیب و انگور و زردآلو
و گرجہ و انجیر و خُلتو و گرمک و طالبی و ہندوانہ و خربوزہ وغیرہ
و از میزان تا انتہائے قوس پائیز فواکہہ رسیدہ و پختہ
و بکمال شیرینی آمدہ خشکیدہ و چیدہ شدہ در ذخیرہ مے برند
و از جدی تا حوت دو چلۂ بزرگ و کوچک زمستان ایامِ بارش
برف و باران و یخ بست حوض و دریا و وقتِ خزان و بے برگی
تمام اشجار ست سوائے حضرتِ سرو کہ ہمیں وجہ او را شعرا و
اہلِ سخن آزاد خوانند کہ مدام یکسان است و در بلاد معتدل
مثل فارس و سائر گرمسیرات کرمان و یزد ہمان روز و شب از
تقدیم خورشید در منزل نو تغیر ہوا معلوم تواند شد کہ فصل بدل
گردید و کثرتِ بارش برف در چلہ ہائے زمستان و باران
بایامِ بہار و پانیسان مے شود در زمستان باران و در ایامِ
بہار نیسان مے بارد زراعتِ گندم و جَو و نخود زیر برف
روئیدہ سوزن بالا آمدہ ہر قدر برف آب مے شود بخاک
فرو میرود و زیادتے جاری شدہ برود خانہ مے پیوندد +
بدون سوختنِ ہیزم و آتشِ زغال در سردی ہوا زندگی مردم
میسر نیست۔ و در گرما حاجتِ بادزن و چھتری میان ہیچ ملک
نمے باشد۔ سوائے کرمان و مازندران و از میوۂ خاص ہند
نے شکر در مازندران ہم مے رسد باقی انبہ و کٹھل و بڑہل

و شریفہ پیدا نشود و گنار در ملکِ عرب و عجم بعضے جاہست
اگرچہ بخوبی کنار فرخ آباد و لکھنؤ نباشد و جامن و کمرک و لوکاٹ
و لیچو و کھرنی و انناس بہ کُلّی ہیچ جا نیست و فالسہ بدل ناقص آلو بالو
و گوندنی شبیہ ناقص گیلاس ست و خورش پائے گوشت کہ در ہند
آنرا ترکاری گویند مثل آلو ۔ و اروی ۔ و چچینڈہ ۔ و بلول ۔ و آریہ
و کندرو ۔ و گوبھی ، و ترئی ، و کریلا ، و کسیرو ، و سنگھاڑہ ، و شکرقند
و زمین قند ، و کاندو در آں جا نباشد مگر حالا شنیدہ ام کہ
آلو ، و ترئی ، و فلفلِ سُرخ پیدا مے شود ۔ الا گزر کہ زردک گویند
برنگِ زرد و شلغم سفید و چقندر خیلے بزرگ بقدر ہندوانہ
و ترب مشابہ شلغم و بادنجان درشت و بامیاں و کدوئے دراز
و مدور و خیار چنبر و بالنگو و کلم بسیار بزرگ و پیاز سفید و موسیر
و سیر لذیذ تحفہ ہمہ سد کہ در ہند یافتہ نشود ۔ چنانچہ بعضے
را خام مثل زردک مے خورند و اہلِ ایران دو قسم اند ۔ یکے شہری
سکنۂ بلدہ بزرگ و کوچک کہ اقسام آں مذکور خواہد شد ۔ دوم
دہاقین و آنہم دو نوع ہستند ۔ یکے دہ نشین اند کہ از چنیہ گل و خشت
خام و آجرِ پختہ مکان ساختہ بلکہ دور آبادی خود دیوار بلند
کشیدہ چار طرف خندق کندہ و خاکریز نمودہ بر دروازۂ قلعہ
شیر حاجی بنا نہادہ تختۂ پل مقابلِ دروازہ نصب کردہ برج دبارہ برا
تفنگچی محافظ و نگہبان مقرر دارند در فصلِ خریف و ربیع از خرو گاو زمین را شخم و شیار
و خیش نمودہ ہر سال مایہ دادہ قوت بیفزایند و تخم پاشیدہ گندم و جو و نخودِ
سفید و عدس درشت و لوبیا و برنج و مونگ کہ آن را ماش نامند

و باقلا که مثال سیم مے شود و زرت و ارزن و کافشه و پنبه
که تخم اورا پنبه دانه نامند و کتان و خردل و سرشف
و بید انجیر کاشته از قنات و کاریز و چشمها آب داده سر رسیدن
حاصل از داس درو کرده بخرمن برده کوفته کاه و غله را جدا و صاف
کرده چیزے بنابر مصارف خود و دواب بخانه ها انبار نمایند و زیادتے
را بار شتر و الاغ کرده در شهر برده نقد گردانند از جنس ماکول
ارهر و کلتهی و ماش و باجره و کودوں و مٹر وجود ندارد + دوم
ایلات صحرانشین زراعت ندارند خیمه سیاه پلاس را بدشت
صحرا زده از گله و رمه و ایلخی گوسفند و بز و گاؤ و اسپ و خر
و قاتر و شتر وجه معاش بدست آرند اول بهار پشم آنها را
قیچی کرده و از مقراض چیده قاتمه و رسن تابند و جوال
و گلیم و قالین و جوراب بافند و از بیخ موهاے بز کرک سوا نموده
براے مالیدن نمد و پاپیچی و کلاه و بافتن شالکی و شال فروشند
و از شیر دوشیده یومیه پنیر و ماست و کشک و قره قروت
بعمل آورده مے خورند و بیع مے نمایند و از بره و بزغاله
هزاران را سر بریده پوست کنده بجهت کلاه و کلیجه
و پوستین دهند و دباغی کرده انبان سازند و بدست سوداگرها
بنقد و نسیه معامله کنند و گوشت را با دنبه در دیگها
انداخته سرخ نموده در شکنبه که ماست و نعناع و نمک مالیده
باشند پر کرده بمصرف خوراک و مایه قوت و معامله رسانند
دیگر اسپ و خر و قاتر و پاکش دیگر پول گرفته سودا نمایند

در موسم گرما بزمین سرد سیر پُر آب و علف و بوقت سردی
هوا میان گرمسیرات کوچ کنند و در قشلاق و یلاق بسر آرند
پسر و دختر خود ها را باهم پیوند دهند و با شهری نیامیزند زنانِ
ایشان از کسے رُو نگیرند مگر از آدم بیگانه بلاد و سوادِ اعظم
پرده و حجاب لازم شمارند بے عصمتی درمیانِ آنها
نباشد اگر باغوائے نفسِ امّاره گاہے امرِ فاحش رود ہر
زن و مردِ بدکار بکشتن سزا یابد از پادشاہانِ سلف عہد و پیمان
شده که از ہر ایل ترک رعیتِ ایران انچه سابق کوچانیده
از توران بآں ملک آورده جا داده اند مثل تُرکمان و ہزاره
و قزّاق و تکه و یموت و گوکلان و اُویماق و اَفشار و قجر و از
تاجیک زاد و ولدِ خود عجم قوم بختیاری و فیلی و زند و کُرد
و لرمُسنی و شاه سون و کَلہُر و قرعی و جمشیدی و ایلخانی سر و عدهٔ
معین این قدر سوار و باین شمار پیاده برائے نوکری سپاه
پائے رکاب داده باشند کلانتران و ریش سفیدان ہر تیره
اسامی خانوار شان را نشان مے دہند در سپاہ مے آیند
باید خدمت قبول نمایند تخلف دران راه نمے یابد اگر ملازمت
نخواہد استعفا عرض دارد جوان با یراق را عوض بیارد بسبیلِ
نقیب و مستوفی را چرب کند از بند چاکری خلاص و رہا
مے شود و علاوه آں بضرورت مہم جنگ با دشمن بیرونی
لشکرِ کمک ہم ازیں جماعت محصّلِ شاہی گرفته مے آرد
ہر چند که بعضے شب و روز چنین غفلت در میروند و باز گیر مے آیند

وسیاست میرسند + قسمِ دیگر از دیهات وشهر مشترک اند
که زمین گوشه وکنار وبیرون هر بلد را دیوارِ حصار کشیده خواه
بدون احاطه باند اختنِ قاذورات وخشکبار قوت داده طرحِ
چمن وخیابان ریخته اشجارِ الوانِ میوه نشانیده از مهارتِ
باغبانی پیوندِ شاخ واصلاحِ ته خاک بریختنِ پشم وخون
ومرده جانورهائے بچه سگ وموش وپیچیدنِ نمد در بیخِ
درخت بزرگے وشادابے وشیرینی ورنگِ ثمر روئے کار
در موسمِ بهار وپائیز تا دست رس خود از خام وپیش رس
وپخته میوهٔ تروتازه چیده آورده فروخته وبعدِ فصل در
ذخیره داشته تا نو روز انگور وسیب وبه وگلابی وخربزهٔ وهندوانه
فروشند ومویز وکشمش وجوز قند وقلیبی وتوت وزرد آلو
وانجیر خشک را معامله کنند واز انگور سرکه سازند وشیره و
دوشاب نموده مایه قوت گردانند واز اهلِ شهر هم اقسام
مردم اند یکے اربابِ حکم ومتصرفِ ملک ودولت ودران چند
گروه اند + اوّل سرفرازانِ مراتبِ عُلیا از روئے وراثتِ
آبا واجداد یا بزور اقبالِ خداداد خواه دمِ تیغ برنده فولاد
سرتاج همگی پادشاه ووزیر اعظم دستور المعظم ومستوفی
وعمله دیوان وفرمان فرما وحکام ولایات + دوم اهلِ سیف و
سنان ده باشی، وسلطان، ویاور، وسرهنگ، وسالار
که منصب دارانند وسواران با شمشیر وتبرزین ونیزه وتیر و
کمان وکیسه کمر بسته وتفنگ داغستانی ولازی وطپانچه کمر

وقبوز قرپوشس زین دارند وچکمہ و زانوبند و زرہ وچار آئینہ وخفتان وصاعدبند وکلاہ خود پوشس بودہ باشند ومن تبعہم انہا نقب زن وسیبہ وسنگرساز وتفنگچی تفنگ فتیلہ دار وجزایرچی ونظام سرباز فرنگی وتوپخانہ وزنبورک شتر وطرح انداز وچرچی ونقیب تمامی نوکر بابِ ملازمِ پائے رکاب گفتہ شوند سوم عملۂ درخانہ ایشیک آقاسی وقاپچی ویساول وجارچی و میرغضب واَشیر وناظر وداروغہ شہر کہ مفصل ذکر خواہند شد حاشیہ دستگاہِ سلاطین وامرا وبزرگاں مے باشند ومثل جانورہائے خوشس آب وعلف ہرچند روز بجائے دستاندرکا ماندہ گذران زندگی را بسر مے برند از شاگرد پیشہ ولشکری نواجب نقدی کہ مراد مبالغ سکہ دار مشاہرہ باشد فراخور حال چہ سوار وپیادہ سرِ ہرشش ماہ خواہ سال مے یابند وجیرہ یعنی خوراک یومیہ کہ برائے جملہ چاکرہا معمول ست بوزن مقررہ مختلف الحال جنس از نان وماست وپنیر وآردہ کنجد وروغن وگوشت وبرنج وہیزم وزغال وشیرۂ انگور حتےٰ میوہ ہم برات آں را غرۂ ہر ماہ مے ستانند + چہارم اہلِ سُوق وحرفہ در ذیل تماشائے بازار دُکان ہریک بنوعے کہ مروج ورسم ہرصنفِ کسبہ بودہ وچہ مے ساختہ معاملہ مے نمودہ وصف کردہ خواہد شد + پنجم متوکلین علے اللہ سلسلۂ جلیلۂ مجتہدین کہ حافظِ حوزۂ شریعتِ غرّا وحارسِ ملتِ حنیفہ بعیا ہادیانِ راہِ دین وحاکمانِ حدودِ شرعِ متین اند مجتہد کسے ست

که قواعدِ اوامر و نواهی الٰهی و احکامِ شرائع حضرت رسالت پناهی
از صوم و صلوٰة واجبات و مندوبات و محلّلات و محرماتِ
مباحات و مکروهات طهارات و نجاسات با دلّه اربعه
کتاب و سنّت و عقل و اجماع استنباط و تحقیق طریق تعدیل
و توثیقِ رجالِ رواة کرده در جمیعِ علوم صرف و نحو و منطق و معانی
و بیان و لغت و اصول فقه و فقه از عبادات و معاملات تا قصاص
و دیات و حدیث و تفسیر و حکمت و کلام استقراعِ وسیع و
تدقیق و تصحیح منیع نموده ملکه بهم رسانیده افاده و افاضه
درس و تعلیم فرماید و مجتهد جامع الشرائط اَعلَم و اَفقه
و اَعدل و ازهد و اتقا و اَورع اهلِ زمان و اقران و مُسلّم فضلاے
دوران باشد حکم آن بر تمامِ مردم از شاه تا گدا نافذ
و جاری بوده او را مطاعِ لازم الاتباع دانند چنانکه
بعزلِ حاکمِ ظالمِ بلد امر نماید رعایا و لشکر فرمانش پذیرند و کسے
که بمراتبِ مذکوره نه رسیده باشد از رجال و نسوان شریفان
و وضیعان و لئیمان جمیعِ اصنافِ امم و طبقاتِ بنی آدم را
مقلّد نامند چون آسائشِ عباد و آرامشِ بلاد انتظامِ
هرگونه اصلاح و فساد ضبطِ امورِ معاش و معاد بوجود حاکم شرع
و ناظم عرف وابسته ست بنا بران در کل بلدان و قصبات و
دیهات و ایلات براے اجراے قواعد و قانونِ اسلام
بسند و اجازهٔ مجتهدِ جامع الشرائط هرکه بدرجهٔ علم و اوصافِ
مندرجه لائق و در فنونِ نقلیه و عقلیه چنانچه باید فائق باشد

برگزیده و مقرر گردد تا خلق در امورِ دینیہ و اخذِ مسائلِ شرعیہ باو رجوع و تقلید نمایند جنابش تالیفِ رسایلِ عربی و فارسی مُشعرِ احکام مرتب نموده بدست مردم دہد۔ و ادائے جمعہ وجماعت و ایصالِ وجوہ خُمس وزکوٰۃ وتکمیل وصایات اموات و تقسیم مواریث وصیانت اَرَاذِل وقیمومیت ایتام ونکاح وطلاق وسَفاح و افتراق و ہنگامِ بسط ید اقامتِ حدود قصاص ودیات و رفعِ منازعات ومطالبات و دیوناتِ اُراضی و باغ و نظارت موقوفات باو رجوع دارد علما و مجتہدین و فضلائے متورعین در عوض بجا آوردنِ امورِ واجبہ امامتِ صلوٰۃ و درس وارشاد و تکفلِ مرافعات و نمازِ اموات اُجرت نگیرند حرام دانند و مواجبِ سلطانی را نستانند مگر در امرِ وصیات ہرگاہ کسے وکیل نماید پس از فراہمی متروکات و بیع مخلفاتِ حق المحنت بحسب قاعدہ شرعیہ گرفتہ بمباشرِ این کار دہند و ہرگاہ موصی ثلث قرار دادہ باشد قبض نمودہ بموجب وصیت بعمل آرند وتتمہ را بر ورثہ تقسیم نمایند یا در ایقاع نکاح ہرچہ از جانبِ ناکح خواہ منکوحہ رسد قبول دارند و جائز شمارند و ہرقدر از وجوہ خمس تجار وغیرہ بمعرضِ وصول آید بر سادات تقسیم کردانند و انچہ از بابت زکوٰۃ وردِّ مظالم و وجوہِ برّ اخذ کنند بر فقرا و مساکین و ابن السبیل عوام بذل فرمایند و ہر مجتہدِ جامع الشرائط بحسب تحقیق وتدقیق و استنباطِ خود و شرحی مستدل در علوم حکمیہ و کلامیہ و نقض بر بعضے

ابواب ضروریہ لازم العمل نویسد و در مساجدِ محلات برائے
ادائے نماز ہائے واجبات و اعلان مسائلِ صوم وصلوٰۃ ہر یک
از علمائے راشدین و سادات ابرارین را پیش نماز قرار دہد
کہ او ہم محض از نیّت رضائے خدا کفالت امورِ حیّ و اموات می کند
سلطان را در تعین ایشاں مداخلت نباشد و طلبۂ علم کہ از دیہات
و ایلات بعزمِ تحصیل آمدہ در حجراتِ مدرسہ اقامت نمایند
صورتِ معاش بایں گونہ روسے دہد کہ در بلادِ مشہور ہر کہ از بزرگان
والاہمت بنائے مدرسہ نہادہ موقوفات مزرعہ و باغ و آسیا
وحمام و دکان برائے صرف آں گذاردہ اند از مداخلش بدستِ متولی
وجہ معونتِ مدرس و سکنۂ طلاب وخادمِ جاروب کش و فراش
تقسیم مے شود بعضے جا بہر حجرہ یکدست فرش و رختِ خواب و
دیگر مسی و ظروفِ مایحتاج موجود بلکہ کتبِ ضروری درس و آلات
دریافت ریاضی ہم در کتب خانہ آمادہ ہست و در یک طرف آں
مسجد برائے ادائے فرائض ساختہ و پیش نماز مقرر و حوض
آب و باغچہ و چاہ و بیت الخلا و انبار خانۂ جنس علاوہ مے باشد
و فرقہ دیگر سادات ونقبا و قضات و ملائے مکتب و
مدرس و مؤذن و مکبر و واعظین و روضہ خواں و فقرائے
سائل بکف در بیوت خود و کرایہ و بقاعِ مساجد و امام زادہ و تکیہ
منزل و سکنے دارند و از خیرات و نذر دولتمندان وظیفہ مستمرہ
یافتہ خواہ بگدائی اوقات مے گذارند + ششم طائفۂ شعرا
و درویشِ صاحبِ خانقاہ و قصہ خواں و سخنورانِ انشا پرداز

که هرشب بمدح وستائش اربابِ کرم و هجو هائے مالکانِ درہم و دینار بخیل طبیع لیامت شعار دودِ چراغ خورده استخوان شکسته راست و دروغ بهم بافته وسیلهٔ روزی سازند واهلِ ساز ونغمهٔ مطرب ومغنی ودمساز ورقاص وحقه باز ومقلد ولوطی میمون باز ولوطی اجلاف و بازی گر وبند باز وعملهٔ زور خانهٔ کشتی وحمامی وبچه بے ریش واهلِ قمارخانه که هر صنفی بشیوهٔ نشاط افزا خاطرِ امرا وصاحبِ جود وسخا از ادا هائے مضحکه خود مسرور نموده چیزے یافته روزگار بسر مے آرند + هفتم اربابِ تجارت که تنخواهِ ملک خود یادیارِ دور دست رابیع وشرا نموده خواه باجارهٔ باغ و آسیا و حمام وکاروان سرا ودکان وبازارچه ومزرعه قوت حلال را وجه معاش سازند و بانوکر باب وسپاه پیشه وصلت نکرده گویند مالِ مغشوش ولقمه مشتبه خوردن جائز نیست ومکارے وحمله دار قاتر وشتر ویابو وچاروائے پاکش وجاوش ومیر حاج وبدرقه راه وقاصد وعمله تابوت بااجرت وجائزهٔ مباح اوقات بسر آرند + دراں کشور کمتر کسے بے کار محض خواہد بود - وصورتِ اخذ وجر حکام ولایت از مردم رعیت مختلف ست - اول خراجِ زمین مزروع از کشتکاراں مے باشد که بہ پیمودن از جریب بنا نهاده اند یا سرخروار غله قرار داده هر سال باید که خدا از دهیات وقصبات ومحلات شهر بستانند وبحاکمِ وقت جائز

گردانند + دوم برگله و رمه و ایلخی بهائم از هرصد راس معین سمت بعد از
شمار اصل مواشی و تناسل بچه ها محصول بسرکار مے رسد + سوم هرکه
باغ و فالیز و مزرعه سبزی خورشها دارد مطابق رسم قدیم وجهے
ادامے کنند + چهارم باج خرید و فروش جمله اشیائے پوشیدنی
و خوردنی و مایهٔ زندگانی هرچه باشد در گمرگ خانه دیده و شمرده و کشیده
حسب دستور جدید مے گیرند + پنجم هر اصناف کسبه اهل حرفه چه
دکان دار وچه کارکن خانه علاوه سر قفلی و کرایه معمول سابقه
معرفت کلانتر گرفته مے شود + ششم جزیه از جماعت یهود و نصرانی
و مجوس و هندو که بابت رعایت ذمه بخزانهٔ سلطانی مے آید
و شرائط عهد امان از طرفین مرعی مے باشد - یهودی را که جهود
هم مے گویند مقرر است که بشعار ملت نبوی در ظاهر مانده خانه را
پست بنا کنند و طبقه نسازند و بوقت باران میان هجوم مسلمانان
گذر ننمایند از خرد و بزرگ در سلام بر مرد و زن اسلامیه سبقت
داشته باشند بکسے در مقدمه یا معاوضه دشنام ندهند
بچوب و سنگ و اسلحه ضرب نه رسانند از کوچه و بازار شهر
بدون سفر همیشه پیاده روند در مرور بکدام آینده و رونده تنه
نزنند اگر معبر تنگ و کوچه باریک باشد خود راه چپ و راست
بگردانند سوار اسپ زین نشوند بر پالان قاطر و یابو نشسته عزم سفر
کنند رسوم کفر و زندقه خود را هیچ قوم ظاهر نسازند اگر جامهٔ نو بپوشند
وصله پارچه غیر پیش سینه بدوزند که معیوب شود هندو باید قشقه بکشد
یهودی موئے سر تراشیده قدرے پیش گوش وا رهنی و نصرانی

ومجوس پشتِ سر زیرِ کلاه وعمامه نمایان و آشکار بدارد یخهٔ قبا
وپیراهن را وارونه بر عکس مسلمین بگذارد کاکل قدرے موئے مفرقِ سرست
چنانچه علامت هنود باشد در اهلِ اسلام هم متداول ست و زُلف
که بچه ها وخوانینِ سپاه مے گذارند موے مقدم وپیشِ گوش وپُشت
آں را گویند کفار اگر ستم رسیده باشند سرِ خود مکافات را
مرتکب نه گردند والا بهلاکت گرفتار مے شوند بلکه بحاکم شرع خواه
عرف استغاثه عرض دارند آدم رفته مدعا علیه را حاضر مے آرد
بعد ثبوتِ جُرم سیاست ونسق بظالم عائد خواهد شد علاوه از خرج
وباج مذکور قسمے آنست که پول میوه خوری ومهمانی ومصارف عرس و
پیشکشِ غم وشادی حکام بگردنِ رعیت مے اُفتد از جبر واکراه
مے دهند وهرگاه تهاون نمایند زیرِ چوبِ فلک اُفتاده وجه قلق
مزید مے شود مهماتِ دُیونِ مهر وقرضه دست گردان ومنازعاتِ
وراثت وعقد وطلاق وخلع رجال ونسوان حسبِ شریعتِ غرّا
که مرسوم اعلیٰ وادنیٰ است ومخاصمهٔ سوداگران در خانهٔ مجتهد
دائر وفیصل مے شوند وکلائے دانشمند عدالة العالیه دیوانی معین
ومقرر هند در بلاد ایران وجودِ پاک سرشت ندارند هرکس باعتقادِ خود
هرکه را معتمد مے داند بحضور صاحب مرافعه قائم مقام مے گرداند
هرگاه بین التجار نزاعے در صحت وسُقم معامله یا دعوے غبن در جنس
خواه بیع یا تعدی گمرکچی یا اختلاف حساب میانِ شرکائے مضاربة
یا وکالة واقع شود تصفیه آں از قرار قواعدِ مجریّه بملک التجار وامین التجار
که از جانبِ سلطان معین ست تعلق دارد باجلاس وتصدیق

جمعے از اکابر از ہم مے گذرانند و انتظام بازار و محلات و کشادن دکانِ جدید و اجازتِ کسبِ اہلِ حرفہ با کلانتر منوط است و مواخذۂ امرِ معروف و نہیِ منکر و امورِ خلافِ شرع و حکمِ سلطان و ہتکِ حرمتِ اسلام و علانیہ ظہورِ فسق حتے ریش تراشیدن و حریر را پوشیدن محتسب مختار مے باشد و باز خواستِ کمی سنگ و وزنِ قیراط و نخود و مثقالِ زرِ فضہ و ذہب و دیدن و سنجیدن خالص و قلابیِ نقرہ و طلا و تقرر نرخ از معیار سر و کار دارد و پنجیرہ و چارک و من تبریز و شاہ خرو ارکہ صد من تبریزیست ہمراہ معتبر بودہ پاسنگ ترازوئے خورد و بزرگ و قپان را باخبر مے ماند و مقدمات زد و خورد بازار و خانہ و شرب و ساخت و کشیدِ خمر و قمار بازی و نقب زنی و دزدی و خون و کیسہ بری و آمد و رفت صیغہ و کولی و قرشمال و راہ زن و اپاردی بردار بد و گرفتاری حارب و ضارب ہارب بندہ و آزاد و بانی ہر شر و فساد و استغاثۂ اجرت حمال و فعلہ و بنا و تعدی بے جا تعلق داروغۂ شہرست کہ سر چار سوئے ہر معمورہ نشیمن مے دارد شب گردش میکند ہر کہ بعد از سر طبل کہ بر پشتِ بام بازار در ساعت اول گذشتن شب و دوم و سوم گورگہ مے زنند و مے کوبند براہ و گذر بر آید و معروف نباشد گزمہ ہائے ملازم آن داروغہ کہ باطراف کوچہ و محلات در خراست مے گردند اگر بر خورند و شبہ برند او را گرفتہ مے آرند بپائے باز خواست مے کشند

جرمیہ حاکم و مشت زرے بنام حب نبات برائے خود اخذ نمودہ
مے بخشد یا در محبس نمے دارد و از جانب سلطان اختیار
کشیدن مجرم از خانہ و دکان و بچوب فلک آویختہ زدن
و گوش و بینی بریدن و چشم کندن و بر تجیر بستن و دشاق
کردن یافتہ بموقع وقت کارے کند۔ ناظم ولایت کہ ہر جا
جدا مقرر مے باشد چنانچہ بدار الخلافہ شہر طہران پائے
تخت ایران با وجود بودن تاجدار بمقر سلطنت محمد علی خان
وزیر علی شاہ پسر خاقان مغفور مبرور حکومت شہر داشت
بعہدۂ او تمشیت ملک و اخذ مالیات دیوانی و امنیت راہ مسافر
جستجوئے قطاع الطریق بودہ بدست آوردہ سیاست ایشان میکند
داروغہ ہر روز بخدمت حاکم شہر مے رود و مے ایستد از واردات
روزانہ خبر مے دہد از ہر کس پول جرمیہ گرفتہ در شمار
مے آرد انچہ نسبت گنہگار تدارک نمودہ ذکر مے کند ہنگام تعدی
بے حساب و شکایات رشوہ ستانی و دیگر امور نا ملایم طبع ارباب
مذکور از منصب داروغگی عزل مے شود ہر چہ دارد برباد میرود
نگہبانی قلعہ و ارک پادشاہی کہ دراں مکانات خسروانی و
خزائن و دفائن ملوک مے باشد خواہ بالفعل در انجا سکونت
شاہ ست یا بدل کردہ بدیگر محل و منزل رفتہ تعلق کوتوال
مے ماند و انتظام مداخل ہائے باج راہ و دروازۂ شہر از مال
تجار در اشیائے خرید و فروش ظروف و پوشیدنی و خوردنی
واسپ و شتر و بز و گوسفند و کنیز و غلام از گمرکچی و اجارہ دار سرکار

وابستہ است۔ گذرانِ اہلِ ایران نسبت بمردمِ ہندوستان
بنہایت رفاہ سہل و آسان مے شود زیرا کہ در ہند امیر و فقیر
نانِ فطیر و غذائے پختۂ خانۂ خود را چاشت و شام مے خورند ہیچ
وقت از فکرش خالی نیستند بخصوص زنانِ غربا دریں بلایا بیشتر
مبتلا اند سحرگاہ پائے دست آس نشستہ گندم بسایند اول روز
تا نزدیکِ زوال از پخت و پز خوراک نہار فرصت کردہ بتدارکِ
طبخ دیگر جہت شب بکار پردازند بنا بر آں مہلتِ شغلِ کسبِ کمالِ مفید
دُنیا و آخرت نمے یابند برخلاف سکنۂ ولایت کہ وضیع
و شریف اقسامِ نانِ خمیر بازار و قاتُق دستیاب و دُکان بقال
و آشپز و سبزی خوردنی از دست فروشہا کہ دو لنگۂ لوذہ سبد را
جانبین اُلاغ بار کردہ پاسنگ و ترازو در کوچہ و بازارِ محلات
مگیردش روزانہ فریاد مے زنند ہرچہ مے خواہند گرفتہ
طعامِ نہار مے خورند اصلا در خانہ نان نمے پزند الا سوداگران منتظم
و اہلِ امساک کہ سرِ فصل و ہنگامِ درو و حاصلات بوقتِ خرمنِ
گندم را قدرے ارزان گرفتہ بخانہ بُردہ با نبار نہادہ مدام
بقدرِ ضرورت سرِ آسیائے آبی فرستادہ آرد کردہ
آوردہ بی بی خواہ کنیز و غلامِ شاں ہفتہ یک دو مرتبہ خمیر
نمودہ در تنور خانۂ نان پختہ میانِ دیگچہ مس از ہوا محفوظ گذاشتہ
نہار و چاشت و شام در آوردہ صرف مے گردانند۔ سائر مردم
بوقتِ شب برنج را چلاؤ پختہ با خورشِ قیمہ و گوشت و سبزی و پلاؤ
معروف خودشاں تناول مے نمایند۔ و بعضے مالکِ مزرعہ گندم داشتہ

هر روز نان بارا حواله کرده برابرش نان پخته از وے مے ستانند دیگر
رسم ست که سر بخاری تنور دکان خباز سے اکثر نان پزها قدرے
گوشت و دُنبه و نمک و نخود بایکدو دانه پیاز همراه آب در دیزی گلی
اندا خته بر بارے مے گذارند پختنی لذیذ و چرب پخته مے شود یکے دو
پول مے فروشند برائے نان خورش دو سه آدم کفایت مے کند
هر که مے خواهد خریده مے آرد خالی کرده دیزی را مسترد مے کند
روز ها پختنی هیچ قسم برنج را عادت ندارند همه مردم نان مے خورند
و شب سوائے محتاجین جمله مخلوق بزرگان و اوساطِ ناس مطبوخاتِ
مذکوره تناول مے نمایند اوقاتِ چیز خوردن بسبب خوبی آب و هوا
و مزید اشتها که آبش صاف و بردی سنگها غلطیده سبک و بُرنده
و هوایش نشاط انگیز و غذا هائے خوش مزه مولدِ اخلاطِ صالحه
و میوه هائے ارزانِ لطیف خون افزا ست در سائر ناس باین تفصیل
قرار شده بعد از فریضه صبح بنام نهار قلیان مستائے بعمل مے آید
بقدر چهارم خواه نصف یا زائد نان تافتان و خورشیدی همراه
پنیر و حلوا و مربا خورده دهن شسته دست بکار و کسبِ خود مے زنند
و قدم از خانه برون مے نهند گویند ناشتا قلیان مکروه از منزل
حرکت نامطبوع و باعث ضعف قوّت باشد ساعتے از روز گذشته
به موسمِ سرما از نان گرما گرم و حلیم و روغن داغ و قند و شکر
و دارچینی خواه عدسی یا کله پاچه و شیر دانِ سیراب زده شکم از غذا
در آرند و سیر مے خورند در چاشت نزدیک زوالِ آفتاب نان و پنیر و کباب
و فسنجان و سائر خورش مثل اینها میل کرده میوه را هم که خربوزه و هندوانه

وانگور باشد بدرقه دنباله کش طعام نمایند هنگام عصر هم اکثر خوش
گذران هائے صاحب چیز بخوردن شیرینی ومیوهٔ تر وخشک با رفقا وعیال
بلکه هم کار وهم خانه وغلام بساطِ نقل اندازند بعد از نماز مغرب وعشا
که بیشتر در مساجد با جماعت خوانده رو بخانه مے نهند رختِ بیرونی کنده
عمامه وجوراب را کنار گذاشته یکتائی از خالق خواه پیراهن مانده وغذائے
شب را که مذکور شد بسر رغبت تناول فرمایند. بعضے اُمرا قریب ساعت
ده ونه بطعامِ شام دست آلایند واوّل وبعدش بحرف زدن و
صحبت داشتن با هم شب نشینی را رونق دهند پس برخاسته بجائے
خود روند وسر بر تختِ خواب در آیند ویخ را در زمستان وتابستان
میانِ کاسهٔ دوغ وافشره وآب خوردن اندازند که مورث هضمِ طعام
وغذائے چرب وزینتِ خوان وجائیدگی مغز شود چیز ساده مستعمل ولایت
را بهر ترکیب که از جوشانیدن وسرخ کردن بے ادویه وماست
طبخ کنند از خوبی روغن معطر وبرنج خوشبو ونمک براق گوشت
چرب تر وبے زهم فربه وگندم ونخودِ سفید درشت وعدس کلان
قد دیده کبوتر ماش وباقلائے بزرگ زود گداز خورش لذیذ بامزه میسر
گردد که طبع تندرست بدرجهٔ اولے بیمار هم بخوبی قبول مے کنند تمامی جنس
خوراک ادنےٰ واعلے برابر ست سلیقهٔ مهارتِ بخت عام وخاص جُدا
مے باشد آب خوردنِ مردم از نهر جاری وکاریز وچشمه ودریا ست
که در خانه هائے ایشان خواه محله علے الدوام یا بنوبت هفته مے گذرد وازان
در آب انبار پُر نموده باشند زیرا که آب چاه را نهایت نامرغوب
دارند میوهٔ تر وتازه از پیش رسِ بهار تا آخر پائیز از درخت چیده

وپس ازاں بذخیره داشته ہیجان پر آب وتاب برآورده تا مدت
نه ماه ده ماه از دہنه جلال آباد کابل تا خانقین عرب وعجم ہمه جائے
ایران نہایت تحفه وارزاں وفراوان است مگر بعضے قسم ازاں
بمناسبت زمین وآب وہوا در بلدانِ مذکور خوب تر ولطیف ونازک
وشاداب مے شود مثل توت وگرجه وبادام وزرد آلوئے کابل
وانجیر وانار مایه خوش قندہار وانگور خلیلی وپسته خندان
وحقیندر ہرات وخربوزه گرسنگی شہر بلخ وسیب وقیسی نوری
وآلو بخارائے مشہد وتوت بیدانه شمرانِ طہران وکاہو ورواس
انجا وانگور عسکری وحلو وگیلاس وآلو بالوئے تبریز وکشمش ہمدان
وگلابی وبه وسیب مشکیزه وخربوزه گرمک شہری وطالبی وحسینی
وسرده سوسکی وتوت اصفہان وانار ساده کاشان وانار
اتابکی وآلو بخارا وصاحی انگور شیراز ومرکبات ترشابه کازرون
وخارک دالکی مافوق دیگر بلاد دست از باعث افراط پیدائش ہرقدر
در بازار بفروش مے رسد وصف کمی بہائے آں در بیان
نمے گنجد زیراکه نرخ اثمار میوه بحساب روپیه ہندی وشش اثار
لکھنؤ بلکه چیزے زائد خواہد بود قریب من بختہ مے رسد در
سنوات وفورش نوبت ارزانی باں مرتبہ دیدم که رعایائے
صاحب باغ واجاره دار میوه فروش ہنگام شب انچه باقی مے ماند
خیرات کرده مفت بفقراے دہند ومے روند که روز دیگر شب
مانده بنظر مشتری قیمت ندارد بموسم گل وبہار که جوانان
وپیر خوش گذران با دسته رفقا ویارانِ ہم پیاله ونواله [illegible]

دوره مے گردند بر در باغ حوالی شہر رفتہ از باغبان قرار مے نمایند
شکم سیر میوہ از دست خود چیدہ مے خوریم و چیزے ہمراہ نمے بریم
بدادن پول قلیل کہ شاید برائے دہ نفر چہار آنہ ایں ملک باشد
قبول مے کنند و راضی مے شود بے مروت ہا تا امکان دست بُردمیزنند
و ہر چہ مے خواہند چیدہ و اندختہ و مے خورند و گاہے توشہ
ہمراہ بردہ شب ہم درانجا بسر مے آرند جامہ سرتا پائے زنان و عورات
بلادِ ایران بالوان مختلفہ رنگین و پوشاک مردان ایشان ہم سوائے
پیراہن کہ در بر بعضے سفید و الا نیلگوں و آبی و سُرمئی مے شود
عامۂ خلائق کلاہ پوست برۂ سیاہ مالِ خود آں ولایت یا بخارائی
بسر گذارند + و جماعت اخوند و ملّا ہا و سوداگر سندیل و عمامہ
بوضع ہائے جُدا گانہ بستہ باشند شال سبز سر و کمر خاص
برائے ساداتِ بنی فاطمہ مقرر ست اگر عامی مرتکبِ پیچیدنِ
آں شود فوراً بضرب مشت و لگد از سرش برمے دارند و از بر
قدش مے کشایند لاکن ہر کس را بمناسبت ذی و مرتبہ
کہ دارد آرزشِ لباس شرط و لازم مے باشد ہر گاہ
جولاہہ و کاسب کار و لوطی اجلاف از اتفاقِ روزگار و یاری
بخت دولت بسیار یافتہ پا در طریقِ اسراف و خود نمائی گذارد
و رختِ امرا باقسام پارچہ قصب و الیچہ و مخمل و حریر و شال
ترمہ و جبہ سمور و قاقم با آرائش بدن بپوشد در مواخذہ مے افتد
و بجرِ لمیرِ حاکم گرفتار مے آید + رسم سواری در شہر نہایت
کم ست کہار و ڈولی و میانہ و فلس و پالکی معدوم اند بجلی زنان

چنانچہ کہ موزۂ رنگین یا از چرم تا سر زانو مے باشد بپا کشیدہ
برقع یا چادر شب بسر افگندہ نقاب و رودبند آویختہ
گوشہ ہا بدست گرفتہ بدن را پیچیدہ پیادہ براہ مے روند
در بازار خرید و فروش مے کنند سوائے شاہزادہ و زوجاتِ خاص
سلاطین و وزیر اعظم کہ در لباسِ مذکور بر پشت زینِ اسپ و
پالانِ یابو و قاطر سوار شدہ دستۂ خواجہ سرا و فراشِ جلو و رکاب
و عقبِ شان گرفتہ مردم را پا شو و پس رو گویان مرور مے نمایند
و پادشاہ و خواقین زادہ ہا و امیر کبیر و سردار ہائے بزرگ در گردش
میان کوچہ و بازار و منزل خود تا بدرِ خانہ سلطانی یکہ بر اسپ
نشستہ جملہ نوکر ہا برابر و پیش و دنبال پیادہ راہ مے پیمایند
ہنگامِ سفر در صورتِ وقوعِ بیماری و ضعف پیری میانِ تخت رواں
کہ مشابہ چوبہلہ بودہ جانبین او دو چوبِ دراز مثال پالکی بستہ
و بر پشتِ دو قاطر خواہ یابوئے یرغہ قوچاق نہادہ تنگ کشیدہ باشند
و جلو ہر دو بارکش را مہتر ہا بدست مے دارند زینہ نہادہ اندرون
روند چار زانو مے نشینند خواہ دراز مے کشند تمامی ملازمانِ ہمراہی
کسوت سفر پوشیدہ سوار مے شوند بغیر از چند شاطر کہ آن ہا
کلاہ بوقی کنگرہ دارِ ماہوت بسر جامہ ہائے کوتاہ دامن در بر
شلوار بروئے تنبان و ارخالق کشیدہ پاتابہ پیچیدہ تختِ
جوراب پوشیدہ مدام پیادہ رو ہستند بارہا دیدہ شد کہ
خاقان بہشت مکان از اندرون برآمدہ بدیدن جناب میرزا بزرگ
مجتہد العصر اعلی اللہ مقامہ پیادہ سیر مے کردند و گاہے بر اسپ

از منزلِ خود تا بخانۂ شان که مسافت داشت تشریف مے بُردند
هنگامِ گذر از بازار فراشانِ شاهی در جلو رفته مردم راه را
دُور مے کردند و هر که بر دُکانِ خودش بود او را ایست مے نمودند گذرگاه
را خلوت و صاف مے داشتند خلائق هر جا که پناه مے یافتند
صف کشیده بکورنش سر فرود مے آوردند + طرحِ تعمیرِ مکاناتِ عجم
ماورائے هندست۔ زیرا که عمارت در گشاده و هوادار بجهت
کثرتِ سردی و خنکی زمستان و گزند برف نمے سازند فی الجمله
بخانه انگریزے مشابه مے توان گفت ازیں وجه که بدون دروازه ها
و بجیر اُرسی شیشه و پنجرهٔ شبکه دار برائے بستن و حفاظت
از برد و ماندن روشنی تو لے نشیمن چاره نیست و آں هم بوقت
شب و صبح در بخاری هر اوتاق هیزم بسوزانند و آتش ذغال
روشن نمایند تا از حرارت و بخارات گرم شود موجبِ سکون
و قرارِ مردم گردد شبیه آں وضع در هند نیست که بیان
توان نمود از نبودن درخت ساکهو و شیشم و هلدو و مثلش در
ایران که چوب آں ها در عماراتِ هندوستان بصرف مے
آید سامان تیر و تخته و سه دره و سائر ضرورت مکان
خیلے کمتر بهم مے رسد بنا بر آں چارچوبهٔ دروازه و لنگه هائے
در از چوب چنار و سفیدار مے سازند گران تمام مے شود لهذا
خانه هائے ایران از خشت خام و گل و آجر پخته و آهک و گچ
مے سازند. و آهک آنجا را همیں که در آب تر نموده آجر وصل
کنند هر دو سرش فوراً باهم استوار و محکم گردند چنانچه هرگاه

خواہند از ہم جُدا نمایند ہرگز ترک نخورد مگر این کہ از جائے
دیگر آجر شکنند وطور بروں خشت و اجر وغیرہ بالائے دیوار
ولیشت بام مثالِ ملکِ ہند نیست بلکہ فعلہ و مزدور از پائیں
مے پرانند بنّا در مقابل دست دراز کردہ مے گیرد مگر باصطلاح
ہند مصالح یعنی خمیرِ ساروج و آہک وگچ را در تغار پُر کردہ بہ چوب
بست بُردہ مے دہد۔ نوعے کہ معمار باشی طرح عمارت انداختہ
بنا مے سازد وجہ اُجرت آں ہا بسیار است از شش آنہ تا ہشت آنہ
یومیہ بنّا ونصفِ آں برائے فعلہ و دو مقابل را خاک بردار مے
یابد وخوراک چاشت ہر یک جُدا است مگر برابر چہار اُدم ہند بدون
تاکید سر براہِ کار مے نمایند بسبب اُفتادنِ برف وباراں در
موسمِ زمستاں وبارش نیساں بایامِ بہار جملہ بازار ہائے بلادِ عجم
طاق بستہ وگنبد زدہ خام وپختہ مسقف ساختہ اند کہ از بالا و
پہلو روشندان وارد وازاں شعاعِ آفتاب مے تابد۔ مردم
در سرما از گزند برف محفوظ ماندہ عبور وخرید وفروخت وکسب
کار خود مے نمایند ہر صبح جاروب کردہ آب پاشی نمودہ صفا
مے دہند در ہر شہر چنیں بنا شدہ کہ ہر صنف کسبہ پہلوے
ہم دُکان کشایند تا بازار بزاز و علاقہ بند و رنگ ریز وقنّادی
ہر یک جُدا باشد مخلوط یک دیگر ماندن را عیب شمارند الّا
در محلات برائے رفع ضرورت سکنۂ انجا نان با و بقال وقصّاب
وامثال آں دُکان مختلف داخل ہم دارند واجناس خوردنی را
مے فروشند تعمیر امکنہ مردم ولایت بیشتر یک طبقہ باشد

برپشتِ بام کمتر عمارتے احداث نمایند مگر بخانۂ بزرگاں گوشوارہ
بسازند و برآمدۂ سرِ راہ و کمرۂ رو ببازار بر پشتِ بام دُکان ہا ہرگز
بنانے کنند در مکانات بزرگاں دستور ست کہ در یا چہ و
باغچہ مشتمل بر اشجار سرو و چنار و گل ہائے خوش رنگ و سبزہ
رونق افزائے صحن سازند و خانۂ اوساطِ ناس ہم از حوض و اشجار
خالی نباشد و در سرائے غربا اگر گنجائش نیابند درختِ انگور
بگوشہ پائے دیوار نشانند شاخہائے آنرا بر تاک نسبت بکشند
تا ہم سایہ د خوشنما و ثمر دہندہ باشد ہرگز ہیچ زمینِ وسط
منزل را بدون گل و ریاحیں و آب پسند ندارند چہ مکان زنانہ و
دیوان خانہ و کاروں سرائے + و امام زادہ سوائے مساجد کہ ہمہ جا
لائق شگفتِ خاطرِ ناظراں ست مگر نہالِ بزرگ مثل انبہ و جامن کہ
نمائش دیوار و بام را بپوشانند رواج نیست ہرچند درخت
تُوت و دیگر دو قوسے و شاخ و برگ پہنا دارسے دارند و سایۂ آں ہا
بسیار ست کمتر تعرض سے نمایند جائے شاں باغ و د چیاط وسیع
مے باشد + و شستن سرو بدن و غسل مردم در موسم گرما و سرما
از باعث سردی ہوا در خانۂ غربا و امرا غیر ممکن است الا در حمام
کہ معمولِ شاہ و گدا اگر دیدہ ہر کس برفع ضرورت خود انجا مے رود
بقدر وسعت دست رس اُجرت عملہ آں مے دہد بعض داخل شدن
در جامہ خانہ رخت برش کندہ لخت مے شود یکے مے آید لنگ
خشک مے دہد بکمر بستہ در اندرون مے رود اگر قضائے حاجت دارد
بگوشہ بیت الخلا سر سبک مے کند ہر گاہ مے خواہد در نورہ خانہ رفتہ

نوره مے کشد میانِ صف زیرِ طاق گنبد بروئے صفحہ سنگ
مے نشیند سقّا دلو آبِ گرم آورده بسرش مے پاشد دلاک
مشتمال کرده سرکیسه مے کند سر مے تراشد رنگ وحنا اگر خواہد
مے بندد بالائے فرش لنگ دراز مے کشد سر و بدن شُسته
بگرمابه در خزانه آب که زینه ها وارونیت کرده برائے غسل
سر فرو مے برد هنگام برآمدن لنگ بردار آمده لنگ و قدیفهٔ
خُشک برائے کمر و سر مے دهد خارج مے شود در بیرون سقا دلو
آب از حوض جامه کن پُر کرده روے پایش مے ریزد هرگاه اوضاعِ
خودش درست باشد خادم سوزنی را فرش مے کند یکے آئینه
و شانه را مے آرد بریش و سبیل مے کشد دیگرے گلاب پاش
گرفته بکف مے دهد بر صورت مے زند دُرود مے خواند هنگام فراغت
حق هر یک را بدست آنها مے رساند و حمامی صندوقدار که خودش
اجاره کرده یا وکیل اوست معمول علاحده از همه مے ستاند۔ در
بلادِ بزرگ حمامِ مردانه و زنانه جدا است و چنانچه عمله مردانه اندزن ها
نیز هستند که خدمت مے نمایند و میانِ دهات و شهر کوچک هفته
یک روز و شب را زنانه مے گردانند۔ در مردانِ ایران بعد حدِّ
بلوغ که ریش و بروت برآید تراشیدن و موچیه زدن و تخفیفِ
محاسن عیب بزرگ باشد کسے را که حاکم خواهد ذلیل کند امر مے نماید
ریش او تراشیده برگاو سوار گردانند۔ الّا اهلِ توپ خانه و سپاهِ
شاهی و سرباز بعضے ریش نگذاشته سبیل هائے چخماقی را بلعابِ
اسفرزه و بهدانه تر کرده مے تابند + رسم نوکری زنان مصاحب

و ندیم و مغلانی و پیش خدمت و محلدار و ماما و کهاری و انا
دراندرون محلات بادشاهی و امرا و غربائے ولایت معمول نگشته
وجود ندارد بلکه دایه مرضعه هم چنداں مروج نیست ندرت دارد
مادرها خوش گوارند که خود شیر بدهند از قابله چاره نیست کمتر
هستند خدمت خانه منحصر بذات بی بی وصبایا و کنیز و عبید ست
اگر بهر ید حشمت ارباب دولت جاریه گرجیه و حبشیه و هندیه داشته
باشند زحمت برچیدن رخت خواب و آب و جاروب خانه
و پخت و پز طعام مے کشند والا این کارها را زناں و اطفال خرد
متکفل اند و زحمت خیاطت و دوخت رخت زنانه و شستن جامه
و نهادن و برچیدن اسباب تعیش خانه بذمه عورات تعلق دارد
لباس مرداں را خیاط با زار مے دوزند و کلاه را دوخته
از کلاه دوز مے خرند بر گریبان و شانه و پشت جبه ماهوت
طرح گل و تنبه و بند روم و زنجیر راه لندره دوز مے سازد
هنر و پیشه گاذرے را کسبه ولایت کمتر مے نمایند و اگر هستند
خوب نمے شویند در ایران علف و گیاهے پیدا مے شود
اسپرک و اشنان چوں در آب مے جوشانند و جامه چرک رنگین
را دراں غوطه مے دهند چربے و کثافت بکلی زائل و رونے آب
آمده رنگ برقرار بلکه پرآب و تاب بیشتر مے شود قدرے مالیده
درآب گرم شسته آهار مے دهند مثل نوے گردد از اسباب خانه
و زندگی پلنگ نوار و چارپایه بان و مسهری و تخت و کرسی و مونڈها
نیست ظروف پاندان و خاصدان بسبب عدم وجود پان و تنباکو

از نبودنِ رسم مالیدن مسی و اوگالدان از جهت کراهتِ آخ و
تُف نایاب مے باشد در موسمِ زمستان فرش خواب بروئے زمین
اندازند و در گرما بالائے تخت که روئے حوض و صحن نصب کنند استراحت
فرمایند و گبهه و مسند و تکیه بزرگ که آن را پشتی و بالش نامند
سوائے روئے تختِ خلافت در خانهٔ هیچ بزرگے ندیدم در نشیمن
اندرون و بالایش جلوس کنند مگر جاجم مرسوم شده است گبهه که آن را بعربی
مقعده گویند در منازل تجار و اهالی شهر در صدر و پهلوئے مجالس با یامِ
سرما پهن مے نمایند و در گرما روئے نمد مسند و با وُوا حرامے کتان
مے گسترند الا فرش سفید که چاندنی و سوزنی مثلِ هند باشد
مفقود است و بجنبانیدن چوبِ دُمِ گاؤ و مروحهٔ طاؤسی باوستهٔ نقره
وطلا و نصب چتر و نواختن نقاره بدم دروازه همیشه و یا وقتاً صبح و شام
خواه هنگام شادی رواج ندارد الا نقاره خانهٔ شاهی که از تزک خاص است
حین طلوع و غروب آفتاب شور و غوغائے آن برپا مے شود چتر و پشت
تخت پیوسته هرگاه شاه بر فرازش بر مے آید پشت ببالش مے نهد
بسرش سایه مے کند + در خلق عام و خاص ایران تعلیم مسائلِ واجبات
و مستحباتِ دین و تمیز حلال و حرام و آداب نشست و برخاست و
و خورد و نوش و بزرگ داشت پدر و مادر و عمو و عمه و خالو و خاله و برادر
و سائرِ اقربا و آشنائے بزرگان خیلے لازم و متداول است زنانِ
معلمه در تربیت نبات و درس صرف و نحو و اصول فقه و حدیث و
تفسیر مصروف مانده در علوم منقول دستگاه دارند و مهارتِ تلامذه
بکمال مے رسانند و ملاشکے اخوندها در مکتبِ محلات اساس بزرگی

بلکہ شاہی چیدہ متوجہ تعلیم ہستند درمیان اطفال وکودکاں چہار خلیفہ
از شہ فاو سیدزادہ وزیرک بمنزلہ وزرائے اربعہ نشانیدہ
آنہارا خود مے آموزند وباقی درجہ بدرجہ را خلفا ونواب آں ہا
دیگراں را درس مے دہند کہ نوبت بحروف ابجدے رسد ازاں
مجمع عملۂ سیاست وانتظام را نامزد مے کنند مثل داروغہ ومحتسب
وصندقدار وناظر وفراشں ومیرغضب وپیشں خدمت وسقا
وپیش نماز ومؤذن ومکبر معین مے گردانند کہ ہم درس بخوانند وہم کارہائے
مفوضہ انجام دہند گاہ گاہے امتحان زیردستاں مے گیرد
ہرگاہ غلط بخوانند درپے تحقیق مے رود خطائے معلم ومتعلم ہرکدام
برآید باو سزائے سنگین مے دہد ہرروز بند وبست ادب قاعدۂ
شرافت یاد گرفتن بچہ ہا وتدارک بازی گوشی وہرزگی آنہارا
کہ مرتکب شیطنت نشوند وبا پدر ومادر نیاویزند خوب مے نماید جاسوس
مکتب اگر خبر دہد کہ فلاں بچہ جرم کردہ واز بیان گواہ ثبوت یابد طفل بیچارہ
را بحکم اخوند فراشاں بخاک انداختہ پائے اورا بفلک کشیدہ ہرقدر
چوب مقرر شدہ بکف پا مے زنند وزمانے بر سیلی ومشت وتوی
سرے مکافات مے کند بایں نحو باموز معاش ومعاد وہم از خردی
عادی مے نمایند تا در بزرگے بکار شاں مے آید بعضے بد اصل را
ہیچ مفید نمے شود ہمچناں در صفات رذیلہ زد وخورد رد وبدل
دشنام پختہ کار شدہ از ملا ومکتب در مے روند وبے سواد میمانند
در آموختن پیشہ وہنرہائے دیگر بچہ ہائے کاسب کار بدکاں پیش
استاد نشستہ اصول وقواعد حرفت مختلفہ فراگرفتہ مطابق محنت ہرروزہ

اُجرت و مزدوری می‌ستانند و از مشتری جنس چیزے بابت
شاگردانہ می‌یابند مگر در معاملات قلیل و کثیر آنجا چنانچہ رسم داد و ستد
دستورے ہندست رواج ندارد کودکانِ شرفا و اصناف کسبیہ
برائے اخذِ خطِ نسق و شکستہ و نستعلیق از خوشنویس ہا سرِ مشق
گرفتہ در تحریرِ سیاق و انشا پیشِ میرزایانِ دفتر کار می‌کنند
شاگردناں بارادیدم در اصفہان کہ خط نسق را خیلے پاکیزہ می‌نوشت
و در سیاق ہم خوب مہارت داشت زن و مرد بطرفِ تحصیل و کسبِ
کمال راغب اند در شعر و بدیہہ اوقات صرف می‌گردانند + نقودِ سیم و زر
دراں کشور بیشتر چنیں رواج داشت کہ اشرفی و تومانِ عراقی ہشت
ریال دہ ہزار دینار و تومان خُراسانی ہم دہ ہزار لاکن درآں ملک
حسابش از بست ریال می‌شد بجاعلی کہ آنرا ابتکی و دوبی گویند شش ریال و ہریک ریال
کہ در ہند نامش روپیہ ست در عراق یکہزار و دو صد پنجاہ دینار و بخراسان یا نصد دینار بمعاملہ داد و ستد
در حساب می‌آمد در آخرِ زمانِ فردوس مکان فتح علی شاہ اسکنہ اللہ
فی دار النعیم سکّہ جدید معروف قرانے چیزے کسر از سابق بدار الضرب
زدند اشرفی و تومانِ نو کہ عبارت از دہ قرانے و دہ ہزار دینار باشد
ہجدہ نخود طلائے خالص و قران بوزن بست و شش نخود نقرہ قماست
کہ ہریک را ہزار دینار می‌شمارند پنج دینار یک غاز و چہار غاز یک
بیستی و پنجاہ بیستی بحسب شاہی در بلادِ عجم زیاد و کم مختلف می‌باشد
در شیراز و اصفہان و طہران بست و سہ شاہی و در شوشتر بست
و در یزد ۲۵ و در کاشان ۲۶ یک قران ست و در بندرِ ممبئی
عوض روپیہ چہرہ دار ہر قران ہشت آنہ و ہفت و نیم آنہ داد و ستد

می نمایند و دو شاهی یک محمدی و چهار شاهی یک عباسی و ده شاهی
یک پنابا و بحساب می آید و دینار و منقور و بیستی و غازو جو و شش نسبت
نام آنها حالا بر السنهٔ رعایا جاری مانده است + اهل ایران دعوت
و مهمانی را بکثرت دوست می دارند چون آشنا و بیگانه وارد خانه شود
هرگاه وقت ما حضر باشد طعام را پیش رُو گذارند و الا بدون تکلف
از میوه و شیرینی و اقسام فواکه کاهو و سرکه شیره سکنجبین و رواس
و خیار و نمک مضائقه ندارند گویند اگر چنین نشود بملاقات مرده آمد و رفت
سر قبرستان می ماند وضیع و شریف زن و مرد غریب نواز مهمان
دوست بار آمده اند بعضی عادت کرده اند تنها چیزی نمیخورند در پی
بدست آوردن مهمان بکاروان سرا و تکیه ها گشته بزور و زاری در ضیافت
می آرند در مجمع ایشان اگر کسی آب می خورد حاضران نوبه بنوبه خطاب
می نمایند عافیت باشد شارب الماء جواب می دهد عافاکم الله
و اگر گویند هنیئاً می فرماید هنّاکم الله و هرگاه احدی عطسه کند
بشارت دهند خیر باشد او در مقابل تلافی نماید عاقبت شما بخیر
اکثر حضار یکی بعد دیگری این فقره را مُودّلی می گردانند در برابرش
باید همه را مجیب شود ازین قبیل بسیار قواعد و الفاظ متعلق تعارف صحبت
میانِ رجال و نسائی شرفا و ارذال در هر حال و حینِ ملاقات و اجلاس
دید و بازدید مقرر و متداول اند که وقوف و عمل بر آن در موقع و محل
واجب و لازم مردم انجاست اگر نداند خواه ترک کند او را بی ادب
و دیوانه و سرخود بالا آمده و صحرائی و شتر بی مهار و کوهی و عرب و
هندی اسنا د کرده باشند در مجالسِ ایشان هرگاه خوشنویس قطعه

خط یا نقاشی صفحۂ تصویر خواہ گل و بتۂ بحضرات نشان مے دہند ناظرے گوید بہ بہ ماشاء اللہ دستِ شما مریزاد انشاء اللہ دستِ شما درد نکند و اگر قصیدہ و غزل طبعزادِ خود یا چکیدۂ طبع موزون سے خواند ہمگی سر سکوت مستمع ماندہ در میان ہیچ نے گویند در آخر و ختمِ کلام با وصلہ مے دہند و بمقامِ تحسین و آفرین خطاب مے فرمایند نطقِ شما گویا فکرِ شما رسا طبعِ شما غرا باشد و چون بیکدیگر قلیان یا فنجان قہوہ و چاء بدہند گویند خدا حافظ شما و ہمچنینکہ بعد از ملاقات و اجلاسِ بیش ہم ارادہ بازگشت نمایند از صاحبِ خانہ و بزرگِ جمعیت اجازت خواہند رفع زحمت یا تخفیف تصدیع میکنم یا مرخص مے شوم و ہنگامے کہ برخاستہ عزم رو براہ دارند گویند سائۂ عالی زیاد یا سائۂ شما کم نشود خدا حافظِ شما باشد یا لطفِ عالی زیاد یا لطفِ شما کم نشود۔ و اگر از کسے راضی و خوشنود شوند و نفعے یابند شکر کنند عاقبت شما بخیر خدا پدرت را بیامرزد الٰہی حاجتِ دُنیا و آخرتِ شما برآوردہ شود سرفراز باشید۔ و ہرگاہ بسر غضب و غیظ آمدہ قہر نمایند نفرین گویند خیر نہ بیند، گور بگور بیفتد، با یزید محشور شود، گردنش بشکند، علیِّ مرتضٰے بکمرش بزند، خانہ اش خراب گردد، این فقرات کثرہٗ گفتن شرفاست و اجلاف در وقتِ ستیزہ و دعوا بکدیگر دشنام و فحشِ زن و دختر و مادر و خواہر گفتہ پدر سوختہ و حرامزادہ و لوطی و ازین قبیل بزبان آرند بر ہمدیگر بہ پرند و پر و پاچہ گرفتہ بمشت و لگد بُشت و پہلو خرد و خمیر گردانند + در ایران برائے آمد و رفت مسافران سہ ماہ زمستان از کثرتِ برد و انبارِ گل و شل

بسبب آنکہ دَرّہ وکوہ وجادۂ صحرا را برف گرفتہ مانع قوی
وسدِ تردد است کہ علف درچراگاہ ہم نمے رسد راہ بند شدہ
کسے نمے رود مگر بضرورتِ شدید تلِ برف را پامال کردہ قدم میزنند
ہمہ جا دو منزل ہم تنہا قطع مسافت بے خطرات وآفت میسر نمے باشد
وسفر ایشاں دو طرح رواج دارد یکے برائے کسبِ روزی وآں ہم
دو صورت روے دہد یکے بامیدِ خدا شہر بشہر گشتن متوکلین علی اللہ
کہ از اربابِ دولت وہمت چیزے عائدِ شاں گردد آں را مایۂ گذران
ورفع حاجت لابدی ونفقۂ عیال نمایند چنیں کس ہنگامِ عزم جزم
در کاروان سرا بارفتہ خبرِ قافلہ از دلالان دارمے پرسد چوں تحقیق
کرد کہ فلاں روز بارِ بستہ راہے خواہند شد نزد حملہ دارمے رود
اگر فقیر ست وخانہ کوچ ہمراہ دارد بطورِ سرنشین دو قاتر بکرایہ معمول
طے نمودہ چیزے نقد دادہ باقی را بوعدہ منزلِ مقصود مے گذارد
ہنگام تعین روانگی ریزہ باش خود را بکاروان سرامے برد خواہ قاترچی
مالِ پُربار بدرِ خانہ اش مے آرد زن چادر وچاخچو پوشیدہ نقاب
بر رو افگندہ ومرد باسازِ سفر برآمدہ چار قلاب زدہ روے بار سوداگری
سرنشین سوار شدہ افسار یابکش مذکور بگردنش پیچیدہ برابر رو
دنبال یابوئے پیش آہنگ وبستہ چاروادارش ہمراہ قافلہ قدم
مے پیماید بے چارہ اختیار توقف وکس راہ وپس وپیش افتادن
ندارد کہ جلو کشیدہ بایستد یا ہرجا خواہد برود قاتر از جرگۂ خود جُدا
نمے شود اگر بزور وادارند سراسیمہ شدہ دویدہ باآنہا میرسد
وہرگاہ شخص قدرے بضاعت داشتہ باشد برائے زن وبچہ

قاترکرایہ مے کنند وبراں کجاوہ مے بندد پردہ مے اندازد
زرِکرایہ باختلافِ اوقات کم وزیادہ مے شود در زمان رفتن ازابوشہر
وکرمان شاہ وتبریز وگیلان وکرمان بسمتِ طہران کہ مالِ تجاراتِ ہند
وفرنگ وعرب ورُوم وروس وابریشم وزنگ وخطا ازپےہم
مے برندگراں مے اُفتد وبرعکس درآمدن ایں طرف ہاسواری ارزاں
بدست مے آید چراکہ بیشتر بارسوداگر بمنزل رسانده بزودی معاودت
مے کنند ہرگاہ کرایہ شد نفع دوسروالا خالی مے کروند
وعیال دار قدرے سامان باروبنہ باخود برداشتہ درکجاوہ جاگرفتہ
باآرام مے روند بشرط آنکہ در راہ سرازیر وسربالانباشد و
قاترہم شوخی وچموشی وجست وخیزنکند والاسیخ شده ناقلازمین
مے زند + دوم سفر بردن وآوردن تنخواہ باب ہربلد برائے
فروش ازشہردیگر بحال ترقی وتنزل ورونق وکسادِ بازارکہ ازروئے
اخبارتجارمعلوم مے شود اگرخود مالک باجنس ہمراہ بودن مناسب
مے داندمے رود والاحملہ دارہائے معتبرکہ ہرجامعروف ومشہوراند
وپشت درپشت ہمیں کاروپیشہ انہاست وازنسبت تا دوصد قاتر
ویابو واُلاغ سرکمند ویتیماں وغلاماں وچاکرہائے ملازم دارند
وبرسم وقاعدہ اُبائی ازشیرازباصفہان وازانجا بازبدارالعلم
مرُور وعبورآمدورفت میاں ایں دوشہرکردہ اند ہرگز سفرابوشہر
وطہران نخواہند کرد چراکہ چاروائے آنہا براہ وگذرایں دوبلد نیکو
بلدیت بہم رسانیدہ اند حتیٰ کہ ہرگاہ برف درنشیب وفراز
برابراُفتادہ صحرا سفید شدہ باشد وسیاہی جادہ ننماید۔

یا بوئے پیش آہنگ از قوّتِ شامّہ وادراکِ وجدانی براہِ راست
پے بردہ قدم مے پیماید و بار بمنزل مے رساند کاروان سالار
کہ بیشتر حاجی و کربلائی و مشہدی باشد یا سوداگر نرخ کرایہ بوزن بار
منقح کردہ مال بدخل و قبض گرفتہ از کاروان سراہا برپشتِ رہوار
بستہ شب قطع مسافت مے کند و صبح بمقام فرودگاہ مے رسد ہرگاہ
آبادی و بیہ و سیاہ چادر و کاروان سرائے خالی اُفتادہ بنائے
سلاطین و امرائے اہلِ خیر باشد یا میدان و دشت و دامنِ کوہ
نزدیک آبِ چشمہ و نہر و رودخانہ ہرجا کہ منزل از سابق مقرر شدہ است
بار مے اندازند بالائے ہم چیدہ حصار مے سازد پالان چاروا ہا
برداشتہ رہا مے کنند بیشتر بخاک غلط مے خورند پس یتیمان و غلام نوبہ ہر کہ
باشد ہی کردہ بچراگاہ بردہ سر مے دہند تا عصر علفِ سبز شکم سیر
خوردہ باز مے آیند اقسار ہمہ را برسن کشند مے بندند در توبرہ
پُر از کاہ بخاطرِ ہر یک راس من تبریزی جو پاک کردہ انداختہ بسرشان
مے زنند و بچہ ہا لگن اشکنہ قروت و نان و چنگال پیش کشیدہ
دَوْرِ درہم نشستہ لقمہ ہائے مردانۂ زور آزما مے زنند و خیکِ
آب را خالی مے کنند و دست شستہ و ناشستہ بریش کشیدہ
سبلہا را چرب کردہ باوجودِ زحمتِ پیادہ روی دہ فرسخ روئے
سنگہا بنہایت تندی کہ مردمِ ہند بگردِ شان نمے رسند و تعبِ
بار کردن و پائین آوردن لنگہ ہائے سنگین مال از پشتِ چہل پنجاہ
قاطر و راہ رو یعنی ہر چاروا کہ بارِ خود را کج کند یا بگرداند یا زمین بزند
دو دیدہ آن را راست نمودن و برداشتہ بر سرِ پالان نہادن خستہ

وکوفتہ نشدہ بے دردہا لگن ومجمعہ ہا را گرفتہ بجائے تُنبک
ودائرہ مے زنند وبصدائے اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ تصنیف
مے خوانند تاکہ آقائے شان پلاو خوردہ ساعتے دراز کشیدہ
برخیزد وامر نماید بار کنید وجماعت سرنشین ہم از پخت وپز وخورونوش
دست کشیدہ خورد وریز را در خورجین وجوال درآوردہ تہیۂ روانگی
درست گردانند برخاستہ در تاریکی شب یا روشنی ماہ بار کردہ
بقدر شش ہفت فرسنگ کم وبیش طے مسافت بران سنگلاخ
مے نمایند + دوم سفر زیارت عتباتِ عالیات کہ مراد از کاظمین
علیہما السلام وکربلائے معلٰے ونجفِ اشرف وسُرَّ مَنْ رَاٰی
باشد وحج بیت اللہ ومدینۂ طیبہ کہ ہنگامِ موسمِ بہار ہرگاہ
برفِ آب وشدّتِ بردکم شود سر محلہ بزرگ وشارع عام وگذرگاہ
خلائق چاؤش ایستادہ ذکر مناجات وفضائل زیارات وحکمِ وجوبِ
طوافِ خانۂ خدا بذمۂ مستطیع باواز بلند ولحنِ خوش مے خواند مردم را
رغبتِ قصدِ سفر وتدارکِ زاد وراحلہ مے افزاید تاریخ وروز عزمِ
کوچ کردن دستۂ زوّار ومقام پیش خیمہ زدن وجمع شدن نشان
مے دہد ہر کس را توفیق رفیق اسبابِ موجود مانع برطرف خرچی ویا کش
آمادہ مے شود گر بیا لش را شوق مے کشد از تجارت ودوکان ونوکری
وکسب دست برمے دارد وبقصدِ سفر سامانِ ضرورت وچاروائی
سواری مے خرد یا کرایہ مے کند از یگانہ وبیگانہ حلالیت مے طلبد
بلباس سفر بیرون مے رود وتوشہ راہ برایش مے آرند بعضے محاسن
از ان درمے برند وناخنش را در ذی مے گذارند گروہے از وابستگانش

یک دو منزل مشایعت کرده مراجعت مے فرمایند قافلہ زوّار
حاج فراخور مقدور تدارک دیده اوضاع آرام برداشتہ رو براه
مے نہند چاؤش دراوّل و آخر ہر منزل ذکر کنان پیش مے رود ہر چند
قدم با آواز بلند صلوٰة مے خواند ہمگی با ندائے او ہم صدا میشوند
چاؤش در مقدمہ و قلب و ساقہ انبوه پیاده و سوار ہر جانب را
محافظت مے کند تا خستہ حالے اگر عقب مانده باشد او را
بر سواری نبشانند و ہر گاه زمین خورده باشد او را تیمار داری کنند
و دزد و راه زنے در شب تا رنتواند دست برد زند یا تنہا دیده بخت
نماید در اوّل وقت فجر برائے نماز جلو گرفتہ ہمہ را وا مے دارد
تا سر آب رفتہ و زہر آب ریختہ طہارت کرده دست نماز
گرفتہ فریضہ صبح را بجماعت اگر امام باشد ادا گردانند
مردم برہنمونی او بجائے نیکو و آب و آبادی منزل کنند خیمہ افرازند
چیز بپزند و با رفقا و ہمکاسہ بخورند و ہر کہ ا ذوقہ ندارد و از سدِ رمق
او را محروم نگذارند و دست و پا جمع کرده سر بارو بنہ آمن بخوابند
و کشیک بکشند در ظہر و عصر و مغرب و عشا عقب کدام سیّد و ملّا
متورّع میان خود ہا اقتدا نمایند دو ساعت شب گذشتہ بار
ببندند و راه روند چون نزدیک روضہ مقدسہ برسند بسلام
رسند چاؤش احرامی خود را بزمین فرش کند زیارت و سلام
را کہ دران مقام باید بجا آرند تعلیم دہد فضائل اجر شان تلقین فرماید
ہر کس بقدر استطاعت زرِ نقد و زیور و لباس بطریق جایزه و ہدیہ
با عذر خواہی بسیار پیش کشد زن و مرد از حق المحنت و زحمت راه

رو نگر دانند هر گاه بشهر در آیند حمام روند و جامهاے پاکیزه پوشند
و معطر شوند و هر دسته با اهلِ بلده محلهٔ خود دست جمع بر رواق مطهر رو نهند
در کفش کن رسند آں مقامے ست که هر کس پاپوش خود را بر جاے گذارد
محافظے سر زینه نشسته از چوبے که دو شاخهٔ آهن بسرش استوار است
جفت هر واحد را برمے دارد برابرش قطارے چیند وقت بازگشت از همان
چوب بر داشته پیش پایش مے اندازد هرگز کفش یکے را با دیگرے
تا بتاوالیش نمے کند روزِ آخر از حضرات چیزے یافته اوقات بسر
مے برد مقابل دسته زوار یکے از خَدَمه روضه مقدسه پیش مے آید
بلکه بعضے از خارجِ آبادی استقبال کرده همراه مے شود بمکان سکونت
و فراهمی اسبابِ رفعِ ضرورت کمک و دلالت مے نماید آدابِ
داخلی تلقین و عبارت زیارت را بصداے بلند قرأت مے کند
دیگراں در تبعیتِ او مے خوانند در مسجد پشت سرِ تربت بعد تقبیل
و مس ضریح رفته نماز ادا کرده سرِ ماوا و مقام باز گشته قیام و
آرام مے فرمایند چوں از زیارتِ دوزه ائمه عراق فائز شده
و حجاج از طوافِ کعبه و شرفنا روزی مدینه طیبه فراغت یافته
رو بوطن آرند روزِ آخر صله چاؤش و میر حاج فراخورِ وسعِ طاقت دو باره
داده باشند + از عهدِ سلاطینِ صفویه در ایران رواجِ تحصیل علم
صرف و نحو و اصولِ فقه و فقه و کلام و حدیث و تفسیر بیشتر و تذکره
مبحثِ طب و دیگر فنونِ غریبهٔ حکمت و فلسفه و ریاضی و هیئت کثرت
و ثانی بجهتِ کثرتِ سرما و قلتِ رطوبت در هوا و بزرگی آب در ان
کوهساری و وفورِ غذاے مرغوب طبائع و تولیدِ اخلاطِ صالحه

که امراضِ بلغم وسودا بندرت حادث شوند و قوتِ ہاضمہ موادِ فاسده را ہم فنا مے کنند معالج و مستعلج نهایت قلیل شده اند بهر حال چوں طبیبِ حاذق نشو و نما کرده در بلده شهرهٔ دستِ شفا و تشخیصِ ناخوشی ہائے فسادِ غلبهٔ خون و صفرا یافت قدر و منزلتِ او زیاد مداخلش از ہمہ بیش رجوعِ خرد و بزرگ بسیار و ماغش ہوا مے باشد ہر کس آں را بوساطت یگانه و بیگانه خود وعرضِ حال طلب وارد بهزار خوشامد وتملق و چاپلوسی برسواری قاتر و یابو و چاروائے رہوارِ خودش نشسته غلام و یتیم و نوکر که دارد ہمراه گرفته ببالینِ مریض مے رود نبض را دیده زبان را مشاہده نموده نسخه نوشته داده مداوائے دیگر حالے پرستاران مے کند ایشاں را باید دواہا وعرق و یک شربتِ خاص ترکیب دادهٔ آں طبیب را از دکان عطارے بگیرند که دست نشانده اوست و از قیمتِ ادویه سهم غالب مے دہد و از بابت حق القدم بقدرِ وسعت نام و رسم اشرفی و ریال و کله قند و نقل و شیرینی و کوزهٔ نبات و جوراب و دستمال و قماشش ہر چه میسر تواند شد در مجمعہ نهاده پیشکش گردانند و برائے یتیم و خادم و ہمسائے آں حکیم چیزے جدا بشمارند تا که خوشنود برگردد اطبائے معروف باوقات صبح در گوشهٔ تالار و اُرسی مکانِ خود اجلاس مے نمایند مرضائے زن و مرد آمده زیرِ ایوانش ایستاده بنوبت پیش مے آیند نبض و زبان نشان مے دہند و حال گذشته و سبب مرض بیان مے کنند شنیده بدردِ دلش وارسیده اجزائے دوا

و وزن شربت از کاتبِ نسخہ نویس گفتہ بعد تحریرش بدست
بیمارے سپارد اگر بعضے معزز و ممتاز و از معارفِ بزرگاں باشند
بالا رفتہ در نشیمن او برابر پہلو و مقابل و زیر دست جلوس مے
فرمایند کارسازی نمودہ خدا حافظ گفتہ مے روند نوع دیگر
دیدم یکے خود را بلباس طبیب پیراستہ در کُنجِ دُکانِ عطّار
قیام داشتہ سرپرستی بیماراں و تملکہ وجہ گذران مے کرد رسم
مشاہدۂ بولِ مریض در شیشہ کہ قارورہ نامند و دیدن قاذورات
و نجاست و غائط در طشت کہ آں را پاخانہ گویند میانِ اطبائے
ایران متداول نیست باستماعِ قاعدۂ دیگر بلدان ہجو فراواں
مے کنند و عمل طائر و حقنہ و مسہل غیر مشروب عیب نباشد
در غذائے پرہیز چلاؤ و کم روغنِ نرم بجز رشش بیماراں تجویز فرمایند
و بالائے جلاب آبِ ہندوانہ و خیار و ہند و نفع بخشند اگر از علمائے
ایں مملکت کسے در ولایت رفت خیلے عزّت و شہرت یافتہ
مرجعِ سلطان و حاکم و رعیت ایران شد زیرا کہ العلم علمان
علم الابدان و علم الادیان بعد از مرتبۂ رفیعہ مجتہد العصر و امام جمعہ
درجہ طبیب در خلقِ ہر کشور بلند تر است ہر چند وصفِ آب و ہوائے
انجا ہویدا و میوہ مثلِ جانِ آدم وافر پیدا و خوراکِ انسان و حیوان
روح افزا است بموسمِ طاعون کہ دُنبل کوچک بطور بثور در جاہائے
مختلف بدن بر آمدہ سرش سیاہ و کبود و دَورش قرمز و میانش
التہاب و سوزش مے باشد و ایامِ شیوعِ وبا کہ از طرفے داخل
و سمت دیگر خارج مے گردد مردم را در مُردن مہلت وصیت کردن

با قربا وجمع نمودن دست و پا بلکه نفس کشیدن زیر و بالا درحالِ قے
و شروع اسہال و ابتلا بیشتر میسر نمے شود چنانچہ در ۱۸۶۴ع عیسوی
مطابق ۱۲۸۱ہ ہجری از روئے اخبار معلوم شد کہ در مکۂ معظمہ بزمانِ
حج و اشتغالِ مناسکِ طواف بعرصۂ چہار یوم و لیالے نود ہزار مرد
و زن از امیر و فقیر دعوتِ حق را لبیک گفتند و در ۱۲۷۱ہ ہجری در شیراز
از بست و پنج ہزار آدم بذریعۂ وبا و زلزلہ برحمتِ خدا واصل گشتند
حالاتِ وفات و تشییعِ جنازۂ امواتِ مردم ولایت چنین است
کہ اکثر شاں وصیت نامۂ خود را بر بازو بستہ یا پرِ کلاہ و عمامہ گذاشتہ
یا در پیش وکیل کارخانۂ تجارت داشتہ حینِ حیات ہر سال آں را
بدل نمایند و ہرچہ باید و شاید در بابِ تقسیمِ متروکہ و مخلفات بنام
ورثہ مستحکم سازند و رعایت ذمتِ حق خدا و خلق را در براءتِ از
بازخواست قیامت و روزِ حسابِ آخرت ملحوظ دارند تا بطمع نفسانی
و اغوائے شیطانی و موشکِ دوانی زمرۂ حسد پیشہ و راہ زنان باطل
اندیشہ نوبتِ جدل و مرافعہ اخلاف بدر خانۂ حاکمِ شرع و عرف
باختلافِ و نزاعِ یکدیگر نہ رسد چوں از مداوائے طبیب و صدقہ
و دعائے ماثور بیماری مریض برطرف نشود و روبصحت نیارد و علامتِ
ردیّہ غورِ عینین و بردِ اطراف و سقوطِ نبض از نظمِ طبیعی و غلبۂ بیہوشی
و اختلالِ حواسِ خمسہ و سلبِ حرکاتِ نشست و برخاست و شمارۂ
نفس و تنگیِ سینہ و صدورِ کلماتِ ہذیان و برجستن از بیخودی
بر یکے از مرد و زن طاری و عیاں گردد پرستاراں بر بالینِ رنجور
آمدہ سورۂ یٰسین و دیگر آیات و سورۂ مبارکہ قرآن تلاوت نمایند

و دعائے توبہ و دعائے عدیلہ و دعائے کمیل و جوشنین را البند و ثمرہ بخوانند تا علیل ہمپائے ایشاں بزبانِ خود اداگرداند و در آخرِ وقت بزمینِ ہموار برپشت بخوابانند و پائے او را بسمتِ قبلہ دراز کنند کہ از روئے ایمان و تصدیقِ شرائع اسلام متوجہ کعبہ بودہ جاں بدہد حینِ مفارقتِ روح از بدن پارچہ در از برچشمہا بندند کہ از دنیا و مافیہا دیدہ بپوشد بنظرِ رغبت در امورِ آخرت بیند و پارچہ دیگر از زیرچونہ تا بالائے سربردہ گرہ زنند کہ تحت الحنک شود و دستہارا برابر پہلو بگذارند و شصت پاہا را باکہنہ پارہ بہ بندند و بیشتر کلمۂ طیبہ را محاذی گوشِ او بسمعِ مشرفِ موت رسانند ہرگاہ از جان کندن خلاص شود و روح از قالب پر پرواز کشاید زنانِ حاضر الوقت ہجوم آوردہ شیون و فغاں نمایند و بمزید جہالت برسر و صورت و سینہ و زانو دستِ ماتم زنند و رخسارہ و جبینِ خود خراشند و مو پریشاں سازند بلکہ بعضے در سوگواری و بے قراری گیسو بریدہ خاک برسر پاشند و مرداں ہم بگریہ اشکباری و ہائے ہو دریغ ندارند زنانِ ناحیہ در اشعار نوحہ و ندبہ حسب و نسب و صفاتِ حسنہ میت را سرمایۂ رقت گردانند در غم پدر بخیۂ پیراہن و پیشِ سینہ قبا را بسیر چاک کنند و بشگافند و شالِ عزا برنگِ مشکی و سیاہ در گردن اندازند و گوشہائے آنرا در جیب و راست بکمر زنند سابق ہمہ تن سیاہ پوش مے شدند حالا خیر بس علۂ موت را خبر شود و چند کس برپشتِ بامِ بلند خانہ یا سرائے حوالی ماتم کدہ یا گلدستۂ مسجد محلہ برآیند و برائے آگاہی و اطلاعِ مردمِ دور و نزدیک مناجات و خبر وفاتِ میت

بنام ولقب ذکر نمایند تا ہر کہ بشنود فوراً در منزل موتے برسد
فرودہ شوہا کوزہ وکاسہ وآب برگ سدر وکافور و قراح برگرفتہ
پیش رفتہ جثہ را بر تختہ گذاشتہ سہ غسل دہند ونیت ہر یک جدا
سازند وکفن بپوشانند وحنوط پاشند وجریدتین بگذارند وبتابوت
بخوابانند وآں را در نعش در آرند خویش وبیگانہ استرجاع نمودہ
شہادتین گفتہ چار گوشہ بر دوش بگذارند برائے نماز میت در مسجد
و در خانۂ امام جمعہ برند اہل راہ وگذرہ و بازار ہم بنابر کسب ثواب
در مشایعت وصلوٰۃ شریک شوند رو بقبرستان مومناں کہ بیرونِ
دروازۂ شہر قدرے از آبادی دور مقرر ست مے برند بگور در آوردہ
تلقین خواندہ بخاک سپردہ سر قبر پوشیدہ خواہ پہلو بستہ خاک ریختہ
لحد ساختہ آب پاشیدہ فاتحہ خواندہ دستۂ ریحاں نہادہ
مراجعت نمایند واقربائے نزدیک وآشنائے یکجہت ہمراہ وارثِ
میت باز آمدہ مجلسِ ختم ترتیب دہند سوزنے در وسطِ مکان اندازند
و در چہار کنج آں گلاب پاش ہائے بلور و بار فتن وشیشہ ہائے
گلاب ہا ومجمرِ عود سوز وصندوق جزو ہائے قرآن ورحل ومصحف گذارند
بہر ساعت انبوہ تازہ بیایند وفاتحہ خواندہ قدرے مکث کردہ بروند
زمرۂ قرّاء جمع شوند وآیاتِ قرآن را بلند بخوانند واز ہر گوشہ وکنار
دیگراں ہم کہ دستگاہے در علمِ تجوید داشتہ باشند از دہنِ شاں فرا
گیرند وآخرِ صحبت ثوابِ ختم را بروح میت تازہ از دنیا گذشتہ و
رو بآخرت رفتہ ہدیہ نمایند تا سہ روز از صبح تا قریب ظہر واز عصر
تا مغرب واز شام تا ثلث شب جلسہ ہائے سہ گانہ مردانہ و زنانہ

پر پا مانده آمد و رفت بزرگ و کوچک هم پیشه و هم کار و هم محله و همسایه بسر گردد حاضران خاص و عام را چاشت و شام طعام دهند و قصداً هر چیز را بد مزه و از نمک شور و آبکی و برانچه کاه دود بد بو سازند تا مردم گویند خدا نصیب نکند که دیگر چنین غذا در خانهٔ شما پخته شود و دو لقمه اش بکام و دهان ما برسد و برخے صاحب نکمنت و شائق جوار مشاهد مقدسه وصیت نمایند که جنازهٔ مرا به نجف یا کربلا نقل و تحویل کنید وَرَثه و اولادِ نیک روی بگفتهٔ پدر و جد و یا خواهر جد را در تابوت چوبی نهاده تخته را میخ کوفته امانت بخاکِ قبر سپرده هنگام روانگی زوار با جاوش چاک وچونه زده از بابت کرایه و باج راه پلِ قزلِ رباط و خانقین عرب و عجم و یعقوبیه و وجهِ زمین سرداب و اُجرت حمال و گورکن و سائر مصارف دیگر و هر گاه میّت آدم کم سرمایه و نادار باشد حق آراضی خیمه گاه و وادی السلام که قبورِ مومنین در انجا مے شود برضائے طرفین قرار داد کرده صیغه خوانده تابوت و زرِ معینه حواله گردانند بر شتر و قاتر بار نموده عقب قافله مے برد و بهر منزل در گوشه و کنار پائین مے آرد و بخاک دفن مے کنند + بیان رسم طعام ولیمه و شیلان باقسام ست یکے در تعمیر سرا و خانهٔ نو، دوم تزویج که در عروسی ابکار باشد یا مناکحت با ثیبّه سوم تولد فرزند چهارم عقیقه اطفال، پنجم ختانِ پسر چنانچه یک روز ظهر یتیم آقا بزرگ کلانتر پیام آورد که شام از راهِ محبت قدیم قدم رنجه بفرمائید تا امشب در خدمتِ شما باشیم پرسیدم خیر ست گفت شما را خیر باشد آقایم برائے ولیمه ختنه پسرش شیلان کشیده خیلے تدارک مهمانی دیده همه اصنافِ بازار و کدخدایانِ محلات و بلوکات

وخوانینِ درِخانه را وعده گرفته گفتم بدیده منت دارم عصر تنگ یکدست
لباسِ پلاؤ خوری برکرده بعد از نمازِ مغرب وعشا سهراب حبشی شش قرقه را
همراه گرفته سرِ وعده قدم پیموده از محله سنگسلج روشده بخانهٔ میزبان
که رسیدم درصحن وحیاط از دوطرفِ راه روچراغاں بود لاکن شورِ محشر دیدم
که کسے برکسے نیست آدم بر روئے هم ریخته شلُغ بنظرم آمد خواستم برگردم
صفر بیگ دوچار شده نگذاشت گفت سر وا زدن از بنائے شادی
میرزا قباحت دارد وبدش مے آید لابد دنداں برجگر فشرده دل راه میرفتم
مشهدی رمضان برخورد کارد برقد زده چاق چوپا رجن دست گرفته
جست وخیز مے زد پرسیدم شما راکدام خصوصیت تازه با صاحب خانه
بهم رسیده گفت هر جا آش ست بنده آنجا فراش مے باشد زیر لب
پوست خنده زده قدرے فرا رفتم غلام بچه خانه شاگرد هائے قشنگ
نوعمر مقبول برابر هم مشاهده کردیدند خوشکل زیبا صورتِ رعنا طلعت که رخسارها
وبناگوش هائے ساده را گلاب زده زلفِ مشکی را تاب داده سرمهٔ دنباله دار
بچشم کشیده از وسمه کنج لبِ نازک خال تعبیه کرده با گردن هائے
بلند وچهره گلگوں وقامتِ رسا واندامِ نازک گوشه کلاه بخارائی
شکسته برسر گذاشته قبائے باریک اُتو شده سنجاف سرخ ونیم رنگِ
نقرهٔ آبی وسبز پسته وسبز کاهی وبنفش بادنجانی دارائی بیرابره هائے
شال ترمه پوته دار ودهرمات بکمر زیر جامه قصب گلناری بپا کفش هائے
گرجی کلابتون پولک دوز مخمل کاشانی پوشیده اُوتمک هائے لنگه
وماهوت آشرمه طلائی دوخته در برکرده لنگ هائے چارحاشیه
بندری سرِ دامن آویخته درشربت خانه وآشپزخانه تردد مے نمودند

وگاہے غنچہ شدہ برائے حسن فروشی ایستادہ راہِ زہد وتقوا سے مے زدند
زمانے ناظرِ پیر مرد ارتیش خندے نمودند جماعتِ اہلِ خبرہ بنظرِ خریداری
نگراں بودہ کمُیشت بہ پشت مشتری وار اثر دہام داشتند بعضے کوتاہ قدہا
درحالِ بے قراری بشانہ وکتفِ مردم دست گذاشتہ بلند شدہ
بتماشائے جمال مے اُفتادند کربلائی رحمان بدقوارۂ سیاہ فام
آبلہ روی ترکہ دراز قامت سرکردۂ لوطی اجلاف ہا زنگِ رو باختہ
آبِ حسرت بدہن آوردہ بابختِ زبوں گلہ ودعوائے سخت داشت وہم
بحالش سوخت سلام کردہ نہیب زدم کہ اُوی در مسند بالِ پاکیزۂ
اربابِ نعمت نگاہِ خیانت مکن ہرچند سردیزی واز باشد حیائے گربہ
کو اگر دست از پا خطا کنی رسوا مے شوی بشوخی قدرے سر بسرش گذاشتم
دیگر از جا نجنبید کہ صرفہ نداشت والا مثل موش در تلہ گیر مے اُفتاد
چرا آمن گفت ارزانی شما باشد خیر شاں بہ بینی گفتم بگو چشم بد دور رفیق
بسر عزیزت جدی مے گویم بے ہمہ چیز مے گویم منہم والہ وحیران ماندہ دست
و پایم سُست گردید وسوسۂ شیطانی بخاطرم پریشانی راہ انداخت
لاحول خواندہ بکنارے رفتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین وردِ زبان نمودم
دریں بین مرزا دست پاچہ گشتہ ندانست چہ کند لاعلاج شد فراشاں
گفت تا ہجومِ گرسنہ گدا ہا را بضربِ دگنگ بیروں کردند وجلوادباشِ
بے عار نگہداشتند وقتیکہ مردم از ہم پاشیدند قدرے خلوت شد اعزہ
طلبیدہ با طفیلی وقفیلی جابجا آرام گرفتند راسی لہ عملہ کلانتر خوش سلیقہ
بکار بردہ از کمالِ صفا وخوبی زمین را جاروب کشیدہ وآب پاشیدہ
با مجمر را سیراب کردہ درچند منزل تالار وارسی گوشوارۂ کلانتر وجیل

چراغ ہائے بلوریں آویختہ شمع ہائے کافوری روشن نمودہ ہرجا یکدست
فرش ملوکانہ از قالی ہائے بیرجندی و نمد مسند و بادوی تُفت انداختہ
پردہ ہائے نقاشی و طاقچہ پوش ہائے زری آویزاں کردہ دستہ ہائے
گل الوان در گلدان ہا بالائے رف چیدہ لالہ و فانوس شیشہ دُرنما
دار قطار گذاشتہ ہر صنفے را مناسب حالتش در مکانے نشانیدند
ساعت دیگر فنر فانوس ہائے بسیار بجلو کشیدہ با دستہ خدم و حشم
پُر زرق و برق بیگلربیگی و خوانین داخل شدند خلائق پیش پا ہائے آں ہا
بتعظیم برخاستند صاحب خانہ بتملق و چاپلوسی دویدہ گفت خیر مقدم
خوش آمدید صفا آوردید مشرف فرمودید قدم بسر و چشم بسم اللہ بفرمائید
و بالا بفرمائید و خدمت بفرمائید دست آں ہا را گرفتہ صدر مجلس
نشانید بعد از تعارفات چاق و سلامتی پیش خدمت ہا قلیان ہائے
دستی بلوری و چرمی و نارجیل با سر و تہ نقرہ میناکار و سادہ و نے پیچ
کرمانی آوردہ دادند ہر یک دو سہ قلاج زدہ دست بدست راہ بے را
دیگرے کردہ پس داد باقتضائے آداب اہل ایران کہ قاعدہ شب نشینی
ایشان است ہر کس باہم پہلوئے خود اختلاط دل بخواہ مے کنند
حکایات دیدہ و شنیدہ بایکدیگرے گوید از چشم و ابرو باشارات احوال
پرسی آشنایان صف مقابل و چپ و راست بعمل مے آرد برابرم پسر
ملا باشی تشریف ارزانی داشت ماشاء اللہ متکلم وحدہ خوش لہجہ
شیریں گفتار بود عرض کردم مے خواہم محاورات عجم افادہ بفرمائید
تا ہرچہ را ناشنیدہ باشم یاد بگیرم۔ جواب داد زبان فارسی ایں زماں مرکب ست
از لغات عربی و ترکی و دری تاجیک ایلات بختیاری و کُرد و فیلی

وشاہی سوندو کالحر دمسنی ولرستانی و مازندرانی وشوستری وگیلانی
و بلاد و سواد اعظم و اصناف کاسب کار مردم بازار لہذا تفریق ہمہ آنہا
دشوار مے نماید گوینده را باید از الفاظ مذکور بکلی ماہر بوده با مخاطب خود
انچہ مناسب داند القابنماید مثل ادم دولتمند کہ بجا غلی و تنکی واشرفی
رومی وعراقی ورائج صاحب قرانی وریال فرنگسا د ایرانی و پناه باد
وشاہی و پول سیاه درکیسہ دارد تا صد دینار و سہ شاہی و یک عباسی
و دو محمدی و پنج غاز وقت ضرورت بہرکس قدر حاجت روائی
مے دہد ہمچنیں از سخن گو در حرف زدن مناسب حال سامع باید تقریر
او اشود گفتم منکہ اجنبی ہستم شما تعلیم کنید. فرمود احاطۂ حصر جملہ آنہا
دشوارست الاسے دانم دو سہ قسم خواہد بود استعاره وکنایہ ومحاوره
و اصطلاح ولغت یکے وابستہ اعضائے انسان است. مثلاً سر رفت
کلہ زد، فرق اقبال شد، مغز ندارد، پیشانی پرچیں دیدم، جبہہ عجز و
و نیاز سود، جبین مسکنت بخاک نہاد، ابرو ہلالی دیدم، تیر مژه کارکرد
چشم پوشید، دیده شد، نظر پاک دارد، نور چشم، نگاه خوش انداخت
بینی بخاک مالید، پرده بینی برید، دماغ سوختہ ست، لب شکرست
دہن دریده ست، دنداں بجگر فشرد، زبان زد مردم ست، کام روا گشت
چونہ زدم، ذقن ذنخ شکست، سبل چقماقی دارد، ریش درازست
رخسارش پژمرده ست، روئے شما سفید، صورت گرفت، بناگوش
ساده ست، قفایش افتاد، گردن گیرش شد، گلو ندارد، حنجر ندارد
نحر درید، گریبان گرفت، دوش گرفت، شانہ خالی کرد، بازو
شکست، آرنج زد و مچ من خلاص شد، قبضہ کرد. دست پاچہ شد

کف برآورد، مشت او وا شد، انگشت بچشم نهاد، بند انگشت جدا گردید، ناخن بجگر مے زند، سینہ مالید، پہلو تہی کرد، دندان شکست، تنہ زد، جثہ ندارد، شکم دارد، دل دادہ ست، جگر سوخت، گردہ کیست کہ برابر شود، شش باد کرد، زہرہ ندارد، شکنبہ او بزرگ ست، رودہ اش دراز ست، سپرز ورم کردہ ست، ناف برید، پشت کمر ندارد، کفل مے زد، سرین او چاق ست، زانو تہ مے کند، ساق نورانی قوزک پا ورم کرد، پشت پا زد، پا ندارد، پاشنہ مے سود، قدم ندارد پوست مال گردید، استخوان آب شد اگر خواب را از دم، خون مردم این زمان سفید شد، روح روان، ہوا دار، خواب رفت، بیدار شد. قد علم نمود، قامتِ زیبا ست، بالائے خوش بود، اندام نازک دارد، قالب مے کند، سایۂ مہر و محبت افگند، نفس منیر جان ندارد، دم نقد مے دہم، خاطر خواہ شد، حواس باخت ہوش کرد، قوائے ضعیف شد، آواز کرد، صدا گرفتہ ست رفتار شرفا راہ نمے برد، گفتار نیکو مے نماید، ذہن ندارد، فکرش رسا ست، آغوش گرفت، کنار کرد، بغل برآورد، رنگ باخت نقش زد، چون دوسہ قلیان میل فرمودند صدائے تق تق ظروف و بوئے طعام علیہم السلام حواس ملا را بردہ از حدیث گذشتہ بروایت چسپیدہ فرمودند، رفیق اوّل طعام بعدہٗ کلام بگذار تا شام بخوریم آنگاہ گوئیم و شنویم، پس آفتابہ لگن پیش نہادہ ہمگی دست شستہ سفرہ را خدام بجا یکی پہن نمودہ مقابل ہر کس گردۂ نانِ خورشیدی زمین گذاشتہ مجمعہ ہائے الوان بختنی خوش مزہ چرب از قاب پلاؤ مرغ و برۂ املح

شیرمست و دوری قیمه چلاو و کوکو و مزعفر و پیاله آتش برگ و برشته
و کشک و بورانی با دنجان و بشقاب کباب و تغلبکی نمک سوده و
فنجان ترشی موسیر و قاشهای خربزه گرسنگی و سینی گرگاب و کاسه آب
قند و دوغ با قاشهای چوبی نازک صابونانی روبروی هر مهمان ورد یفا و
چیدند خان سالار بسم الله گفته اجازت داد و ساعتی بخوردن و دست بازی
بسر رفته آبخوردن در کاسه‌های چینی پر کرده با وجود موسم زمستان
تکه‌های یخ بلوری انداخته می‌آوردند هر کس میخواست می‌دادند
هرگاه از صدر تا نعال همگی دست کشیده راست شدند فاتحه خوانده تکه
پاره و مجمعها برچیده ریزهٔ نان با سفره پیچیده برده بآب گرم و صابون
دست و دهن شسته بدستمال پاک کرده مجریهای هزار پیشه اسباب
چای‌خوری که دران پیاله کوچک و نعلبکی و قاشق خرد ملمع کار و قندشکن
و قاشق سیم باف مشبک و قوری چای ختائی و سماور هشترخانی پر آب و آتش
بمیان آمد کله قند ارسی شکسته نبات چو جوهر واحد باب طبع خود ریخته
گرما گرم تجرع نموده ملا علی اکبر نقیب فضولی را انداخته قهوه جوش طلبیده
دو سه فنجان خیلی داغ بیکباک قرت سر کشیده میدانم زمان و کامش
پینه شتر بود که آبله نیفتاد یا منقار سمندر که نسوخت بارے اہل مجلس کیسه
تنباکو از جیب و بغل برآورده تتن را بسر شطب عربی و چپق رومی پر کرده
دود بسقف رسانیدند بعضی دو سه نفس را در قلیان زده رو نمودند
مرا هم هوس چپق بطبع افتاد از دست آقا مهر علی قپیده نی را بلب آشنا
کردم تندی و تلخی او تهییج نموده پس دادم آقا رسید چرا سیر نکشیدی
گفتم سرم بچرخ در آمد نزدیک شد بغلطاند تا دیر بانداز صحبت

واختلاط فیما بین حضار گرم ماند سپهر ملا باشی سر سخن اول رفته گفت
اما اصطلاح مردمان بهر چند وقت اختراع و متروک مے شود پاره این قسمت
حرف الالف او بار کلافه مے کشند حرف الباء عربی باردی میکند
حرف الباء فارسی پوک برآمد حرف الثاء تنبل ست حرف الجیم عربی
جانماز آب مے کشد حرف الجیم فارسی چپاؤ کرد حرف الحاء حطی حلاجی
کردم حرف الخاء خسته شد حرف الدال دولابی شد حرف الرا راه
بیراه کرد حرف الزا زیر آتش کشیدند حرف الزاء فارسی ژولیده
حال ست حرف السین سقز ملا نصرالدین ست حرف الشین شلغم را انداخت
حرف الصاد صاف و صادق است حرف الضاد ضرب زدن پشت سر
خوب نیست حرف الطاء طناب انداخت حرف الظاء ظرف ندارد حرف العین
عزیز قوم لوط است حرف الغین غرامت داد حرف الفا فقیر شد حرف القاف
قیر گرفت حرف الکاف عربی کلک برآورد حرف الکاف فارسی گول
داد حرف اللام لج مے ورزد حرف المیم مشتلق داد حرف النون ناهموار
شد حرف الواو وارفت حرف الها هوز هاج واج شد حرف الیا
یواش آمد و بچه هائے آدم و جانور ها را بلقب جداگانه اشعار نمایند
طفل آدم را مردم ایلات ترک اُشاغه و عجم بچه دوله و گوسفند
و بز و آهو را بره بزغاله و الیج و اسب و قاتر و خر را کره و مرغ را جوجه
و نر را خروس و ماده را ماکیان و سگ را توله گویند + ناگاه
آخوند ملا ابوالحسن درمیانه همه مردم سبقت نموده گفت رفع زحمت
باید کرد و تخفیف تصدیع باید کرد و گفت سُبحانَ ربّکَ ربّ العزّت
عمّا یصفونَ همینکه خوانین برخاستند سایر من تبعه هم پا شدند

خدا حافظ کرده بمنازلِ خود ها رفتند منهم از مجالس میرزا و ایس آمن بکلبهٔ خود رسیده بچه ها را صدا زدم ابراهیم گفت که آقا داداش و باجی و ننه بخانهٔ آقا داعی رفته اند طفلک گیج خواب برخاسته با زچشم بهم گذاشت بنْ لنگه درِ پیش کرده پائے چراغ کتاب مے دیدم که حاجی بدیع تریاکی چند تا رفقائے متعفن لوچ کَچل و چلاغ و شَل و لیجر نان و حلوا خورِ سرِ قبرستان برداشته با ریش و فرش زولیده چونه کج و چشمهائے پُر چرک و عنق منکسره جلُ و پوست خود رش برداشته مثلِ اجلِ معلق رسیده همین نشست یاران دیگر بیرون ماندند و کیفِ تریاک و کوکنا به هر قدر حرفِ مفت زد همه اش جفنگ که هیچ سروته نداشت و مطلب از آن دستگیرم نشد حوصله ام تنگی نموده از بے اعتنائی و کم محلی و ترش روئی بیش آمدم خسته شده بنا کرد حیرت زدن همینکه از سرِ طبل قدرے گذشت آواز دادم برخیز برو دردِ سر کم کن مبادا در راه ترا گزمه بگیرند و دستاق نمایند از محبس و باز خواست داروغه خلاصی نخواهی یافت فقیرے مے خواست بند شود اخذ و جری نماید شروع باظهارِ بے نوائی کرده مثلِ روده شیطان سلسله یاوه گوئی را طول داد من پولِ حرام کجا داشتم که به هم صاف و پاک آب سرد روئے دستش ریختم پوست کنده گفتم ببخشید این وقت خجالت مے کشم کاسبے ها ضعیف ست با آبِ باریک قناعت دارم سوائے مداخل سدِ رمق جائے دست بردنے نیستم که تلک نموده بمردم تنبل بیکاره داده باشم بهزار چرب زبانی شرِ او را کوتاه کردم بے چاره و مَق شده پئے کارِ خود رفت درِ اوطاق را جفت نمودم لاکن از شدت سرما ایستوی منزل ما یخچال گردیده پشته همیشه پوشان را در بخاری طپانده خاک انداز د

انبر به واشته از او جاق دو سر گل آتش آورده روئے تمه ها ریخته فوت
کردم دود تلخ به دماغ پیچیده خفه نمود کج خلق شده دامن زدم هنیکه در گرفت
دست و پائے چائیده مثل چوب خشک را بگرمی راست کرده غلام خود را
برداشته بر پله کان بالا رفته از پا رو برفهائے پشت بام را پائین انداخته
پا بر نردبان گذاشته دست بلند کرده درهائے پنجره درو زن باد گیر از لته
کهنه محکم گرفته آمدن دیدم بخاری سرد گشته سنگ و چقماق زدم گل فتیله فندک
از هم پاشید تک قور اجسته آتش بر آورده پیه سوز قبل چراغ روشن نمودم
بچه هائے همشا گرد ابراهیم ریزه پاش اوضاع زندگی مرا ریزه و روانداخته
برهم ریخته بودند بهزار تک و دو تقلا زده دیگر قابلامه مسی را در نطع کشیده
پوستین و کلیچه قجانی بالائے سند لیچه آویخته مندیل ابره خلیل خانی و
شال ترمه کمر و تیر بند ابریشمی و قبائے بغلی سایه کوهی و قدک شانزده و
النخالق چیت گلی و قلمکار صدرس و طیاری و ناصر خانی و اُو یک و جبه و چوخه
اذربکی و بارانی ماهوت و بگرس و پایوچی کرمانی و عبائے لحسانی ته کرده
در سارق پیچیده دستمال گلی و پیراهن کتان و اقا بانو و پیراهن شاهی و زیر
جامه قصب و چلواری چرک را برداشته چند جفت گیوه کاشانی و دو بندی
و تخت جوراب و کفش ساغری جسته و سرپائی و لب چین و حکیمه که بودند
بگوشه نهاده در سرداب رفته کرسی و منقل پر آتش زغال گذاشته
لحاف رویش انداخته متکائے پیراهن با عرق جبین و شب کلاه زیرش
در از کشیده از گرمی عرق کرده لذت بردم نفیر خواب را بلند نموده بے خبر
خوابیده شیطانے شده برجستم معترض حال غلام نگشته خود لنگ
و قدیفه در بغل زده رو بحمام و ویده دق الباب کردم از اتفاقات

نه حمامی بود و نه لنگ بردار نه دلو پاشوئیه کش نه دلاک و نه بی ریشهائی آنها
همه جهت خلوت یک مرد که لرزبان نافهم چارشانه مثل خرس خُوَندساری
برجا بوده دروازه گشاده داخل رفتم چراغ کور کور بگوشه می سوخت
در تاریکی سایه رواق سر پایه کفش کن زمین خوردم گوشت استخوان زانویم له
شد قدم شمرده برداشته در جامه خانه رختها کنده بی اوبی ست لنگ بسته
در مبرز ازاله نجاست کرده زهراب ریخته سر خزانه رفته دیدم آب چائیده
بود معلوم شد تون تاب را خواب ربوده آتش گلخن روشن نکشیده بنین
نپاشیده اوقاتم تلخ شد مثل شرب الیهود سر آب فرو برده بخت بیرون
آمدم لباس دیگر ایش کرده مهلت سرکیسه و شتال و نوره بستن و رنگ
نیافتم شالکی دور خود پیچیده برگشته ببالش پر قو سر گذاشته بر توشک
نرم و گرم پهلوی کرسی غلطیدم هنوز کمر راست نشده بود که صدای
خوشخوان گلدسته شنیدم ذکر مناجات شروع نمود زنگها از دل می
زدود عطسه زده برخواسته با قره آفتابه آب گرم سر آب رفتم
سرسبک کرده طهارت نموده آمدم دست نماز گرفته رخت پوشیده
کمربسته تکمه سردستانه اختر جوراب شیر و شکر دیدم خنک بود
برآورده از کرک پا نموده لباده سمور دوش گرفته بمسجد رفته در شبستان
پشت سر جناب آخوند ملا محسن یزدی بجماعت ایستاده بحضور قلب
دو رکعت صبح خوانده بعد از تعقیبات بمنزل آمدم نمی دانم چه شد
که آروغ بسیار می زدم ترسیدم سینه پهلو شوم خود را محافظت نمودم
لعنت بکار شیطان زیر بغل را پائیدم مهر عقیق و مهر نماز از جیب افتاده بود
بحیرت ساعتی وا رفتم بر قوت حافظه خود نفرین کرده همه جا جستم

بید انشد ریحانہ گرجیہ صبیح زود مثل سوقلی ہائے شاہی بجا بکی جستہ رختِ
خواب برگرفتہ در چادرِ شب پیچیدہ خانہ را بیرون و اندرون آب و
جاروب زدہ خوانچہ چیز شب ماندہ برائے نہار قلیان آوردہ زانوتہ
کردہ زمیں گذاشت پارۂ نان تافتان با پنیرِ جنگلی و حلوائے اردابہ خوردہ
از غصۂ فراموشی مہر بالقمہ بگلوگیر نمودہ فرونمے رفت جاریہ لوند دویدہ
دوستکامی گلی آبِ خوردن آورد قدرے سر کشیدہ بجمالِ بے رغبتی
چند نفس بقلیان زدہ چاخچو پا نمودہ شال و کلاہ بسر گذاشتہ بالاپوش دوش
گرفتہ دستہا از آستین در آوردہ شیر قلاب بندِ شمشیر را بکمر زدہ ساعرے
کشمیری در پا تفنگ لاری قنداق شمشاد دست گرفتہ بیرون شدا للہ
وردی بیگ مہتر عوض اسپ سواری قاتر پالان مخمل آورد پرسیدم
رہوار اوّلی چہ شد گفت زین و تکلتو اصلاح طلب بود میر آخور حکم داد
گرہ قاتر سمند را ببر گفتم در کمند اسپ ہائے سلطانی قحطے بود کہ این تخم
چاروا پیش کشیدی مہتر قلیچاق زیر لب لند لند کردہ اخمر و ترش نمودہ خیرہ
خیرہ نگاہمے کرد ہمینکہ پا بر کاب آوردہ راست شدم قاتر بدرگ جموش
گہگیری و سرکشی آغاز نہاد قمچی زدم لگد پرانید سیخ شد نزدیک بود
بنت العیب زمین بزند بہزار خود داری و ان یکاد خواندہ تا اندرون ارگ
رفتہ بدرِ خانہ رسیدہ فرود آمدم در کریاس دیدم ہمہ خوانین و
سرداران سبیل بسبیل بافتہ چشم براہ اذنِ بارگاہ پہلوی ایشیک
آقاسی نشستہ اند ساعتے درمیانِ آنہا قرار گرفتم صدائے کجین آقا
قنبر خواجہ سرا بلند شدہ چارچی ہا آواز داد تدیری ہا یری ہاشاہ از
اندرون حرم برآمدہ بدر بار عام در ایوان تالار بر تخت قرار گرفت ہمہ دیوانخانہ

آب و جاروب زده با صفا و رونق گردیده میل شتر گلوی خزانه کشیده
فواره ها را سر داده حوض مقابل کرسی ایوان پر شده آب از پاشویه
بر سنگ غلطک از آبشار سرازیر گشته بدریاچه می ریخت. چرگه
غلامان یراق بسته سمت راست و چپ پای دیوار ایستاده حضرات قاپچی
و قاپچی باشی دهن دروازه گرفته بودند قورچی باشی و شاطر باشی و فراش باشی
و جارچی باشی و نسقچی باشی و یساول باشی عمله دربان و حاجب را از دم راه پیش
پیش کرده هر دسته بزرگان را بمقام کورنش بردند نظام سرباز
ساز فرنگی نواختند. در نقاره خانه قرنا کشیدند. منهم تو رفته سر فرود
آورده برابر محجره باغچه سرا در صف سلام قرار گرفتم محمد علی خان
زنگنه پهلویم ایستاده بود خیلی پریشان و ترسان بیخ گوشم گفت امروز
چشم و ابروی شاه را پر غضب و خشم آلوده می بینم خدا خیر کند باید دید
آتش قهر بخرمن جان و خانمان کدام ستاره سوخته بخت برگشته خواهد
افتاد هنوز این حرف تمام نشده بود که سرکرده تفنگچی های مازندرانی
تعظیم نموده گفت قربانت شوم عرضی دارم فرمود بگو سرکرده یراق
کیسه کمر و تفنگ و شمشیر برآورده زمین گذاشت کفشها کنده پیش رفته بخاک
افتاده راست شده بهزار خوف و رجا گفت یک سال است
برات جیره و مواجب معلق مانده تصدق سر بندگان اقدس
نرسیده در تمامی قشون فلاکت من زور آورده ارباب دفتر
وجه مقرری بتعویق انداخته اند حکم شد میرزا خان مستوفی الممالک
بیاید نسقچی باشی گریبانش گرفته مقابل آورد. شاه بازخواست فرمود
میرزا دم بخود کشیده خشک شد شاه را غیظ از جا در برده بگوشه چشم

عتاب میرغضب را اشاره کرد پانصد چوب بزنید عملهٔ خدا نا ترس
چسپیده شال و کلاه و جبّه و کمربند و چاقچو قاپیده پاهای نازک را
بچوب فلک بالا کشیده از ترکهٔ انار و بید و سفیدار ناخن برآوردند
نزدیک بود که از زیر چوب اگر خلاص شود بکشنده و زنجیر و قرابقر گرفتار
افتد امین الدوله زمین ادب بوسیده شفاعت نمود قبول گشته
هزار تومان پیشکش و ایصال حق مدعی قرار یافت پول را میان
ارباب قلم توجیه کرده بماندم محصل ترش روی گراز دندان پیش
آمده باده تومان قلق گرفته مستوفی را علاوه مشتمال سرکیسه درست
نمود غرامت نقد و جنس دادنی افتاد ایلچی و ڈاکتر فرنگی که مقابل
شاه میانه لب نهر و مجمره با غچه متصل مرزا ابو الحسن خان ایستاده بودند
بنظارهٔ چوبکاری سیاست شهریاری برخود لرزیده زیر جامه ملوث
کردند میرزا احمد و میرزا قوام و محمد فاضل خان ندیم سر کتاب
ثنا و ستایش کشوده کلافه خوش آمد باز نموده با فسون و فسانه شاه
را بحال آوردند که باشده از طرف شاه نشین بخلوت رفت وقتے
که از قهر و لطف سلطانی رها گردیدم آقا محمد صادق صندوقدار باورش
بخیر دیم راه مرا گرفته مثل کنه شتر چسپید بیا منزل ما وقت چاشت
رسیده باهم نان و نمک بخوریم گفتم سرم فارغ نیست خیلی شغل دارم
بگذار پے کار خود بروم قسم داد ریشش مرا توی خون به بینی دست رو
بسینه ام مگذار من ترا دوست مے دارم مے خواهم ساعتے پیش
یکدیگر بوده باشیم پر پاپی شد یخه مرا گرفته ول نکرده بردانددرون
صندوق خانه که رفتیم پرسید بچه ها چاشت آمده است گفتند خیر

غلام را فرمود پاشنه کوب بدو برو و چیزے را زود بیار حبشی سیاه
سوخته زنگ سر قدم ساخته چار بغل تاخت میرزا پرسید
ضراب خانه و زرگر خانه و جبا خانه تماشا کرده گفتم اگر راه مے بردم کجاست
مے رفتم دست مرا گرفته آنسو برد عجب دستگاہے دیدم معیار باشی
کار فرما نشسته زرگران نقرهٔ مغشوش را در بوتهٔ آہک استخوان سوخته
با سرب و تنکار گداخته قال گذاشته شمسه ریخته بسر تیک و
سندان نهاده از گاز انبر گرفته چکش زده نقش ضرب بالا مے
آوردند و یکطرف صفحهٔ طلا را با نمک و خاک اجر خلاص مے نمودند
صرافان زر مسکوک را در ترازو مثقال از قیراط و نخود ہموزن اشرفی
و ریال سنجیده شمرده صره مے بستند و در کش مہر مے زدند و استادان
زیور و یراق ساخته مے دادند شاگردان جلا پرداز مے نمودند
دم و کوره مینا سازان گرم بود تیته و گلچه و دست بند و بازوبند و
طوق و یاره و کمربند و انگشتر و حلقه جواهر ترصیع مے شد و جوہریان
شق مروارید غلطان گسیخته بسلک برائے رشته کردن مے کشیدند
و ناسفته را با مته سوراخ نموده در حقه مے گذاشتند درج نگین زبرجد و زمرد
باز بود از مشاہدهٔ لمعان و درخشانی آنها چشم ناظرین خیره مے شد در جبا
خانه شاہی لوله تفنگها و طپانچه سوہان شده را با مته و دیدبان نصب مے نمودند
و پره ہائے چقماق باہم وصل کرده مے چیدند ہر قسم گله و ساچمه میریختند
شمشیر و کارد و قداره و کمر خنجر و قمه فولادی از صیقل برآورده زاج
سرخ مے زدند جوہر و لعاب بالا مے آمد از چوب شمشاد و چنار
و عناب قنداق تفنگ درست مے شد کمان ہائے چاچی با زه ابریشم در روده

صدہا چیدہ تیر و خدنگ پیکان دار میان جعبہ و صندوق پر بود نی نیزہ و سنان و بنان فولادی بے شمار گذاشتہ حلقہ ہائے کمند ابریشمین آویختہ بتر زین و گرز و تبر و شمشیر جوہر دار حساب نداشت خشت پران و ژوبین آہنی یک طرف قطار بود حوصلہ ام سر رفت دلخور شدم سیر را گفت رفیق تا بیکاریم بیا سیر بکنیم گفتم چہ عیب دارد افسارم بدست شماست ہر جا مے خواہی بکش خرامان رفتہ داخل کلاہ فرنگی شدیم آنجا تصویر تمام قد بندگان اقدس و شبیہ نپلیان بونی نارتی بادشاہ فرانسیس ساختہ آقا بابائے مرحوم و آقا عبداللہ نقاش باشی و دیگر صورت ہائے خرد و بزرگ کہ بر آئینہ و پردہ کشیدہ در قاب طلائی نصب بودند ہمہ را دیدم چگویم کہ در سایہ و روشنی رنگ سیر و نیم سیر و استخوان بندی اعضا و چروک لباس و اصول سمائی ابر و ہوا چہ طور دست مانی و بہزاد را بہ پشت بستہ حرکات آدم زندہ مجسم بنظر مے آمد کہ مے خواست حرف بزند در تعریف صفائے قلم مو دیر و از کارانی و محو قلم روغنی و ہمواری الوان بدن و دور و نزدیک مکان و لمعان جواہر و یراق زبان وصف قاصر است از آنجا بسوئے عمارت چشمہ بلور و سر دستان رو کردیم باغبان ہائے یزدی بیل دست گرفتہ نہر ندبا غنچہ درست مے کردند تاک انگور بیدار بست قلم مے نمودند بعضے شغل آبیاری چمن داشتند شاخ و برگ ہر درخت میوہ و بتہ گل را چنان بریدہ موزون ساختہ بودند کہ زیادتی و کمی برابر شدہ پیدا نشتے اشجار موہم انداد استاد کمال باغبان باشی پیچ پیچ و لنگ بستہ پیش آمدہ برائے خود نمائی سبد پر از چند دانہ میوہ تازہ تعارف نمودہ گفت

از برکتِ قدمِ شما دریں گلِ زمین نهالِ ملک هائے سرد سیر و گرمسیر
بار مے آید اقسامِ سیبِ مشکینہ و انار مایہ خوش و گلابی و قلیسی و انگورِ عسکری
و امرود و گرجہ و گیلاس و حلو و شفتالو و توت و آلوبخارا و بادام و پستہ
خنداں و فندق و سنجد و عناب و انجوجک و انجیر و ازگیل و گردو با
ہر گونہ گلِ سوسن و زنبق و نسترن و مخمل و گلاب و نسرین و گلِ زرد و رعنا
زیبا و لالہ و ریاحین و ہمیشہ بہار و شقایق و نرگسِ بہایہ و شہلا و یاسمین
عمل آوردہ ام و خیابان خیار و سرو و شمشاد و صنوبر و سعیدار و عرعر
و کاج و بید سادہ و بیدِ مجنون نشانیدہ ام ۔ گفتم دستِ شما مریزاد صنعت
مرزبانِ نا اہلِ چین و شعبدہ حقہ باز ماہ و پروین بایں بازوے سحر
آفرین و عجوبہ کاری حکمت جادو آئینِ شما اسے واللہ مے گوید مبلغ دہ یا
با دو سہ ریال از جیب کشیدہ گفتم پول تمباکوئے قابلِ شما نیست بصد
انکار و ترا زو زمین زدن گرفت نزدیک زوال برگشتیم گرسنگی زور آوردہ
بے حال کردہ بود ہماندم خوانچہ ہائے پُر از ہمہ اجبل آوردہ چیدند
جائے دوستاں خالی نان ہائے سنگک برشتہ و پنجہ کشِ قرمز
چار تخم پاشیدہ و پیالہ ماست چرب و کرہ و عسل و دوشاب و دوری
پنیر لاری و کاسہ ہائے کوفتہ معلے و مرغ مسمن و فسنجان و قورمہ و یخنی
و تبز باش و آبگوشت لبیہ نخود ریختہ و لنگری بریانی و شتقاب کباب نرگس
و لولہ و ماہی و ختائی و قاتق دولمہ کلم و تاخوریش نیمرو و اشکنہ تخم مرغ و مربائے
بالنگو و ترنج و زرشک بیدانہ و آلو و سکنجبین سرکہ و لیمو و حلوائے تر و مسقطی
و اردابہ و فنجان ترشی خیار و پیاز و سبزی گندنا و ترہ تیزک و نعنا و ترچہ
و قاشقہائے لبلبو در ظروفِ چینی و کاشی با آب و تاب درمیان گذاشتند

دست بشکم زدم اے کاش که اشتہائے فیل منگلوسی قرص المفسده بگیرم مے آمد
که از ہیچکدام نمے گذشتم دریں حال آقا حسین باشماقچی اقا اسمعیل پیش خدمت
باشی و آقا عبد الکریم سپرشس و آقا شریف پہلوان و خسرو خاں گرجی و آقا
ابراہیم بیگ قہوه چی و آقا عبد الصمد جارچی باشی شاه را بدرِ حرم رسانیده برگشته
کفِ دست بوکشیده دست جمع آمن صدا زدند میرزا تنہا خوری مزه ندارد
مہمان مے خواہی بظرافت گفت آرے چاشت خور به از میراث خوار است
ہمه تاں بفرمائید بشرطیکه باردی و شوخی را بکنار بگذارید اکابر اعاظم مذکور
دستِ جمع تو ہی آمن دور ہم نشستند پس خشکه بندہا آستین بالا زده بطورِ مالِ
مفت دلِ بے رحم برغبت تمام میل فرمودند و آبِ یخ سر کشیدند ظاہرا
ناشتا از خانه بیروں افتاده نہار نخورده بودند گفتم زود باشید
خوشه ہائے انگور و میوه سبد را آب بکشید بیارید ہرگاه پیش نہادند
آں را ہم حضرات تنقل کردند و دست شسته برریش و سبیل مالیدند آقا اسمعیل
که در لطیفه و بدیہه گوئی از شاه مضائقه نداشت و در ہزل سعدی شیرازی را
شاگرد و خوشه چین خود مے پنداشت برائے ادائے مزدِ دستِ نعمت
و ہضم طعام که اگر ساعتے بے مطایبه مے نشست شکمِ او باد مے کرد گفت
اے کہنه رند بچه باز خراباتی من ترا بو اجبی مے شناسم ہرگاه آقا حسین جان
خوش جمال و کمال ہمسایۂ ما نبود ہرگز خوش باش نمے زدی خدا داند بکدام
حیله و بہانه از سر وا مے کردی امروز صدقه سرِ ایں زلف و بناگوش
و رخسارِ گل فروشش لقمۂ چرب و نرم نصیب شد میرزا برآشفت که
شما را بارِ اول دیم جلو گرفتم لودگی مکن خوشم نمے آید درست بنشیں
حرمتِ ترا نگاه مے دارم و الا مے گفتم اے لحاف کشِ میانجی قرمساقی

کار ہمہ کس نیست وقتیکہ بے عار شدی ہر جا بروی ہمیں آتش و کاسہ ست
خدا کجکول گدائی شمار اسلامت دارد حمّام بے عرق نخواہد بود آقا اسمٰعیل گفت
مرگ ما حالا از خرِ شیطان پائیں بیا یک مسئلہ مختلف فیہ مے پرسم در تقلید حاجی
عرب مقلّدِ لوطیِ جامع الشرائط ہر چہ معمول بہ بودہ باشد افادہ بفرمائید شمع
ریزا قوی ست یا دو غی احوط مردم از معاملہ رد و قدح ہر دو پیر مردیکے زاہدِ خشک
و دیگرے ہرزہ چونہ باچہ درمال قہقاہ خندیدند ازاں میاں خسرو خاں زمزمہ
نمود کہ عجب حُسنِ اتفاق مے شد ہرگاہ دریں ساعت جعفر خانِ مین باشی افسرِ
نظام سرِ بازیچہ محمد باقر خانِ قلعہ بیگی بنظر مے آمد کہ چشمہا از پرتوِ آفتابِ رویش
نور افشاں و غنچہ دلہا بگفتگویش شگفتہ و خنداں مے گشت ناگاہ شیطان
در قفایش زدہ بمفاد کور شود دُکّان دارے کہ مشتری خود را نشناسد
پسرہ را باآں راہ آورد کہ مثلِ کولی ہائے بازی گر سجافِ دامن کشاں بہزار
ناز و ادا سر زدہ رسید بغمزہ گفت باشا ہزادہ چیز خوردہ حالا مرخص شدہ
مے روم بشنیدم ایں جا رفقا فراہم اند خواستم دیدنی کردہ باشم ایں را بگو
کہ جعفر خاں سرش از مدتے پیش حسین گیر بود بنا بخاطرش آمد آقا اسمٰعیل کہنہ
گرگ باراں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ با ہزار قلابی پاے
خم و قمار خانہ بسر بردہ گفت خان چہ عجب چہ عجب کہ یادِ مشتاقاں
فرمودی با میرزا سخت آمیزش و جوشش بودہ ست **شعر**

با ہر کہ غیر ماست چو شیر و شکر خوشی
با ما چہ حالتست کہ چوں آب و آتشی

گاہے بکلبۂ احزاں بصد طلب و آرزو قدم نگذاشتی قہر و ناسازگاری ابوابِ جمع
مخلصاں داشتی آخر مارا ہم ازیں نمد کلاہے و جانب میرزا کنایہ تشنیع زدہ گفت مقدومِ مکرم

مجنب که گنجے بلے پشت پردہ شکارے افگنی نے دانی که شعر

خوردہ بینا نند در عالم بسے
واقف اند از کار و بارِ ہر کسے

میرزا بر خود پیچیدہ از جا در رفت گفت اسنادِ خود بدیگرے مدہ مصرعہ این را بکسے گو که ترا نشناسد من صاحبِ را خوب بجا مے آرم و سحر خیزیہا بواجبی خبر دارم بارے این قدر شور مزہ ندارد بر گذشته ہا صلوات و آئندہ را مدارات مناسب حالات زیادہ روئے نیست موئے ریش سفید کردی دست ازیں اطوار بردار بقول آنکه شعر

چوں پیر شدی حافظ از مے کدہ بیروں شو
رندی و خراباتی در عہدِ شباب اولے

ما و تو لائق چنیں صحبت ہا نماندہ ایم آقا محمد اسمعیل گفت غلط فہمیدی مصرعہ پیرے که دم زعشق زند بس غنیمت ست + در مذاکرۂ این دو بزرگوار از خندہ رودہ بر شدند میرزا احمد نقاش برادرِ آقا عبد اللہ که طبعِ چاشیدہ خنکِ شیر خشتی داشت و برائے حسن پرستی لوحِ محبت را در بغل مے گذاشت دایم بر ورق خیال نقش عاشقی مے کشید و مسودۂ صورتِ خوب را بر صفحۂ زندگانی مایۂ ناموری مے دید حولیۂ چہرۂ زیبا بر پردۂ آرزو طرح مے کرد و در چشم و ابرو و رخسار و زلفِ محبوباں رنگ آشنائی مے زد خبرِ آقا حسین و جعفر خاں یافته رو انہا بر داشته در پئے مدعا بر آمد ہمینکه داخل شد آقا ابراہیم گفت بنازم بقدرت کارساز که آب آمد و تیمم برخاست ہر که در طلب باشد بسم اللہ پیش بفرمائید این گوئے و میدان چوگان بازی منکه حسبند میرزا ہستم ماشاء اللہ ہمه را بشاگردی قبول ندارد چشم و گوش و زبان او را بیائید به بینید چه طور حرف کارکار خانه مے زند آقا اسمعیل ہشیدہ ستی کردہ گفت خان حالا که قدم بچشم ما نہادی بیا معامله کنیم تا دستِ خالی بر نگشته باشی

گفت تجارت سرم نمیشود انانکه خرند میفروشند گفت نشان می دهم یک تا هیچ و نه دشنام
بده مرا بخر تا شب و روز پشت سرت مانده خدمت کرده باشم اگر پشیمان شوی بما
پس بده گفت رفع رجوع خانه کوچ شما از مردم بیگانه و اهل محله بمشکل سرانجام
خواهد شد گفت او را نجاک سپرده فارغ گردیدم خان گفت آقا جواب ترکی
ترکی بشرطیکه دل خور نشوی اعلام میکنم بدست نیامد اول خویش بعده درویش
چراغی که در خانه رواست به مسجد حرام ست چرا معامله راس المال نقد
باخلاف رشید خود نمی کنی اگر مغبون هم بشوی نفع بخودت برگردد گفت او مثل
شما در داد وستد خوش بده کجاست خسرو خان صدا زد کوتاه کن برخیز بردیم جواب
داد غصه مخور از پیش کوتاه بوده ست والا بشما هم می رسید من دق کرده برخاسته
راه دفتر پیش گرفتم رفیقی داشتم روز دیگر که این حکایت را نزد او نمودم پشت
دست گزید کاش منهم خبری میشدم دمی خوش می گذرانیدم حالا که وقت گذشت
محل تلافی نماند باری بدم دروازه که رسیدم دو فراش شاهی سوند ایستاده
هر بیگانه را مانع بودند چونکه سابقهٔ آشنائی داشتم مزاحم نشدند الا با یکشان زندانی
بحث و جدل شان درمیان بود نمی گذاشتند اندرون بردد که امین الدوله
نشسته امورات سلطنت تمشیت نمی دهد برای بیباقی سال تمام محصل تعین
می کند مازندرانی که تخم مرغ نیمرو با کته چلاو خورده گوشت را ناپخته بجای تاس
کباب هضم کرده بجوش و خروش برآمده گفت جثهٔ اینهای که اذن میدهی میروند
از جثه من بلند تر است دربان که صفت درندگی و برسگ هزاره داد یخاق غالب
بوده دست بسینه اش زده پس کرد من از هیبت فراش دهن دریده باریک
شده گشاده قدم برداشته تو رفتم اساس ما خدائی دیدم که صدها محرر دست به کار
زده سرگرم مهمات و خدمات مفوضه خود بودند میرزا اقوام الدین شاهرودی

دفترکشا را صداز د که قدری کاغذ تستاقی و دو دسته رومی و سه طبق کشمیری بده ضرور است و دوات قلمدان خشک و ابکی شده مرکب از شیشه بزه بر لیقه را برهم بزن میرزا بدیع سیاق دان اطلاق نویس دست گاه خود دیده مردم دورش گرفته بودند رفع رجوع وکلای حکام و عمالِ ولایات با و تعلق داشت سید ابوالقاسم رشتی طبلق واصلباقی را که دو طرف سرو ته آن تخته گرفته کشاده فردهای حساب مداخل را زیر و رو می کرد محمد هاشم بهبهانی عرض ارسال مالیات دیوانی را سیاه می نمود میرزا محمد نایینی میرمنشی که خدا بسلامتش دارد و لوله کاغذ مُهر زده فرمان و رقم شاهی را بزیر دست خود می داد تا سوادش بردارد و کربلای احمد رضای رشتی برات قیمتِ اجناسِ مصارف دواب و کارخانهٔ ابراهیم خان ناظر از شتر بنجانه و اشپزخانه می نوشت مستوفیها رقومات گرفت و گیر ممالکِ محروسه جمع و تفریق می کردند آقا مشتاق احمد کرمانی ورق طلای خالص در بشقاب سفال حل نموده بر عنوان فرامین طغرا التعلیقه می فرمود ارباب حوایج بمطالبه حوالات تلق دسرو سات دست بسینه می کشند لاکن بخوف ضرب دشتم امین نفس یکی بالا نمی آمد هر که قبض الوصول صند و قدار با بواب جمع میرسانید از شلاق و شلتاق دیوانی خلاص می شد بنده با دب پیش رفته امین الدوله و معتمد را که باهم بودند سلام کردم کشاده پیشانی خنده رو بجواب پرداخته جانشان دادند احوال پرسی نموده تفقد بزرگانه مبذول داشت پرسید خیرست آمدن اینجا برای چه مطلب می باشد عرض کردم خدا شما را سلامت و کامگار بدارد که همیشه در دمرا می کشید و بداد استغاثه دلم می رسید دوای اصلاح حالم می دهید غربا پروری و بنده نوازی میکنید تیست در باب چند دانگ زمین مزرعه فتح آباد عرضداشت کردم به خصوص واگذاشت آن حکم شد که یرلیغ بلیغ صادر گردد هنوز توقیع وقیع

سلطانی صاف هم نشد تا به ثبتِ مهر و نشان طغرا و نقل روزنامچهٔ سررشته چه رسد
گفت عزیز من مصرع

گر گدا کاهل بود تقصیرِ صاحبخانه چیست

شما خود چرا درین مدتِ دراز یادآوری نکردید که جماعت مردم سهل انگارِ سست
را شوک میزدم از قضا و قدرِ فلک دون پرور آقا غلام حسین طهرانی که بر پشتِ بامِ
حمام پیش پا میزد مدام او بار کلافه می‌کرد رختِ برگردان کجا پول سر کیسه نداشت پیوسته
چوب خط او زیر دکانِ بقال افتاده حجتِ ده ریال او را هیچ صراف بد دغا نه
یک بیستی نمی‌گرفت همه کاره و معتمد نظام الدوله شده اکنون بمشار الیه وزیر دیا فقیر
خیلی رفیق جان جانی بوده خان او را صدا از و پیش بیا لبیک گفته به اینجا آمد
فرموده در عهدهٔ خود بشناس که فردا بجمیع وجوه رقمِ فلانی مستجل شود و الا چه نمیشکین
بگردنت می افتد دعا و ثنا بجا آورده مرخص گشتم عین نصف النهار بلکه زوال
شده بود به مسجد رفته طهارت نموده دست نماز گرفته پشت سر حاجی
میرزا حمزه کرمانشاهی ظهر و عصر خوانده بیرون آمده وقتی که از تخته پل
درِ ارگ گذشتم به معرکهٔ آقا قنبرِ حبشی قصه‌خوان جمعیت فراوان دیدم خواستم
معلوم شود چه واقعست برابر شدم درویش حسینِ اصفهانی تعلیمی دست
گرفته روی صندلی نشسته با شاگرد خود حرف مفت میزد که مردم به خنده
و بازی گوشی او فراهم آمده هنگامه را گرم نمایند اوستا مراد قهوه فروش
تنباکوی دو برگهٔ شیرازی آب کشید و بسر قلیان پر کرده چار دور میرسانید
درویش همین که مشتری بسیار را دو پشته جمع دید خواست دروغهای که بهم بافته
بود شروع کند ناگاه الاغ کدام رعیت بار پشت و پالان زمین زده شیشکی
انداخته نعره زنان رو بمعرکه آمده گوشش ما تلم و دم را علم صف را شکافته

درمیان دوید مردم تیت و پیت شدند چند تنبل بنگی و چرسی مثل بت یا سنگ
چاه زبل که بر جا مانده شور نخورده بودند بر دی هم افتادند چاروادار افسار
آورده بسرشش زده گرفته برده بگوشه بسته جوال کاه را پیشش نهاده از
قایمه می دوخت مردم باز جمع گشتند داستان حسین کرد آغاز کرد بجان شما
گناه بی لذت بود که چنگک بدل نمیزد برگشته از پای قاپق گذشته سرهای
ترکمان و قزاق راه زن که پوست گنده کاه پر نموده میان توبره کرده
آورده انداخته درمیان سبزی کله منار ساخته بودند چونکه سر راه بودم
بنظر سرسری دیده در کنار معرکه دم دروازهٔ بازار آمدم سر هم بندی افسانه
گوی انجا هم خوشم نیامد داخل بازار شدم اول دشت دکان لبنیات فروش
بود که در موسم بهار دوغ و کرهٔ و دلمهٔ پنیر و قیماق یعنی سر شیر و شیر فالوده
برف و شیره انگور و شکر آمیخته و انجیر و آلو بخارا و قیسی در آب خیسیده
و زمستان کفی و ماست و پنیر خیکی و کشک و قرهٔ قروت و ماقوتی و فرنی می فروشد
از آن رد شده بر دکان نخود بریز رسیدم که مغز بادام و پسته و انجوجک
و فندق و چار مغز بود و آب نمک زده و نخود برشته نمکین و ساده
در طبق های چوبی داشت بالا رفته دکان بقال دیدم که پشت تخته ایستاده
بند ترازو آویخته و سنگ من تبریزی و چارک و پنجه با دستمال برابر
گذاشته هر گاه چیزی کشیده دست مشتری می داد تخته و کفه ترازو
پاک می کرد خیک عسل و روغن زرد و پنیر و شکیه قورمه گوشت سرخ کرده
آورده ایلیات پاره نموده تغار ماست تازه چوب نهاده سبد های پر از
میوهٔ خشک بار کشمش و مویز و انجیر و قیسی و آلو بخارا و جوز قند و زرشک و عناب
و سنجد و آلو بالو و انار دانه و آلوچه و خرمای خارک و سماق و بادام و پسته

و فندق و گردو و هندوانه و خربوزه و سیب و انار و انگور و گلابی و به ذخیره
زمستانی و ماش و لوبیا و باقلا و برنج مراغه و عنبربو و سوجبلاغ داشت و پهلویش
دوکان علاف بود که غله نخود و گندم و جو و ارزن و کاه و هیزم و زغال و جاروب
و دسته بیل و کوزه و سبوچه و تنگ و دوستکامی و لولئین و صراحی گلی را می فروشد
ازان بالاتر دوکان قصاب بنظر آمده که میخ پیچ بسته لنگ بکمر زده هفت
هشت گوسفند و بره های دنبه دار و بزرا سلخ کرده مسلم بر قناره زده
پوست و گوشت چرب ردی و نده را چین چین ورق کرده ته بته برگردانیده
کنده چوب و ساتور و بغده بر تخته چیده کارد بدست گرفته فسان
آهن آویخته صندلی برابر نهاده گاهی ایستاده تکیه زده زمانی بر آن نشسته
تراز و آویزان داشت قدری پیشتر بدوکان سبزی فروش پا گذاشتم
سبد های سبزی پای گوشت اسفناخ و شنبلیله و شویت و خرفه و کلم و شلغم
و چغندر و بادنجان و بامیان و زردک و کدو و پیاز و سیر و گندنا و تره تیزک
و نعنا و دسته ریحان و گشنیز سبز می فروخت ازان فراتر شدم دوکان کبابی
به نظر آمد که قیمه گوشت و دنبه گوسفند و پیاز باریک کوفته
به سیخ زده سرخ کرده لای نان مشتریها کشیده گرده سماق خشکی و لیموی
عمانی پاشیده می داد بالاترش دوکان آشپز دیدم که سامان ظروف چینی و
کاشی و مسی بسیار چیده بریانی گوسفند مسلم بمجمعه برآورده چلاو کباب و قورمه
پلاو و خورشهای رنگین داشته نشیمن علاحده برای مهمانان فرش کرده آفتابه
لگن بدست شاگردان داده هر کس وارد می شود مثل خانه امرا پختنی و
افشره و ترشی خورده ادمی سه عباسی ده هزار دینار تا ده شاهی قیمت نان و
قاتق شمرده می رود عقب آن دوکان نانبا بود که در طرف جنوب و شرق

مکان اندرونی سکّو ساخته تغار بزرگ و کوچک در گل گرفته میانش آرد
خمیر کرده بهمان بلندی یک جانب تنور بزرگ فرو برده سه چهار نفر
ایستاده چونهٔ خمیر آرد را بر آورده در ترازو کشیده حوالهٔ دیگری و آن
یکی بدست پهن نموده پیش اوستاد می انداخت تا بر سنگ زده آبِ
کشنک مالیده و چار تخم پاشیده سرپا خم شده در تنور می زد که بقامت
بچه ده ساله نان پنجه کش پخته قرمز بر آورده به دکاندار می داد او بروی
منبر پله بر پله می گذاشت چون از دهم رو شدم بازار قنادی دم راه افتاد
گونی شکر بنگاله در پاتیل و آب ریخته بقوام آورده کوزهٔ نبات و کله قند
می ریختند و میان سینی های مسی سفید کرده حلوای باقلاده و حلوای پشمک
وارداپه و نقل آب نبات و بادام و پسته و خشخاش و نخودچی و دُرِّ دُح
افزا و لوز بادام و قرصِ فوفل و لوز گزانگبین و پسته و مغزیات و قرص آبِ لیمو
و شکر پنیر بید مشک زده با آب و تاب نهاده و خریداران هر چه می
خواستند وزن کرده در جعبه پر نموده می دادند پهلوی آن بازار عطارها
بود که ادویه مشک و زعفران معالجه بیماری و شیشه پر از شربت استعمال
طبابت و زلوی در آب انداخته و شمع موم سفید و رنگ و حنای
جنّیت سائیده و چوب بقم و صدها گیاه و گل و عصاره اجزای رویدنی
می فروختند هم در آن میان دو سه دکان عصار که روغن بید انجیر
و سرشف و زیتون و شماع که شمع سفید و شمع پیچ موم زرد و خراطی که میانه قلیان
هائی چوب گلابی و سردتیه روغن تراشیده می فروخت و دو دکان تنباکو فروش
که کیسه هائی دو برگه شیرازی و تتن اصفهانی و سرچپق در آن انبار داشته
به نظر رهگذر دیده رفتم تا میان بازار متاع ملابس و اقمشهٔ قیمتی رسیدم.

به دوکان بزاز توپ قدک هاے رنگین صفاهانی از ده تا بیست و قصب و الیجه و سایه کوهی و قنوېز رشت و تبریز و دستمال مشکی زنانه و چادر شب یزدی و چلواری دو دو از ده واری و پیراهن شاهی و نینوی انگریزی و دو گله قلمکار ابرچه و بند رومی و افشان و زمردی و قرمز و یا زهری و بنفش و زرد و پیرهنی سفید بوته قرمز و بوته بادامی و فیری و بنفش و زمردی و شلواری همه طرح محرمات و بوشه و چارقد و ابره لحاف و پرده گلوبند و طاقچه پوش و سایر چیت و لنگ و قدیفه مردانه و زنانه و سر خشک کن و مخملی بندری و سایر پارچه نازک هند تا کرباس کنده خود آنولایت روی هم ریخته بودند و دوکان سمسار که رسیده دیدم شمشیر و کارد و قمه و کمر خنجر و تفنگ و یراق اسپ و کمان و تیر و قبا و ارخالق و پیراهن و زیر جامه دوخته هر قسم و پوستین و کلیچه و کردی و لباده سمور و خز و قاقم و سنجاب و جبه اوزبکی و بارانی و طاقه برک و ماهوت و بکرس و مخمل و اطلس و مخمل زری و زربفت و نمد مسند و یا دوی تفت و کرمان و قالین بیرجندی و کرمان شاهی و قاش خورجین و اکندو جین و جوراب زنانه و مردانه ساق کوتاه و بلند نخ و کرک و شیر و شکر و شال ترمه کشمیری و کرمانی و ابره و رضائی و خلیل خانی و در سلسله و حاشیه و گوشه سنگین و وسط و سبک باب امیر و فقیر موجود بود و برابرش بازار خورده فروشان که قاشق و زنجیر و زنگ و چقماق و قفل و چاقو و قلمدان و سوزن و انگشتانه و سرمه دان و جوال دوز و قاتمه می فروختند و بازار و قاق و رنگریز پهلوی هم اتفاق افتاده از ان گذشته دوکان سراج بود که زین و یراق اسپ و پلکه و لب چین و مطهره و ختیاهی قلیان و یخدان مفرش و نطع قابلمه

می سازند برابرش کفش دوز که ساغری و جستہ و سرپائی و گرجی می فروخت
زیر بازوی دوکانش پینہ دوز ہم کار می کرد کفشہای کہنہ را وصلہ
زدہ و پینہ می دوخت ازان گذشتہ بازار کلاہ دوزہا و پوستین دوز
و لندرہ دوز و خیاط و علاقہ بند و اتوکش بود کہ ہریکی انواع اجناس
خوب و بد چیدہ و دست بکار زدہ شاگردان خود را می آموختند
بالاتر ازان آہنگر و مسگر و شمشیرگر و زرگر و میناساز و خاتم بند ہا دکان
داشتند و بازار جوہریان کہ مروارید و مرجان و الماس و زمرد و زبرجد
سادہ و زیور ساختہ خرید و فروخت می کردند و در مقابل آن ہا دوکان
صرافان کہ اشرفی و بجاغلی و ریال و پول سیاہ داد و ستد می نمودند برابرش
در دوکان ہا رفوگر و شال باف و چند صحاف می نشستند آخر ہمہ بکنج بازار
دوکان جراحی بود یک استاد و دو سہ شاگرد ہم سر مردم می تراشیدند
و ہم حجامت می کردند و ہم کار شکستہ بند را ہ می بردند و ہم بگوشہ زمین گود
کندہ ہر کس می خواست خون بگیرد او را بکنارش نشانیدہ تسمہ
بستہ رگ میزدند و از ہمہ اہل حرفہ بیشتر مداخل داشتند بگردش بیہودہ
سیر جماعت پیشہ وران بعمل آمدہ زبانی معتمدی دریافت شد کہ باقی اصناف
ذیل در خانہ و مکانات صنایع خود دست اندرکار میباشند مثل کسبہ سقا
و ملاح و صیاد و رمال و دلال و چیت ساز و محضرکش و دباغ و اوباش
و سنگ تراش و شالی کوب و آسیابان و حمامی و خوانچہ فروش ہا کہ نان
کاچ و انجیر و فستق و آلوبخارا و غیرہ اشیاء ہندہ سردست می گردانند و گازرو
کناس و باغبان و حمال و فعلہ و مزدور و بنا و معمار و نجار و شانہ ساز
و خشت مال و کوزہ پز و تون تاب و جولاہہ و مشکی باف و نمد مال و ندافہ

نداف و بوریاباف و قالی باف و حلاج و حکاک و دلاک و کوزه گر و پالان دوز
و نعلبند و مذهب و نقاش و مصور و کاتب و خوشنویس و طبیب و کحال
و شانه بین که به تحصیل اجرت اوقات می گذرانند این قدر دیده و شناخته
رسیدم به کاروانسرای گلشن عجب جای باصفائی بود که روکار عمارت
را همه آجر کاشی زده حجره های نشیمن سوداگران نهایت آراسته میان هر
مکان و پستو پرده آویخته در پشت آن از نخواه اقالیم دور و نزدیک
بالای هم ریخته جماعت دلال مثل موش چار دور بگردش و دالان دار
بکمال تشخص سر دروازه مشغول محافظت مال و چاروای دار در سر اطویله بود
ترازوی قپان در مقابل آویزان کرده لنگه بار ابریشم و نیل و شکر کشیده
معامله می نمودند ساعتی پیش حاجی رجب علی بوشهری مکث کردم همان دم
قافله یزد رسید یابوی پیش آهنگ را زنگهای کلان و زنگوله بگردن و
پهلو آویخته دو تا چوب بسر یک دیگر بالای بارش خمیده بسته قاطرهای
بلند بالای قچاق تنومند در یمین و یسارش نفس زنان وارد شدند
بیشتر مردم سرنشین پیله ور چار قلاب مطهرهٔ آب و چنتهٔ قلیان و دبهٔ روغن
و آفتابه مسی زده از اسباب بزازی بنا بر فروش بار داشته فرود آمدند
حاجی بتواضع بسیار قدمی پیش نهاده بذهن خود مظنه برد که منهم از مال
مذکور چیزی نسیه می خواهم بگیرم بی تمهید مقدمه گفت تجار نوشته اند باید
نقد فروخت خواه با جنس مرغوب معاوضه کرده باشم عرض کردم خدا
حافظ شما باشد ببخشید بنده محض برای سیر در اینجا پا نهاده ام تشویش
نکنید خاطر جمع باشید خرید و فروش در کار نیست نزدیک
عصر بود مرا شوق کشید بخانه میرزا مهدی ملک الکتاب رفتم تنها بود

سلام کردم جواب داده گفت چه عجب گفتم عجبی نیست گفت خوش آمدید
گفتم خوش باشید گفت بسیار مشرف فرمودید گفتم مشرف شدم گفت قدم
بسر و چشم گفتم چشم شما روشن گفت دماغ شما چاق ست گفتم شکر خدا گفت
احوال شما خوب ست گفتم الحمد لله گفت کیف شما کوک است گفتم بعنایت
لطف شما گفت انشاء الله هیچ ناخوشی نباشد گفتم از برکات دعای شما صحت
دارم گفت چند وقت ست شما را ندیدم به کدام شغل آلودگی داشتید گفتم
سوای کاهلی و بیکاری هیچ نبود گفت آئنده اظهار این قدر غیبت مناسب نمی نماید
از شما بعید می باشد یا در خانه باشید تا کسی بیاید یک سر قلیان تنباکو از کیسه
بر آید یا خود قدم رنجه بفرمائید تا زیارت بکنیم گفتم شنیده ام امروز مخدوم
زاده بخیر و سلامت از سفر خیریت اثر معاودت نموده گفت بلی گفتم چشم شما
روشن مبارک باشد گفت چشم شما هم روشن خدا حافظ شما باشد پرسیدم
کجا و بچه کار تشریف برده بود جواب داد خویشان مادری او در معصومه قم اند
متصل بآرزوی دیدارش کتابت می فرستادند که چشم ما در انتظار نور دیده
سفید شد ناچار فرستادم یک سال پیش حضرات ماند منهم فکر نمودم مصرع
"چه خوش بود که بر آید بیک کرشمه دو کار"
دختر خاله اش صبیه حاجی محمد جعفر را خواستگاری کردم نامزد شده ست
می خواستند همانجا خطبه بخوانند بی صدا و ندا عروسی بشود چند کاغذ نوشتند
هیچ شد تد رضا ندادم که دشمن و دوست پشت سر و پیش رو چه خواهند
گفت نسبت بخل و امساک میدهند که فلانی چار دینار خرج نکرد یک دو
نفر را وعده نگرفت گفتم بسر علی این اساس هر جا برپا شود مرا ضرور در احضار
بفرمائید و بهر خدمت که لایق دانید متکفل گردانید گفت مخدوم را

خدمت یعنی چه البته بی شما صفائی ندارد لاکن بنده نو از عجب حال مردم روزگار ست هر کس بزور بازو لقمهٔ نان پیدا کرده می خورد یا می بخشد یا ویش به هانش میرسد ارباب حسد و تنگ چشم خدا ناترس پی اخلال کار او دست و پا می زنند هم ریش باید رخانه صدر اعظم پای رفت و آمد وا کرده مرجع کار تجارت خان بود هم پیشه هائے نادرست او سو شک دوانی نموده اسناد خیانت دادند امرا و سلاطین را که می دانید بحرف اهل مکر و فریب خوب گوش می دهند و تحقیقات را در بارگاه سطوت ایشان راه نیست صدر اعظم بدمظنه شده عزل نموده از نظر انداخت حریفان باریافته زیر آبش کشیدند هر چه داشت گرفتند لکلی نادار کردند حجت و برات هزارها تومان را حاشا زدند او ضاع کار و بارش بهم خورد بیچاره از اول بدتر شد اعتبار داد و ستد سوداگری نمانده حالا آه در بساط ندارد و سرمایه اندوختهٔ سابق هم بر باد رفت مدتی بس نشسته بگوشه عزلت و توکل افتاده رو به کسی نشان نمیداد چند بار بحضور امین الدوله خواهش نمودم که دستش بدم گادی بند گرداند اقرار واثق فرموده هست کدام منصب شاهی فراخور حالش تعین خواهم کرد لاکن هنوز از قوه بفعل نیامده گفتم یک عزیمت مجرب پیش من است هر که چهل روز به صدق دل و نیت خالص و اعتقاد کامل بران مواظبت کند حاجت صعب و دشوار بر آورده میشود گفت البته مرحمت بفرمائید گفتم انشاء اللّٰه فردا ارسال خدمت می نمایم گفت درین روزها شوق دل پیدا کرده ام امروز تخته پیش رویم گذاشته قرعه انداختم زایچه کشیدم فال نیک بر آمد که عزیزی مهمان خواهد شد آن شکل بظهور آمد گفتم مهربانی شما زیاد دست معاف بدارید حالانمی توانم از خانه بیرون بمانم چرا که سه روز گذشته

زحمت خوردن چیز دعوت می کشیم گفت امشب هم بالایش چه می شود یک شب
دیگر بدبگذرانید گفتم بدولت شما هر روز خوش می گذرد و به راحت بسر می رود
فاما مروت بی ادبی را ببخشید گفت هرگاه خاطر مرا زمین می زنی پیش آقا
سید گله خواهم شمرد گفتم بمرگ خودم عذرهای قوی دارم لاکن مثل مشهورست یار
زنده صحبت باقی اگر حیات باشد بسیار اذیت خواهم داد گفت پس قدری میوه میطلبم
میل بفرمائید اگر از نیهم اغماض کنی آمد و رفت سر قبرستان و ملاقات اموات خواهد
بود گفتم تکلف برطرف یک خوشه انگور کفایت می کند گفت یعنی چه این قدر مراسبک
برداشته اید پس نوکرهای خود را گفت رفتند طبق های هر قسم میوه و چند دانه
خربوزهٔ مثل جان آدم دهند دانه ذُمیمه درشت آوردند جای دوستان
خالی بسیار اهتمام نمود هر چیز را بقسم های مغلظه پی در پی خورانید از اتفاقات
ملانظر علی خوش خوان نایب السلطنت از تبریز رخصت گرفته بدار الخلافه
طهران آمده مهمان آقا مهدی بود او را پیش من معرفی نمود که دست بوسی
و چاق و سلامتی با هم دیگر شد و از جذب قلوب و کشش عالم ارواح از جانبین
گرم جوشی و خصوصیت مفرط بمیان آمده حاضرین را تعجب رو داد گفتم
مجلس بی ریا صحبت خالی از اغیار می باشد گستاخی ست هرگاه یک دو دهن
بخوانی روح ما را تازگی و نشاط بهم می رسد ملا غزلهای متداول خواندها پیش
کشید که سینه ام گرفته صورت من درست بر نمی آید دیشب سرکه شیره خوردم
ریزشش نزد بحنجرم زور آورده چائیده شدم سرفه می کنم گفتم سبحان الله پس
میان شما و دیگران چه تفاوت ماند هرگاه آواز ساز و نفس رسا و مجلس مستمع
باشد شاگردان شما هم خوب می خوانند و بزم آرائی را سکه می کنند اوستادی
همین ست که باوقات ناسازگاری همه ساز و نوازنده ی بکار برند تا مدعیان

ای واللہ گویند گفت نہ دائرہ نہ تنبک نہ کمانچہ نہ سرناچی نہ دمساز صدای گرفتہ خالی بیمزہ قوت سامعہ راچہ لذت بلکہ مرارت خواہد بخشید عرض کردم بقول شاعر بیت بہ زیورہا بیارایند وقتی خوب رویان را

تو سیمین تن چنان خوبی کہ زیورہا بیارائی

بالتماس وخوش آمد بیحد کہ آقا مہدی ہم آتش داد وبسیار لعاب مالید بہ زمین راست شروع ودر آمد کردہ بیز بہ صغیر وعشاق ومالف وپنجگاہ وعراق ونوروز عرب ورہاوندی دبیات ترک وقجر وشہناز وشور شہناز ودیلی وباز بہمان آہنگ اول آمدہ پردہ پردہ بالا رفتہ تا شش دانگ اوج وحضیض اوستادی را نشان داد وبگردش وتحریرہای مناسب وزدن نیشہای خوش آیندہ ومحافظت آواز درپستی وبلندی از خارج دیرت شدن ودرخواندن دہ سہ تصنیف کار عمل واشعار عاشقانہ بطور وستگاہ حاضرین را خیلی مستفید کرد گفتم مرحبا بارک اللہ دم شما گرم نفس شما رسا روح مرشد واوستاد شما شاد خدا تعالے اورا بیامرزد گفت بلی اگر شما تمسخر نہ کنید وآلہ مضحکہ نسازید چہ می شود گفتم اشہد باللہ بلی ہمہ چیز دہن غزل خوان وروضہ خوان ہای دیگر زیادست کہ بمناسبات خوانی باین پلہ بالا رفتہ ودر علم موسیقی مثل شما وقوف داشتہ باشند جناب چکیدہ این کار اید ودیگران چسپیدہ اند مصرع

"بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا"

بہ جان عزیزت بنازم باین حنجر کہ سر آمد ہمہ سازہاست ملازمن بہ نظر صلاح کار می گویم اگر شما زحمت طی مسافت را گوارا نمائید ومتحمل صرف اوقات وافیت سفر بودہ باشید بمفاد السفر وسیلۃ الظفر بتبریز رفتن

هندوستان بطور سیاحت بلاد و سیر خلایق مختلف شکل خالق و عجائبات
روی زمین و دریا و شجر و حجر و صنایع سایر اقالیم و معاشرت امثال
و اقران و روسای هندوستان و برخوردِ اهلِ آنجا و رسم و طریق
مسافرت و مجاورت از راهِ دار السلطنة اصفهان و دار العلم شیراز
در بندر ابوشهر وارد شو یدتجار مقدمِ شما را فوزِ عظیم و دولت خداداد
شمرده و گوشهٔ جهاز دخانی یا مرکب و بغله و غراب بادی از کپتان
و ناخدا به کرایهٔ متعارف میان خود ها گرفته تدارک جنسِ ضروریاتِ
خورشش واذوقه صرف دریا از برنج و روغن و ماست و پنیر و پیاز
وادویه و ماهی خشک و مرغ و گوسفند و نان پخته و آتش و تمرهندی
و لیموی عمّانی و سکنجبین در میان زنبیل و کیسه مرتبا پرکرده خورده ریزرا در ماشه
خوا لگاره یا قبیل کشیده شما را تمکین تمام نشانیده بلنگرگاه برده باعزاز دست
به دست سوار نموده شبری پرتکلف زیبا نبا بر جوابگاه در دلوسه آویزان
می نمایند که در آن تکان موجه آب از زمین و بسیار مصدع نیست سوای
حرکات بالا و پائین دریا که آن را مرباد اشکه گویند از آن مفر نیست
و بظاهر اسباب نول را بگردن خود گرفته با مان خدا و رسول می
سپارند عمله کشتی از معلّم و جاشو و سارجن در تعظیم و رسانیدن آب شیرین
خوردنی رعایت و مروت بکار برده و جناب بآرام و آسایش در عرصه
ده شبانه روز از حوالی مسقط گذشته در غور بمبئی میرسید ارکاتی می آید
و اختیار کپتان و ناخدا و معلم و حرکات روانی و گردش جهاز
صلب کرده چپ و راست پیچ و تاب داده مانند بلدیکه قافله را در کوچه
باغ شهر برده بمقصد رساند در اندک زمانی بلنگرگاه می رسید توپ سلام

راتسلک می کنند اعاظم ممبئی باستقبال می آیند وسامان را در فرزه برده
باعمله گمرک سرگوشی کرده سوار بگهی دو اسپه عمده نموده از قلعه به شهر برده در کوتهی
فراغ در حال جا میدهند عجائبات آن قلعه اگر به شمارم از حساب بیرون است
یک بُدَنَه دیوار و برج و پاره در آب شالده ریخته بالا آورده چند
گودی بزرگ ساخته به کنارش استری انجن کارخانه ایست که بقوت
دو دش بخارات زور می زند آب قعر آن را بیرون می آرد گودی
عبارت می باشد از عمارتیکه مثل حوض درست کرده یک سرش بدریا
ملحق ست هر جهاز مثوار الحیم شود خواه عیب پیدا کند دران برده اصلاح
چوب و تخته و تبدیل تنکه و صحایف مس ته و پهلو می نمایند و گندهٔ آب
خن را می کشند و هر کس پول دارد همت می کند از صد هزار و کم و بیش
جهاز نوی سازد دروازه را می کشایند آب دریا پر می شود و کشتی را
بالا می آرد و پرده شراع و گل کشیده سکان را گردانیده به لنگرگاه برده مال
تجارت بارکرده شاحن می نمایند در گوشهٔ آن نارنج قلعه ست آن جا
ضرابخانه فرنگی و انواع سامان آتش خانه ست صفت ضرب و چرخ و آلات
آن تا بتقریر زبانی هرگز حالی نمی شود تا کسی بچشم خود نه ببیند و همه وقت مردم
به ملاقات و دیدن شما سعادت دست بوسی میسر یابند و ادراک شرف
خدمت می نمایند و بوضع خوش روانه لکهنؤ می فرمایند که سواد اعظم و چشم
و چراغ کشور هند و پای تخت پادشاهان آدودهٔ خاندان سعادت خان
نیشاپوری و دار الحکومت شیعه اثنا عشری مذهب می باشد بالانشانی و خریداری
ارباب هنر و فضل و کمال آنجا میرسید که بچه مرتبه ست از پادشاه و وزیر
و فقیر همه تن گوش صدای مبارک و نغمات روح افزای جان بخش شما

خواهند بود بخصوص روضه خوانی که در شیوهٔ حاجی آقا ابو طالب مرحوم و شاه
حسین مغفور و ملا محمد شوشتری خیلی دل داده اند ماشاء الله در اوراق خاطر
شما وجز کشش سینهٔ ملازمان والانژاد بند همه آن ها و رنگ اوستادی هر یک
بزرگوار جمع است باندک وقتی که چند مجلس بخوانید با دل خوش دوست
پر مراجعت می فرمائید بلکه اگر عزم خانه داری و تاهل داشته باشید در خانوادهٔ
نام آوران و صاحبان شرف حسب و نسب وصلت می شود و آن قدر
جهاز نقد و جنس با دختری دهند و کنیز و غلام و باغ و مکان می سپارند و
تملیک می نمایند که با وجود سلیقه وافر و پول مفت در عمری فراهمی مثل آن میسر
نشود بسی تکیه های عمارات عالیه و اسباب و نقل ضریح از شیشه و نقره و طلا
و علمهای مرصع جواهر نگار در حسینه فراهم اند که در بیان نمی گنجد بخصوص تعزیه
خانه نواب آصف الدوله بهادر خدا بیامرز که وسعت مکانی و بزرگی صحن و استواری
بنای آن نه چنان ست که در جهان مثل و نظیر و مانند داشته باشد سه
دست جلو خانهٔ پهن دشت با نهایت صفا و خوبی ساخته اند باغچه اش
مشابه روضهٔ جنت می نماید در غربی او معروف برومی دروازه آن قدر مرتفع
شده که طاق کسرا اگر ابرابرش پست خواهد بود صنعت معماریش یکی آن ست
که در تمام این وسعتکده فلک فرسا یک وجب چوب ستون و تیر و تخته نیست
سوای دیرک های سائبان که آنهم زر اندود کرده اند یک درجهٔ شاه نشین
بزرگ و دالان بطول شصت و چهار درعه و عرض بست و دو درعه خیلی مرتفع
دارد که در آن دو ضریح هفت درعه بلند شیشه سبز و سرخ و چهار ده
از نقرهٔ قنات و یک منبر سی پله و یک هزار علم و پانصد قندیل زر خالص و
صد چهل چراغ سقفی شیشه سفید و سبز و سرخ و زرد و منقش و لاجوردی

ازششش لاله تا ہشتاد عدد و دو طبقه وسه طبقه وہمچنین فرشی دو پنج ہزار
فانوس بلوری ساده والماس تراش وآئینه ہائے حلبی کلان در قاب
مطلا ومذہب ودیگر لوازم جدیده وچہل گیسو ونخل ماتم و سردچراغان
بیحد وحصر داردسی وشش ایرانی ومغول را درجرگهٔ ذاکر و پاسنبری و
واقعه خوان نظم ملا مقبل و بند مرثیه خوانِ کلام محتشم کاشی و حدیث
خوان و فاتحه خوان بلکه آیین گوہم بمواجب سالی بست وچہار ہزار
روپیه که برائے شان دیہات معافی واگذاشت می باشد نوکر
سرکار اند وسینه زن وسنگ زن ونوحه خوان بسیار ملازم ہستند
مصارف دہه محرم ازشربت آبِ قند برمیوهٔ ورق بادام وپسته
پاشیده وکشمکش ریخته وقہوهٔ بو داده وہلِ سفید وکشنیز مقشر
بریان وقسمی ازفوفل وطعام پلاو وخورشش ونان شیرمال رنگارنگ
شاہانه وروشنی چراغان وشمع پیه وموم سفید بی حساب وخیرات
ومبرات خرجی راه حاجی وزوار وابنای سبیل ومسافرین وغریب الوطن
عرب وعجم نه آن قدر ست که بتوان شرح نمود ومردم عقب نماز
پنجگانه وگریه وناله تذکره مصایب آل عبا علیہم السلام دست جمع بدعای
مستجاب می خواہند الٰہی خرجی حلال وپاکش رونده ورفیق موافق و
توفیق سفر حج بیت اللہ وزیارت مشاہد مقدسهٔ مدینه منوره وآیمه
بقیع وعراق وشاه خراسان میسّر گردان دران بلدهٔ خالِ رخسار خاکِ
ہندوستان بیشتر ش سہل الوصول ممکن وموجود می باشد گفت
انشاءاللہ تعالی نطق شما گویا نفس شما گرم بسیار لَف ونشر مرتب و
عبارت دلفریبِ رنگین برائے دربدر کردن بنده صراحتهٌ وکنایتهٌ القا

فرمودید لاکن ببخشید که بنده هنوز واجب الهند نشده ام بدولت شما و تائید
لطف خدا همه اسباب راحت و تنعم درین ولایت برایم آماده ست پس
چرا در صحرا و بیابان قدم گذاشته پی نخود سیاه بروم زر هند باهل
خورش وفا و بقا ندارد تا چه رسد با فتادگان دور دست پی این آرزو
بسی از خانه و زندگی گذاشته خویش و قوم و عیال را چشم براه گذاشته
رفتند و سر بزیر نقاب خاک تیره هند در آوردند به خدا که دولت
ناپایدار هندستان بیک شربه آب یخ نمی ارزد یک دانهٔ توت
شمرانی از صد روپیه نزدم عزیزتر است گرمای سخت و طوفان گرد و
خاک و بادِ سموم و آب گرم چاه و گوشتِ بی مزه و نانِ فطیر و زن و مرد
سیاه سوخته عریان بی ادبی است کون برهنه بی ادبِ جاهلِ پر نفاق
زبان نافهم آنجا را خبر دارم قحبه و قرمساق هرچه بخواهی فراوان و ارزان
صورتیکه چنگ بدل بزند نایاب سرتاج جمله ثمرهای هند انبه ست که ترشِ
ریشه دار و اگر شیرین ست ناگوار و کم دوام پوست آن پر عفونت و زبر و تخم
او درشت مانند خایهٔ پر پشم شیره مالیده که رغبت طبع بخوردنش نیست
چه جای آنکه گاهی بهترش نصیب همه کس نمی شود اگر پول و شوق وافر
هم باشد بدون حکومت و تسلط بدست نمی آید بر خلاف فواکه ایران که
به علت افزونی و ارزانی نسبت بشاه و گدا یکسان و همه را میسر ست
و خورش ادنا و اعلی مساوات دارد باین حالات رفتن بنده هرگز
صورت ندارد گذشتم از سیر و تماشا در غریبی چه کم ست درین گفتگو رو
بآخر رسید مرخص شده آمده سر شام به مکان قدم گذاشته رخت و
لباس بیرونی کندم نماز مغرب و عشا ادا نموده سر کرسی خانه کوچ

وبچه ها را و ور نشاندیم شام خوردم نهایت خسته وکوفته و مانده ساعتی
بر پشتی تکیه زده بی حال خوابیدم علی الصباح که برخاستم پس از نماز
فریضه وخوردن نهار قلیان وپوشیدن رخت قدم بیرون نهاده در خانه
خود ایستاده بودم که چند نفر آشنای قدیم یار جانی همبازی طفولیت و هم
درس مکتب که الهی هرگونه قضا و بلا از پیرامون آنها دور باشد و با مان
خدا و مساعدت روزگار سرور مانند مثل سید رضا و میرزا مسیح
و ملا محمد صادق و آقا علی قلی هم شاگرد و پاتا به پیچیده شلوار و چکمه پوشیده
مچ پیچ بسته مطهره آب و قبل منقل آتش و چنته قلیان آویخته لباس
سفر در بر سوار یابو و قاتر و اسپ الکه خورجین های ضروریات بفتراک
کشیده و قاش خورجین پر از نان لواش وبخه و واتشه و قاق
کلیچه وگوشت پخته بقربوس آویخته به نظر آمدند یاکش ها رایرغه
میراندند مرا دیده جلو گرفتند گفتم سلام علیکم اغور باشد میرزا گفت
اغور شما بخیر پرسیدم حضرات اراده کجاست چه طور آب بسوراخ
مورچه ها رفته دست جمع برآمده اید گفتند توفیق یافته عزم رفتن
برائے زیارت روضه شاهزاده عبدالعظیم داریم گفتم قلیان بکشید جواب
داد قلیان ناشتا کرده ست گفتم بفضل خدا و یمن قدم شما همه چیز مهیا
می باشد شکم خالی گرسته راه رفتن مناسب نمی نماید پیاده شوید لحظه
توقف کنید خوردنی از بازار طلبیده چار لقمه می زنیم بجان عزیزت
منهم همپائے شما می آیم هر جا می روید رفاقت می کنم عذر نمودند تاخیر
می شود آفتاب بلند وهوا گرم می گردد زحمت می دهد گفتم هنوز نه ونوه
اطوار بچگی را دست بردار نشدی نادرست بیا پائین واگر نه پا ها هم

بزیر می کشم و تشخص و برازندگی و فیس شما را از زمین میزنم ناچار به یک دگر نگاه
کرده گفتند برادر نه بجانست نه بدل دست زور است یا حسین همگی
فرود آمدند تعارف چاق سلامتی ابواب جمع کرده سهراب راهی زدم
زود باش بچابکی برو نان و قاتق بازار بقدر کفاف بیاد اوهم در چالاکی
از باد و صرصر سبقت نموده رفته و در چشم بهم زدن طاس پر از حلیم و روغن
داغ کرده و باد یه کله پاچه و قند وداد چینی کوفته همراه نان های سنگک
آورده با هر قسم اجیل دیگر که دسترس بود پیش گذاشت با همه بخواهش
تمام بیاد مولا زدیم و ابخور دیم و قلیان کشیدیم اسپ رازین بسته تدارک
سفر و سه روز دیده سوار شده رو براه نهادیم و در اثنای گذر دست
بسینه ملا محمد صادق زدم که هر زنگی خوردسالی یادت می آید روز
برف بارمی ورتوبه بازی چه مصیبت بسرت آمد سنگ زدی به استخوان
تشقیقه ام من گردنت به زیر برف طپاندم بگر یه افتادی ساعتی دیگر
آشتی نموده رد ی هم بوسیدیم خنده نموده گفت یاد ایام طفلی بخیر چه روز خوش
و سر از غم فارغ و خاطر جمع داشتیم بد ولت پدر و در دامان مادر سوای
خوب پوشیدن و لذیذ خوردن و بی فکر و تشویش خوابیدن و مفت زمین
را پا زدن و اوقات عزیز را و ریا زی بسر کردن هیچ کاری نبود
مگر دو ساعت زورکی بخدمت آقا ملا ابرهیم خراسانی درس و بحث
صرف و نحو راخواندن و حفظ و روان نمودن که همان سعی مایهٔ جوهر انسانی
و موجب کمال و تفاخر ما گردید چون دو سه گام پیشتر رفتیم بشانه میرزا سمیع
تلنگی زدم شکلکی گرفته گفتم ایقدم فراخ بذهن مبارکت هست که هنگام
آمد عید نوروز در شیر خط بازی میدان در مدرسهٔ من سه دست

از تو بردم هرگاه پلی هم باختی جر آمدی قمار بر آورنده را صد تا دشنام دادی
و کتره شمردی بردیم جستی ولی سبب و خبر درآویختی لنگ خود را میان پایم
انداختم پیچ دادی زمین زدی و از مشت من پول بر آورده گریختی
عقب تو دویدم بر دیوار پشت حمام ملا رضا پریدی تا سه روز با هم قهر
بودیم سید رضا میانجی شده قسم داد مرگ من جنازهٔ مرا بر داری
اگر گله داشته باشی دست من و تو پیش کشیده بگردن هم در آورده رفع
ملال گردانید نامردی می خجالت زده شده سر بزیر افکنده گفت
وصف سن و سال جهالت چه می کنی کدام پیل بکتف شما خورده بود
که تلافی نکردی گفتم تنه گنده و دست و پای کلفت مثل خرس نداشتم
جثهٔ من باریک بود فرمود باز بکنایه ضرب زدی مرا خرس می شماری
گفتم نه صاحب شما را پری و سیمرغ و ملک باید اعتقاد کنم همیشه مایل
الفت و خوشنودی طبع شریف بوده عادت بالا نشینی میرزائی از خاطرم
نرفته گستاخی را معاف بدارید هموار باش لگد مزن آقا علی
قلی گفت بچه ام را مگذار مکن آزارش مده بهزار ناز بر داری و بوس و
کنار و سوگندهای صدمتی دلش را برفاقت راضی کرده آورده ام
او مثل سابق ارزان و دست گردان همه کس نمانده که علی الحساب
وعده می داد و نا طلبیده جا می رفت حالا ماشاء الله سنگ و قار و
تمکین بخود بسته تلافی مافات می کند تو می خواهی از آمدن پشیمان شود
من تا فردا شب با و کار دارم میرزا گفت جانم کار خود را پیشتر از لوطی ها
می گرفتی اکنون چه طور شد حواله بنده می فرمائی بالقوه مرا خبر داری
که چه قدر سست گفتم کج خلق مشو لیچار سخن را نگهدار بزیارت می رویم

صلوات بفرست تندی و تلخی را کنار بگذار همچنان که شیرین و گوارا و ملایم و باربردار بودی ترک عادت مکن نصیحت بزرگان شنیدن مایهٔ دولتمندی و برخورداری و طول عمرست باری یک فرسخ مسافت که میان طهران و گنبد شاهزاده عبد العظیم می باشد باندک وقت پیموده متصل باب السلام که دران زنجیر آویخته اند رسیده پیاده گردیده داخل رفته طهارت نموده وضو گرفته اندرون روضه زیارت و نماز کرده بر آمده جلو مرکب ها را بدست می کشیدیم تا در میان کاروانسرا ارپا گذاشته بدانست خود بحجرهٔ پاکیزه منزل گزیدیم چاشت و شام از نان و خورش بازار بسر برده شب برابر هم رخت خواب انداخته هر چند خواستیم چشم بهم گذاریم و بی خبر شویم اما کثرت پشه و کیک نگذاشت و مصداق مصراع

"پشه سرناچی و کک رقاص و من چنگ زن"

به ظهور آمد ازبسکه در صحن خرامش پهین و خاک روبه و خاشاک و پشگل شتر و گوسفند بروی هم ریخته و هزاران سوراخ موش در طیله و جای کنه و خرمن تار عنکبوت بدامن دیوارهای نادرست آن بوده گویا هزاران ادبار نجاکش آمیخته و هرگز بران زمین جاروب نه شده و صفا و هوا ری اندا دل هم نداشت تا چه رسد بایام کهنگی صبح دیدیم از عفونت هوا و کسافت ارض و تاثیر شپش بسیار و ربدن و پارچه ما افتاده کندیم و چیدیم و گرفتیم و کشتیم اما رشک فراوان که تخم آن ها باشد بدرزهای پیراهن و زیر جامه به نظر آمدند تراشیده و دور افکندیم و بزودی رخت پوشیده از راه شهر خراب ری رو بجا نه نهادیم

عجایبی که آن جاست بلندی و پستی دیوار و بام خانه های ویران مثل پشتهٔ
خاک و تل ریگ می باشد بگوشهٔ دار الاماره برجی ست که سقف ندارد گویند
نهایت ارتفاع داشت بزمان دولت خلفای بنی عباس از گمان
غلط خراب کردند که دفینه و گنج زر برمی آید بهمان نزدیکی مسجد ماشاء الله
است مشهور می نمایند که حضرت ابراهیم در آن نماز گذارده مسجودش
جانب بیت المقدس یا سمت دیگر بود بعهد تسلط دین اسلام
طرف کعبه محراب بر آوردند و قدری بالاتر از ان بدامن کوه خورد
چشمه ایست آن را چشمهٔ علیؑ گویند که مثل نوله آفتابه آب از
نزدیک پایش سرازیر می شود صاف و زلال مانند اشک چشم انسان
قطعه زمین ده دوازده درعه گرد عمیق پر آب شده و باقین حوالی بلاد
یک طرف آن را جوی کنده بر ده بزراعت خود میدهند دیوار
قلعه شهرش نهایت عریض و از چینه گل بالای کوه و زمین کشیده
جابجا آثارش قدری ثابت و اکثر شکسته ست گویند این بلده
بزمان قدیم پای تخت عراق عجم بسیار آباد بوده و از عمارات عالیه
آراستگی داشت لشکر چنگیز خان که بعزم ملک ستانی و بربادی
سلطان ملک شاه درینجا آمد علماء و قضاة و مشایخ و کدخدا و کلانتر
با پیشکش نقد و جنس باستقبال رفته اظهار طاعت و ایلی نمودند و از
جان و مال امان یافتند چونکه در نصف شهر حنفی مذهب و در نیم دیگر
شافعی ملت سکونت داشتند و باهمدیگر بغض و کینه می ورزیدند ارباب طریق
شافعی نزد حاکم رفته هرگونه مذمت و نسبت خیانت بهم شهری ها کردند
چنانچه امر بقتل و تاراج عام جاری گشت تیغ زنان ترک مرد و زن

تاجیک وگربه وسگ را کشته اموال نهب و غارت وبچه ها را باسیری
بردند روز بعد سردار لشکر بدل خود گفت بد جماعت هستند باقی
مانده رعی که برادران دینی و هم جوار و هم زبان را بطمع نفسانی در هلاکت
انداختند ازین طایفه تمام بهایم خصلت گرگ صفت چشم نیکی نباید
داشت و سزای کردار بکنارشان باید گذاشت فرمان داد که جمله شافعی
مذهب را هم از دم شمشیر گذرانیدند و خانها را سوخته و کنده اثری
از بنای آبادی نگذاشتند از انست که خزائن و دفائن هر چیز زیر خاک
مانده مزدوران آمده کنده آجر برمی آرند و بار اُلاق نموده و بطهران
برده می فروشند کاهی ظروف مس و نقره و زر مسکوک هم بدست
می افتد چونکه طهران دار الخلافت و دل کشور ایران و قریب شش
منزل مازندران و بدامن کوه دماوند و پهلوی شمران و بسرحدات اربعه
مساوی بوده آقا محمد خان قاجار که اول سلسله سلطنت قاچار
و خاندان خسروانی باو تعلق دارد هر چند بزرگی و سرداری درین خانوادهٔ
پشت پشت قدیمی ست این خطه را بعد تعمیر دیوار حصار و خندق و
خاکریز و برج و باره و عمارات اندرون ارگ و آوردن قنات و
کاریزهای آب روان و کوچانیدن خوانین از دار السلطنت اصفهان
و قزوین و تبریز و سرانجام ایوان و تخت و تاج و کلاه کیانی عزم داشت
که از فتح ملک اروس و تسخیر قلعهٔ شیشه مراجعت کرده شاه خواهم
گردید همانجا رخت بعالم جاودانی کشید حاجی ابراهیم خان شیرازی
وزیر اعظم باباخان اعنی خاقان مغفور فتح علی شاه قاجار پسر برادر
بندگان اقدس را که فرمانفرمای شیراز بود بچاپاری آگاهی داد تا

در هفت روز بیست و چهار منزل را قطع کرده آمد و حاجی تمامی اُرْدو را بحکمت و بند و بست لایق داخل طهران نموده بادشاه را صاحب خطبه و سکه و مالک خزانه و سپاه و بسلاطین روم و فرنگ مژده رسان جلوس اورنگ و خود را بر مسند وزارت مختار سیاه و سفید و اقربا را حاکم بلاد و آخرش گردن گذار طناب اجل و بی نام و نشان زندگانی گردانید تاریخ وفات بندگان اقدس آقا محمد خان و جلوس مبارک باباخان در یکی از اشعار قصیده فتح علی خان صبا یافته ارقام گشته مصرع "ز تخت آقا محمد خان شد و بنشست باباخان" ۱۲۱۲

باری بقصد خانه راست کردیم و آمدیم در بین راه جوق جوق سواران دوچار شدند که بهن دشت را فرا گرفته بودند چیبیاره گوی و چوگان بازی میکردند و باهم یکدیگر قیقاج تفنگ می زوند و در عین گرمی دو اسپ زین را خالی نموده به پهلو قایم شده بالا می آمدند بعضی نیزه در دست گردش داده مختلف هنرهائے سپه گری نشان دادند و نی را بیخ گوش اسپ گذاشته چار نعل دوانیده میخ طویله کوفته را می ربودند فن شهسواری چنان بروی کار می آوردند که عقل دور اندیش بحیرت می افتاد گاهی تیپ بسته بصف مقابل می تاختند و باهم زد و خورد و راه انداخته پس می آمدند و تفنگ پر نموده بر حریف متعاقب خودسری کردند هرگاه هجوم دشمن می شد کوچه داده یمین و یسار دو طرف جدا گشته خصم را درمیان گرفته از بارش گلهٔ و حد به شمشیر و طعن نیزه عرصهٔ کارزار را بر او تنگ می ساختند زمانی دور دستِ یک دیگر رفته از تیررس میدان نشان اندازی نموده یکمرتبه برروی هم در پرش می پرداختند ساعتی مشغول نظاره ماندم پرسیدیم شما کجامی روید جواب

دادند معتمد الدوله میرزا عبد الوهاب برای بند و بست خراسان و اصلاح
امور شاهزاده حسن علی میرزا مامور شده امروز پیش خیمه وزیر بیرون می آید
بار را به کالبش روانه کرده اند پس دیدم مجدان و مفرش بسیار بر پشت قاطرها
بار و قاطرچی ها شلاق و زنجیر زده هی نموده رسیده صدها شتر بزیر بنه و خرگاه
وارد شدند فراشان چابک دست بزودی تمام بر زمین هموار سراپرده
کشیدند چادرها زدند یک جانب برای حمام سفری چوب خمیده سفید از قصب
نموده بر آن خیمه نمد بالا آورده و حوض چرم بلغار بروی عرابه و پهلویش آتشدان
آهنی بخاری دار گذاشته پرده آویخته گرم کردند جاهای خلوت و خوابگاه
و بارگاه عام و خاص را فرش گستردند چهار طرف صدای تخماق بسر کوبی
میخ بلند بود جاروب و آب پاشی می شد کشیکچی ها سرگرم پاسبانی
می ایستادند اردو بازار ترتیب می یافت لشکر و سپاه بار و بنه از یابو
شتر و قاطر پائین می آوردند سمتی پیاده های تفنگچی و یکسو قول سواران منزل
می گرفتند طلایه برای گردش چهار دور قدم می پیمود میرزا مسیح گفت راه برد
اوقات ضائع روز تمام می شود از عصر تنگ گذشته نزدیک مغرب
رسید تا کی بپای خود سرگردان می کنی گفتم حیف نباشد از چنین سیرگاه که در
عمرت ندیده باشی رو بگردانی دست پاچگی تو مثل زنهای میماند که چادر بسر
انداخته بی اجازت شوهر از خانه بر آمده در ننهی و گهواره قنداقه بچه شیرخواره
گذاشته باشند شما را واهمه و ترس دیدی و تاخیر از کیست منتهای فکر و تشویش
برای جو و کاه مراکب و خورش ما و شما خواهد بود غم مخور خاطر جمع باش اینجا هم میسر میشود
بلحاظ افسردگی طبع یاران طریق اسب را مهمیز زده قدری مسافت طی کردیم ناگاه
سواری وزیر آمد که تخت روان او را به قاطرهای بلند بالا بسته جلو و پیش را

ومهتر ها بدست داشتند وچند شاطر کلاه کنگره دار بسر گذاشته تخت جوراب بپا
کشیده پا تا به پیچیده چپ وراست را گرفته با دب برابر می امدند چشم مبارک
سرکار میرزا که برمن افتاد از اسب جسته سلام کردم وعرض نمودم اغور باشد
جواب سلام داده فرمود اغور شما بخیر کجا رفته بودی التماس نمودم بزیارت
شاهزاده عبد العظیم ارشاد کرد ما بخراسان می رویم خداوند کی برگردیم حالا منزل
نزدیک است بیا امشب پیش ما بسر کن صبح بر و عذر آوردم رفقا همراه بر آمده اند ترک
انها نا مناسب ورد لطف آوردن بی ادبی میدانم بمزید لطف وافراط خلق فرمود
همه شما مهمان ما هستید لاعلاج عنان گردانیدیم وبه خیمه گاه نزدیک آمده پیاده
شدیم عمله خود را حکم داد که جا در علاحده مع هر قسم لوازم برای ما نشان بدهد
اسپ ها را سر کمند برده بسته زین و پالان بر داشته قشو و تیمار کشیده کاه
وجو وآب شان دادند سر شب آدم فرستاده بحضور طلبیده از هر جا صحبت
داشت وقتیکه چیز آوردند اکثر خورشهای لطیف از پیش روی خود تعارف
می نمود هنگام خفتن بر خاست بخلوت رفته سر ببالین استراحت گذاشت
صبح زود خدا حافظ کرده بامان امام ضامن سپرده برگشتیم در اثنای راه
از میان بازار سقف پوش گذشتیم معمولست روزانه وقت صبح زمین را روفته
آبپاشی مینمایند تا گرد جنس دکان داران وو ماغ و رخت عبور کنندگان را فاسد
وغبار آلود نگرداند یک بختیاری کله تشق کنده ما تراشیده دستبر دزننده سر گرونه دو گوشه کلاه
نمدی را تبسارک خود مثل شاخ بز تیز نموده بار هیزم بر قاطر بسته در پیش
سواره هی می کرد و یرغه می راند و آواز می داد با با سر حساب تنه نخوری سه چهار
کس راه گذار پیش می رفتند چنان سر گرم حرف وحکایت خود بودند که صدای
دور باشش نشنیده از تنه بار هیزم پاهای شان لغزیده زمین خوردند

رخت و بخت شان بگل آلوده شد برخواسته بنا کردند فحش دادن و هرزه گفتن
بختیاری مثل سگ گله بان عوعو کنان از بالا جسته در آویخته بگریبان یک دیگر
چسپیده دست بمشت و لگد برآوردند بختیاری یک تشر صفهانی زد که نوکر
قاسم خان هستم همه را ابز و رهی کشتم می برم هرچه نا بدتر شما را پاره می کنم طهرانی های
بیچاره شش بسیتی را خورده کرده از ترس ندانستند چه گویند دو کلاندارها
بمیان افتاده شر او را کوتاه و دست بسرش نمودند تا پیکار خود رفت قدری
رفتیم بسر حد محله و حوالی خانه خودها رسیده از هم دیگر خدا حافظ کرده خدا نگهدار
گفته و سایه شما کم نشود ابواب جمع نموده از هم جدا شده بمنزل آرام گرفتیم روز
دیگر بعد از نماز آقا محمد هاشم تشریف آورده فرمود خیلی دل ما گرفته بیا برویم +
زورخانه ورزش کردن و کشتی گرفتن را ساعتی تماشا کنیم راه افتاده اندرون
دروازه که در آمدم دیدم آن مکان را مثل حمام بافروختن آتش در گلخن گرم
کرده نشیمن های چار طرف را فرش گسترده سطح میان را بقدر یکوجب خاکستر
نرم بغربال بیخته انداخته آب پاشیده بودند تازه جوانان و کهن سالان ریش و
بروت را موره چه پلی زده زلف تراشیده رخت کنده لخت شده تنگ گلیمی بندی
پوشیده بالایش تسمه و زنجیر ها بکمر بهر صفقه ده بیست کس کار می نمودند مغنی و سازنده
ها نشسته دایره و تنبک و سرنا و نقاره نواخته تصنیف می خواندند و بهمان وزن
اهل زورخانه ورزش می کردند یکی کباده می کشید یکی سر بالا خوابیده سنگ میگرفت
یکی چرخ می خورد یکی نعل سنگین بر می داشت یکی لیسر و کفدست داشته و بنا بلند کرده
طاوس دار می گشت یکی شلنگ و یکی لشتک میزد یکی شنا میکرد یکی میل می گرفت
و گاهی بهوا می انداخت وقت فرود آمدن قبضه اش را بدست در می آورد یکی
مشغول پنجه بود یکی سینه سپر ایستاده مانده و جوال پر از ریگ بزنجیر آویخته دو نفر آنرا

بقوت پس کشیده دلش می کردند شرق لبسینه ادمی خورد جنبش نمی نمود و ابداً حرکت
نمیکرد و بدنش تکان نمی خورد پهلوان علی کرمانی توجه هائی خود را باهم انداخته فن کشتی
تعلیم میداد و بابعضی دست و پنجه را نرم می نمود پهلوان را دیده بعد از سلام و
دعا خواهش نمودم امروز میخواهم شمه از هنرمندی شما را ببینم گفت حریف مقابل و
همکار نیست با بچه های نو اموز چه سر بسر بگذارم آقا محمد هاشم مستدعی شد هر کدام
را رشید و قوی هیکل و سر آمد دیگران میدانی با او دست بازی بفرما قبول
داشته یکی را که مثل دیو سفید به نظر می آمد پیش کشیده باهم بسلام دست داده
جدا شده خم در راست در کمین گشته بپیچید و مانند درخت چنار لنگر ادرا کنده از سینه
و سر بالا برده بخاک انداخته یک خورده مالیده پشت او بزمین رسانید اگر میخواست
سر دست میز دیگر برای نمایش اوستادی بیحساب نشان داده حاضران قیه کشیدند
اسپند بر آتش افگندند معلوم شد هر گاه کدام پهلوانی دو طلب را باین طور بزمین
میزد گوسفند ها می کشتند و قربانی می کردند گفتم ماشاء الله بنازم باین زور بازو
چشم حسود کور شود مدد خدا پشت و پناه شما باد پس همگی از ورزش دست بر داشته
بدن را پاک کرده رخت پوشیدند خوانچه شیرینی آوردند بی تکلف چیزی خورده خدا
حافظ نموده برگشتم دوستی داشتم راز دار آشنای از وپرسیدم بدکان و بازار
شهر فروختن جمله مسکرات بکلی ممنوع و ناجایز ست پس توپچی لشکری و خوش گذران ها
و خوانین در خانه هر گاه بزم شراب و کباب و ساز و نواز با شاهد عشوه باز نخواهند
بیارایند این اسباب از کجا می آرند گفت ارمنی را ساختن راح روح افزا برای
خود منع نیست د آنرا قسم گوناگون میباشد یکی می تاب ست که انگور های عسکری رسیده
را در خم انداخته هنگام جوشش زدن و بر آمدن از ش سبوی گلی نو را در بسته پیمانش
انداز ند بطول مدت زلال لطیف اندرون سرایت کرده پرشو و لاله گون و شفاف

دخوش کیف سرور بخش مصفی خون گوارا و ملایم طبع لعمل می آید گر در فروختن مورد جریمه
حاکم می شوند هر کس با نهار راه و رسم بجهتی دارد مخفی گرفته می خورد بزرگان هم می ستانند
در خانه های خلوت و در سه دست اندرون مطرب و معشوق را بشب تاریک
در پرده بیخبری طلبیده پیاله را بدور ساقی و هنگام عیش می زنند در کیف و نشاط
لذت عمر جوانی می برند اگر داروغه بوی مجلس رامی یابد بمنزل رعیت وسوداگر بوالهوس
سوای قوانین از در و دیوار دیام خود را می رساند نقد شیرینی خود و ذریات شیاطین
بکیسه در می آرد هرگاه احیاناً از سابق عداوتی فیمابین باشد بذلت می کشد در چار
سوق برده بخاک انداخته چوب می زنند و التزام نوشته گرفته خاطر خواه اخذ وجه
سنگین می نماید بعضی جنده و کولی و بچه بی ریش ها و ارباب نغمه که مریدان او هستند
هر جا وعده می دهند بواسطهٔ نهانی خبر می فرستند تا مانع داروغه بحصول انجامد
پرسیدم هرگاه وضع گرفت و گیر ارباب رقص و غنا باین حد باشد در عروسی و شادی
چه شغل سرور و انبساط خواهد بود جواب داد از قدیم دران رخصت دارند اگر مردم
بخلاف شرع مرتکب شوند مواخذه نیست و در خانهٔ شرفای خداترس برای خنده
و دل خوشی خوانچهٔ لوطی بازی که عبارت از رشکی ماستی باشد در می آرند و آن صحبت
پسندیده هم می باشد سوال کردم احوال کتخدائی را می خواهم بیان نمائی گفت هرگاه
از طرف مرد خواستگاری یا از جانب ورثهٔ دختر پیام شد و هم کفو دیده وصلت را قبول
کردند اقربا و محبان داماد بخانهٔ پدر عروس می روند بوساطت زنان رسم پوشانیدن
انگشتر بدست دختر و خورانیدن حب نبات بدهانش ادا گشته صیغهٔ معلومه پای
نام و نامزد پسر دیگری گفته می شود بهر یک از مرد و زن دران مجلس کوزهٔ
نبات و کلهٔ قند و دانه های نقل و سائر شرینی قرص آب لیمو و شکر بیز فراخور
بضاعت شخص در مجمعه ظروف چینی گذاشته کم و بیش میدهند هر کس بد استمال

خود بسته می برد و مدتی برای سرانجام تدارک از میانه می گذرد و این بنا را شیرینی
خوری دو دختر را نسبت بپسر نامزد گفته اند بعضی در همان شب موافق سنت نبوی
دو شخص را وکیل عقد قرار میدهند و گاهی داماد وکیل می کند ولی دختر مقابل
با آواز بلند خطبه خوانده صیغهٔ ایجاب بزبان عربی با فصاحت و صحت مخارج حروف
در معرض بیان می آرد و طرف ثانی همچنان الفاظ قبول را مودی می فرماید
بر سر داماد و بیرون نثار می اندازند مبارکباد می گویند و عورات باندرون
زنانه شربت و شیرینی یافته زیور و خلخال و دست بند و حلقه بعروس پوشانیده
نثار افگنده تهنیت گفته می روند زر مهر مقرره تمام و کمالش از ده تومان
رائج نقره تا صد تومان در میانه اوساط ناس و هزار تومان فیما بین بزرگان
و امرا تا ده هزار تومان عراقی انتها کابین دختر پادشاه شرط و مذکور در صیغه
مناکحه می شود ادا می نمایند بعضی نصفه را فوراً می دهند و پول شیر بها را مادر و خاله
دختر بقدر بضاعت شوهرش می ستانند و در عهد عقد نکاح فیما بین مالداران کنیز
خادمه و از دو دانگ تا شش دانگ خانه و باغ و مزرعه و قنات و ملک برای
دادن بعروس ضمیمه صداق می گردانند و در عبارت قباله مندرج و بعد ثبت
مهر قاضی و مجتهد باولیای دختر می رسد اما عروسی که مراد از آن رفتن زوجه
باژدحام زنان و نعرهٔ کله و نقاره بخانهٔ شوهر است چنین رسم شده هنگام
نبودن قمر در برج عقرب و طریقه و تحت الشعاع ایقاع عقد مزاوجه نموده
در تاریخ سعد و یوم مبارک بمنزل داماد بوعده ضیافت و خوردن طعام ولیمه
از یک شب تا هفت شب بشرط مقدرت و بقدر مونت و بضاعت هجوم مرد و
زن می بلکه بعضی چادر او قات عصر سازنده و حقه باز و بازی گران را
می آرند مردم نوجوان و پیر نامقید به نظاره می نشینند در مغرب پراگنده

گشته در شب بدستور مجلس اقوام و آشنا منعقد می کرد و جهیز را میل میفرمایند
مقلد ها اساس تقلید و خوانچه رشکی ماستی برپا و خیمه شب بازی آراسته می نمایند
روز آخر دست لباس فاخره با زیور و سامان دیگر از طرف مرد برای زن
می برند بعد از چاشت زن های اقربا همراه عروس سطل و طاس و کیسه و
سنگ پا و لنگ و قدیفه قطیفه و شانه و آینه و حنا و رنگ و صابون و
اشنان برداشته بی بی و کنیز خورد و بزرگ بحمام می روند و سر و بر شست
و شو نموده برآمده گلاب بر وزده جامه های الوان پوشیده مراجعت
کرده سر شام دختر را بهر هفت آراسته و هفت قلم مشاطگی نموده و سر را بروغن
خوشبو مدهن ساخته گیس ها را بافته طره چین زلف را تاب داده طره
و چتر موی پیشانی بلعاب چسپانیده سرمه بچشم و ابرو کشیده سرخاب و سفید
آب بر رخساره مالیده بالای جبهه او افشان پاشیده از وسمه چند جای
صورت و خنجر خال گذاشته عرقچین دانه زری و پولک دوزیا ترمه دوز
اشرمه یا مروارید مزین از طره و تیته بر سرش نهاده بالای آن لیچک و
دستمال مشکین انداخته گره زده پستان بند کار زری و پیراهن
دوخته الیچه قیتان و بافته مفتول دوخته در برش کرده ارخالق و
چپکن اطلس و سایه کوهی اشرمه و زربالالیش پوشانیده تمبان و شلوار مخمل
زری بپایش درآورده بند ان بهزار تکلف آویزان نموده چند جا در
لباس و دستمال سنجاق و تکمه طلا زده چارقد بر نخک ابریشمی پولک دوزیا
بنارسی خواه ترمه لبقرق انداخته تیته مرصع لجبین باسلک مروارید آویخته کلچه
بدماغ و گوشواره لبسوراخ بته گوش کشیده طوق و گلوبند بگردن افگنده بازوبند
بسته صره و یاره بدست و انگشتر و حلقه بانگشت کرده خلخال در پا درآورده چاچوی قنوبز

بیا پس کشیده از بافته آن را پیچیده به برقع سفید سجاف سرخ و بقامت رسایش پوشانیده رو بند شکه وار پیش، و پیش انگنده بگوشه دستمال جنگ زده بالای آن چادر قد گلنار خواه قرمز بر نجک علامت عروسی بر سرش انداخته کفش گرجی زرکار در پایش کرده زن های خویشان نزدیک چادر دچار چوپوش بازوی راست و چپ را گرفته یکی آئینه حلبی قابدار نقره مقابل برداشته قافلهٔ زنان بزرگ و کوچک بدنبال جانب خانهٔ داماد در راه افتاده بهر چند قدم حلحله می کشند و پیشتر وی آنها نقاره میزنند و آتشبازی سر می دهند می روند و بمکان شوهرش برای ماندن شب اول عروس و داماد بصد رنگ آب و تاب زینت حجله می بندند سرگاه قریب کوچه می رسند مردان باستقبال آمده گوسفند و بز ها را در پای عروس قربانی نموده از خون انگشتی بپایش زده او را مثل گل مراد باعزاز برده محرم یگانهٔ دست عروس را بدست داماد سپرده اندرون حجله در آورده مصحف مجید و آئینه درمیان نهاده بدیدن آنها چشم هر دو بر روی یک دیگر می افتد گلاب بر رو و سینه پاشیده جمله حاضران مبارک و سلامت و بخدا سپردیم و دعا و آمین گفته بخلوت می گذارند هر که رفتنی ست بمنزل خود قدم می زند در خانهٔ برخی همان شب زفاف واقع می شود و بعضی به توقف ایام و لیالی باز اساسی فراهم می آرند بزرگان و سلاطین زاده را بسواری اسپ و قاتبه برای شوهری می برند عملهٔ تزک خواجه سرا و فراش اهتمام دورباش نموده اند وروند را پس رو پیش رو می زنند گل نقره و زر بر سر عروس می افشانند که آن نثار بدست مردم می افتد بعد از انقضای دو سه روز داماد برای دست بوس پدر زن بخانه اش می رود و سلام کرده بوسه بدست او زده می ایستد خواه باد ب دور می نشیند در حرف زدن فضول و از خود

سبقت کلام نمی کند هرکس مقدرت دارد اسپ و خلعت بدامادمی دهد و الا شربت
و طعام فقط بلی مردمِ ایران تمامی شاه و گدای ایشان حرمتِ پدر و مادر و استاد
و بزرگان و علما و سادات را بحد و حصر منظور میدارند و اگر خلافِ قاعده بعمل آرند
مطعون و لایق ملامتِ ابنای جنس می شوند از امیر و فقیر ندیدم احدی را که در جلوس
سوای دو زانو بنشینند و نیافتم کسی را که بی جوراب و قبا و ارخالق و کمربند و بی تکمه
انداخته سرآستین و بالاپوش از خانه بر آید یا بملاقات رود بلکه هنگام رفتن
بخدمتِ صاحبانِ منصب و حکام و اجلست دست در آستینِ جبّه و عبا داخل کرده
باشند سوای کسبهٔ بازار که معاف اند و مقرر گشته در سلام بر وی هرکسی که برتر باشد
سبقت نمایند و پیش چشم کهن سالان حتی برادرِ کلان قلیان میل نمی فرمایند بوقت چیز
خوردن تا صدر نشین دست بالا مرتبه دست دراز نکند و رخصت ندهد دیگران شروع
نمی نمایند و بلباس پوشیدن اندازهٔ قدر و منزلتِ خود را شعارِ حال سازند اگر
برابر امرا در قیمت و رنگِ جامه و سواری اسپ و خوش گذرانی اصراف بکار برند کتک
می خورند روزی بحضور معتمد الدوله با جمعی نشسته بودم که پسرش میرزا عبدالکریم جوانِ بست
و چهار ساله در علمِ عقل و نقل و خط و شعر و نثر و تاریخ بسیار قابل و داماد و مقربِ شاه
اندرونِ منزل آمده سر فرود آورده در صفِ نعال برابر بخاری تا دیر ایستاد
پدرش با مردم صحبت می داشت هیچ التفات نکرد او هم مثل ستون حرم پا برجا
مانده هرگاه والدش بگوشهٔ چشم نور دیده را بجلوس اشارت نمود بتعظیم همانجا زانو
بنهاد و باری از نیت طوافِ کعبهٔ ملازمتِ قبلهٔ دین احرام بسته باز زد و راحله ارادت
بشعار اخلاص خوابیدم و سحرگاه از مناسکِ طهارت و دست نماز فراغت کرده رو
بمسجدِ حرامِ شاهی نهادم در صفِ اول نزدیک حجرِ منبر جا گرفتم جناب حاجی آقا بزرگ
بمحراب تشریف آورده در مقامِ مصلّی ایستاده پیش رفته ارکان دست بوسی ادا نمودم

مشغول نوافل گردیده هرگاه کثرتش اذان واقامت گفت بسیار خداپرستان در شبستان فراهم شده صف بسته فریضهٔ نماز بجماعت ادا کرده متوظف اوراد بودند تا روشنی آفتاب تابید وقندیل های سقف خاموش گردیده آقا مجلس درس صدر آراشده کتاب پیش رو چار جانب بقدر صد طلبه زانو برابر هم زدند میان هر هفت هشت کس صحیفه مانحن فیه نهادند یکی عبارت متن راخوانده ترجمه گفت آقا بشرح بیان افزود هرکس آنچه در مطالعهٔ شب ایرادی جسته بود همان اعتراض ظاهر نمود استاد اعلی الله مقامه بدلائل قاطع معقول ومنقول رفع شبهه همه گردانید تا جمیع شاگردان قاری وسامع از تقریر حل لغات وترکیب ومعانی ونکات پنهانی عارف وحافظ اصول وفروع دانی شدند بعد دو ساعت که این سبق گذشت اکثرش رفته دیگران آمده به همین نسق خواندند وشنیدند وبحث کردند بساعت قریب خوردن نهار سرکار آقا برخاسته بخانه تشریف بردازین ست که وقوف علم فضلای ایران سرآمد دیگر اقالیم سبعه می باشد دو سه روز دیگر خبر شائع گشت که روز جمعه طرف عصر شاه برای معاملهٔ خرید اشیا از تجار بمدرسهٔ صدر که برو مسجد ست قدم می پیماید من هم پیش از وقت آنجا رفته بر پشت بام توقف کردم ساعتی قبل از ورود بادشاه سوداگر وبیله ور دست فروشها تنخواه نفیسهٔ هر قسم آورده بگوشه وکنار جا گرفتند ویساول وقاپچی وفراش بدم دروازه سد باب آمد ورفت هر بیگانه که دست خالی می دیدند بعنف نمودند قبلهٔ عالم سوار اسپ رسیده پیاده گردیده داخل مدرسه از سمت شرقی راه افتاد وپیش هرکسی ایستاده سودالیش دیده می پرسید چندمی دهی هرچه عرض می کرد مثلا ده تومان می فرمود راست بگو می گفت راس المال همین ست جواب می دادگران می افتد شاه پنج تومان خواه هفت می دهد اگر خواهی بفروش مالک سخن بازرگانی را

می تراشید که نقصان می رسد لاکن چه کنم دستِ حق پرست باد خورده جای دیگر
نمی توانم بروا ارشاد می کرد از هشت تومان زیاده ارزش ندارد و صاحبش رضا میداد
بغلام و پیش خدمت اشاره می نمود بگیر و پول بده گرفته از کیسه اشرفی برآورده میشمرد
بدور باغچهٔ مدرسه سرِ دکان هرکس که می رسید هرچه می دید می خرید با وجود آنکه هرجا
می رفت عملهٔ میر غضب با دستهٔ ترکه و چوب فلک همراه می گشت اینجا هم موجود
بودند لاکن در گفتگوی ردّ و بدل مردم کج خلق نمی شد بدارا حرف می زد با هر یکی
در تعیینِ نرخ تکرار بالا و پائین می کرد سوای خودش احدی در کمی و زیادتی بداخلت
پیش نمی آمد خیلی بکشاده پیشانی اموال را زیر و رو می فرمود و بظرافت طریق معاملت
می پیمود چنانچه بسیار از شال و قلمدان کشمیری و کرمان و اصفهانی و شانه و سوزن دان
و قابِ آئینه خاتم بندی و چادر و دستمال ابریشمی تنخواه شیراز و تبریز و رشت و دیگر ملک
و قداره و شیشه آلات و ساعت و اشربه فرنگ و پارچهٔ چین و هند و جواهر تا بود بقیمت
آن چون و چند نموده بعد فیصل یافتنِ رضامندی بائع می ستاند و زرِ سرخ و سفید را
نقد می بخشید شخصی قلمدانِ چوبی پیش آورد و فرمود بکارِ شاه نمی آید عرض کرد قربانت شوم
از ولایتِ دور بنام ظل الله آورده‌ام مبلغی صرفِ راه کردم حالا اگر واپس برم مردم چه
خواهند گفت جواب داد شاه طلب ننموده بود خودت چرا مال بد آوردی عرضداشت
بلاگردان تو گردم در دستِ شوم من فلک زدهٔ بی طالع برگشته اقبال خوب نمی نماید
همین که بتحویلِ اولیای دولت برود خیلی پسندیده و مرغوب خواهد شد که سلاطینِ
زمان آرزو فرمایند تا براتِ عطای جان و مال و انعامِ خراجِ اقالیم بتعمال ازو
رقم نمایند می خواهی امتحان کن خندیده بقیمت هرچه می خواست گرفت کیسهٔ
اصفهانی جفتِ جوراب شال فروخته یک اشرفی یافته از زیرِ دست
دیاپای انبوهِ ملازمان غائب شده بدست مبارک ته و را واگرد بیست زده بود

فرمود بچه شیطان را بگیرید که شاه را مغبون کرده است نوکرهای سلطانی
هرچه جستند نیافتند الله یار خان را نشان می داد ببین که این چنین مال
بشاه می فروشند او زبان تمنا برگشاد که بمن به بخشش قیمت دو بالا پیشکش
می کنم فرمود این را ننگ میدارم که دیگر گول نخورم وسوداگری قالین بزرگ
پیش پا انداخته بود هرگاه شاه برابر آمد کورنش بجا آورده بسمع
اقدس رسانید که بستان برای فرش تالار خوبست از فراش باشی
پرسید طول وعرض آن مکان همین قدر می باشد که قالین بافته آورده
بیچاره بخاطر نداشت گفت تصدق توشوم درست یاد ندارم نهیب زد که
جریمه تو بیخبر پول قیمت سوداگرست پس بدر حجره های ملاها متوجه شده مبلغ
علم آنها دریافته از یکی صیغهٔ صرف وترکیب جمله واعراب نحو می پرسید
واز بعضی مسئلهٔ علم کلام ومنطق ومعانی وبیان واز برخی اصول فقه واز
کسی فتوای معمول به شرائع ودینیات استفسار می نمود بطور مناظره جرح
وقدح می فرمود وبهر کدام فراخور حالش چیزی از عطا وانعام بقدر نصیب
می داد مدرس را خلعت وبهره زر نقد ارزانی داشت ساعت کامل سرپا
گشت ودر معامله با مردم چونه زدن هم فرود آمده بتقاضایش می گذشتم
واز حسن سلوک خداداد جهان پناه مسرور می گشتم قریب مغرب دوره گردش
وبازار خرید وفروش باخر رسیده بیرون آمده براسپ سوار شده
جانب ارگ تشریف برد انبارهای احمال واثقال نوخریده بتحویل صندوقدار
بار کردید وزرهای مضاعف ارزش هرچیز بدست بائعان افتاد روز
دیگر بادشاه بحر وبر همه جنس را درمیان گذاشته زنان وسوقلی حرم سرا ودختر با
وپسرها را بدور تن دست جمع نشانیده هرچیز را که مناسب حال وباب هرکس بود برداشته میفرمود

شاه بزحمت راه رفته واین را بسعی وکوشش برای تو خریده آورده بیا بردار و
این قدر بده ببر او هم بر میخواست و تعظیم می کرد و دعا و ثنا می گفت می گرفت و
زرها را بنواب ناظر تسلیم می نمود جمله اشیا بهمان مجلس تقسیم کرده پول خود را
نقد با نفع کثیر بدست آورده برای صندوقدار می فرستاد چون آغاز بها و انجام
موسم زمستان رسید انبار برف که در صحنِ مکانات مثالِ کوه البرز سر از طرّه
فراتر کشیده در کوچه ها برابر دیوار افتاده سدِّ راهِ مترددین و مانع گردیده
بود که آن را بتجویف استوار نموده تراشیده جهت مرورِ عابرین زینه ساخته
بالا و زیر می رفتند از بخاراتِ زمین و تمازتِ آفتاب آب گشته برودخانه
پیوسته مایهٔ طغیانی و تموّج گردید تخته های بزرگ یخ دریاچه و آب انبار شکسته
فرو رفت و هرچه از ناودان چکیده بسته شده مشابه خرطوم فیل نظر می آمد
گداختن گرفت ابرهای غلیظ سیاه و سفید روی هوا را گرفته بارانِ پر زور
متواتر بارید و سیلِ کهسار قدم در بیابان نهاده فراز و نشیب را برابر گردانید
همین که ایامِ برطرفی خزان و آرایشِ درختانِ جویبار و خیابان رسید و مواد
طغیان و فساد ماه بهمن و دی از طبائع موالید ثلثه در رهین و زمان دفع
گردید اهالی شهرستانِ باغ که از شدت خشکی افسرده دِماغ و پوست و استخوان
مانده جامهٔ کهنهٔ پارسائی هم نداشتند لباس دارائی زمردی خریدند و کهن
سالان چنار و عرعر و سفیدار که در فکرِ وابستگانِ چمن پیکرِ عنصری خود را مثال
چوبِ خشک می پنداشتند تهنیهٔ پیرایهٔ سرسبزی ذات و بالاپوش اطفال
نورسته بخیاطِ صنع گردیدند کسبهٔ اشجار بی برگ و نوا که از دست برد حوادث
بر د عریان بودند پهلو بندی کدخدای نسیم سرانجام نوسازی قبا و کلاه
شکوفه و گل نمودند خورد و بزرگِ معارف ارغوان و یاسمین پوشش اطلس و

بر شاخ و شانه انداخته غنچهٔ لب به تبسم گشودند + و تازه نهالان گلشن برای
نمود نمائی بازار گلزار و مرغزار و اصناف همکار از جامهٔ خورمی و تازگی
آرایش سر و بر افزودند + و اطفال سبزه گون علف و گیاه شروع بجوش
نمو کشته + همراه لالهٔ لاله و اتالیق شقائق رنگ خوروی آوردند + و دوشیزگان
بنات نبات که در نهانخانهٔ سرد مهری روزگار بخاک نشسته جائی نداشتند +
و پردهٔ سیر جا و بصحرا و بیابان زدند + و دستهٔ خوانندهٔ بلبل و نوازندهٔ قمری
و فاخته در بزم بستان تصنیف های کارعمل بگوش سرو قدان شگفته رو
رسانیدند + و ساقیان ابر گهربار از شربت زلال امطار و شبنم خوشگوار
قدح نسترن و نسرین پر ساخته بکام و دهان ازهار و ابرار چشانیدند + لولیان
شوخ و شنگ نرگس چشمها سرمه آلود و رابعشاق نافرمان هزاره در کوچه
بست کوهسار نشان می دادند و بچه بی ریشهای کبک و تدرو برفتار مستانه
پای ناز و ادا بسینه دشت و دامان شاهد بازی نهادند بتقریب قامت
آرائی عید نوروز برنا و پیر اناث و ذکور در تدارک لباس نوازجامهٔ
قناعت بیرون گشتند + مردم وضیع و شریف محتاج و غنی بقدر دسترس
در فراهمی زینت و اساس تازه بسو داو معامله از اندازه گذشتند +
نشاط هوا خاطر های گرفته را مانند دستهٔ صد برگ خندانید + و اثر شرار روی
بهشت بند زهد و ورع از گردن ملا و عابد دور گردانید + می افتابی ناخوردهٔ
مردم سرشار به طلب کباب بر سیخ و تابهٔ سعی بر وی هم می افتادند +
و نقد عمر گران مایه باختن بر مردها به جستجوی بازی در خرابات و دوکان
بر چه داشتند می دادند + ناموس نظام میانه روی خلائق برباد +
وقمار خانه ها از حریفان بی قبا دار خلائق آباد + در هجوم و کثرت مشتری تمامی

اشیای پوشیدنی و خوردنی بقیمت دو بالا رفت و پیش دوکانِ هر قسم
پارچه فروش مهلت پیمایش و لحاظ نیک و بد کناره گرفت بزاز بود که
پلاس را بجای صوف و کرباس عوض قدک می فروخت و سمسار لباس
پوشیده رنگ وا بار کرده در گریبان و دامنِ مشتری بزر و سیم می دوخت
رنگرز را بمزید تقاضای شاگرد و ارباب مهلت شانه زدن ریش نبود تا چه
رسد برنگ و خیاط از بسیاری فرمایش قطع و برید اثواب قیمتی و سوزن
زدن در بخیهٔ وعدهٔ خلاف جامهٔ هستی او تنگ کلاه دو زسری نداشت
که در پای پیچ از عهدهٔ خرید اران بر آید و سنگِ ملامت نخورد و
علاقه بند دست بسینه می گذاشت که خدایا بافته ندارم آقا معاف
دارید کسی از وحساب نمی برد از بقچهٔ شال بافان شالگی را قدر و منزلت
افزود و در کار مینا زر زرگران برنج و مس را قوت تمیز نبود و خوانچه های
شیرینی بر دوکان قنادی هر ساعت خالی می شد باز نقل و لوزِ سرهم
بندی بقالب تازه میریخت و سبد های میوهٔ خشک و تازه از بقال
هر دم یکی می گرفت دیگری بفریاد و مطالبه معامله فضیحت می انگیخت صلان
درخانهٔ شاهی و امرا با اهل بازار بیشتر و می زدند که خشکبا و حلوایات
بده و الا چوب می خوری و پول داده کان چند ماه پیش در وغهای کیسه را
می شمردند که سر وعده بدستِ ما بنه و گرنه اوستاد کیسه بری قوام منزلتِ
شیرهٔ انگور از نقل آب نبات و دوشاب از شکر بیز درگذشت و مرتبه وزن
کدوی تلخ با هندوانه و خربوزه و عنب الثعلب از خوشهٔ انگور بر ترگشت
با قلاده بچاشنی قسم های جان و ایمان در می آوردند و ار دانه بگنجد چشم داشت
صد آشنائی ها بر دزمی واده سبزی تره وکندنا را بعد التماس ریش ما توی خون بینی

اظهار می نمودند و ماهی گندیده مانند رانی بهزار بی آبرویی وشبکهٔ فریب آشکار می
فرمودند تخم ماکیان گویا که دل وجانِ صدفِ عمّان گردیده و مرغ دخروس از
بالا پروازی بی مایگان بهای هما وجائے عنقا رسیده تلاش آجیل خورش
پلا و از برنج و روغن ونخود موجبِ دلخوری دیدند و ادویهٔ پای گوشت و
نمکِ کوهستان که مفت بود برابر در دبید و اخریدند هرکس بکاسبی و مداخل
تمام سال مشتِ زری پیدا کرده در جیب وبغل داشته بعرصهٔ یک ماه و
چهل روز پیش از نوروز در ساختنِ لباسِ خود و اطفال وزنان وزیور
ایشان وگرفتنِ قند وشکر وشیرینی ومیوه خرج می کند و برای عیدی عیال
و ذوی الحقوق ومساکین می دارد وچون دستور است که اگر شخص با پنجاه کس آشنا است
ایشان دست جمع یا دو سه و فراد ابدفعات درخانهٔ او برای مصافحه و دیده
بوسی بیایند بعد از قلیان و شربت روبروی هریک مجمعه یا یکدوری سه وپنج
هم پر از حلویات ونقل ونان شیرمال وکلیچهٔ شیرین زمین بگذارد و قدری بخورند
وجای دیگر برند مرد وزنِ صاحب خانه مسلّم و دست نزده راجدا وشکسته وریزه
راعلاحده نمایند باز هرکه داخل شود لایق ریش او پیش آرند و از ریزش تکّه
پارچه باقی مانده بدست و دهنِ فقرا و ایتام و اطفال نوالی می بخشند واین
مرد خود هم بنوبه درخدمتِ هریک برای بازدید گردش می کند که مدتِ یک هفته و
تا چهل روز باین کارها و مهمانی و دوره و رفتنِ تماشاگاه اوقات بخوشی می گذرد
تا بودم منهم همین جنون دیوانه بودم و در غریبی هم بصورت بومی در پای رفاقتِ
ایشان بسر می نمودم ازین جهت گرمی بازار به اشیا پید و مزید مداخل واجرتِ
اهلِ حرفه لاتعد شده فقیری نماند که بگدائی دوازده ماه یک دست جامهٔ نو وقطی
شیرینی مال شیره بهم نرساند، باشد و میوه پیر زنی نبود که بچرخ رستن و خدمت خانهٔ

هر و هم مواجب سالانه گرفته بهای پیراهن و زیر جامه و چادر و چار قد و خورش
هفت سین نداده هنگام نزدیکی جشن عید پیر و جوان بحمام سر و سیما شسته و رنگ و
حنا بریش و دست و پا بسته خانه از فرش و زینت بلور و بار فتن آراسته
شیشه های گلاب و گلاب پاش بطاق گذاشته پرده و طاقچه پوش آویخته سامان
شب تحویل زیر سر نهاده منتظر وقت گردیدند بچه های ماهر دی سیزده چهارده
ساله که از قید مکتب در آمدند درس و بحث ناموس و حیا را که روان و از بر
می کردند درجز و نا پرسانی و کتاب مطلق العنانی زیر بغل گذاشته و فعل ماضی
بازی و مستقبل تفرج را صرف حال نید اشته با رخ نور افشان و آرایش
الوان بجلوه نمائی پرداختند و هزاران ملا و آخوند مدرسه را در بند محبت انداختند
هرگاه اهل نجوم تقویم نور البقید سال و ماه و تاریخ و روز و ساعت و دقیقه نوشته
حکم دادند دیگر بازار کلان تخته گشته روزها تا عصر سوای دوکان نان با و قصاب
و بقال سودای همه صنف دربسته رونق اجناس نفیسه هیچ نمانده دانه میوه
و قرص شیرینی بمشکل دست میداد و وقت اورنگ نشینی شاه خاور در
برج حمل بمنزل هر کس روی دستر خوان طعام خورش ماهی و پلاو و شله زرد
و حلوا و افشره و سمنو و سرکه و سبزی و سیب و سنجد و سوهان و سماق چیده بکمال
وجد خورده صبح نوروز صغار و کبار از شراب سرور سرشار و لباس پیرایه
نشاط و دستار لباس انبساط نو در بر و نقد تعیش در جیب و کمر اطفال
شاد مانی در کنار و بغل و با یاران جانی در طریق مسیر از هر محل بر فتار آمده جوق
جوق در میدان سبزی مقابل در ارگ فراهم شدند بارگاه خدایگانی بانواع
سامان فیض رسانی و جشن خاقانی مثل بزم سلیمانی ترتیب یافته بقدر ده هزار
خلاع خسروانی از صندوق خانه سلطانی موافق سیاهه پیش بدست فراشان بهر یک

افسران و امیران و اعاظم بلدان و بسارق بسجید رسیده بود همگی زیب بر و دوش نموده سوار و پیاده جانب کریاس فلک اساس راه افتادند محمد ولی میرزا را قبا و شال و کلاه و جقه و کمربند مرصع با شمشیر و کمر خنجر یراق طلا و امین الدوله را قبا و شال و کلاه و کمربند و کوردی و جبه و قلمدان مرصع به الله یار خان سردار قبا و شال کمر و کوردی و شمشیر و خنجر طلاکار و همچنین هر کس را زنده انچه بود از شاهزاده و اهل مناصب قلم و سیف تشریف بزرگی یافت و والد مرحوم را قبا و شال سر و کمر و کوردی سمور مخمل زری عنایت گردید که پیکر انور با چند وصله درخشنده تر از لعل و گوهر آراسته رو بدریسجد فغفور و قیصر نهاده داخل شدم دیدم اندرون دیوان عام محجره هر دو باغچه سراتا تازه رنگ شده برلب دریاچه سبدهای میوه و دسته گل میان گلدانها چارده ورگند اشته فواره ها درجست و خیز بشاشت کلاه بهوامی انداختند + از حوض مربع دشمن روی صفحه چادر آبشار میان دریاچه می ریخت و طرف شرق و غرب آن دو نمد مسند تفت خیلی طویل و عریض گسترده بکنارش خمره های زر خالص پر از شربت قند و کاسه های کلان و جام طلائی نهاده در ایوان تالار فرش قالین ابریشمی پهن نموده تخت سنگ مرمر پشتی که هشت پایه او بر سر دیوهای پری پیکر نصب و پنج زینه با پیچ قالب شیران در میان گرفته بودند و از ده شقه برآمده بلند داشت که بر روی هر یک حوریه لعبت طلا یراق مرصع پوشیده ایستاده گلدان و شمعدان و گلاب پاش جواهر نشان را بر داشته و بر سطح بالای تخت مسند مخمل حاشیه مروارید و یاقوت و زمرد و الماس بعرض شش گره بزاری چار جانب دو خته پشتی و تکیه مرصع بران نهاده حوض یکدرعه طول و ده گره عرض پر از گلاب و بید مشک کرده ماده فواره اش در بادیه کلان زری بوده که آنرا حور العین زیور

ولباس رنگین پوش با عظمت وجبروت عقب سرایستاده بهر دو دست داشت
چتر شاهی میل خمدار طلا از پشت اریکه سلطنت بالا بردی سند دولت سایه می
افگند بر پیشگاه ایوان اسباب زیدهٔ بلور و بارفتن وقطعات ظروف مرصع پر از گل
وریحان نهاده راقم بپای شوق وسر پر ذوق هر جا گشته و بر این جمله اشیای نادیده
بچشم زدن گذشته ودر مکان فیما بین تالار وقهوه خانه آرام گرفت وآن روز مصداق
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ مشاهده رفت اکابر مملکت وحکام
ولایت وسروران ذی رتبه قشون وبزرگان هم رتبه جمشید وفریدون که باجبرئیل
ومیکائیل بال وپر برتری می زدند مشابه سوش خرما باریک شده پی سوراخی میگشتند
تا لحظهٔ قرار گیرند وبضرب چماق ودگنک ارباب بند وبست صدمه ندیده بیرون کرده
نشوند + شاهزاده ها بمثل سبزهٔ بیگانه روی خرند چمن پا ورگل خوف نظر آمدند وزرا
وخویشان تاج الدوله چون غریب بیکس بسایهٔ دیوار دعا آشنا می شدند یکی او سر
میرزا با حسن وجمال که مشهور بخوبرویان همسال بود ادیک مرصع مخمل سیاه پوشیده
وبهمین میرزا قبای گلناری جواهر نشان رانتک در بر کشیده آفتاب وماه را هرود
شاهزاده خجالت زدهٔ صورت نورانی خود گردانیده همانجا آمده در صف مردم
قرار گرفتند آقا محمد اسمعیل که داخل شده نقاش خانه را نگار خانه برج حمل یافته قران
نیترین بطالع مشتری دیده گفت همه را عید شریف مبارک ونشست مردم حاضرین
فریاد زوند بیا مصافحه بکنیم جواب داد هر سال شما را کرده ام حالا طاقت ندارم مگر مقابل
شاهزاده سر فرود آورده عرض کرد اگر ماذون بفرمائی عید مبارک نموده باشم چون مقرر
است اطفال را بر پیشانی ولب بوسه میزنند وبهمین کنایه از روی ماچ بود شاهزاده ها
که حرمت او را پیش پدر دیده بودند پیر مرد دست دهن دریده وبشوخی پرده دریده
وبحضور اقدس هم جلو حرف نکشیده فرمودند با دب باش گستاخی خوب نیست خلاصه گفتار

بندگان شهریار نائب پروردگار از خواب راحت بیدار شده بحمام تشریف برده
بدن شسته رنگ بسته برآمده نماز خوانده نهار میل فرموده قلیان کشیده برای
آرایش افسر و دیهیم سلیمانی قبای نیم تنهٔ مرصع کار و سلک مروارید
دو دانه جواهر بطور کنگره سر سنجاف دوخته بر کرده کمربند مرصع پر از آویزهٔ لعل
و یاقوت را که روشنی بخش دیدهٔ گوهر شب چراغ بودند شیر قلاب زده
کمر خنجر مرصع کار بمیان نهاده بند گوهر پیچیده شر آیه آن بزیر آویخته شمشیر
پر جوهر آبگون قبضه و غلاف طلا و دانه نشان را بند سیم زر خالص بکمر مبارک
و بازو بند دریای نور والماس خیلی درشت بهر دو بازو بسته مچ پیچ مرصع
سر آستین پیچیده کلاه کیانی دوازده شقه که سه جقه با پر هما منصوب پیش رو
راست و چپ زده داشت و در هر یک سه سه دانه گوهر نایاب برابر بیضه
کبوتر در سیم زر کشیده بودند بفرق همایون گذاشت و حمایل مروارید
غلطان بزرگ نهایت آبدار در یمین و یسار شانه و سینه و پشت اقدس
انداخته بالا پوش پر از در و یاقوت و جواهر لبسی گران بها بدوش
کشیده مثل شعشعهٔ نور شجر طور برای تجلی دیدهٔ بندگان طالب حضور از جا برخاست
آقا قنبر خواجه سرا بجهت آگاهی بیخبران آواز داد که چنین بر در حرم محترم توپچی
باشی پور ایستاده بود شنیده دم در نفخهٔ کانّه صور اسرافیل دمید دیگری بدروازه
خلوت قیام داشت بادنفیر انداخت و فوراً سومی که بر آستان باب ایوان
انتظار می کشید نفس زده چهارم که برابر کرپاس همه تن گوش می بود
صدای بوق بعیوق رسانید فرج الله خان توپچی باشی مانند رعد بغرش
آمده فریاد کرد وآت ور یعنی آتش زن یکمرتبه جمله آتش خانهٔ مذکور بالا را
ملازمان برق کردار صاعقه وار سر کردند زمین و زمان بازار و مکان

تا هیجده فرسخ راه بزلزله آمد فراشان و یساولان صفا وجفا پیشه مردم
را بضرب چوب از صفحهٔ نمایش بدر آوردند دستهٔ غلام بچه و خانه شاگرد
خواجه سرا باهتمام منوچهر خان نواب ناظر بعهده ادب در پیشش و پس
پادشاه همچون ستاره در حوالی قمر از دروازهٔ حرم پا بیرون نهادند باز خواجه
سرا کچین کشیده حضرات مرجع قلق آواز دادند یری هایری ها که بدستور
معهود شلک دوم بمژده های صد سالهٔ قبور فرمان دور باش رسانید باین مرتبه
بشدتی عملهٔ ترکنک دود نمودند که در پای نظر شهریاری دیاری نماند سوای
فضل و کرم ذات باری فراش باشی و جارچی باشی و تفنگچی باشی و سرکشیکچی باشی
و پیش خدمت باشی تعظیم حضور نموده بفاصله بیست قدم راه و شاهزاده های
از ده و دوازده ساله عمر کمتر همین قدر بحد ادب عقب تر زینت خدمت نموده
جماعت پیش قدم برابر درارسی شاه نشین رسیده ایستاده صف بستند
که حضرت بهرام غلام رسید همگی سر فرود آورده بطرف دیگر رفتند پادشاه
قدس بارگاه داخل مکان عرش بنیان گردیده قدم پیما گشته از وسط تالار
آینه خانهٔ انوار و بساط رحمت وادار گذشته جانب اورنگ ابد قرار برگشته
بسم الله شانه العزیز الجبار بزبان گفته پا بسر زینهٔ اول که ثانی طارم فلک بود
نهاده بر معارج پلهٔ اجلال و شوکت صاحبقرانی بالا برآمده برگردیده و پشت
بیالش تائید رحمانی داده بدو زانوی کامرانی بر مسند خلافت موروثی
جهانبانی نشست چنانچه چتر دولت و اقبال بسر ظل الله فی الارض سایه افگن
گشت باز بطور اول و دوم شلک سوم پنبهٔ غفلت از گوش سرکشان ملک
عدم برآورد شمشیر هم نیام قدرت داور و یکقبضهٔ سیف قضا و قدر بزانو
گرفت فوارهٔ حوض روی تخت فیروزی بخت بنا کرد لب بر پا برخاسته در تعظیم سر فرود آوردن

ودماغ هوای اطرافِ قرارگاه شاه را خوشبو ومعطر نمودن حوران لعبت کنار سرپرسپهر تنویر نفیر دبیاهات ورگردش رقص آمدند ومرغان بالای قوایم و بهیم بی نظیر بر بازکیانی ونثر طایر بال طعنه زدند آینه های کلان از عکسِ شبیه خدایگان شعشه تجلی بسطح ایوان انداختند وشیشه آلاتِ دیوار وسقف منزل خاقان خورشید عالمگیر راحیران ساختند دستِ راست اریکهٔ ابد پایه ابنای صلبی خورد دبیازوی چپ اولادِ صغیر بطن دخترها با قدر ومنزلتِ بزرگ یراقِ کوچک مرصع بسته صف کشیده بسر پای شرف دعزت قرار گزیدند وعقب آنها یوسف خان گرجی سپر مرصع دخسرو خان شمشیر کلان یکی کمان وترکش دیکی شمشیر یکی تبرزین ویکی تیر ویکی تفنگ یکیسه کمر دیکی قمه دکارد یکی مردحهٔ طاوسی دیکی شانه وآینه یکی ورمجمه غلافِ مخمل کلاه کیانی که بقدر یک من تبریزی گرانی جواهر داشت دیکی درخوانچه سرپوشیده ضروریات دیگر بدستِ سکوت گرفته برابر ایستاده شدند نقاره خانه راچوب تهنیت فرو کوفتند دستِ طبل شادی دبشاشت زده درکرنا دمیدند که دور دور فتحعلی شاه ودر نظام سرباز که هزار نفر یک سوی دیوار اندرون مقابلِ هزار غلام بچهٔ یراق بند پابرجا بودند همه قسم ساز فرنگی نواختند صفِ شاهزادگان بپای دیوارِ حجاب دریمین ویسار چه وقطار خویشان بهمین مرتبه دریساران متوقف بوده برکوع تعظیم نموده پیش افتادند ووسط بازخم شده راست رفته برابر مسندهای نمدی فرش روی صفهٔ شانه بشانه هم ایستاده سرفرود آوردند محمد ولی میرزا جانب تالار قریب باقی از وبایین تر ودرناشدند وزیر بازمرهٔ منصب داران اهل قلم از پای دیوار کورنش کرده درپشت باغچه آمده باز نصفه راه دوله گردیده بکنج محجره سمت تالاری جا صدر اعظم خالی گذاشته قدم فشرده سرِ تسلیم نموده

وطرف دیگر هم باین قرینه مردم عهده دار قرار گزیدند وکیل الدوله انگریز بهادر ولیک صاحب با طبیب ڈاکٹر و ایلچی دولت ایران فیما بین مجرهٔ باغچه و لب دریاچه منزلت یافتند ملا باشی با خطیب و طبیب و علمای دربخانه برلب صفهٔ کنار حوض جانب دریاچه از برابر نخال صف شاهزاده سبل لسبیل یافت والدمرحوم هم در پهلوی باشی موصوف تمکین یافت باری در چشم بهم زدن صف های امرا و خوانین و میرزایان از عقب دیوار حجاب ظاهر گشته تعظیم نموده فوراً بامر قدیم سبقت می کردند تا بمحل خود آرام می گرفتند بهمین قرار جمعیت باریابان دربار بقدر پنجهزار کم و بیش نظر افتاد و دران میان یکصد نفر میرغضب عمله ملک الموت بسمت شرقی قطار گردیده از انجمله دو تا چوب فلک بشانه نهاده و چهار کس بار تهٔ که سفید ار و انار ید وش گرفته چند تا بیل و کلنگ زمین کندن برای دفن زنده ها بدست داشته باقی یکی ساتور و یکی قناره شقه کردن و یکی شکنجه گوشت کوفتن و استخوان شکستن و فشار سینه و پشت و پهلو را برگرفته و یکی تیغ چپ و راست نمودن و یکی تخماق و یکی اره بدن تنگا فتن و یکی خنجر و یکی کارد پهلو دریدن و یکی طناب خفه ساختن و یکی میخ طویله های آهن برای چارمیخ کردن و یکی شمشیر گردن زدن یکی چنگک چشم کشیدن یکی لگن خمیر بسر گرفته روغن داغ ریختن و یکی دیک قولقه نمودن یکی کهنه پارچه بانگشت پیچیدن و فتیله سوختن یکی گازانبر گوشت کندن ازین قبیل اسباب بست و چهار قسم قتل و سیاست را تیز و صیقل نموده دوروبه ایستاده بودند هرگاه این سامان بدیدهٔ حاضران مشابه مرگ ناگهان و آفت خانمان گذشت سطوت و هیبت قهرمان جهان و دبدبه و رعب قاآن دوران باعث سلب حرکت جسم و جان و مهر سکوت لب و دهان گشت چنانچه ازان جم غفیر صدای عطسه و سرفه و نفس زدن

احدی بر نمی آمد گویا قالب خاک را روح مجرد بخوف هلاک خالی کرد که سرپا
ایستاده زیر چشم بطرف مصدر سطوت و جلال دزدیده نگاه می نمودند ابراهیم خان
قهوه چی قلیان بلوری میانه چوبی و سر و ته و بادگیر طلا را چاق و دودی نموده
باداء تعظیم مقابل برده زینه را بلب نیاز بوسه زده بالا بر آمده دم مسند
زانو ته کرده بدست شاه داد و چند نفس کشیده واگذاشت بار دیگر نی پیچ
کرنائی مرصع پیش نهاد که مادام جلوس برابرش بود آن وقت که تمامی بارگاه
از وضیع و شریف خلعت پوشان عالیجاه پیراسته و دست بکمر و سینه ایستاده
بودند حضرت خلیفه رحمان بزبان وحی ترجمان بآواز بلند بلغت ترکی ارشاد
فرمود الی جامسی بایرمی مبارک اولسن یعنی شما همه حاضران را روز عید مبارک
باشد میرزا محمد ندیم بخاک افتاده عرض کرد شاهنشاهمیزه چوخ مبارک
اولسن بعد از ان بمزید رحمت و رسم تحیت اشارت کرد که شربت عیدی
بدهند تشنگان زلال عطوفت را جرعه و امیدواران کرم همت را بدله بدره
پیش نهند و خود باید بمان کلیم سیرت محمد فاضل خان کرشمه قابلیت و کمالش
را گوینده علاوه اشعار عربی و فارسی چهار هزار بیت ترکی یاد داشت
مشغول صحبت و حکایت گردید و بکلام دلنواز طبع پر وحشت مردم را بهجت
و مسرت بخشید پیش خدمت باشی و مستوفی باشی دامن سعادت را بکمر بر زده
باعمله ذوی دیده مقابل صف شاهزاده ها رسیده بادیه آب قند بشیرینی ادا
گرفته جام جسم بگردش آوردند و سینی جواهر و اشرفی بر داشته نقود جود
و نوازش بر شمردند اول پیمانه شربت گوارا تر از آب چشمه حیوان می
دادند و همراهش مشت اشرفی و چند دانه جواهر رخشان بدست می
نهادند هرگاه نوبت دیگر بزرگان و شاهزادگان بزم احسان آمد پیاله شربت بکام آرزو

دمشت زر سفید وچند اشرفی بکف تمنا عطا می نمودند در طرفة العین از تقسیم
شراب طهور ومخمور کنندهٔ حور و غلمان حیات بخش خاطر جمهور گردیدند و بعرصهٔ
قلیل زیاده از گنجور قیصر و فغفور بکیسه و جیب اعالی حضور کشیدند پس ملا
عبدالرزاق خطیب کرمانی سر بر آورده بصدای روح افزا در تنگ دلپذیر
انشا بنهایت فصاحت و بلاغت خطبه در حمد و ثنای ایزد تعالی و نعت
خاتم انبیا و درود علی مرتضی و ائمه هدی علیهم الاف التحیه و الثنا ادا نموده
بنام بی همتائی حضرت صاحب العصر و الزمان عجل الله فرجه که رسید شاه بتعظیم
برخاسته خم گردید آنگاه ستایش طبقه اورنگ نشینان عدل و داد بنیاد
نموده فصل مشبعی خوانده گفت بخصوص قدر قدرت خورشید رایت
مشتری طلعت زحل رفعت مریخ مهابت بهرام سطوة عرش منزلت
قدس جناب سپهر قباب قمر رکاب کر و بی انتساب دارا دربان شاهنشاه
دوران السلطان ابن السلطان و الخاقان ابن الخاقان فتحعلی شاه قاجار
خلد الله ملکه چون این نام والا دودمان بزبان آورد تمامی ارکان دولت
ایران بخاک کورنش گردن افگندند و بالفاظ بقای عمر و خلافت ابد بنیاد
آمین گفتند پس شاه از روی تخت برخاسته رفت و بمکان خلوت سرا قرار
گرفت لباس جواهرات سنگین از بر کشیده و جامه های سبک روزانه دیگر
پوشید برای قبول پیشکش بگوشهٔ مسند ارسی بدو زانو نشست و زیر محرم
دربار خاص با چند امیر بدرره حضور پیوست درین عرصه فرصت همگی
خوانین دیوانی بمبارکباد و مصروف دست بوسی و مصافحه گردیده
اکثری بی کار خود رفتند در پیشگاه خلافت اول مرتبه عرضداشت و
تحایف نایب السلطنت عباس میرزا بدرهای تبکی و زر سفید و کنیز و غلام

کرجی و قداره واثواب مخمل ساده و زری و اطلس وساعت و ظروف بلور
و بارفتن فرنگی و زعفران بادکوبه و سجاق شکی برسم ارمغان گذشت و ثانی هدایای
طبرستان پیشکش گذرانید محمد حسین میرزا کیسه های اشرفی و ریال و اسپ
عربی و قالین وجوراب و تسبیح کرمانشاهی شمرده شده قبول گشت وسوم
تحائف محمد ولی میرزا والی کرمان و یزد و نقد طلا و نقره شال کرمانی و نمد و رنگ
وحنا و دسته قاشق منبت با یات الکرسی وسوغات گرمسیرات بملاحظه
آمد چهارم پیشکش حسین علی میرزا فرمانروای فارس پول سرخ وسفید و شده
مروارید و شامه عنبر و خواجه سرا و کنیز و غلام حبشی و بارهای نبات وشکر
و نفائس بنادر و عمان و هند نظر فایز گردید پنجم پیشکش حسن علی میرزا
بیگلربیگی خراسان نقود مسکوک و اسپ ترکمانی و شال کشمیری و شمشیر و
کمر خنجر و کارد فولادی و پوست بخارائی و پوستین قپانی و قاقم و سمور و
اجناس عمده بپایه قبول رسید ششم علی شاه حاکم دار الخلافه طهران
هفتم علی نقی میرزا والی قزوین هشتم شیخ علی میرزا ناظم رشت نهم طهماسب میرزا
مسند آرائی همدان وهم ارغوان میرزا والی مازندران و همچنین عرضداشت
وتحایف تمامی شاهزادگان دور و دست و عظمای ولایات و تجار شهر و سرکرده
هر صنف هنروران وصنعتگران بعین ملاحظه درآمده بعز اقبال پیوست
قریب ظهر خاقان عصر قهرمان دهر پاشده برای میل فرمودن چاشت و تهنیت
وعید و مبارکی خواتین مخدرات بحرم سرا رونق افروز گردید وزیر امین الدوله
باطمطراق بسیار برآمده بدولتخانه خود رفت عصری شاه برای بازدید علیشاه
که بخطاب ظل سلطان کامیاب بوده بمنزلش ارسی گوشواره پهلوی تالار جلوه
فرما گشته بالا رفته نشست و علی شاه نفائس اقمشه زربفت مخمل و خارا و مشجر بدم

راه شاه برسم پا انداز گسترده کورنش بجا آورده بر روی زمین برابر حجره ایستاده
و وصد تومان حق القدم گذرانیده مورد عزت و اعتبار گشته ندیمان وخواص
دویده شرف باریافته صحبت و اختلاط کرد قریب شام اندرون برگشت بعد مغرب
مطرب مغنی شرف اندوز بزم عشرت شده کنیزان بازیگر براشکر و خوانندگی خود
داد عشوه و دلربائی دادند روز دیگر صبح باز دربار عام و هجوم امرای عظام
گردیده تا هفت روز برابر گذشت اما یوم ثانی وقت پیشین تهیه عروسی هفت
پسر خود با صبیه های خورزین فریدون فرعلم داد اهلکاران سلیقه ور باهتمام
از باد صرصر بیشتر و چابکدستی هر چه تمام تر گوناگون اسباب نشاط گستر
حسب الامر جهان پرور جلوه گر نمودند که روی حوض بزرگ متصل در علی قاپی
بچوب بست تخت محجره دار درست کردند در جمله طاقهای دور میدان جلوخانه
را بهر صنف دوکانداران بازار بنابر آئینه بندی و زینت سپردند هر دو سه
نفر بیک ایوان دست سعی زده فوراً همه سامان مرغوب آورده آرایش
دادند آخر روز بندگان مهر افروز از محل بهروز برآمده در منزل ارسی بالای
دروازه قدم زده آن مکان سپهر بنیان را مانند ساحت افق درخشان
کرده از اشعۀ روی آفتاب ظهور طلیعه پرتو طور بخشید و مسند کامرانی را
بصدور جلوس مبارک در تحت زیبایش نور علی نور کشید سه طرف زیر نگاه
خلافت پناه شاهزاده و امیران و منصب داران سپاه والا جاه ردیف
گشتند روی تخت حوض سازنده و خواننده آلات طرب فرو گرفته و بچه های
بازیگر چل بند پوشیده و زنگ بد و انگشت نزد ابهام و زنگوله در پا بسته
بسرائیدن دستگاه مقامات و گوشه و شعبه گوش باربد و نکیسا را مالیدند
یک سمت بسر دو چوب ریسمان کلفت کشیده بند بازان و یک دو شاخ

بپا استوار گروه بالا شده هنرهای رقص وغلطیدن وجستن دوراز کار عقل نمودند
یک سو آهوی نر و قوچ های کوه پیکر بجنگ انداختند یک جانب حاجی عرب لوطی
با اخوان الشیاطین صورت تقلید و مسخره و حرکات مضحکه پیش آورد و برابر تخت مغنی
نشین زمین سخت را نیم درعه کنده و نخاله سنگریزه چیده خاک را نرم کردند تا پهلوانها
تنکه پوشیده بروی آن در ورزش و میل گرفتن افتادند و باهم در کشتی
پیچیدن بنیاد نهادند پهلوان ابراهیم قزوینی بحمایت علیشاه سرفرود آورده
دو طلب شد که رخصت بفرما با پهلوان علی کرمانی مقابله زور نمایم چون منظور
حضرت سلطنت دستور نبود بوفور مروت و مراحم شاهانه اغماض فرمود شاهزاده
حشمند ابراهیم گشته درخواست پذیرای استدعای مذکور نمود اجازت یافته
بفتور افزود قزوینی با کرمانی دست بسلام داده جدا شد نمید الخ چه کرد که
صدای رقیه حاضرین میدان برخاست و سه مرتبه نعره فلک نورد کشیدند +
گوسفندها را بقربانی سر بریدند شور و غلغله افتاد که علی ثانی رستم زال سستانی
دفعه اول از دست بازی قزوینی زمین خورد و بعضی گفتند جادو انداخت
پاره بر اشفتند چشم بندی ساخت بهرحال ابراهیم خلعت مرتبه پهلوان باشی
پای تخت پوشیده به تعظیم خم گردید و شاه برخاسته رو بحرم روان شد در دل
شب انواع آتشبازی سر می کردند و یومیه بهمین وضع اوقات صبح دربار
دآخرها اساس بازی بروی کار نمود ارمیشد تا لیالی سبعه جوش و خروش هنگامه
انبساط مانده شب هشتم در بنای اندرون عروس ها بخانه های داماد بیرش اقسام
نشاط بسرانجام رسانده شد تا سحر مردم به نظاره دف و نقاره و سیر و تماشای
آتشبازی تردد آمدرفت داشتند یوم نهم اسپها را بجهت تاخت در میدان
شرط جفت قرار دادند و گروبسته چهار فرسخ راه از جای که می تازند و می زنند

بردند منهم بسر هوس آمده از دروازهٔ دولت برون رفته بزمین پهن دشت
دیدم خیمهٔ شاه را مثل شکوه عرش بروی صفحهٔ تمکین کشیده دیگر سراپرده وچادرها
برای اکابر صدر نشین زده بگوشه ایستادم و دیده تحقیق بهر سو کشادم
سواری بندگان شهریاری با عظمت جباری در ر د نمود جمله خدم وحشم بر اسپها
نشسته یک میدان راه پیش روان یمین ویسار تاجدار دستهٔ شاطرها پیاده
دوان و قول جمعیت شاهزاده و امرا و سرداران بعقب تیر رس ایشان
دنباله کشان بوده برابر سرادق جلال فرود آمده بپای تکیه دار سر کرسی طلائی
مرصع نگار قرار فرموده بپیش خدمت قلیان حاضر گردانید عمله ترک همدوش
قضا و قدر برابر مد نظر خالی گذاشته در چپ و راست صف کشیدند چابک
سواران بچه چهارده پانزده ساله ترکمان را تختهٔ بند کرده بر پشت تازیهای
باد پیما نشانیده از چهار فرسخ گرم تک و تاز نموده آورده هر دو تا را باهم
بفاصلهٔ نیم فرسنگ چنان دوانیدند که سرعت ادهم وهم و خیال بگرد
شان نمی رسید و تندی کمیت نگاه به پیرامون سایه انها سکندری خورده
لنگ می کردید جفت اول یکی پرورده آخور شاهی و دوم سپرده نوره علف
بکمند علیشاهی بودند که نجیب سرخان سلطانی یکسر و گردن بلکه سینه پیش
آورده و هزاران تومان گرو نا شاه از پسر لی قرینه بردهمچنین دو تای
دیگر و دیگر بقدر هشتاد راس جفت شده در پهنای میدان سعی نعل شتابی سودند
و از حریف سوغان گرفته مقابل خودگوی سبقت ربودند مفصل همه را نیافتم
که از کدام چه طور بردند بعد ازان یکه سواران تاخته علم ران در رکاب و نیزه
و شمشیر و تفنگ بازی بجلوه گاه نگاه افراخته مورد تحسین و آفرین شدند
سرور خواقین نامدار برخواسته سوار گشته رد بارگ روان گردید برای مخلص

هرگاه از تماشای جشن عید خاقانی و بنای عروسی خلافِ سلطانی و سیرِ میدان آتش
دوانی چشم و دل را لذتِ کامرانی دست داد بنابر وید و بازدید یارانی که آشنائی
جانی بودند در شب و روز بعضی آمده و بخانه برخی رفته وعدهٔ مهمانی باغ و گلگشت
صحرا داشتم بشادمانی اتفاق روانی افتاد گاهی در نگارستان شاهی در زمانی بشمیران
پای الوند کوه می بودند و چند وقت بر سم خوش گذرانی هر جای که می خواستند
و منهم کشیده شریک صحبت می کردند خوانین قجریه از اول سلسلهٔ دو آغازِ دولت
بندگان اقدس علی التسویه تدبیر پول پیدا کردن خوب می دانستند بخصوص پادشاه
دراز محاسن بلند اقبال که دقیقهٔ در مداخل اشرفی در پال هرگز فرو می گذاشت
چنانچه بعد از هنگامهٔ عید روزی بعادت معهود هنگام عصر در نقاشخانه رفتم آقا
علی قلی یادش بخیر گفت جای شما بسیار خالی بود صبح بیامدی سیر تماشای و لذت بردی
اینجا عجب معرکه برپا شد گفتم شوخی مکن بودگی بگذار گفت تو بمیری اگر دروغ بگویم
ملامت کردم ای بی مروت هرگاه امری لایق دیدن و تماشا می دانستی چرا خبر ننمودی
حقا که از فیلهای شاه عباسی هم گرو برده جواب داد مهلت نداشتم وقت تنگ
بود پرسیدم حالا افتاده بفرما ببینم چه شد که این همه آتش در آب و رنگ بیان
میدهی گفت شاه از صف سلام خلوت برخواسته بیرون آمدم در عمارت
اندرون حرم روی کرسی نشست عملهٔ خدمت با دسته خوانین شاهزاده ها دورش
گرفتند منهم قایم شده بگوشه ایستادم دیدم در کنج زیرِ دیوارِ مقابل تودهٔ خاک نرم ریخته
بلند و هموار کرده استخوان شانهٔ گوسفند رویش گذاشته اند قدر قدرت تیر و کمان دست
گرفته ایستاده بقولِ فردوسی ۔ بیت

ستون کرد چپ را و خم کرد راست
فغان از خم چرخ چاچی بخاست

رو بجانب الله یار خان سردار فرمود تو می توانی تیر خود را بر نشانه بزنی گفت قربانت
شوم بالقوه هیچ کس نیست هدف آن قدر دور است که درست به نظر نمی آید خدنگ
فولاد باز و اگر تا خاک هم رسد جای افتخار است شاه از شصت مبارک تیر را سر داد
اتفاقاً در میان استخوان خورد چند تا دیگر انداخت راست در چپ نشانه جا گرفتند
پس گوسفند سر بریده را دست و پا بسته آورده زمین گذاشتند شمشیر کشیده
بالا برده بقوت زد پشت و پهلو را دو پاره نموده چند بار تیغ زنی خود را به نظر
مردان دربار آزموده به پیش خدمت داد که پاک کرده در غلاف کند همگی ندیمان
و خوانین زبان در تحسین و آفرین رانده مژده سر پنجه کشورستان عالمگیر
از صد اشرفی و پنجاه و ده و پنج تومان پیشکش گذرانیدند سر کیف دماغ قلیان
کشیده اندرون برگشت از اتفاقات حسنه فصل وفور میوه و جوش ارزانی
فواکه و اثمار و موسم تابستان بود و در ان سال هوایش اعتدال داشت
که آمد آمد ایام روزه بر روی ارباب ایمان ابواب سعادت جاودان
و در رحمت یزدان گشود اصناف مردمان تدارک عبادت پرداختند و اشراف
و اعیان تهیه پرواحسان فقرا و مساکین آماده ساختند تجار معارف رشت
و گیلان و آذربایجان تحاف ملک ارووس و روم آوردند و سوداگرهای فارس
و بنادر اجناس ملک هند و چین برای معامله پای تخت طهران از اطراف
مرز و بوم بردند ایوان درهای مسجد شاه بالسمت مدرسه صدر سر قفلی داده
کرایه کردند و باشتراک یک دیگر بهزار صفا و زینت امتعه و اقمشه و اسلحه و ظروف
راید وکان های مذکور درجه بدرجه چیدند بعد از دیدن ماه مبارک صیام از توپخانه
شاهی بنابر آگاهی بی خبران شلک نمودند و تمام خلایق از مردان و زنان راه صوم
و صلوٰة بقدم جد و جهد پیمودند جمهور را نام دعای رویت هلال و شب

اول ماه خواندند بعادتِ معهود شام خورده بخواب رفتند و اطفال خورد سال
بحد بلوغ نرسیده هم از متابعت والدین وشوقِ ثواب روزه گرفتند
دوکان اقسام خوردنی تا زوالِ آفتاب تخته بند گشت دگرفت وگیر محتسب وعملهٔ
امرونهی ورجستجوی احوال مریض ومسافر از حد گذشت نزدیکِ ظهر
خدام مسجد فرش های گلیم یزدی را که بران نقش مصلا یافته بود بلحاظِ
کثرت وهجوم مردم در ایوان وصحن گسترانیدند واکثر ملازمان وغلامان
وبعضے جوان وطفل وپیر نابالغ کم فرصت سجاده مولا وآقا ومهر وتسبیح خود
را در صفهای اندرونی پهن گردانیدند تاکسی جای ایشان بان علامت
تملیک وتصرف ننماید وقریب پیش نماز ومنبر برای سماعت قرأت وموعظ
مقام بی مزاحم وتکلف بدست آید هنگامِ زوال جوق جوق رجال و
نِساوست نماز گرفته درمسجد رسیدند وذکوراشراف واجلاف
برابرهم در نوافل وتلاوت قرآن ودعا مصروف گردیدند زنان بزاویها
بالای بام دورگنبد پرده آویخته فراهم شدند وانجاهم دربی بی وکنیز
وخاتونِ امیروزن غریب تمیز را دورکردند همین که وقت پیشین واول
هنگام گذاردن فریضه آمد بالای گلدسته چند ذاکر مناجات شروع
نمودند از ان میان مؤذنِ خوش آواز بصورت حسن بانگ اذان
داد جناب آقا بزرگ مجتهد جامع الشرایط رونق افزای صحن ورواق
گشت مردم پیش پایش بسلام ودست بوس برخاسته راه دادند
تا بمحراب رسید ونشست نوافل خود را خوانده مشغول وظایف واوراد ماند
مکبر خاص صدا باقامت بلند گردانید وچون کلمهٔ قد قامت الصلوٰة
بر زبان گذرانید جناب آقا قامتِ مبارک راست ونیت کرده

تکبیرة الاحرام گفت بسبب وفور ناس بتفاوت مقام چند مکبر مامور شدند که هر
یک بفاصلهٔ ده دوازده صف ایستادند تا حضار دور دست را بصدای
الله اکبر از قیام و قنوت و رکوع و سجود و قعود آگاهی دهند همگی جماعت
اقتدا بامام حاضر کردند و جناب آقا فاتحة الکتاب را با سورهٔ طولانی قرأت
کرده برکوع رفت هر کس که تازه می رسید بلند می گفت یا الله آقا بذکر می
افزود تا که ماموم نیت نموده شریک جماعت مُصَلّی حتم شود با وقات دیگر شنیدم
که نوبت به تکرار ذکر هفتاد مرتبه هم شمرده شد پس بمزید خضوع و خشوع و تانّی و
خواندن دعای طویل قنوت و اکثار اذکار و صلوٰة نماز را بسلام تمام
گردانید تکبیر بلحن خوش دعای بین الصلوٰة ظهرین ایام صیام را چنان
خواند که همگی همراهش آن کلمات را بر زبان راندند و جناب آقا در تعقیب
و ادای سنت مشغول ماند تا که وقت گذاردن عصر داخل گردید و به همین
سیاق آن را هم بجا آورده بعد از فراغت فرائض و سنت بر عرشهٔ
منبر بالا رفته از بیان تفسیر و حدیث و قصص انبیا بلوازم وعظ و احکام روزه
از مستحبات و واجبات گوش سامعان را از زیور شوق و ذوق بخشیده
فرود آمده بدولت سرا که در همان حوالی مسجد بود باز گشت ملای قاری
ماهر علم تجوید در ایوان بزرگ بمقابلهٔ قرآن شریف جلوس کرده باطراف
او صفهای سه گانه نشسته هر کس کتاب الله خود را با قلم و دوات مرکب
سرخی و چاقو بهت حک غلط و تحریر اصلاح پیش رو نهاد بنای دورهٔ
قرأت و امتحان مخارج حروف بر پا گشت نوبة بنوبة هر یک دو سه آیة
را تلاوت می نمود تا که یک دو جزو مصحف با تمام رسید چند کس را دیدم
گلاب پاش چینی و شیشه بدست گرفته دور مردم می گشتند و بر کف دست

می ریختند آن ها بر و می زدند و صلواة می فرستادند و بعضی دامن پر از نمک
ذالکی و لبصره نموده بدیگری تعارف کرده و راهِ التماس می پیمودند تا ازین
خرما روزه افطار کند و برخی گل سرخ بدستمال آورده بعزم کسب ثواب
پیش می آمدند و راه بیراه آشنا و بیگانه می فرمودند او هم بوییده درود
می خواندند بابواب مسجد و مرور خلایق ازین گونه اشخاص و ہم جلو گرفته مشغولِ
خیراتِ مفت بودند چرکه خوانین و امرای درخانه و شاهزاده ها بعد از فراغ
نماز به طرف مدنهٔ شمالی و سمت مدرسه بر دوکان تجار تشریف برده
بالای صندلی و کرسی آرمیده بتماشای اسباب و تحایف رو نهادند
چه گویم که چه قدر سامان آماده داشتند ظروف چینی و بلور و مارفتن و گلدانهای
طلائی و ساعات بغلی و صندوق زراندود و میناساز و آئینه های خاتم بندی
و عجائب صنایع فرنگ و قلیان و لاله و گیلاس و لنتر و بشقاب شیشه و
اتواب مخمل کاشانی و اطلس ختائی و مجری هزار پیشه چارخوری و سماورِ هشترخانی
و ماهوت و نگرس و جبه تفنگ و طپانچه و شمشیر کارد با قداره و یراق کیسه
کمر و اسپ و سایر اشیای قطعه و کتب و قرآن و شال کشمیر بود که برابر سودا
و معامله می شد تا قریب غروب آفتاب همین اساس برپا و داد و ستد
و بیع و شرا در ترقی مانده نزدیک عصر تنگ خلق پراگنده و منتشر شدند
در مساجد محلات علمای عادل که اجازه پیش نمازی از سرکارِ مجتهدین
یافته اند بعهدهٔ امامتِ بی اجرت در خواندن نماز های پنجگانه
با جماعتِ سکنای قرب و جوار شب و روز مشغول و متکفل بودند شام
هر کس فراخور حالش مهمان را وعده خواسته بساطِ افطار چیده بخانه امرا نوبت
بست و سه نفر طلبهٔ علم و فقرا و ایتام و مسافر و غربای بعید الاوطان می رسید

فراشان خوانچه های بزرگ را که عرضاً یک درعه وطولاً دو درعه پر از سی عدد ظروف چینی و کاشی و در آن بقدر حاجت شیر فالوده و یخ در بهشت و راحت الحلقوم وفرنی و ماقوتی وحلوای گل زرد وخان احمدی داروابه وبادام ومسقطی وحرفه دزعفران وکباب گول وحسینی وشاهی وشاخ ماهی وفسنجان ماست وتمرو رب وبورانی بادنجان وآش کشک وماست وغوره وقلمکار وماش وشلغم وساگ وبرگ ولبنیات ولمه شیر وپنیر وماست وسرشیر وکوکوی لوبیا وعدس وماش وبه وسیب وماهی وگوشت وکدو وکوبیده معلی وکوفته آرزومند وآبغوره وسماق ونارنج وسبزی وقورمه سبزی وبه سیب وگزو بادنجان وکنگر وقیمه گوشت وبغلمه ولپه نخود ودولمه پیاز وبرگ موز وبرگ کلم و تخم مرغ وخیار وبرگ وافشره تمر ولیمو ونارنج والبغوره وشربت رواس ومربای ترنج وزرشک وفالوده ومیوه تر وتازه حلو شیرین ونان باختلاف روزها حاضر بوده آورده برای افطار می گذاشتند پیش خدمت ها پس از نماز مغرب که اکثر غالباً هر جا بجماعت می شد درمجمعه خورد سی فنجان های چینی وقهوه جوشش آب گرم آورده بهر یک فنجانی می دادند افطار کرده بر خوان های نعمت نشسته چیز خورده دست شسته مرخص می گشت ودر منازل خود رسیده دعای شب خوانده می آرمید سحر برخاسته طعام پلاو بشرط دسترس ومقدرت از قسم جانمازی پلاو وماهی پلاو ومرصع پلاو زرد پلاو یخنی پلاو یاقوت پلاو الماس پلاو وشبیت پلاو لقمه پلاو کلم پلاو شاه جوان پلاو افغانی پلاو نارنج پلاو گزر پلاو ماش پلاو لوبیا پلاو والا قیمه چلاو وتاس کباب چلاو وباخورش دیگر بانواع مطبوخ می خورند بازنان وعیال اختلاط

وصحبت حلال می داشتند صیغه متعه را و شبهای جمعه بشرط تجرید وعذر
دیگر زیر سر می گذاشتند لوای ادای سنت را بالفرض امکان بدست
سعی می افراشتند و کاهلی و سستی را در کار حق حدّ المقدور نمی گماشتند
تا ذاکر بر گلدستهٔ مسجد انواع مناجات از آیات قرآنی و اشعار معارف
ربانی آغاز کرده در انجام آب تریاک می خواندند مردم بدعای سحر
پیچیده زبان باستغفار رانده از اکل و شرب دست می کشیدند و
نیت روزه نموده منتظر طلوع فجر شده وضو گرفته ببشتری رو بمسجد
می نهادند و توپ شلک صبح سر می گشت از اول شب تا سحر دوکان
های بقال و آشپز و کبابی و نانبا و دیگر انواع خوردنی باز و بازار
خرید و فروش گرم و بازار روزهای عید دمساز می ماند تا یکبار و خلایق
رفاه باشد سنگ های بزرگ یخ مثل پارچه های الماس از یخچال
شهر و بیرون ها در آورده بارچار راه بهر گذرگاه بزمین نهاده زیر
پوست شالی قایم کرده خیلی ارزان بقدر حاجت از تیشه شکسته
و دست مشتری می دادند که در آب خوردن و افشره و دوغ اندازند
و در وی میوهٔ آلوچه دگرجه و شفتالو و حلو و زرد آلو و قیسی برای خنکی گذارند
روز جمعه از دحام مخلوق زیاده گردیده صف ها تا نصفه صحن مسجد رسیده
جناب آقا بحمام غسل کرده زینت افزای محراب و منبر شده بنهایت فصاحت
و بلاغت خطبه خوانده نماز جمعه بجماعت ادا نمود مردم بطور احتیاط اکثری نماز ظهر
خود را فرادا انجا آوردند و در عصر بهمان طور اقتدا به پیش نماز حاضر کردند
شب ها در هر محله حمام گرم می شد زن و مرد برای غسل واجب و سنت میرفتند
و روزها نیز هر کس حاجت داشت برای سر تراشیدن و نوره کشیدن و رنگ حنا

دبستن وکیسه دستمال بحمام رومی آورده چرک وکسافت بآب و نوشته داخل گرمابه می شدند و بدن مالیده سر بآب فرو می بردند شب نوزدهم ماه مبارک مقارن غروب آفتاب هزاران مردم غسل نموده بعد از افطار و چیز خوردن در مسجد جمع آمده روشنی قندیل و فانوس روبرو گذاشته بخواندن قرآن و جوشن کبیر و صغیر و دعای کمیل و صحیفهٔ کامله و تسبیح استغفار و نماز قضا و سنت تا آخر وقت سحر احیا داشتند در شب بست و یکم و همچنین امارو زبست و یکم دوکان هاے اصناف بازار و ارباب وکار مسدود و سودای خرید و فروش بسبب عزا و ماتم علی مرتضیٰ علیہ السلام بکلی قطع گردید آن شب و روز باستماع واقعهٔ شہادت و مصیبت آنحضرت دگریه و نوحهٔ بیحد و حصر با حال سوگواری و ماتم داری بشام رسید بعضی جا اساس شبیه برپا شد و در مسجد شاه و مسجد جمعه جناب آقا و ملا محمد زنجانی از لسان بیان حسرت و احزان شور ناله و فغان زلب پیر و جوان راه انداخت در تکیه های معروف و مشهور ملاهای روضه خوان داد خوش خوانی و صدق ترجمانی دادند و بسیار جاها صاحبان مقدرت و توفیق شیلان طعام نذر نموده با مثال داقران و اہل الله بدعوت قسمت کردند و در شب بست و سوم که شب قدر بود باہتمام بلیغ در خواندن قرآن و دعا و زیارت سید الشہدا و ادای نمازها احیا نمودند یوم جمعهٔ آخر ہجوم رجال و نسا بحدی بود که شنیدم شتی احدی بخانه خود بجا نمانده باشد روز بست و نہم ماه صدهاکس را دیدم کاغذ فستاقی ته کرده گوشه بریده با دوات و قلم بدست روبروی ہر کاتب خط نسق خواہش می کردند تبرعاً آیه دَاِنْ یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نوشته مید ادطو مار چہل

آیه را با تمام رسانیده برای حرز درست نموده می برند که بر بازو ببندند در ماه
مبارک رمضان بملک ایران از تعصب و حرمت ایمان نعوذ بالله اگر بخورش
چیزی وهن کسی را در حرکت یابند خواه جبرک امساک بجالش پی برند بباد
کتک گرفته در خانه محتسب برده بخاک مذلت می نشانند و رسوای خاص و
عام می گردانند مگر آن که پیش حاکم شرع عذر بیماری و ناخوشی قوی و غربت
بی قصد اقامت را ثابت گردانند یا الله آن وقت دست از سرش بر دارند
روز بست و نهم بطور احتیاط و آخر ماه بسبیل جزم و حتم سعادت مندان حق
آگاه با گردن از امید کج و روی نیاز خاشع و چشم پر اشک حسرت بخضوع
تمام دعای وداع ماهِ رمضان خوانده آن شب را بعبادت و طلب
حاجت خود و برادران دینی احیا داشتند صبح که عید آمد برای نماز
در مسجد شاه ازدحام کرده بجماعت ادای فرض نمودند هرچند در غیبتِ
امام علیه السلام این نماز مختلف فیه میباشد و باجماع نزد جمهور فقها
ثابت نیست مگر بفتوای بعضی مجتهدین احوط می دانند مردم بمصافحه یک
دیگر باهم تهنیت می گفتند لاکن بمثل عید نوروز در سرور و نشاط اهتمامِ
موفور بظهور نمی رسد زیرا که عوام می گویند این عید ملّاها باشد و رسم
خورش رشته ارده و خوردن شیر و خرما و فرستادن هدیه آن بخانه
عزیزان معتاد اول عجم نیست مگر گندم فطره و قیمت آن واجب دانسته
به فقرا قسمت می نمایند الحق تا کسی آن اوضاعِ تعظیم و خوش گذرانی شهر
صیام را در ملکِ ایران بچشم خود نه بیند بر خورد مهمانداری و طاعت گذاری
وضیع و شریف مشاهده نکند نمی داند چه قدر و لوله مومنین و مومنات در
تقدیم عبادات و کسب امور حسنات در آن کشور بظهور می رسد روز عید

قربان سوای کشتن گوسفند و بز و نحر شتر امریکه لایق بیان و فراخور اعلان باشد در ایران شایع نیست الا مناقشه بین دو گروه حیدری و نعمتی که همه شیعه اثنا عشری مذہب اندروز ہای اجتماع خلایق بہدیگر از چوب و چماق و سنگ فلاخن جنگ کنند و دست و پشت و پہلو شکنند و از دوستی و قرابت سابق بطلب نام و ننگ چشم پوشند و اگر مجادله در تعصب زیاده شود به شمشیر و تفنگ دست زنند و اصل آن بر و ایتی شنیدم که گروہی مریدان شاه سلطان حیدر یکی از اسلاف خواقین صفویه و ثانی پیروان شاه نعمت الله ولی اند که آن سلسله در محلات سر بالا و سر پائین در شهرہا ملقب مانده اند برای نماز عید قربان بمصلای خارج از شهر دسته دسته مردم ہر محله با یراق می روند اگرچه بستن اسلحه در میان رعایا رواج نیست لاکن نگہداشتن در خانه قدغن نشده حاکم بلد با دستگاه تمام سوار می شود نظام نظام سرباز و تیپ سواران و توپ بجلو می باشد پہلوانان تنکه پوشیده کباده کشان و میل جنبان علی مدد گویان راه قطع می نمایند شتر بز قچاق قربانی را جل قشنگ انداخته و زنگ زنگوله بدست و گردن آویزان ساخته دور ش اکابر و اشراف و اقوام اصناف گرفته تا عیدگاه درود و سلام و اذکار خوانان رفته انجا پس از ادای صلوٰة بزرگ قبیله و ملای معروف نحر کرده امنای حاکم سہم گوشت حق ہر یک محله را برسم قدیم می دہند و آن پارچه را با تزک و طمطراق جانب مسکن خود می برند بیشتر به ہمین نزاع می شود که حصه دست راست می خواہیم دران نمی ستانیم و از دیگری بیشتر می بریم شیطان درین میانه تکد و میکند شئامت و شوقی می افتد تا خون ہا ریخته و شکست خورده سبیلہا آویخته باز می آیند امار و زبہجت تخمیر عید غدیر که

هجدهم ماه ذیحجه است ودران یوم فرحت افزا حضرت رسول خدا علیه التحیة
والثنا از سفر سعادت اثر حجة الوداع باطوایف امم رو بمدینه طیبه مراجعت
کرده در منزل جحفه که تقسیم راه وطریق ممالک اطراف وجای منتشر گردیدن
اهل اکناف ومقام ترخیص اکابر واشراف بود برای تلقین امر امامت
وتعین منصب خلافت ووصایت وتمکین جناب شاه ولایت بحکم خالق انام
جلوهمراهیان خاص وعام گرفته امر بقیام ونداء یرانام بنام فرمود
تا بحضار صحابه کرام ووضیع وشریف خدام وهمرکاب سفر خیر انجام ندا در
داد که باجتماع پر داختند وازپالان شتر منبر ساختند ختمی پناه بران عروج
نموده خطبه مشتمل بر حمد وثنای کردگار در نهایت فصاحت وبلاغت خوانده
رو بحضار ارشاد فرمود أَیُّهَا النَّاسُ أَلَسْتُ أَوْلٰی بِأَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلٰی آن
حجت خدا علی مرتضیٰ را بالای منبر بر آورده دست ید اللّٰه گرفته بلند
کرده بزبان گوهر فشان جمله مسلمانان را مخاطب ساخت مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَهُ بنابران درین یوم بزرگ بتبرک اهل عجم خیرات ومبرات بسیار
نمایند وحقوق بین سال درین روز باباب رعایت ادا فرمایند چنانچه
در سال اقامت دار الخلافهٔ طهران شنیدم که دریک مجلس نظام الدوله
صدر اعظم حاجی محمد حسین خان اصفهانی هفت هزار تومان نقد وجنس
قسمت کرد تا شام بلکه نصف شب پنج مرتبه در اجلاس وعطای مردم
گذشت که در صلات مذکور پنجصد هزار بیش حساب گشت بنابران در ایران
کمتر بخیل ویول دوست خواهد بود که از مال حلال دران روز وشب بهره
واقربا وقربا وهمسایه وابنای سبیل وایتام وارامل وطلبه وفقرا وسائل

بکف بذل نکند وتا سه یوم ولیل بمهمانی وصرف طعام وشیرینی قدم نزند در
تهنیت وشادمانی باہمدیگر مصافحه ودیده بوسی نمایند وبرای بشارت این
کلمات فرح افزا خوانند الحمد لله الذی جعلنا من المتمسکین بولایة علیّ
ابن ابیطالب علیه السلام آخر ماه ذیحجه فکر سامان عزاء ماتم وتدارک عشرهٔ
محرم بخاطر اصناف امم نیش غم والم زد بخانه ومحلات بلاد عجم تهیهٔ ذکر مصیبت
اہلحرم دل پیر وبرنا را درہم وبرہم کرد بملک ایران میان شہرہای سوادِ
اعظم بلکه بلدِ صغیر ہم کسی راکه دولت وتوفیق بہم می رسد در جوار مسکن
خود یا نزدیک ان حسینیهٔ ومسجد ومدرسه وآب انبار ساخته وقف کرده
بدست اہل التقدمی دہد وعمارت وکاروانسرا وحمام وآسیاجای مداخل
است اجاره می شود ودخل املاک ومتروکات میت بورثه می رسد
وگاہی بانی خیر باخذ القصد ثواب آمدنی آن راہم بنام مصارف مرضات الله
وامی گذارد وسرکار مجتہد کفالت می کند دران کشور سعادت پرور بنابر
تعزیه داری عترت خیر البشر بنای ساختن ضریح وتعزیهٔ نقره وچوب
وکاغذ واین طور علم وپرچم زردوز که متداول ہندوستان می باشد
معمول نیست وکثرت آویختن ونصب جہاڑ وجہابه وہانڈی ودیوار
گیر وآئینه ومردنگی وکنول ولمپ چنانچه درین اوان میان ہند خاصه
درلکھنو شایع گشته بسبب عدم وجود این اشیا درانجا قلیل یافتم زیراکه
شیشه آلات را در صندوق چوبی از لندن وفرنگ بارجہازه در کلکته
پائین می آورند برکشتی نہاده وبشہرہای کنار دریای شیرین رسانیده
ازانجا بر عرابه ہا حمل ونقل بلاد اطراف نموده بقیمت نازل میفروشند
که اوساط ناس ودولتمندان بدرجه اولی گرفته در آرایش مکان

وحسینیه بکار می برند در ایران که از بنا در عمان تا دار السلطنة همه جا راه نا تلا
و نشیب و فراز مانند ارض و سما صد ها کوه و کوتل هایل عبور رست سوار
اسپ و پیاده بهزار دشواری مسافت قطع می گردد و بارکش سوای قاطر
و شتر دیا بوند ارند این سامان سنگین و بزرگ را چگونه بمنزل مقصود
توانند بر و لهذا فقدان آرایش مذکور بوده مگر آنچه دسترس مردم
باهمت می گشت دران زمان بجاهای معروف در نظر می گذشت بضمن
وصف حسینیه شاهی بزبان خامه وقایع نگار شایع خواهد شد رسم تعزیه
دران ملک چنان قرار یافته که فقیر و امیر اجلاف و اشراف ترک و تاجیک
جوان و پیر همگی بحصول کسب ثواب شریک و معاون شوند تا مجلس عزاو
ماتم و بکار اهلوازم سامان شایان رونق دهند پس هر تکیه که میان یک
محله خواه متعلق و دو سه یا چهار ساخته اند کلهم شکنا ی حوالی آن از مالداران
و حکمران و رعیت و صاحب چیز وجه مصارف یک شب و روز باشتراک
هم برخود لازم گردانند یا بمزید حوصله و همت تنها تکفل نمایند دران تاریخ
هر قدر از اجرت ذاکر های پا منبر و روضه خوان و عمله تعبیه و شبیه گردان و خرج
قند و شکر و قهوه و تمباکو و زغال و هیزم و طعام و روشنی و سایر با احتیاج
بوده باشد بهای آن شخص نامزد مانده یک روز قبل یا بعد اد امیگردانند
و بر و فق مذکور عشره محرم بسر می آرند و در خانه هر کس شیشه آلات آویختن
و گذاشتن و نصب کردن و ظروف بلور و بارفتن و لایق بستن و چیدن تالار
و سقاخانه و کاشی و چینی باب طعام و قاشق و نمکدان صرف خورش و لگن و مجمعه
و سینی و خوانچه و چمچه مسی و پیاله و فنجان دمجری و قهوه جوش و سماور چاره و قهوه
و هاونگ و فرش گلیم و نمد و قالین و احرامی کتان و سایر چیز های ضروری و گلدان

وگلاب پاش و پیه سوز وشمعدان موجود بوده باشد یا مستعار از بزرگان توانند گرفت مثلِ تخت وحوضِ بلغار بدست آورده بحفاظت خویش و اقربا مهیا می کنند و باجزمی مانند که تلف و برباد نشود از مردم بی بضاعت گروهی جاروب کردن و آب پاشیدن و فرش پهن کردن و برچیدن را متکفل می باشند وصنفی عهده کفش برداره و پیش خدمت و شربت دار و آشپز و ناظر و کشیکچی را سرگرم مانده امور متعلقه خود را بانجام می رسانند چون قاعدهٔ است در صحن حسینیه بفاصله ده پانزده درعه آراضی پای دیوار چارطرف طناب می کشند و در میخ های بزرگ چوبی سرهای ریسمان بسته درمیانه صاف و خالی میدارند یک جانب آن رسن مردان پیر و نورسیده عمر و بسمتی زنان چادر برقع بسر روبند با آویخته بچه های شیرخواره در بغل گرفته یا تنها با دستهٔ مادر و خواهر اجلاس می نمایند و حیاطِ درمیان را که میدانِ باصفاست بروی زمین تخت های چهار پنج درعه مربع بهر دو سر مقابل یک دیگری می گذارند تا آخوند شبیه گردان حمله بعقبیه امام و زینب و ام کلثوم را بر یکی و یزید و ابن سعد بدیگری بقانونی که خواهد بیارد بنشانند بگردانند ایستاده دار و زیرش قایم کنند و بالا بر آرد و آن ها از کاغذ نسخهٔ از دستِ خود یا ابیات مرقوم سوال وجواب را باآوازهٔ صوتِ رنگین حسب حال بخوانند ناظران کم حوصله بچه و جوان و پیر بهجوم آورده برای دیدن و شنیدن بروی هم نریزند و شلغ ننمایند زمرهٔ دیگر از مردم محله قوی دستِ چارشانه آقا چاقلو با چوب ترکهٔ انار و بید ساده جفت فرزشان میر غضب شاهی بر آمده در بند و بست آیند و روند و حاضرین با هتمام بلیغ پردازند که با زمرهٔ زنان نیاویزند و بعضی غربا خدمت ظرف

نشستن و مجمع بر داشتن طعام و روشنی و چراغان بای خود قرار دهند و صاحبان و ناموران خوش سلیقهٔ رو وارد ایشان میزبان و مجلس آرای مهمانداران شوند و منصب ارباب یابند از هر صنف مردم چه خواننده و چه مستمع و چه گرم کننده هنگامهٔ عزا و لکا وعده گیرند و دوسه صاحب سواد را بضبطِ حساب دخل و خرج نامزد فرمایند و فتر سیاهه جنس خرید و قیمت را وارسند و حق القدم روضه خوان و ذاکرها و لعبیه گردان را بتعین وقت و تعداد مجالس قرار داده صیغهٔ ایجاب و قبول خوانند تا در ساعت معهود تفرقه نزنند و کار خود را بسعی وافر سکه نمایند و دستهٔ خوش آواز نوحه خوان و سینه زن و علم بردار قوی تنه فراخ بازو و سنگزن و جریده کش را هم در تکیهٔ خود معین گردانند چون اکثر حسینیه در تمام ایام سال خالی می باشد در صحن آن لنگ حمام بیین تون خشک می سازند و در بعضی جا مسافران بعید الاوطان مقام و منزل می دارند لهذا هنگام قرب محرم خاکروبه را رو رفته آب و جاروب زده تالارش را فرش ملوکانه اندازند و مقابل آن تخت را های بزرگ در پهلوی یک دیگر چیده روی آن دو سه طرف پشت و پهلو از پارچه و غیره پوشش پر تکلف گرفته در وسطِ آن حوض بلغار و یمین و یسار حمزه و سبو و تغار چینی و مسی بزرگ نهاده گلدان ها و چیزهای قطعه گزارده سقاخانه را بکمال زینت آرایش دهند و سامان روشنی و حباب شیشه آویزند و قرابهٔ بیدمشک و گلاب و دسته ریحان و مجمر بنهند شب ها بنهایت اهتمام در چراغان و فنادیل کاغذ و شیشه روشنی نمایند در روزها گلدسته الوان لاله و ریاحین در گلدانها و عود و مجمر نهند و لصنعت از حوض بالای تخت فواره بلند گردانند و بعضی جا سایبان برابر وسعت صحن تکیه که شامیانه

باشد سر بسر تکبند و بیک سو منبر سیاه پوش را و علم بباز وی راست و چپ عرشه بسته زمین گذارند و در اطرافش بستر لایق مکان پهن نمایند و طاق ایوان های بدنه را هر یکی از تجار معارف باشال ترمه و آئینه و تصاویر و اشیای قطعه مال خود یا مستعار آئینه بندی و زینت کرده قرارگاه خانواده خود سازند هر گاه جای بلند باشد تخت چیده روپیش سامان مذکور آماده گردانند چون بعد شهادت فرزند حضرت رسالت در عهد خلافت بنی امیه و عباسیان میان این امت زمره مومنین بخوف هلاکت و اتلاف ناموس و عزت رسم تعزیه داری علانیه نمی توانستند ادا نمود بگوشه خلوت باجمعی درست عهد و پیمان در پردی اغیار ملت بسته بر فرش مصیبت نشسته ذکر اهلبیت برای بکا و رقت برپا می کردند لهذا مدت این طریقه مخفی و مستور ماند یکی از اکابر فقرای صوفیه بکتاش نام در ملک روم و ایران مریدان وافر بهم رسانیده روشناس قیصر و امرای هر کشور و بزرگان مرز بوم عراقین گردیده از مزید محبت اولاد شاه ولایت خواست بنای ماتم و تعزیت را در مردم آشکار اگر داند از پادشاه و سرکار و زرا رخصت گرفت تا کسی مزاحم و مخل نبوده آزار نرساند هر گاه فرمان اجازت یافت در تکیه خود که اسباب فقیری از پوست تخت و نفیر و منتشا و کلاه چارترک و قلاب و تسمه کمربند و رشته حمایل گردن و شانه در اطراف دیوار و در آویخته و از قدیم میخ کوب بود برای نمایش اضافه کرده هر روز و شب با جمع هوا خواهان مجلس ناله و فغان برپا داشته بطور ذکر یاهوی فقرا و دستور مناجات بآوازه مقامات غنا حالات مصائب سید الشهدا علیه التحیة والثنا از نظم و نثر می خواندند همان روییّه را ذاکر ها فرا گرفته سرمشق کار خود قرار دادند بنا بر این حسینیه را که عبارت از عمارت عزاخانه ست هر گاه

باسباب وآلات زینت دهند مطابق موسوم اول تکیه گویند و اقسام
خوانندگی روضه هم ازان طور بنای فقیر مرادف و مطابق مروج می باشد
اول محرم علی الصباح دسته ذاکرها بحسینیه آمده پای منبر حلقه زده اخوند مرسل
بادمساز خود بزینه تکیه داده شروع ذکر نموده حضرات مقابل ومکشی میکردند
از صدای واشهیداه و یاحسین همه مردم باخبر شده در تکیه رو آوردند اکابر
ذی عزت در تالار و اوساط ناس بحوالی منبر پایین و بالا جا گرفته چون ذکر
قریب اتمام رسید ملای روضه خوان با رفقا و بچه های شاگرد از دروازه
سر بر آورده با وقار و تمکین راه پیموده جای مرسل نشست جفت طفل خوش
آواز بر پله منبر ردیف قرار گرفته نوحه خواندند بعد ازان دیگری بالا رفته
واقعات نظم ملا مقبل را و عقب او یکی دیگر بند مرثیه ملا محتشم و دنبالش
پیش خوان حدیث در روات نظم و نثر عربی و فارسی مشعر مصایب سید الشهدا
علیه السلام خوانده زیر آمدند بالادست همگی ملا عبد الغنی کاشانی بر عرشه منبر
مصدر جلوس فرموده در آمد کرده ذاکرها و مکشی نمودند اخوند از تقریر دلپذیر
و آواز خوش زد و بند اوستادی در اوج و حضیض سررشته موسیقی دم خود را
گرم ساخته خروش گریه و ناله از حاضرین برآورد و قاعده بکای عجم داد و فریاد
نیست اشکباری و رقت بی صدا و بند اعادت دارند مگر در حالت بیخودی و بیهوشی
می آیند در اثنای خوانندگی مقدمات روضه و سوز و گداز پیش خدمت ها
مجمعه بردی دست آورده دیگری قهوه جوش برداشته داخل تالار و حضار
مجلس شده همه را قهوه دادند بعد از ختم روضه خوانی و نوحه و دعا و
سلام شربت قسمت کردند دراین اثنای مدت زن و مرد فراهم شده های
و هوراه انداختند دسته تعبیه گردان با سامان شبیه آمدند و یک

مجلس با آوازهٔ مختلف سوال وجواب خوانند سرگذشت زد وخورد
جنگ، وشهادت وتاراج خیمه واسیری عترتِ طاهره وسرگذشت دربار
ابن زیاد ویزید هرچه درتجویز بانی قرار بود به نظر حاضران درآمد
خلق پراگنده شدند جمعی صف زده نوحه خوانی وسینه زنی مفرط
کردند وآخر روز وشب دستهٔ دیگر از محلاتِ خارج آمده عَلَم برنجی کار
منبت ریخته خیلی کلان که دستهٔ چوبی آن کلفت وسنگین وشال ترمه
کشمیر وخلیل خانی آویخته بود بر دوی شانه وسر دندان وپیشانی
گرفته چار دور جلوه درآورده سرِ صف ایستاده جمله قطار کشیده
نوحه خوانده چنان بر سینه میزدند که زمین می لرزید پس شربت
خورده خدا حافظ کرده رفتند یک ساعت شب گذشته شرفا
وعلما وصلحا که در جلسه شبیه وبلکه روضه هم احتیاط بکار برده شریک نبودند
حسب وعدهٔ میزبان قدم پیموده در تالار فراهم آمدند کفش برداران
پا پوشش را محافظت کردند بعد از اجتماع یکے بر پا خواسته فصل مشبعی
از مصائب را با سوز وگداز واقعی بگوشش حاضران رسانید گریسته
وآه ُ ناله زده ساکت شدند موافق دستور خانه امرا قهوه وقلیان
آوردند وبازگر دانیده خدام دیگر آفتابه لگن وسفره آورده
اول نان زمین نهاده مجمعه چیدند پس از خوردن ودست شستن
همگی بمنازل خود رفتند رسم اطعام مجالس عزا در دههٔ عاشورا
بلکه بعضے جا عشرهٔ آخر صفر همین است که مذکور شد وآنچه از خورشش
مشارٌ الیهم باز ماند عمله خدمت شکم سیر شدند وزیادتی را به فقرای
سایل بکف دادند که برای قوتِ عیال بردارند دور هرخوان

یک بشقاب پلاو دوری قیمه پلاو و خواه پلاو و خورش گزر وغیره و پیاله آش
خواه بورانی با قاشق چوبی و پیاله ترشی هم قاشق خورد و پسرش و کاسه های
دوغ و آب قند با افشره و پارچهٔ بزرگ یخ و قاشق افکنده و
دو قاش خربوزه خواه نصف هندوانه و نمکدان میان هر دو کس
روبرو نمایند خانهٔ مردم نادار قدری ازین سبک تر می شود و
پلاؤ موقوف و بجای آب قند سرکه شیره دهند به همین وضع
ده شب بسر آید در ماه ذیحجه یک اسپ نجیب گلگون یا کهر یا سرخان
یا سمند نجدی نژاد را دوست آموز گردش مجامع خلایق و متحمل هاے
و هوی مردمان و از جست و خیز هموار نموده برای ساختن شبیه ذوالجناح
آماده نمایند و در ایام عاشورا هفتم و هشتم و نهم در روز و شب و هم
آن اسپ را زین بسته یراق زده کلاه خود فولادی بقربوس نهاده
زره تنگ حلقه بالایش انداخته یکوجب خواه کمتر تیرهای سوفار
دار بریده با سریشم بروی کفل و گردن و سینه و شکم چنان نصب گردانند
که ناظران دانند در بدنش فرو شده و علامت زخم نیزه و شمشیر ساخته
رنگ بقم بر سر و کاکل و یال و همه جسم او تا دم پاشیده لجام پاره
بسرش افگنده میراخور و مهتر غاشیه بر دوش افسارش گرفته
قدم آهسته برداشته بنابر اسباب رقت و بکا اورند و پیش رویش
جریدهٔ فولادی و چهل گیسو که عبارت ازان نشان هاست. یکی
جریده که در اول اسباب شهدا بچوب بسته برای خونخواهی
عترت خیر الوری و دعوت طالبان ال ثار زادهٔ الحسینؑ پیشتر دی خلایق
مجاهدین دین می بردند درین زمان بصورت چاپ وصله های جدا جدا

ساختہ بیک دیگر پیوستہ چادر مرتب کردہ بدستۂ بلند آویختہ
در عزاخانہ گردانند و گذارند و چہل گیسو عبارت از علامت خروج
دُرّة الصدف بنت عبید اللہ حلبی می باشد چنان حکایت شدہ کہ
چون سرہای شہدا و اسرای کربلا را بجوالی صنعای یمن خواہ حلب آوردند
محبان آن دیار حال مصیبت شنیدہ و دیدہ قرین آہ و فغان گردیدہ
از تحریض و ترغیب دُرّة الصدف بلوازم عزا ماتم چہل دختر اشراف
و بنات عم او گیسوی خود بریدہ بعَلَم آویختہ و در ہواداری اہلبیت
قدم بمعرکہ جہاد زدند و مردان بسیار بمخالفت ایشان و حمایت
اہل حرم بر اعدا حملہ کردہ شہید شدند آن علامت غمگساری میان زمرۂ
سوگواران شان دینداری برسم یادگار ماندہ اکنون از موی گوسفند
و ابریشم مشکی بصورت گیسو بافتہ باطراف چوبی مدور نصب کردہ
آویختہ سر چوب دستی زدہ باقسام عَلَم بردارند و ہنگام ماتم گردش
دہند این ہر دو نشان مذکور با دستۂ سنگ زن و نوحہ خوان
جلو و دور اسپ گرفتہ بہر محلہ و حسینیہ رو نہادہ و داد سینہ زنی دادہ
زن و مرد را بگریہ و شیون آورند در تکیۂ شاہی این مرکب شبیہ اسپ
یلی صاحب امام حسین علیہ السلام را باتزک ہرچہ تصور باشد آراستہ
می آرند در تمام شب دہم محرم از شام تا سحر استراحت و آرام و خواب
بر خود حرام گردانند جوق جوق جوان و پیر و طفل صغیر عَلَم و عَلَمدار موصوف
را ہمراہ گرفتہ نوبہ بنوبہ در حسینیہ ہای شہر گردش نمایند و ہر جا کہ
راہ و رسم آشنائی دارند رفتہ نوحہ خواندہ سینہ زدہ قلیان کشیدہ
قہوہ و شربت خوردہ جای دیگر بروند و آنہای دیگر با دستہ و عَلَم

خود شان در تکیه ایشان قدم رنجه فرمایند و میزبان هاے اینها رسم
مهمانداری ادا نمایند درین شب و روز یکلی بازار و دوکان بند بود
شده هیچ چیز خوردنی و پوشیدنی بدست نیاید در ایران دهم ماه عزاو
ماتم را روز تیغ گویند زیرا که هزاران مخلوق الهی از پاکی دلاک دو دیر
فرق سر مثل حلقه کلاه عرقچین خط کشند تا سر تیغ فرو شده خون پس
دید و اطراف گردن و روی شان چکیده منجمد شود و بعضی بر صدر سینه
حجامت نمایند تا زخم و خراشیده گشته بران دستِ ماتم زنند بیشتر مجروح
گردد این فعل را هواداری سرور دین پندارند تا امکان در عزا
داری امام حسین خود را معاف نه گزارند یوم عشره در حسینیه بلاد عجم
هیچ خبری نباشد مگر روبروی شاه و حاکم هر شهر که سایر خلایق ازدحام
نمایند و دستگاه شبیه بزرگ از برآمدن امام حسین علیه السلام با سواری
عماری و کجاوهٔ اهل حرم و لشکر و فرزند و برادر و بنی عم و سوار و پیادهٔ انصار
جانب کربلا و بین راه برخوردن حُر با سپاه اعدا آنحضرت سید الشهدا را
عنان گرفته کشیدن طرف ارض ماریه و پی در پی هجوم سپاه میشوم
و مقاتله صحابه و شهادتِ یک یک بیگانه و یگانه تا جدا شدن سر اقدس
و پامالی نعشهای عترتِ طاهره و اسیری اهلبیتِ رسول که این هنگامه
از طلوع آفتاب تا عصر روز ختم شود خلاصه این که در حسینیه شاهی
این قدر علاوه دیدم تالارش سرِ میدان توپخانه سمتِ قبله واقع بود
آن را سیاه پوش کردند و برابرش خیمهٔ بسیار بزرگ زدند زیرش
فرش گستردند و جانبی منبر نهادند و مقابل را تخت چیده سقاخانه بستند
وقت ظهر روضه خوانی و عقب آن شبیه گردانی می شد شربت قند بردم

می دادند و عصر جمله ذاکر در وضه خوان و شبیه گردان اندرون دیوانخانه
می رفتند شاه در ارسی پهلوی تالار می نشست و خواص مقرب و
معدودی شاهزاده بگوشه و کنار جامی گرفتند سماعت خوانندگی و مشاهده
شبیه گردانی می نمودند هنگام شام فراغت یافته بر می گشتند روز عاشورا
چنانچه مذکور شد وقت صبح شاه از حرم محزون و پرغم بر آمده در نشیمن
بالای دروازهٔ علی قاپی جلوس کرده شبیه بزرگ مقابل نظرش آمده
ملا ابراهیم و علی کندی شبیه امام و زینب خاتون شده از روی نسخه های
خود ابیات بآوازه خوانده در حاضران گریه و فغان راه انداختند
و بعد از تمام آن گروه مردم تیغ بسر و سینه زده روی خراشیده پیش
آمده نوحه خوانی و سینه زنی پرزور نمودند اطراف میدان هزاران
مردم شهر و رعیت و نوکر باب فراهم بودند آن روز مانع حاجب احدیرا
دور باش نمی گفتند و در عزا و آلام مصیبت سیدالشهدا بیخود می شدند
پس از برخواست از بزم تعزیت در تکایای محلات برگشته نمیدانم چه وقت
به فکر غسل و شست و شوی خون پرداختند اما گروهی برای خواندن
زیارت بصحرا رفته عصر تنگ مراجعت نموده فاقه شکنی کردند همگی گریبان
قبا و پیراهن گشاده بعضی بخیه دریده سر آستین بالا زده سر و پای برهنه
هرگاه بهم می رسیدند همدیگر را خطاب می کردند یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا
عَظِیْمًا و بر داشتن سامان حنابندی و تابوت و اساس علم و جریده و خوردن
ماحضر شیرمال و پنیر و کباب و پختن حلوا و گذاشتن در عزاخانه و تناول
حلیسهٔ عدس و چلاو یوم عاشر رسم نیست و نواختن دهل و نقاره و دیگر
سازها بدعت دانند راقم را حالات ایران به نظر اجمال عیان گردیده

زیرا که مسافر بوده در پای تخت که اتفاق سکونت زیاده شد بیشتر
دوست بهم رسید ند پیر مردی زنده دلی درمیان ما جوانان باظهار
سلوک قدم می پیمود گوش هوش ناتجربه کاران را به نقلهای سودمند
پادشاهان و امرا و علما و رعیت وا می نمود فایلؐ حُبُّ الشَّیْئِ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ مراد
اینکه محبت و رغبت هر چیز از ماسوایش کور و کر نماید یعنی غیر او را نمی بیند
و جز سخن محبوب حرف دیگر نشنود چنانچه هر که طالب دنیا و مزید دولت را
جویا باشد روز و شب در تمنای ثروت و حکومت تخم سعی بمزرعه امل می پاشد
تمامی جنس دین و ایمان را بیک جو نقد طلا و نقره می فروشد و از نعمات
ابدی آخرت و اجر حسنات دیده و دانسته چشم می پوشد در پای جد و جهد
حلال و حرام آنچه بدست آید سر و جان می بازد و از ملامت زبان
خلایق و عقوبت ابدی خالق هرگز بخوف نمی پردازد و ارباب نکبت
سرای بی بقا و مشرف کارخانهٔ قرین فنا باب ریا و مکر و فریب و
کذب و بهتان و ظلم و بخل و حسد و عناد و تکبر و بدگوئی و عیب جوئی
و ایذای مردم کشوده در بند حیا و غیرت و انصاف و مروت و
عفو و رحمت و امانت و حمیت و جود و همت و خلق و محبت و احسان
و جوانمردی بکلی نموده اگر روزه می گیرد بنا بر نمایش و کمی صرف
و هضم طعام لقمهٔ مشتبه الحرام ست و هرگاه بر پا نماز می خواند از زینت
افزایش اعتبار نام در شب بیداری و زنده داری مرادش
آوازهٔ اشتهار آفاق ست و بواسطهٔ قیام در صف سلام و
فتو و بساط بزرگان تهجد و اشراق چون بطواف کعبه احرام عمره
و مناسک سفا و مروه بندد بجهت فضیلت لقب حاجی که مردم امانت

سپارند ساعی می شود صورت خود را مقدس و پرهیزگار
و عابد و زاهد ظاهر نماید تا بسیرت و باطن منافق
دست هوس بفراهمی ذخایر کشاید + کلۀ سیاه داغ
پیشانی مانند پنبه پای شتر بهم رساند که از مظنۀ نیک
اهل یقین بعلامت کثرت سجود نقود وجوه خیرات ستاند
عمامه بزرگ را بسلسله تعلقات نفسانی تحت الحنک آویزد
که برضای سروران ملک گردن بیچارگان در طناب
مواخذه پیچد لعلت تسخیر اولیای دولت دبسیاری اوراد
وظایف مشغول ماند و قرأت کتاب الله بنا بر حفظ منصب
ابرو بطمع عدالت و امامت خواند معالم فروع و اصول
از کتاب خدا و سنت رسول منقول و معقول زیر جاق
نماید تا موافق رضای طبع امیدگاه حرام را حلال
و امر را نهی منکر مدلول بجواز القا فرماید پیوسته رشتۀ سبحه را
بسر رشته دام تذویر در کف گرفته به نظر مردم ظاهربین
بگرداند و برای گول خوردن عوام از افسون آن افعی قلا پلی
مثل نشخوار کردن بر لب حیله و مکر جنبانند سجاده مصلا را مدام
زیر بغل خادم همراه خود ملازم کند و هر جا مجمع نمایش
یابد باقتدای قبول نظر حاکم نماز را بکمر زند صاف و صادق
و امین صاحب دیانت قاضی و مفتی معروف شود که برای ایصال
زر ناحق از بندگان خدا الخزانۀ جابر وجوه باطله نوشته در
صدد مطالبه رود و باندیشۀ زوال نعمت و جاه از درخانه

وزیر و پادشاه اقبال نهب و اسراہل اللہ اہل اللہ نماید
و تیغ عاجزکشی از غلاف بی رحمی بر آورده دست بخون
مظلومان بی گناه آلاید این وصف الحال کسانی ست که سابق
و لاحق تقرب امرا راجو یا و به تحصیل عمل سلطان دست بدعا
و در فکر و اندیشهٔ اقتدار درجه بالا بوده اند و ناطق تحسین
امورِ ظلمه درطغیان چو رعد دان مانده امید ترقی قرابت
علیا نموده مطابق سرشت جبلی این جمع ست بیانِ ابنای جنس
ایشان بد ورخلفا شخصی روایت کرد روزی بعزم ملاقاتِ فتح
ابن هامان بخانه اش رفتم و مقابلش رسیده سلام کرده
به قرب بساط جاگرفتم برغبتِ تمام برابر دستر خوان نشسته انواع
خورش رنگین چیده چاشت می خورد مرا خوش باش زده
رسم تعارف بجا آورد منهم قصد داشتم که سر اشتها در تناول طعام
با او شریک وهم کاسه وهم پیاله شوم ناگاه بخاطرم آمد که این
ماهِ صیام در روز هم هنگام قریب ظهرست عذر آوردم که به بخشید
من روزه دارم وشمار اخیر باشد چه ناخوشی دارید که بسبب ابتلای
آن مرض امساک نکرده آید جواب داد هیچ بیماری عارض نیست
که مفطر صوم باشد پرسیدم پس باعثِ ترک واجب چیست گفت بگذار
چیز بخورم فارغ شوم تا وجه نگرفتن روزه و دست بر دار شدن از جمیع
عبادات وسایر فرایض و مستحبات برایت حکایت نمایم من انتظار ماندم
تا از خوردن نعماتِ لذیذ سیر گردیده جام شراب ارغوانی بسر کشیده راست
شده دست شسته بریش وسبل مالیده گفت مستمع باش که من بدرگاه

خلیفهٔ عباسی قرب و منزلت عظیم داشتم و حسب دلخواه سر خود را در
پای خدمت و طاعت می گذاشتم یک شب حاجب او به طلب آمد
دق الباب کرد پرسیدم تو کیستی آواز داد برخیز بیا خلیفه ترا همین
ساعت احضار فرموده من از واهمه جان برخاسته غسل کرده کفن
پوشیده بالایش لباس دربار در بر آراسته رفته برابرش رسیده سلام
نموده ایستاده دیدم در خلوت نشسته شمشیر برهنه روبرویش نهاده بعد زمانی
سر بر آورده پرسید ای فلان مدتیست که ما بنقد احسان و انواع کرامت
و اعزاز ترا پرورش می کنیم اکنون تو در سرانجام مهام خاطر ما بچه مرتبه مستعد
و سرگرم می باشی عرض داشتم از مال و جان دریغ ندارم و بر خط فرمان
واجب الاذعان گردن می گذارم اجازت داد مرخص شو برو چون برگشته
آمده لحظهٔ متوقف شده فی الجمله آرام گرفتم باز خادم مثل پیک اجل معلق
رسیده مرا صدا زد که امیر می طلبد زود بشتاب در انتظارت می باشد
من همراه او دویدم تا بساحت ملازمت بهره ور گردیدم دیدم بهمان
صورت قهر و غضب تیغ عریان مقابل نهاده جالس مجلس فکر و اندیشه
بوده بطرفم مخاطب شد فلانی در بجا آوری امور خواهش دل ما بچه مرتبه
انقیاد و خوشی ما را منظور داری گفتم از مال و جان و عیال مضایقه
نخواهم نمود این سخن شنیده رخصت انصراف بخشید بکلبهٔ احزان
مراجعت کردم پس از چند دقیقه دیگر باره همان سرهنگ آمده
پیام آورد پاشو بیا خلافت پناه باحضار تو فرمان داده
برخاسته ردیف او راه پیمودم هرگاه مقابل آن سطوت و
صولت دستگاه باریاب شدم دیدم بهمان وضع سابق وساده نشین تشویش

انجام کار ست سر بر آورده رو بمن نمود باز آنچه حرف اولش بوده
اعاده و تکرار فرمود جوابدادم از مال و جان و عیال و ایمان کوتاهی
نمیکنم و بتوقع قرب و منزلت دربارت و طمع منصب امارت نقش فنا
فی الامر میزنم خوشنود شده لب تبسم بمرحبا کشوده گفت این شمشیر بگیر
و همپای خادم برو بآنچه ترا مامور کند از جان بکوش و خلعت رضا
و وفاے بیعت ما بپوش من بمعیت او رفتم بدر حجره زندان آمده قفل را
باز کرده حلقهٔ طاعت ارباب سیاست جبینین نمود که اینهارا بردار و
از تیغ قهر و جبر سر همه از تن جدا گردان دیدم چهل کس از سادات
بنی فاطمه اولاد نبی و علی علیهما السلام همگی نورانی چهره بے شبه و نظیر
بعمرهاے طفل و جوان و پیر مقید بطوق و زنجیر بودند یک یک را
بدست جور و جفا کشیده بیرون مے آوردم و در صحن سرای استرضاے
خلیفه گردن میزدم چون نوبت بسید ریش سفید کهن سال کوزه پشت
رسید رو بجانب آسمان برداشته فریاد کشید خدا وندا تو شاهد
و حاضر و بر حال بیگناه ما بیچاره و تباه ناظری که این ظالم سفاک عترت
طاهرهٔ سید لولاک را میکشد داد مظلومان غریب الاوطان ذرّیّهٔ رسول بستان
و در دنیا و آخرت بعذاب نیران موصول گردان بسماعت کلمات مناجات
آن بزرگ لرزه در بدنم ساری و از مشاهدهٔ حالش سرشک
دیده ام جاری گشت - لاکن بمتابعت اشارت اولوالامر مملکت
و بشارت تزاید جاه و منزلت و نگاهبانی خادم موکل خلافت
التفات بزاری و عجز پیر مرد ننیا وردم - و اورا بشربت شیرین
شهادت کام جیاتش ما تر کردم از ان روز یقین واثق

دارم کہ خدا مرا بمے بخشد و بخون خواہی نسل پیغمبر در مواخذہ انتقام عقبیٰ میکشد۔ پس چرا خود را بایام زندگانی در تکلیف روزہ و نماز آرام ندہم۔ و از لذت دو روزہ بقاے دنیا بزحمت ترک اکل و شرب حلال و حرام وا نرہم۔

راقم گوید ہرچند در عہد خلافت بنی اُمیہ و آل مروان خونہاے سلالۂ خاندان روان و باقصٰے پایۂ امکان ہتک حرمت عترت یزدان رسالت نمایان شدہ۔ ہزاران محبان اہلبیت از جان و مال پامال و ہلاک گردیدہ و باسناد تولا و دوستی اہل حرم سر بتہ دامان وا ذیال خاک کشیدہ۔ لاکن ظلم و تعدی عباسیان و مقربان درگاہ ستم نشان کسانیکہ طالب رضا و مسرت خاطر اوشان بودند و تیغ سادات کشی از غلاف عدوان برآوردہ پیر و جوان ذریہ طاہرہ را بیجان داوارہ از خانمان نمودند بیان شمۂ آن در حوصلۂ تقریر و قوۂ تحریر گنجایش ندارد میان بلاد کوچک و بزرگ عرب و عجم بسیار مزار امام زادہ ہاے شہید نشان جور و جفاے آن قوم شوم موجود ست و عمارات دوستی و حمایت اہل ایران نسبت بخاندان ائمہ مظلوم مشہود مدت قریب پانصد سال بنی عباس و من تبعہ شان اساس ظلم چنان بروے کار آوردند کہ ہرگاہ مردم را دشنام ناموس میدادند چندان بدنمے بردند مگر بنسبت دوستی آل محمد و نام محب علی و فاطمۂ زہرا علیہا السلام آزردہ شدہ بخانۂ قاضی رفتہ استغاثۂ اجراے حد قذف دائر میکردند در شہر بغداد کہنہ در دیوار شکستہ

خراب ایستاده گواهی میدهند که زن و مرد خیر البریه را دران خانه‌ها
بگل و خشت هلاک زنده زنده چیده اند ناچاران غریبان مختفی و
پنهان از اوطانِ خود بکوه و بیابان ایران و توران و تاتار و هندوستان
پناه بردند و تبدیل صورت و لباس و ملت کرده در وصلت
با غیر کفو بخوف و رجا ایامِ حیات بسر آوردند هنوز ذریت آن طائفه
بورطهٔ کمین آستین بالا زده دامن بآزار صحبان مے افرازند۔
و در تمهید سیاست پیش حکام بگرفتاری آزادگان و البستهٔ سروردین
نرد خصومت و عدوان مے بازند توضیح این اجمال و تشریح افعال
و خصال ابنا‌ے زمان که عمال تدویر و مکائد آن طائفه اند در خاتمهٔ
کتاب بزبان خامه صدق مقال خواهم داد۔ هر که در دنیا متصدی
جور و تعدی میشود از جانب مظلومان بکلام سعدی مخاطب ست

شعر

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت — تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر که جفا بر ما کرد — بر گردن او بماند بر ما بگذشت

و آنکه آزارِ خلایق روا میدارد نزد ارباب حقائق ابدی و سرمدی معاتب
وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُونَ باری
دانا داند که در جهان وجود هر موجود را نابود شدن لازم و یک یک
ممکن را پیمودن راهِ عدم منحتم ست۔ و درین عالم فانی آدم را
بقای جاودانی محال۔ و اسباب حکمرانی دنیا حباب آسا قرین زوال
ماحصل پیدائش انسان که مادهٔ عقل و تمیز دارد۔ سه چیز باشد اگر بحسب
سعادت و سامان عقبی دست دهد اول رفاه معاش و آن حالت بی قناعت

میسر نشود چنانکه در حکایت ملاقات عالمگیر با فقیر گذشت - دوم
عمل مورث راحت آخرت وان بدون خشیت و خوف باری بهم نرسد
نوعے که در بیان عورت بنی اسرائیل مرقوم گشت - سوم ناموری
در حیات و بعد ممات وان وابسته نیکوکاری و بدرفتاری ست
و اینے بغیر مدبر از سیر و حسن سلوک ما سلف صورت نه بندد
چنانچه در تذکره قاآن تولی خان و آقا محمد خان گفته شد - برای
عرفان همین مضمون کتب اخلاق مشحون اند لاکن زمرهٔ اسافل
و اراذل ناس و فرقهٔ درماندهٔ نان و لباس داخل آدم حساب
نشده اند زیراکه از واقعه زیست و سانحهٔ مرگ آنها همسایه را خبر
هم نمے شود تا چه رسد بحرف گذران شان که بزبان قلم آید

شعر

بس گرسنه خفت کس ندانست که کیست ｜ بس جان بلب آمد که براو کس نگریست

پس در کنایه و صراحة روی خطاب بسوے ارباب جاه و دولت
ست - عقلا گفته اند دو گروه مورد ملامت اند - و پابند حسرت
و ندامت آنکه دانست و نکرد مثل عالم بے عمل و هر که داشت و
نگذاشت مانند توانگر لئیم

فرد

عزیزان لذت دنیا کسے برد ｜ که هم پوشید و هم بخشید و هم خورد

باری سبب نامداری جهان کامگاری نصیب زمرهٔ ثروت و مکنت شهریاریست (الخ)

سعدیا مرد نکونام نمیرد هرگز ｜ مرده آنست که نامش به نیکوئی نبرند

موجب نام کاندانام مختلف و اقسام دانسته اند که بعبت حاکم از پادشاه تا
کدخدا عدالت و نصفت بنا بر توانگر مالدار جود و سخاوت بعهدهٔ سردار

و سپاہی قوت و شجاعت فقرا را منصب بے توکل و حلم و قناعت برای رؤسا
و امرا ابنای عمارت از کاروانسرا و چاہ و پل در گذرگاہ خلقت و از بہر
عالم و فقیہ تصنیف کتاب ہدایت و عمل سعادت ارباب انشا را تدوین
نظم و نثر کارآمد او با و طبیب را نسخۂ معالجہ مفید مرضا کہ بوساطت این امور
مسطور تذکرۂ خیر شان بزبان جمہور تا ظہور یوم نشور جاری و مشہور خواہد ماند
و سوای آن ہر گاہ حشمت و رفعت قیصر و فغفور و ہنر و کمال موفور بودہ
باشد باندک مرور دہور از صفحۂ خاطر جہانیان سترده و مستور میگردد

قطعہ

زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل	گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند
خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر	زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند
بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند	کز ہستیش بروی زمین یک نشان نماند

از عز با ہر کس فنون علم و ہنر کسب میکند بدست طلب بر در ہمت صاحبان
درم و کرم حلقۂ امید میزند اگر بہرہ دید قطعہ محامد میخواند و ہرگاہ محروم گردید
زبان حالش بہجا گویا میگرداند۔ خاقان جنت مکان مے گفت
از پنج شین بترسید و برعایت دل شان برسید۔ شاہ و
شحنہ و شاعر و شیر و شمشیر۔ پس طائفہ بزرگان را واجب شد کہ
بصفات حسنات بذل اموال و صدق مقال و عفت اذیال و
قدر ہنر و کمال و تفقد شکستہ حال و نصفت در انفصال شعار نمایند۔
و از بخل و مکر و دروغ و ظلم و خلف عہد و طمع در مال
مردم و نخوت و فساد و ننگ و عار منافی ناموس اقتدار پنہان و آشکارا
اجتناب و کنار فرمایند بحرف خوش آمد گویان حضور در تصور غلط ہرگز نیایند و بعالم

خیال ہم راه بد سلوکی نه پیمایند که از تمهید پوشیده و راز مخفی ناشنیده
ما احدی سپی نخواهد برد و هر چه بگوئیم و بکنیم خاطر کس نشنوا ند بکنه
آن برخورد مصرع نهان کی ماند آن رازی کز و سازند محفلها ـ
صاحب تجربه را باید اندیشه و فکر در هر کار بکار نماید که اسرار حکام
ماضی با وجود اهتمام در اخفا و انصرام خلوتها چگونه آشکارا و هویدا
شده و از پرده حفاظت عیب سیرت انها چه طور بعرصه بروز بر آمده
که تا انقراض دنیا در افسانه ها خوانده اند و نقلش نقل مجلسها مانده ـ
فرد ـ پند گیر از حکایت دگران تا نگیرند دیگران ز تو پند ـ
هان اگر تقلید قاضی بی عار هر کرا خوشگوار باشد مرفوع القلم
روزگارست گویند یکی از قضات در شهری صاحب اسم و رسم
جاه و جلال بود روزی باندرون حرم در آمده دختر جوان
خود را بحسن و جمال مشاهده نمود باغوای نفس اماره دلش
براو مائل گردید لاکن بلحاظ رسوائی دست خرد هایل چند روز
در خیال تدبیر مطالب گذرانید تا آنکه شیطان وسوسه شوق را
بخاطرش غالب گردانید وصله پارچه ناجنس را پیش روی سینه
دوخته میان مردم بر آمد هر که دم راه برمیخوردی پرسید خیرست
این پیوند نا قلا از چه بابت زده اید میگفت فلان سبب طاری گردید
مردم تا شب امان ندادند و هر تازه وارد لا محاله آن تکه پارچه را دیده
باعث دوختن را می پرسید صباح آن کسانیکه روز اول و دوم سوال کرده بودند التفات
ننمودند مگر اشخاص دیگر که جدید میرسیدند البته حالش می پرسیدند چون بر این منوال هفته گذشت
مردم را بدریافت چگونگی آگاهی گشت بعد از ان کسی متعرض نشده

زبان خلائق از تذکرهٔ مقال باز مانده حضرت دانشمند علامی و ملا یک جناب قضا دستگاه فهمانی دانست که هر امر تازه واقع بین الناس چندروز در اوائل ظهور ذکرش میان جمهور مشهور میگردد و پس از انقضاے دہور احدی در پے جستجوئے نرود و حرف بیان آنرا فراموش میکند وصف انحال عیب صواب در اندک مدت از افواه اہل خرد و ہوش فروے نشنیدند ۔ منهم بذریعه این عمل چند صباح بخاطر انام یادگار زبان گشته از خورده گیری عیب جویان محفوظ و برکنار خواهم شد باین توطیهٔ نادرست آستین لعشق دختر بالازده هر طور خواست تاهم فیها خالدون فرو کرد فرد
گلیم بخت کسے راکه بافتند سیاه   بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
بنظر بینا هویداست عوام شب و روز بجستجوے کار خواهند اند و در اندک لغزش بزرگان روگردان راه اخلاص مے شوند ارباب اقتدار ناچار اگر از شر وساوس امان نیابند خصلتی که پرده دار ذلت و رسوائی روزگار است اختیار نمایند از حکیمی پرسیدند عیبی که مجموع هنرها بدو مخفیست کدام باشد جواب داد بخل سوال کردند هنریکه تمامی عیبها را بپوشد چیست گفت سخاوت چنانچه مرغ وحشی را بدام و دانه رام توان نمود آدمی را باحسان و انعام صید و بنده توان کرد در خبر آمده که سخاوت درخت یست درساحت بهشت بحقیقت نهالیست برکنار جوئبار خوشنودی الٰهی معبود حرم و کنشت رسته شاخ او در سرافرازی با علی علیین عنبر سرشت پیوسته شگوفه او نیکنامی دنیاست و میوه اش کرامت عقبے (فرد) این سخا شاخیست از باغ بهشت ۔ وای کین این شاخ را از کف بهشت ۔ کودکان بکتب بدایع بازی خور معلم ملکوت که هنوز بحد بلوغ موت نرسیده اند فرض است لوح بیان چگونگی فراسیاب

و پیران ویسه را بر نظر گذارند و صفحهٔ ذکر برآزندگی فریدون و کیخسرو بنا بر ازبر
نمودن برآرند **نظم**

فریدون فرخ فرشته نبود — ز مشک و ز عنبر سرشته نبود
ز داد و دهش یافت آن نیکوئی — تو داد و دهش کن فریدون توئی

حرص ذخائر مال موجب وبال و نکال و بذل درهم و دینار اگر پیدا گردد سبب
ابقاے مدح در حال و مآل ست چنانکه گفته اند۔ **بیت**

شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود — و آنکه این هر دو ندارد عدمش به ز وجود

صفات آل برامکهٔ عرب و خانخانان هند را سیرت ذات گردانند و
حکایات بخل سلطان محمود شاه غزنین و خدعهٔ اورنگ زیب را صفات
عبرت خوانند **فرد**

گوهر پاک بباید که شود قابل فیض — ورنه هر سنگ و گلی لؤلؤ و مرجان نشود

صد حیف که نقود سیم و زر بمحنت روزگار فراهم آورند و بار وزر و وبال بر شانه
جاه و حشم گذارند دم مردن بهزار حسرت خزائن انهاده دست خالی بخاک
روند و روز حساب در جرگهٔ قارون و زمرهٔ بخل و امساک شمرده شوند از وعید این
آیه بترسند و بتدارک مناسب حکم منصوص برسند۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ابناے زمان و عظماے جهان باقتضای گردش
دوران چشم و زبان و گوش و هوش دست و دل شان باهم مغائر
و در قول و فعل شان تخالف عهد و مواثیق ظاهر و با هر روی غیرت
و حیا نیست و بوی وفا و مروت نه هرگاه محل عطا و همت باشد قحبه و
قرمساق بهره یابند و اگر بساط بذل و نعمت گسترند نمکحرامان را کامیاب فرمایند **بیت**

عطاے بزرگان جوابر بہار بہار رو بجاے کہ ناید بکار رش
درمقام موقع جود و سخا باخدا برآمدہ کلام ربانی را شاہد منع آورند وصندوق
خانہ زہد و تقوے رفتہ مہر وَلَا تُسْرِفُوْا وَلَا تُبَذِّرْ بسر کیسۂ جیب
خاص زنند اعانت اہل توقع از سادات و مؤمنین و شعرا بصیغۂ
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ شمرند و تہمت اسراف و
تبذیر اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنَ۔ درفعل حرمت
برند۔ گویند مال را مفت دادن علامت بلادت و بیخردی و مطلب خود
بوعدہ وامید از مردم برآوردن کارِ فراست وجود ست سرمدیست
کہ از کردار اشرف انبیا در صلۂ شعراکہ صد و چہار صد ستر می بخشید
رم نمایند و سندِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ را بمنع کرم قطار فرمایند
اطوار ناہنجار شان بدان ماند کہ مرد بے نماز را ملامت کردند چرا
فریضہ ادا نمیکنی جواب داد باحکام قرآن پابند ہستم کہ خدا فرمود۔
وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ مردم شماتت نمودند نا درست پیشتر ازان
وَاَنْتُمْ سُكَارٰى۔ بجواب گفت عمل بیک کلمۂ ارشاد الٰہی ہم در طاعت
غنیمت ست دیگر از مناقب سلاطین و امراے جاہلین کہ ظاہر و باطن
شان باہم چون مطلع و لحنت بیگانہ باشند آنکہ خاصیت شتر مرغ
پیدا کردہ گفتہ اند چراپروازنے نمائی جواب داد شتر بہوا بال نکشاید۔
درستنا عتش افزودند چون ست کہ بارنے کشی گفت از مرغ محالی
برنیاید وصف الحال حکام مملکت ہمین ست ہرگاہ در معاملہ بارعیت
حصول مقاصد خود را باتباع کتاب وسنت پابند۔ ازروی
دینداری گویند ربقۂ طاعت در حبل المتین اسلام بستہ ارتکاب

خلاف شریعت موجب سخط رب العزت باشد و اگر منافع سرکار
بقانون عدالت انگریز بهادر شناسد نظیر وسند دهند که الناس علی
ملوکهم فرمان روایان کشور نواب گورنر وکمشنر هستند مارا در ضوابط ملکداری
پیروی آنها ضرور افتاد اما در صورت دیگر که فوائد خویش را بقواعد دستور
سابقه که او را بشده آمد نامند عنان فیصله مهمات از عنوان مذکوره بر
برگردانیده فرمایند حفظ طریقهٔ اسلاف مایهٔ برخورداری اخلاف باشد
واز تبدیل ضوابط آنها توهین و استخفاف بزرگان مے شود
وثانی مستلزم اینمعنے میگردد هرچه میکردند خوب نبود یا حالا از انحراف
آن ترک اولی باید نمود پس زیردست بیچاره از پاے گرفت و
گیر ضرر نتواند بیرون آید و همیشه بار تاوان وخسارت گردنش را خسته
نماید بجلوس مسند شوکت خدعه و تدویر و مکر وحیله را عقل پنداشته
وبخل وامساک را لئیم طبعان بے همت انتظام نام گذاشته هرگاه
پاے غرض وسر مطلب در میان باشد- پس بهانه
رسم وراه خلق ومحبت را پیش آورده یاد نے خلق چاپلوسی و
دلجوئی مفرط کرده رفع پرده خجالت باین عبارت گردانند

شعر

تواضع زگردن فرازان نکوست * گدا گر تواضع کند خوی اوست

وچون سرانجام کارے وضرورت خدمتگذاری برطرف یابند
خدا را بنده ورسول را اشناسا و آشنا نباشند هرچند عالی مرتبه
گرامی جه ذی عزت کسی بدر خانه پر حاجب دربان مقابل نظر دون پریشان آید و کتاب
فضل حسب ونسب وخیرخواهی پیرامون بارگاه عظمت نشان کشاید هرگز روی التفات بسویش

متوجه نگردانند از قبول اسلام مضائقه داشته از صنف نعال هم برآنند بنظر اہل بصیرت ظاہر است طائفه او ضایع دین و دولت ورسم وعادات اصناف ثلاثه را خراب و فاسد نمودند و بمساعی خذلان نام و سیرت و بزرگی دودمان را بخاک مذلت اندودند۔

اول سلاطین وخوانین که تربیت اولادِ بنات و بنین بدست خدام نسا ورجال ارذال سپردند وایشان در بدو تعلیم رفتار وگفتار وخصائل زشت سفله ہا را شعار خود کردند از کسب کمال و تحصیل فنون فضائل محروم ماندند واز جوہر قدر شناسی وعلو مراتب ہنر پروری سررشته بہم نرساندند دائم صحبت اجلاف ہرزه را خواہان ہستند واز اطوار پسندیدۂ نجبا واہل وقار وتمکین طرفی نه بستند این ملکه راسخه مورث قلت حیا و شرم وعلم وحلم ورحم ومروت وسخاوت وشجاعت وحفظ ناموس گردیده از پشت کردن در جنگ عار ندارند واز کشتن ہزار بیگناه پروانه دست تقرف بذیل محرمات شرعی آویزند واز مرافقت فضلا وخیر اندیشان ناصح بگریزند کارہاے بدرا تا دست رس نیک نمایند وراه شر وفساد بنامردی بپمایند دوم طبقه شہریار وحکام کشور ودیارانده که به صفت خوش آمدگروان وکذب گفتار وچاپلوسی بسیار ندیم واہلکار شان مقرب دربار شوند۔ وہرگاه ناشائسته ایشان را بکرامات واظہار کمالات وتائید غیبی والہامات نسبت دہند۔ ملازمان نمک حرام خائن متغلب نمام به باطن مال مردم خوار ظالم مرتشی بی عصمت بحوالی بساط قرب ومنزلت جایابند وبہمانی درپے خرابی ملک وجاه ودولت بسازش اعدا بقدم کفران نعمت بشتابند

برای طمع اندک منفعت خود آلاف ضرر و الی مملکت وا دارند و با دعای جان نثاری
و بلا گردانی مالش خورده و برده در مهالک دنیا و آخرت مبتلا گذارند و یا فیوگا
تمتع نصیب مسخره و قرمساق بے عار و درجهٔ پیشکاری و منصب
مختاری نامزد مدارالمهام اراذل انام گردیده شرفائے والا گہر بقدر
و قیمت در بدر و برائے نان خشک حیران و مضطر کاسهٔ گدائی بدست
مرام کشیده لابد و ناچار در ابتذال قرین ملال پیروی حال و
مقال ابنائے زمان اختیار نمودند و بحسب قواعد دوروئی راه
زمرهٔ بدسگال و گندم نمائی جو فروش را پیمودند تا آنکه نوکر خیرخواه
واقعی و این کار گذار فہمیدهٔ راست باز حقیقی مفقود گشت و سیر
ملوک مالک عدل و داد و ضوابط نیک امرائے والا نژاد متروک
و نابود بهمین شیوه ناستوده خانوادهٔ سلطنت بر باد رفت
و ازین رویه نامرضیه قوم و قبیله وزارت و امارت تنزل گرفت
سوم مردم بے حمیت بیگانه از غیرت که در نوکری و حسن خدمت
مادر و خواهر و خاله و عمه بدر خانه امرا بوسائل گرشند و از قربت
بی بی عفیفه که در مصاحبت بزرگان رود برامثال و اقران
نازد و اعزاز فروشند بذریعه نیابت مکرمات کدخدا و با کره عهدهٔ
جبروت یابند و از رنگ پیش آمد کارشان در حلیه خلوت سبل
و بروت تابند صنفی دیگر زنان جلبیه را در پرده تا پرسائی نشاینده
بحسب محبت و عشق عورات بازاری روند و از هر جا هرچه بدست
آید عیال و اطفال را محروم داشته بصرف ما یحتاج ارباب نشاط آرند و جمع
مستوره از نان و نفقه محروم در شبهائے تنهائی سر کی شام زمین گذارد و روزها با انتظار دیدار

شوہر از جامۂ ہستی و رخت نیکبختی تنگ آمدہ سر بجیب غصہ و غم در آورد ناچار
از اتلاف دولت جمال و نعمت خود فکر لذات جسمانی نماید و برائے پیدا کردن
یار دلدار خریدار بضاعت شادمانی دست از ناموس کشیدہ پای
رفت بکوچۂ رسوائی کشاید در مرد و زن اشراف و اجلاف رفتہ
رفتہ بصیغہ وجوب این سنت جاری گردید و در فقر و فاقہ تحمل
زحمت شاقۂ نسای انجاب را نماندہ گرمی بازار حرام کاری گشت
ہر سری بنظر خوش گذرانی از مواد سودائے آشنائی شوریدہ و جنون
تعلقات زن و مرد بیگانہ در اولاد از اجداد بوراثت آبائی رسیدہ
خلاصۂ کلام این بلائے سوم در جہ بکشور ہند مروجہ عاید روزگار
خاص و عام ست و در آفات اول و دوم اہل ایران را ہم
از باعث قرب و جوار بہرۂ دامنگیر ایام وجوہ خرابی ہند
یکی گرانی مہر و سنگینی کابین کہ فی مابین غربا لکھا و درامرا کروڑہا
چنانچہ شوہر از عہدۂ حق واجب ہرگز نتواند باداپرداز دو ناچار از
صورت معائنہ بدی در آتش ناموافقت باید بگدازد۔
دوم وقوع عیب در افتراق برجوع سنت طلاق کہ علماء و امراء
غرباء این طریقہ انبیاء را متروک فرمودند و از شیوع اخلاق
ملت حنیفہ رو تافتہ بقواعد مذہب ہنود سلوک نمودند۔
سوم اختیار غیر کفو در تزویج کہ عورات مشرکین مادر بچہ ہا
شدہ رسوم کفر خود را کم کم رواج دادند و بعادت دربنات
و بنین امور خلاف شرع و رویہ عرب و عجم مطبوع مزاج
افتادند۔ چہارم از قدیم مدار گذاران معاشش برائے مردم

این ملک بر ملازمت در سپاه و سائر خدمات بوده پیشهٔ هنر
و مزدوری عیب مقرر شده چون سرکار پادشاه و وزیر برباد
رفت فقدان نوکری همه را تباه نمود لا علاج در کثرت احتیاج
نان زنان را مردان ایشان از قسم اکل میتت خورده مرند و رواج
این گونه معاش را کوته اندیشان ومسکت و کات حد و آبا مایهٔ فخر و
و مباهات شمرند۔
پنجم در اقالیم دیگر عریان سر و برکشاده رو گشتن و بنوکری رفتن
و دوکانداری کردن عورات مرتفع و بکسب ساز و غنا و رقص
و شب خوابی دست دادن بطالب جمال و وصال محال و ممتنع
ست لولی و کولی و چنده و قر شمال و بازیگر و صیغه طرق بهرسی آن نه
چنان باشد که هر وقت هر جا هر طور هر کس بخواهد میسر آید ملاے
محافظ واقف پیر و جوان خوب و بد ضابطه عدت دارند که موافق
حلت و ادائے اجرت و عقد مدت از جستجو سر بدامن مراد میگذارند
بپاشش علاحده خواهد شد انجا میان زن و شو تا نزاع و کدورت رو
آورد هرچند صاحب اولاد باشد بحضور حاکم شرع رفته طلاق میدهد
خواه زوجه مستغیث شده جویاے خلع میگردد مثلاً مرد ست که در
عمرش ده منکوحه را طلاقت گفته زن دیگر گرفته و عورت از ده
شوهر افتراق کرده بخانه یازدهم رفته زندگانی رجال را عذب
بے ضرورت و نسا را تنها سواے عدت حاکم شریعت روا نمیدارد۔
تا که احدی را شیطان بفکر فسق و فجور از پردهٔ حیا و غیرت بر نیارد هر که فعل حرام
کند سرزنش اسم او را حاضر و غائب حلال دانند و آنکه مرتکب سیرت کسے شود

گریبانش را کشیده بدیوان تغافض رسانند لاکن دریچه باری البته عشق
مردم راه محبت امرد پرستی زنان ست واین کوچه تنگ و تاریک
نجس محل عبور بیشتر کسان خصوصًا در زمین روم و توران بس حد افراط
واقع و در حمام و مدارس و بازار و خانهٔ امرا و بزرگان شایع میباشد
اما خرابی اول و دوم آن خطه برگزیده عالم آنکه خواقین و سلاطین
آرام طلب عیش دوست تن پرور و خوانین و اراکین بی عرصه
نفاق پیشه از صنعت ملکداری بیخبر و بتجربه کشورستانی فرسنگها
دورتر بروی کار آمده رونق تخت شاهی را برباد کرده و بلاد
تخت عجم را در قبض و تصرف اعدا داده بدعوی سرم سلامت
باشد افتاده توضیح این حال و تبئین مقال آنست که انقلاب دهری
در خواص روزگار مضمر و اسباب سروری باختلاف زمان مفید
و مضر مقرر ست گیتی ستان با عار و ننگ را باید مدام گماشتگان
با فرهنگ برگمارد و قواعد صلح و جنگ از اقصای روم و فرنگ
بدست آرد و پابند ضوابط سلف که مایهٔ تلف ملک و رعیت اند
نماند همیشه راه اصلاح بلاد و رفاه عباد بقدم جد و جهد بپایان
رسانده باشد مبادا خذ ما صفا و دع ما کدر هرچه برایش خوب
ست مرغوب سازد و هر بد معیوب را دور اندازد و مانند انگلسیه
که در عیسائی مذهب گمنام ترین اقوام یورپ و ایشیه بوده
بتلاشش جهان پیمای اخذ قوانین صنائع و بدائع و کشورکشائی
نموده در ترقی دولت و حشم سرآمد اهل عالم گشتند۔
و از عقل و دانش مشیر و مربی شاهان با طوع و علم هستند نظام آتشخانه دود

از کاخ هستی فرانس و روس دمار از دشمن برآورد و بانتظام مدبرانه لوای تسلط از افریقه و امریکه بجزایر و بنادر ختا و ختن برد هرچند بناے بادشاہی در اولاد حضرت آدم بکشور فارس و عراق از عهد کیومرث شروع گردید و دستور وزارت و مناصب خدم و حشم و پاسبانی رعیت و اسباب جنگ از انجا شیوع یافت بذریعه این سامان و اتفاق راے دانشمندان بر تمامی جهان حکمران بودند و مدت سه هزار و ششصد و هفتاد و چهار سال باین تفصیل اخذ باج و خراج از شهریاران نمودند از کیومرث تا گرشاسپ حکومت پیشدادیان دو هزار و چهارصد و چهل و یک سال و از کیقباد تا سکندر دولت کیانیان هفتصد و سی و دو سال و از اردشیر بابکان تا یزدجرد سلطنت ساسانیان پانصد و یک سال بسر آمد چون بعد تاخت و تاراج مداین هفت قرن قصر بغداد و قصر شیرین و کوشک زر و تخت و تاج خسروی در دور خلفاے بنی امیه و عباسیه گذشت و زمام مهام شهریاری از دست ترکان ال بویه و سلجوق و دیلمیه بکف اقتدار صفویه واصل گشت مریدان فدائی که سبب قوت و ارکان شوکت بودند کلاه قرمز عطا کرده بزبان ترکی قزلباش یعنی سرخ سر خطاب فرمودند- بزور بازوے تائید الٰهی دوصد و چهار سال سریر آرا و یازده تن باختلاف سرحد در ایران فرمان روا مانده تدوین فنون علم حدیث و تفسیر و فقه و ادب عهد آن خاندان مربی هنرمندان از تعداد بیان بکمال رسید هرگاه نوبت آرایش دیهیم بفر وجود شاه سلطان حسین بهادر خان آمد کثرت زهد و تورع و صحبت

اہل تقوے از اسباب تمشیت سپاہ و جنگ و سیاست ویار
باز داشت انتظام جہانداری بدست ملاہا و سرداران
ناز پرور غفلت شعار از حرب و پیکار ناواقف گذاشت
گرگین خان گرجی حاکم قندہار بیحسابی ہا نمود واز کردار
دیگر سرداران بیچارہ راہ فتنہ و فساد برکشود اشرف و محمود
افاغنہ ابدالی با جمعیت دہ دوازدہ ہزار بسر کرمان و
اصفہان تاختند و در یک ہزار و یکصد و سی و پنج غاصب
تاج و تخت و قاتل شاہ و اولاد برگشتہ بخت شدہ خون
ہزاران بیگناہ روان ساختند چند سال نوبت پادشاہی
بنام خود بر بام رسوائی نواختند و بار ورزو و بال بردوش
گرفتہ رو بوادی عدم شتافتند ملک شوشتر و خوزستان
و آذربائجان رومی گرفت و گیلان و تفلیس و رشت و کنارہ قلزم
بحت اروس واز روی اب ارس بتصرف بخارا رفت تا در شاہ
گیتی پناہ افشار تیغ جلادت از غلاف حمیت برکشید و باخراج
افاغنہ و شکست عساکر اعادی بدست و بازوی تائید الہی اندک
مدت کوشید در تسخیر ممالک از چار طرف بسر حدات ولایات
یورش نمود و پاے استیلا در قبض و تصرف خوارزم و بلخ و گرجستان
و عراق عرب از دم شمشیر خوش یورش کشود پسر بزرگ خود
رضا قلی میرزا را ولیعہد گذاشتہ بسر کشور ہند حملہ آورد و بعد از فتح تاج بخشی واخذ بلاد آن طرف
دریاے اباسین با یران تشریف برد از ناقلان صدق روایت این حکایت
را پرسیدہ ساختہ کشتہ شدن آن پادشاہ و تباہی اساس خاقانے

چنین بسماعت رسیده که از اعلی حضرت محمد شاه غازی عوض برقرار
گذاشتن سلطنت نصف زر مسکوک خزانه و جواهر آلات ملوکانه
و تخت و طاؤس و آویزهٔ کوه نور و دریاے نور و مالهٔ نین چین
و بنگلهٔ صندل و خیمهٔ زرکار و سائر تحف هند بجهت اولیاے
دولت نادره در آمد بشکرانه وصول آن ذخائر بے قیاس در خاطرش
بعطاے جائزه و احسان چنان گذشت که براے معافی مالیات
دو ساله ایران بتمامی رعایا و اصناف سوق بنام نائب السلطنه
فرمان روان گشت اکابر و اصاغر از تتبع مراحم خسروانه بندهٔ شاکر
و از جان در هوا خواهی این دودمان بلاگردان غایب و حاضر شدند
چون رضاقلی میرزا بشرف پابوس پدر سر افتخار سود و نادرشاه
بملاحظه سیان لشکر از معائنهٔ آرایش سپاه و رضامندی مردم
ایران تو هم دور از کار نمود مظنه برد که هرگاه پسرم عزم افسر
سر کند چاره دفع او را هرچند دست و پا جنبانم نتوانم
کرد مهتران ست که سرمایه قوت و شوکت را در شکنم تا روزی
کف حسرت بهم نزنم ولیعهد را فرمود قشون ملازم خود را در افواج
رکاب سلطانی شامل گرداند و هر پیاده و سوار مواجب اسپ تقسیم
از خزینه بستاند. شاهزاده عرضداشت که من و عسکر وابستهٔ خاکپاے
همایون تست چه حاجت در تبدیل دفتر و سپاه جداگانه
لشکر باشد لاکن بهیچ وجه این مسئول را قبول نداشته
از جبر و عنف همه سرکرده و خوانین را مامور فرمود که با جنود مقصود بسپاه شاهی
پیوستند صفت آن لشکر قیامت اثر اهل خبر گویند دوازده دسته هر کدام

دوازده هزار جفت گودرز و سام و مثال فرامرز و رستم زال بوده یک یک
جوان بست و پنج و سی ساله برازنده قامت مردان قشنگ جمله چالاک
آزموده کار جنگ اقوام ایلات ماهر ضرب شمشیر و تیر و نیزه و تفنگ
اسپ کوه پیکر بر دسته بیک قد و رنگ همه زره و خود و خفتان
پوش پوست شیر و پلنگ که در میدان نام و ننگ عرصهٔ رزم
را بر جنود روم و فرنگ دم جانبازی تنگ میکردند و بی درنگ
از دریا و درهٔ کوه و سنگ جسته بگردن شیران بیشه نبرد پالهنگ
بسته بر سر صف دشمن پاے تازی کمیت و سرنگ میزدند
عقدهٔ این غم از دل پسر بناخن دیگر الطاف پدر نگشود و راز
سربسته را پیش محرم سر بهزار کتمان و ایمان وا نمود هنگام سفر
خاقان بحر و بر وگدیز از چنگل مازندران پر خطر یکے از قدر اندازان
دمے که تفنگ و ولوله را بر نشان سینهٔ پادشاه سر میکرد باد تند
وزیده برگ اشجار از هم پاشیده ورقے حائل دیدهٔ گله زن
گردیده نشانه خطا رفته شهسوار بدستیکه عنان اسپ داشت
تیر بلا شصت اورا پرانده بخاک نشست تا ورا از چالاکی زین را خالی
کرده بر زمین غلطید تفنگچی صید را طپیده دانست که خدنگ آرزو
بهدف مراد رسیده از درخت پائین جسته بدرهٔ کوه و بیشه پیوست
وراه گریز پیش گرفت و سر بصحرا طرف جلگهٔ منزل خویش رفت
خدام ادب از عقب دویده صاحب سریر افلاک دامن از
خاک برچیده انگشت را کهنه پیچیده یکران جهان نورد زیر
ران کشیده ملازمان را بجستجوے قاتل فرمان داد تا اجل

برگشته حدود اوبهٔ شاقلان گیر افتاد معلوم شد نیک قدم
غلام دلاور خان تابینی باغوای آقا میرزا ولدش مصدر این حرکت
گشته موصی الیه در ازای صدور خیانت بمعرض سیاست در آمد
بافواه مردم چنان ست که غلام را طلبیده بنوید امان پرسید
راست بگو باعث گشتنم کیست و نام ونسب مباشر امر توچیست گفت
برغبت خاطر خودم این خطارا کردم احدی محرک این جرأت مرا نه
نشده فرمود ای نادان دروغ میگوئی وراه مکر و فریب میپوئی
نوکا کاسیاه حبشی را بمرگ تاجدار چکار و بی وسوسهٔ دیگری
وسابقهٔ عداوتی در هلاک شهریار کدام اختیار مردن مراکسی میخواهد
که سرش لایق افسر هفت کشور باشد هرکه سزاوار جلوس تخت سلطنت
ست البته بانی این جسارت و فرمان دهٔ چنین اشارت خواهد بود
هرچند پایهٔ زجر وتهدید درمیان نهاد غلام نام را صاف بزبان خود
نشان نداد. چون با نیک قدم اقرار جان بخشی شده بود از
هردو چشم او را کور کرده بعصاکشی واگذاشت آنگاه بنظر دوراندیش
خیالات فاسده بخاطرش آمد بعد از آنکه داغستان مسیر
کوکبهٔ سلیمانی شد بنابر توهمات شیطانی واستیلای وساوس
نفسانی سر دربار عام واز دحام امرای عظام میرغضب را حکم
داد که دیدهٔ قرة العین شهریاری و نور نگاه جهانداری فرزند مهین
ولیعهد بی همتا رضا قلی میرزا مقابل مردم عبرت بین از حدقه برآرد
آن طائفهٔ کور باطن برابر شاهزاده رسیده دست وگریبان
شدند خم بابروی دلیرانهٔ خود نه افگنده فرمود ازاله نکشیده

حاجت گرفت و بست نیست منکه مردانه ایستاده ام کار خود بکنید
یکے از سرداران قدم پیش نهاده بلب عبودیت زمین ادب را
بوسه داده زبان بشفاعت کشا داسے کشور گیر تاج بخش از چشم کندن
دلبند عالم دست بردار و این سیاست ناروا بکوری چشم اعدا
معطل بگذار۔ گفت ہرگز حرفے کہ از دہن من برآید برگشت را نشاید
و امریکہ مقرر کردم تخلف دران نباید عرضداشت قربانت شوم
این جاے بازہ داشتن فرمان ست و محل پشیمانی جا و دان گفت
تراجرائت گستاخی بہم رسیدہ و قدرت مداخلت در کارم پیدا
گردیدہ بکشید و گردنش بزنید بمعائنہ قہر و غضب جباری دیگر کسے
مجال را در سخن نیافت و حاضران را طاقت گفتار نماندہ
ہر کس در سکوت و فکر لب فروبستن شتافت تا آنکہ
کارگذاران بے بصر دیدہ ہاے نور خسرو بحسرو بر درآوردہ
پیش روی داور دادگستر بردہ گذاشتند و دستمال از
بالاے قاب برداشتند بملاحظہ ان مرآت مصیبت اشک
حسرت بدامان رفت روان کرد و دود ملال از آتش محبت
فرزند در کانون سینہ شعلہ زد برخاستہ گریان و نالان درسراپردہٴ
حرم رفت و سر بگریبان غصہ و غم نہادہ ماتم جا گرفت شمع سان
تمام شب در بزم تعب سرشکباری نمود پروانہ صفت تا سحر
دم بخود۔ در سوز بیقراری بود میان رخت خواب مانند اختر و انجم بیدار ماند
و از جان بیتاب بہر پہلو نالہ و آہ بفلک رسانند علی الصباح کہ خسرو
خاور جامہ گلناری شفق در براز نہانخانہٴ مشرق بیرون خرامید و با چہرہ عالم افروز

بر تخت فیروزه سپهر جلوه گر شده تیغ شعاع از نیام افق
کشید نادر شاه بصورت غیظ لباس سرخ پوشیده برآمد
و بر سریر غضب نشسته شمشیر عاجز کشی را بانتقام برهنه کرده
بزبان قهر گفت اے اهل ایران و حضار دربار یان منظور داشتید
که نور چشم من کور شود و شما بینا باشید عرض کردند تو شفاعت
را قبول و پذیرا نداشتی و گردن حرف زن عفو را بدم گاز
عقوبت گذاشتی فرمود اگر همه تان اتفاق راے میکردید از من
تنها چه مے شد و هر گاه دست هم مانع مے آمدید از یکدو میر
غضب کدام امر سرانجام مے یافت پس تمامی عمله سیاست
را فرمان داد تا سر بریدند و از ایستادگان پایهٔ سریر بروایتے
هفت من تبریزی چشم کشیدند این تنبیه را باعتقاد خود چشم نمائی
خفیف دیده پاشده رفت و باز هم دلش از جوش خونریزی آرام
نگرفت در اول ترقی دولت هر روز تائید الهی از غیب سامان
فتوح ملک بروے کار مے آورد و اساس شوکت و قوت خود
بخود نا طلبیده بهم میرسید راے و تدبیرش براے جهانداری
صائب بود و رعب و هیبت او بر دلهاے رعیت و سپاه غالب بصورت
ظاهر آنچه میکرد معنی فوائد رفاه خلائق داشت و در امنیت راه و تمشیت
ملک قواعد نیکو جاری میگذاشت اقوام ترک و تاجیک و سکناے دور و نزدیک
کمر خدمت بسته تمناے تزاید و بقاے عمر و دولت نادره دست دعا میگشاوند
چون نفاق و غرور و کینه و حسد و جهل و کوتاه اندیشی در خرابی بنیان خلافت و بربادی
ملک و ملت و خواری قوم و عشیرت از خواص آتش مزاجان تند خو

نسبت اخگر و باروت اثر بدیهی دارد مواد فساد طبائع مردم را منحرف
از جادہ اعتدال نمودہ حرکات ناخوش طرفین سبب وحشت و قلت
محبت و بروز عداوت گردیدہ چار طرف شورش بغاوت و فتنہ
خیانت سر برآورد چنانچہ حوصلہ تحمل و پادشاہی تنگی کردہ کوہ وقار
را رفتار جہلا از جا بردیکمرتبہ دست از عدل و داد برداشت و بنائے
ظلم و بیداد بپائمالی عباد گذاشت بیگناہ را استلاق حمد جرم میکرد
و محتاج را در طلب قلق شلاق میزد برافواہ عوام و کام دہان خواص
این مصرع جاری شد مصرع

زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت

روزے برار یکہ خلافت آمد کہ نبشیند رقعہ بر مسند یافت نوشتہ بود
"اگر تو خدائی بندگان سے باید و ہر گاہ پیغمبری جمعیت اُمت
مے شاید و در حال پادشاہی لشکر و رعیت بکار مے آید از ہلاک
نفوس و خونباری اہل والوس چہ عقدہ کارت میکشاید"
آن عبارت را خواندہ قلمدان طلبیدہ در عقب نوشت۔
"کہ نہ خدا ایم و نہ رسول و نہ سلطان۔ من برائے جان شما
مجرمان بدکار قہر و غضب کردگار۔ جبار م" بارے ہرچند
خانمان جمعے را باتش جور و جفائے سوخت تسکین نائرہ
کین و سوز التہاب درون فرو نشین نے شد تا آنکہ خلل دماغ و فساد
و مواد جنون چنان عاقل و فرزانہ را دیوانہ کرد شبے در گوشہ خلوت خوانین
سر کردۂ افاغنہ را طلبیدہ بساط شکوہ مردم عجم را درمیان انداخت و ناگاہ بے صدا
و ندا برائے تاخت بر جماعت ایشان و قتل مردان و غارت سامان

و در مدا غان کردن همه اهل ایران در صبح آن شب مامور
ساخت قضارا خواجه سرائے پشت دیرک خیمه ایستاده از نظرها
قایم شده مضمون مشوره دریافته پنهانی بیرون رفته
نزد محمد صالح خان قرقلوی ابیوردی و محمد قلیخان افشار ارومی کشیکچی
باشی و فتر حکایت سر کرد و بنا بر چاره و تدارک رد بلا سر دست
تاکید نموده خودش منزل زد سردار جمعی از خوانین سپه سالار
و امراے کبار فراهم و در توطیه امرا هم هم قسم یافته۔
همان دم با اسلحه قتل شاه عرب و عجم رو بسراپرده قبله عالم
شتافت چون پادشاه باحتیاط و اندیشه روز بد خیام خوابگاه
ردیف هم میزد و همه جا سامان استراحت جدا بود۔ بهر
ساعت شب مقام را بدل میکرد دلاوران بقدم جلادت
در سراپردهٔ خاص رفته مقصود را نیافتند انجا هم دیدند جا بستر
و بچه نیست لاکن در هیبت و خوف زانوهاے شان از حرکت
افتاده یکیک بگوشه و کنار در مالیدند هر چند محمد صالح خان تهیب میزد
کجا میروید کار خود را درست کنید اگر سست بجنبید فردا چت کشته
مے شوید جواب میدادند رعب و دبدبه نادری صلب طاقت ستمانه کرده و پاے جرأت را
قوت رفتار فنا شده آخرش با سردار مذکور معدودے چند باقی آنهم بیرون خیمه مانده
صالح طالح اندرون رفته دید که خسرو کشور گیر بروی سریر در خواب شیرین
نفیر زن و شمع کافوری ببالین او روشن است کنیزے بپاسبانی خواجه بنده پرور
آرمیده و در برابرش یراق سلطانی قطار چیده عقب دیرک قایم گردیده بزخو کرده
در کمین مدعا سر کشیده جاریه را که سیاهی سایهٔ آدم ملاحظه افتاد دست بسپاهے

سر در چشم حشم گذاشته نثار واداز ثقات شنیدم هنگام طغیان جور وجفاے
افغانان ونهب وقتل شیعیان بزبان ابتداے طلوع نیر دولت
شبے نادر شاه بخیمه سفری خفته بود در عالم رویا مشاهده نمود یکے
بربالین او آمده خطاب کرد پا شو بیا جناب سرور انبیا ترا میخواند
برخواست بمزید شوق راه افتاد بگوشه رفته دید که خیر الورے
با جمعے از اکابر اصفیا بر پشتهٔ تل بلند نشسته باادب سلام کرده
ایستاد۔ حضرت برفق و مدارا جواب داده فرمود یا علی این شمشیر
بکمرش به بند شاه اولیا تیغ نصرت اعدا بمیانش بسته ختمی پناه
و ید الله ارشاد نمودند برو بیاری خدا تقاص خون مؤمنین
و سادات ازین گروه اشقیا بنما از بشارت این اشارت نادر بیدار
شده و نظر کرده حضرت کردگار باسعادت بخت یاور بوده بهمین
پشت گرمی اقبال هر طرف بدنبال جدال روی نهاد نسیم فتح و ظفر
جلو پرچم عزمش راه نگونساری دشمن میکشاد بے کلید سعی باب مراد
وا زبود و بدون طلب هر مطلب دلی دست درازی مے نمود سلطنت
پادشه نشان گشت و بادرنگ آرائی تاج بخش جهان قضارا درین شب
که شب یکشنبه یازدهم جمادی الآخر سال یکهزار و یکصد و شصت
هجری منزل فتح آباد بود همانجا سرادق جلال برپا داشت و بهمان
طور در واقعه دید شخصی آمده بصداے مهیب گفت برخیز خاتم انبیاء
ترا مے طلبد چون بخدمت آنحضرت رفت همان مکان و بدستور اول
وضع صحبت ایشان یافت سید کائنات از روے خشونت
امر کرد یا علی تیغ از وبستان که بیدریغ خونباری مے کند

اسد اللہ بند سیف از برش بکشاد بمعائنۂ این خواب ہولناک نادر برجستہ
از خادمہ پرسید چہ خبرست گفت ایندم پیکر آدم بیگانہ در گوشۂ خیمہ
بنظرم آشنا شدہ نادر بنہیب زد اے گستاخ بے ادب تو کیستی
جواب داد منم فرمود طالب چیستی گفت عرض بسیار ضرور دارم
پادشاہ ازجا در آمد کہ اینچہ محل عرض است وشمشیر کشیدہ حملہ ور گردید
سردار پیش افتاد بمصداق اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ بیرون سراپردہ
دوید ہمینکہ نادر باسر پر غیظ وطیش از میان روشنائی در تاریکی
رسید پایش بطناب اجل پیچید دم رو بزمین غلطید۔ قاتل
بعقب برگشتہ تیغ را چنان راند کہ شانہ اش چون شاخہ چنار
دو نیم کردید پس باتفاق محمد خان قاجار وموسے بیگ ایرلوی افشار
سر از تن جدا کردہ برد وبدن برا زندہ چار بالش افلاک را خون آلودہ
بر سریر خاک سپرد۔ نادر شاہ سی سال شمشیر زد از انجملہ دوازدہ
سال پادشاہی کرد صبحگاہ کہ خبر قتل شاہ درمیان اقوام سپاہ شہرت
گرفت دست وشمشیر سرداران افغان در صف آرائی جنگ میدان
بر لشکر وسپاہ ایران بخون خواہی بالا رفت آب سیف وسنان از
سر وسینۂ دلاوران گذشت ومعرکۂ ستیز وآویز چون فزع اکبر و
جدائی جسم وجان نمونہ رستخیز گشت جماعت ابدالی علم نصرت
وخوشحالی افراختند واُردو بازار وخرگاہ وخزانہ عالی را تا دسترس
بدسگالی تاختند جملہ سامان قطعہ وتزک شاہی بار کردہ ہمہ جا قتل وغارت
کنان رو بقندہار نہادند واحمد خان گوش بریدہ را با آرائش تخت و
تاج ورواج سکہ وخطبہ بلقب پادشاہی اشتہار دادند۔ پس

سر و تن خاقانِ مغفرت نشان را در مشهد مقدس بردند و بمقبره برابر
ارگ بخاک سپردند آقا محمد خان آن عمارت از بیخ برکند و
استخوانهارا بمرحله تو بیخ افگند امرائیکه نادرشاه را بقتل
آوردند بر سلطنت علی قلی خان که دران وقت حاکم سیستان بود
اتفاق کردند او بمجرد شنیدن این خبر بخراسان شتافته براورنگ
پادشاهی برآمد و اول کارش این بود که فرمانی باطراف روانه
و دران مذکور نمود و قتل نادر بحکم و اشارهٔ من بود تا آن غداریکه از
سرا هالی ملک خود کله منارها ساخت اورا گرفته از تخت بتخته تابوت
کشند ایران از ویرانی و رعیت از پریشانی رهائی یابد و بملاحظه
اموالی که از مردم بجور گرفته شده و ظلم شدیدے که برایشان
رفته تا غضب الٰهی تسکین یابد مالیه و تحمیلات علاوه مقرره را تا
سه سال برعایا بخشیدیم بالجمله نام عادل شاه برخویش نهاده
بعضے افواج دی قلعه کلات را که خزائن دران بود علی الغفله بتصرف
آوردند نصر الله میرزا و امام قلی میرزا و شاهرخ میرزا چون صورت
حال بدان منوال دیدند فرار برقرار اختیار کردند لاکن ایشان
را تعاقب نموده گرفتار و شاهرخ بعمر سیزده سالگی را زنده گذاشته
باقی سیزده نفر پسر و نبیره را بقتل آوردند خیال آن غدار بیرحم چنان بود
که هرگاه مردم گویند باید از نسل نادرشاه کسی پادشاه گردد -
شاهرخ را بر تخت نشانده خود باسم او سلطنت کند ذخیرهٔ سیم و زر و جواهر و
اسباب تا جورانچه در قلعه بود همه را اندک وقت نقل و تحویل نمود و بجهت جذب
قلوب و جلب خواطر دست باسراف و تبذیر کشاده در قلیل مدتی خزائن برباد کرد

لاکن با این حال دلهاے خلائق راغب نبود لهذا دولتش دوام ننمود
محمد قلیخان که سبب کلی در قتل نادر بود از نظر وے افتاده و عادلشاه
اورا گرفته مقید بخواتین حرم نادر سپرد تا ریز ریز ساختند
برادر عادل شاه ابراهیم خان که از جانب وے حکومت عراق
داشت بمصاف بر خواسته جمعی از لشکر عادل شاه در جنگ رو
تافته بدشمن پیوستند شکست خورده گرفتار گشته چشمانش را کندند
ابراهیم خان میدانست که امراے مقتدر بطرف شاهرخ میل
دارند بحیله خواست آن را با خزانه بدست آرد چون فائده تدبیر مترتب
نشد نام پادشاهی بر خود گذاشت و برامیر ارسلان یا اصلانخان
که در آذربائیجان باستقلال حکومت داشت غالب آمد اما مدت
اقبالش از برادر هم کمتر بوده بدست لشکریان خود گرفتار شده صاحب
منصبی که اورا بمشهد مے برد بین راه بعدم فرستاد عادل شاه را
نیز در طریق مذکور بدست اجل سپردند شاهرخ که پسر بزرگ رضا قلی میرزا و
مادرش دختر شاه سلطان حسین دهم بجهت جوانی و نیکوئی
اندام و حسن معاشرت و رحم طبعی خلق را بسلطنت او میلے تمام بود
از توطیه امرا با وجود انکار سخت بجلوس تخت سریر پاے افسر موروثی گذاشت اما
هرج و مرج وقت دیگر دشمنی را انجیال پادشاهی انداخت میرزا سید محمد نام که در عهد نادر شاه
نوعے اعتبار داشت مادرش خواهر سلطان حسین و پدرش میرزا او که بزهد و تقوے
مشهور بود و بنابرین میرزا سید محمد از نسبت خواهرزادگی پادشاه صفوی جلوه نموده
در افواه انداخت که شاهرخ میرزا مانند نادر از مذهب اهل ایران تبرا دارد و سلوک
اورا با مردم دیان مختلف خاصه عیسویان که بمروت مے گذرانید

حجت ساخته در تفریق آراء قلوب مردم پرداخته و خود بسبب نام پدر بمزاج
عوام رسوخ پیدا کرد که همه بادی اتفاق ورزیدند و جمعیت فراهم آورده پیش
از انکه شاهرخ لشکر خود را جمع کند تاخته گرفتار و از حلیه بصر عاری
ساخته اهل مشهد او را سلیمان پادشاه زمان خواندند و هنوز انگشتری
سلطنت نقش مراد نگرفته که نگین خاتم دولت زیر دست نکبت افتاد
یوسف علی یکے از سرداران معتبر شاهرخ چون خبر یافت بدفع خصم
شتافت و سلیمان را هزیمت داده بجنگ آورده روانه عدم گردانید
و شاهزاده را دوباره بتخت نشانیده سررشتهٔ امور بدست خویش
گرفت لاکن دو نفر از امرا یکے جعفرخان نام سرکرده اکراد و دیگر میر عالم امیر
اعراب بمخالفت او اتفاق کرده در جنگ مغلوب نموده مقتول ساختند
و شاهرخ را باز بزندان فرستادند و بعد از چندروز این دو افسر هم با یکدیگر
بنائے مخاصمت گذاشتند و از شهر بیرون رفته بمصاف علم افراشتند
میر عالم مظفر شد احمد خان ابدالی که بعد از فوت نادرشاه خراسان را
بتصرف آورده خود را سلطان افاغنه نامید بهمین اوقات هرات را
نیز ضمیمهٔ فتوحات خویش گردانیده لشکر بر سر میر عالم کشید و او را مقهور و مقتول ساخته
بمحاصرهٔ مشهد پرداخت اهل شهر اندک ثبات ورزیدند بالآخر چاره در تسلیم
دیدند تا آنکه احمد خان بنوعے اقتدار یافت که بتسخیر تمام ایران مشتاقانه
شتافت لاکن دانست که اهالی آن ملک افاغنه را مصدر خرابی و
پریشانی دانسته در دلهائے مردم بجهت سعی بیهوده در تغییر
مذهب صدمات کلی یافته دوباره کینه هائے قدیم را در سینه ها
نسبت باین قوم تازه کرده علاوه چون نادرشاه تغلب استیلا

بر بلاد یافته پادشاهی را غصب نموده جان در هوایش داد لامحاله
بدیگرسے هم سرِ دوام و بقا در کنار نخواهد نهاد بعد از فوت او هرکس در بازوی
خود نیروسے یافت یا فی الجمله زور داشت بپایے خودسری بر دست بالا
قدم میگذاشت و هر جا حاکم بلدی یا امیر طائفه بود سوداسے سروری
و سلطنت بپخته نمی آسود۔ بنا بران احمد خان دید بهتر آن ست که
بحکومت افغانستان قناعت کنم و خود را عبث در بلاسے فتنه
و جنگ نه افگنم امرا و اعیان را جمع کرده گفت صلاح چنان است
ملکی که پیدایش نادرشاه دران بوده از ایران جدا و به نبیرهٔ او شاهرخ
مرزا واگذار شود این راسے را همه پسندیدند و پیمان بسته متقبل گردیدند
که سر از دولتخواهی نه پیچیند۔

احمد خان باین خیال افتاد که هرکس پادشاه ایران شود مملکت خراسان
سدی ما بین تطاول بر افغانستان خواهد بود و کفالت استقلال
این طرف بعهدهٔ خویش گرفته برگشت الحق تدبیر با تقدیر
موافقت نمود و راه آمد و تسلط لشکر ایران تا هنوز نگشود۔ شاهرخ
بیچاره با چشم نابینا از امارت نامے یافته بر خراسان و
اطراف و نواحی آن فرمان روا گشت بعضی از امرا که رعایت
میکردند سالیانه هدایا بجهت وسے مے فرستادند۔ تا زمان
زندیه را گذرانند و بدور خواقین قجریه در اسیرسے جان تسلیم
گردانید۔

محمد حسن خان پسر فتح علی خان قاجار که در خیمهٔ نادرشاه کشته شد
و باین باعث ایل قاجار بخانوادهٔ نادری دشمن خونی اند۔

اوقاتے کہ احمد خان بنظم خراسان مے پرداخت استرآباد را کہ از مدت
دراز مقر عزت و محل اقامت آن طائفہ بودہ متصرف شدہ. جمیع
مازندران حکم او را مطیع شدند خان ابدالی باندیشہ آنکہ مبادا
چون استقلال یابد رخنہ در کارش کند فوجی از افاغنہ را بتسخیر
مازندران مامور ساخت ولی تاب مقاومت نیاوردہ جمعے کثیر عرضہ
ہلاک و بوار گردیدند و بسبب این فتح آوازہ شہامت محمد حسن خان
بلند گشتہ اقتدار وی بازدیاد وی نہاد و آزاد خان افغان کہ یکے از سرداران
سپاہ نادرشاہ بود بآذربائجان لوائے اقتدار و حکمرانی افراشتہ
و ہدایت خان در گیلان علم افراشتند و ہراکلیوس یکے از امرائے
مسیحیہ در گرجستان کلاہ خودسری را کج گذاشتہ دریں وقت علی مردان خان
بختیاری بر سر ابوالفتح خان کہ از جانب شاہرخ حاکم بود تاختہ او را
برانداختہ اصفہان را گرفتہ عزم نمود کہ یکے از شاہزادگان خاندان صفویہ
را نام سلطنت نہادہ خود باجرائے امور خلافت پردازد لاکن چون
انجاح مرام بدون معاونت ممکن نے شد جمعے از امرا را بجانب
خویش خواند تا بمعیت دیگران مطلب انجام یابد از معتبرین
خوانین ایرانی یکے کریم خان زند پسر اویماق خان برادر اق خان
کہ پدر زکی خان سرکردہ راہزنان بودہ در اردوی نادرشاہ
بشہامت و غیرت از ہمگنان امتیاز تمام داشت در وقتے
کہ مقرر شد خواہرزادہ شاہ سلطان حسین طفل ہشت و نہ سالہ را
بسلطنت بردارند پیمان بر آن رفت کہ یکے وزیر کشور و دیگرے
امیر لشکر باشد یا پس از فوت علی مردان خان کہ آدم پیر لا ولد بودہ کریم خان

قایم مقام او شود براین معاہدہ کریم خان در حلفا بسر میبرد و در صیانت مردم انجا برعایت میکوشید تا کہ حرکات مروت وانصاف سبب مزید احترام او گشتہ جذب قلوب مردم بجاے رسید کہ محرک سلسلہ حسد علی مردان خان گردید چندے نکشید کہ آثار عداوت بظہور انجامید و دست نفاق طبل مخاصمت کوبید بعد از غلبہ و مغلوبی طرفین علی مردان خان را محمد خان یکے از امراے او نجاک ہلاک انداخت و اضلاع جنوبیہ ایران بے منازعت بتحت کریم خان آمد گویند طائفہ زند شعبہ ایست از قبیلہ لک و درمیان سائر ایلات کرد اعتباری عظیم داشتہ بعضے برانند کہ ایشان را زند بجہت آن خوانند کہ زردشت محافظت کتاب زند و استار باین مردم سپردہ بود کریم خان قوم خود را بمدد خواستہ براتفاق و تحمل مشاق ترغیب کردہ بیشتری بطمع جاہ و مال گردیدند و اہالی شہرہا نیز بعدل و داد وے مائل گردیدند اعراب ہم فریفتہ مردانگی او بودند و اقوام دور و نزدیک سر خدمت برکاب سودند۔ لاکن کریم خان دو عدوے قوی یکے آزاد خان افغان والی آذربائجان و دیگرے محمد حسن خان قاچار سردار مازندران داشت کہ از اندیشۂ جنگ و جدل آنہا سر بہ بالین آرام نمے گذاشت۔ چنانچہ یک دفعہ بحوالی قزوین از مقابلۂ آزاد خان شکست خوردہ بعد جنگ و ہزیمت ہاے متواتر کریم خان اصفہان و شیراز را گذاشتہ در کوہ کیلویہ گریخت ولشکرش را عقد جمعیت از ہم گسیخت خیال کرد بہندوستان رفتہ بقیہ عمر گذراند۔ لاکن رستم سلطان

ضابط خشت امداد نمودہ خصم را انباہ و دوبارہ کریم خان بر شیراز و ممالک از دست رفتہ تسلط کرد آزاد خان از جنگ محمد حسن خان قاجار پشت دادہ ببغداد پناہ بردہ روے امید بپادشاہے رومی آوردہ مایوس گردیدہ از حاکم گرجستان استعانت طلبیدہ او ہم اقدامے ننمودہ ناچار از دویدن بردرہا خستہ وراہ فتوح برویش بستہ شدہ بدشمن خود کریم خان جبہہ ندامت سودہ مورد سلوک و احترام و اعتماد تمام گشت و پایہ قدرش از ہمگنان گذشت ۔

ایل قاجار از اتراک تاتاراند و مدتے دراز بزمین شام توطن داشتند امیر تیمور گورگان ایشان را بایران آورد و از جملہ ہفت قبیلہ ہستند کہ بمدد آنان شاہ اسماعیل صفوی بر معارج سلطنت برآمد واز قراریکہ معلوم شد ایل مزبور بکثرت عدد و دلیری از سائر طوائف او یماقات امتیاز داشتہ شاہ عباس ماضی آن گروہ را سہ قسمت کردہ یکے در گرجستان و دہنہ لزگی سکنا داد و دیگری را بسرحد جولانگاہ اوزبک و ثالث را باستر آباد دست تاخت وتاز ترکمان ساخت در تاریخ کینیر صاحب مسطور ست کہ استر آباد بجہت شباہت ملک و آب ہوا و حاصل زمین بعضی اوقات از مازندران محسوب شدہ و آنرا در قدیم الایام ہیر کانیا می نامیدند جنوب آن کوہستان است فاصل میان این معمورہ و اضلاع دامغان و بسطام و جانب شرقی رود عاشور از داغستان جدا میکند و شہرش قریب منبع رود خانہ برکنار خلیج دریاے خزر واقع است طائفہ اول کہ در گنجہ مقام داشتند خود را

بنادرشاه الحاق داده نام افشار برخویش گرفتند وپس از فوت پادشاه
رو به تنزل گذاشتند زمرهٔ ثانی که در مرو بسر میبردند داردا ملو لقب
یافته بحال خود باقی ماندند لاکن سلسلهٔ سوم هرگاه نادراز میانه رفته
بهواے سلطنت سربرداشتند اگر نزاع خانگی سبب ضعف شے بود
صاحب ملک دیهیم مے شدند وآن طائفه دو شعبه بزرگ معروف اند
یکے یخاری باش و دیگرے اُشاقه باش اُمراے یخاری باش
دراز منهٔ سابقه همیشه برتری داشته تا زمانے که فتح علی خان از
تیرهٔ اُشاقه باش بعهد شاه طهماسپ ترقی کرده امارت این زمره
یافته بامر قضا رو از دنیا برتافته بجهت اینکه تفرقه ونزاع درمیان
ایشان افتد نادرشاه حکومت استرآباد بزمان بگ پسر محمد حسین
خان که از سلسله یخاری باش بود محول نمود او بپایه سریر نادری
اعتبارے تمام یافته بحکم رضا قلی میرزا شاه طهماسپ را تلف
کرد چون محمد حسن خان ملاحظه استیلاے خصم نمود از بیم جان تراکمه
حوالی آن مملکت پناه برد بامداد شان تاخت وتاز کرده بملک
موروثی قابض شده بازار نفاق و شقاق عشیره خود بخرابی افتاده
دراویماق رفته جمعیت فراهم آورده سپاه افغان فرستادهٔ
احمد خان ابدالی را شکست داده رونقی بهم رسانیده اذربایجان را ضمیمه
فتوحات گردانیده بالشکرے که بعد از فوت نادرشاه زیر علم
هیچ امیرے فراهم نشده بود بجانب اصفهان در حرکت آمد کریم خان
هرچند کوشش کرد که راه مرور بران سیل بنیان کن بندد اثرے
مترتب نشد ناچار بشیراز آمده حصارے گشت و محمد حسن خان هشت هزار کس

در اصفهان گذاشته با جمع سی هزار علم قلعه گیری و یرسش افراشته شیخ علی خان زند با فوجی از سوار باطراف اردو تاخته اسباب و اساسه و ذخیره دشمن را عرضه نهب و غارت ساخته و اهالی و هات هم امداد کرده غلا و قحط در لشکر محمد حسن خان را صبر و سکون زوده سلسله تعلق ایشان از هم گسیخت و ناچار سردار قاجار بطرف اصفهان طرح مراجعت ریخت سپاه انجا بمجرد شنیدن این خبر متفرق شدند لابد محمد حسنخان جادهٔ مازندران پیمود کریم خان آمده مهمات اصفهان را منتظم نموده شیخ علی خان را با جمعی بتعاقب محمد حسن خان فرستاد انجا بسبب نزاع خانگی محمد حسین خان امیر قبیله بخاری باش بسیاری از اقارب و اصحاب محمد حسن خان را کشته با شیخ علی خان پیوست ناچار محمد حسن خان گریز را عار دانسته تکاور انگیز مقابله دشمن گردید ولی بر آن همه تهور و جرأت فائده ندید و بعضی از همراهیان که تازه در تعداد سپاه آمده بودند جنگ شروع نشده سر خود گرفته پشت دادند و سایر عساکر هم تار و مار در پی ایشان رو نهادند محمد حسن خان جریده و سبا بقصد خلاص جان عزم سیر کرد اسپش در باتلاق بسر در آمد تا رفت برپا خیزد سیکے از امرای قجرا ورا بدار رسانید و فرق خون آلود را برای بهبود کار خود پیش کریم خان آورده بچشم داشت احسان و جائزه گفت مبارک باشد دشمن ترا گشتم واز دغدغه فساد که خاطرت خسته بود فارغ گشتم از معتبری شنیدم کریم خان چون بران گردن بریده نگریست بحسرت و تاسف برخود پیچیده گریست پرسید کجا و چه طور برا و دست یافتی قاتل همه را

برشته بیان کشید خان از نسبت فیما بین پرسید و برابطهٔ یگانگی
واقف گردیده برآشفت وگفت اے نمکحرام آنکه سالها ترا بکنار حمت
پرورش گردانید واز درجه بندگی برتبهٔ سروری وافرازش رسانید
با او رسم جفا عوض وفا بجا آوردی وحق نیکی را در بدی وخیانت بدل
کردی مرا کدام توقع خدمت از چون تو محسن کش خواهد بود جلاد را
حکم داد که تیغ انتقام برقفایش نهاد پس تخت روان خاصه فرستاد
که جنازه حسن خان را برداشته باعزاز آورند و با سرش ملحق کرده
نماز خوانده بخاک سپردند باقی معتبرین اشاقه باشش و آقا محمد خان
وحسین قلی خان فرزندان محمد حسن خان با دیما قات او زیکیه اقامت
کردند وکریم خان را بدستیاری فتح مازندران گیلان وبسیار از بلاد
آذربائجان بحیطهٔ تسخیر در آمد اما طولے نکشید که فتح علی خان افشار
لواے مخالفت افراشته درفراچمن بحوالی تبریز مصاف نموده هزیمت
یافته باورمیه محصور گشته آخرالامر امان طلبید کریم خان از سوابق
زلات چشم پوشیده مورد الطاف داشت لاکن چند ماه نگذشته
که بسبب حرکات ناهنجار بقتل رسید یکے از امور مذکور اینکه امراے
پاے رکاب با دشمن ساخته آماده شدند کریم خان را هلاک سازند
چون راز فاش گردید هرکسے بسزاے خود رسید وشیخ علی خان هم که
شریک مشوره کورنمکی بود تعطل از بصر بدیدهٔ عبرةً للناظرین دید اعراب
سواحل چندان که شورش کردند بگرداب فنا سر در آوردند زکی خان
ولد آق خان پسر عم خواه برادر مادری کریم خان فتنه ها برپا نموده
کار از پیش نبرده با عتذار دست بدامن امید زده مورد التفات شده

سنۂ الفور جانب دامغان بدفع حسین قلی خان والد خاقان فتحعلی شاہ جنت مکان مامور گردیدہ و در تقابل فیئتین شکست سپاہ بران داشت کہ حسین قلی خان با ویۂ ہاے ترکمان رو گذاشت وآن طائفہ درندہ خوے مہمان کش اورا گرفتہ بعدم رسانیدند و ماںقی سران اوشاقہ باش رازکی خان بعقوبت ساختن خیابان وبستن بشاخ درختان تحت شکنجہ لحد خوابانید بالجملہ شدائد اعمال زکی خان باعث آرام بلاد ایران شدہ بعد چہار سال آقا محمد خان وسائر باقی ماندگان مصلحت وقت دیدہ بجانب کریم خان آمدند وسایہ رافت مادام حیات ماندند گویند یکے از بنات محمد حسن خان در نزد وکیل بانوے حریم وصاحب تکریم بود از خانودۂ صفوی طفلی راکہ علیمردان خان اسم شاہی بران گذاردہ میان قلعۂ عبادۂ مابین اصفہان وشیراز محبوس نمودہ از نیابت او خواہ صاحب الامر علیہ السلام نام وکیل بر خویش نہادہ در ملک متصرفۂ افغان واوزبک وروس نیفتادہ شیراز شش فرسخی ویرانۂ استخر شہر پاے تخت سلاطین کیان راکہ ہواے معتدل ومردم خوش گذران داشتہ بجاے آرام ساختہ بتحصیل اسباب عرام پرداختہ بناے قیام خاندان گذاشت دراواخر ہا بنظر اینکہ لشکر نوکر باید بکار محنت در جنگ و جدل رود وہرگاہ خانہ نشستہ عادت براحت وتن پروری کند۔ بیکارہ ومہمل میشود چنانچہ قشون شاہ سلطان حسین بہادر خان لچارہ بر آمد سپاہ نادر شاہ اثر زبانۂ آتش وسیل آب طوفان ہوا و زلزلۂ خاک میکرد چون حریفی نماند کہ در میدان سر بازی تاخت وتازی کند و بزم سازی بنائی بسینہ

وتیغی بکینه و تیری بخصم اندازی زند کریم خان بعزم تسخیر عراق عرب
افتاد و لشکر و سامان گران را به برادر خود صادق خان داد طلب
داد در تهیه پرخاش فراخور بر هم زدن از چنان سلطان عظیم الشان
پرداخته بی اعتدالی عمر پاشا والی بغداد را بهانه ساخته که او مددها
و ضابط مسقط داده مانع شد که ایرانیان عمان را تسخیر کنند و بعضی تجار
عجم را تاراج کرده و از قافله زوار باج نارواج گرفته کریم خان سر او را
بسزای پاداش عمل از امنای دولت عثمانی خواسته جوابی
که مامول بود زود و برود ننمود صادق خان قریب پنجاه هزار لشکر از کنار
خلیج و سی فروند کشتی کوچک و بزرگ انچه در بندر مینا و ریگ و ابوشهر
بودند همراه برداشته بحوالی بصره بر شط العرب جسر بسته سپاه خود را عبور
داد سکنه انجا بقدر چهل هزار و عسکر محافظ نیز از ده هزار متجاوز بودند سلیمان آقا
حاکم انجا در باستینهای عدیده که قریب صد توپ بر انها سوار داشت بدفع
محاصره بنای سعی گذاشت چون این خبر در قسطنطنیه بدربار قیصری رسید
از بیم آنکه مبادا املاک بدان معتبری از دست رود فرمان به پاشایان
وان و موصل و دیار بکر و حلب و دمشق صادر شد با هر قدر لشکر که
بتوانند جانب بغداد حرکت کنند مردم را گمان بود ماموران
بمعیت پاشای بغداد بامداد بصره مقرر اند اما بعد معلوم گردید بقتل عمر
پاشا حامل دشنه و خنجری باشند تا بلکه در اهلاک او پادشاه ایران
دست از بصره بردارد چون مشارالیه کشته گشت سفیری امنای
عثمانی بشیراز فرستادند که ارکان دولت ایران را بدین واقعه
اطلاع داده بگویند فرمان پادشاه مجری شده سبب معاندت مرفوع گردید کریم خان

ایلچی را بوعده هاے خوش مشغول ساخته در اتمام مهام خویش پرداخته
حاکم بصره از سر جلادست پائداری کرده چون از وقت نماند شهر از دست
داد صادق خان بصره را گرفته باستمالت قلوب ناس کوشیده
درمیانه اگرچه شورش از کشتن حاکم وعمله ایرانی روے داد مگر باز
تدارک بغاوت بعمل آمده آن ملک ما دام حیات بتصرف زندیه ماند
در عهد کریم خان جمیع بلاد ایران صورت آبادی و امن و امان
گرفت که مدت بست و شش سال بے مزاحم و مانع با دولت
و اقبال بپایان رفت طرح عمارات سنگ مرمر و حمام و
حمام و بازار باغات شاهی انداخت و دران موقع وقت از تسخیر
عراق عرب و کشورستانی صاحب هند نهایت کوتاهی ساخت
الحاصل در سنه ۱۱۹۳ یکهزار وصد و نود و سه هجری زندگانی را
وداع نمود بعضے عمرش را هفتاد و پنج و شش تا هشتاد سال
هم گفته اند مزاجے داشت ساده و بخلق و تواضع با خلق الله
دل داده پسر یکے از ایلیات صحرانشین باید در همان هنرهاے
لایق حال صاحب امتیاز باشد چنانچه با قوت بدنی زیاده در
استعمال اقسام آلات حرب سوارے بیعدیل بوده هرچند خود
از علوم کسب نموده لاکن علما را نهایت اعزاز و دیگران را تحصیل
دانش ترغیب میفرموده او را پنج پسر بوجود آمد۔ صالح خان فرزند بزرگ
پادشاهی نیافت ابن عمش اکبر خان ولد زکی خان کور کرد خلف دیگرش ابوالفتح خان چندروز
از نام شاهی اعتلاے دید امام در ایام حکومت صادق خان نا بینا گردید محمد علیخان را
پسر سوم هم اکبر خان چشم بر کند۔ محمد رحیم خان ولد چهارم را بخت مساعدت

کردہ رو بروے پدر ودیعت حیات سپرد - پسر پنجم ابراہیم خان
را نیز اکبر خان خواجہ سرا ساخت پس از زکی خان بعد از فوت کریم خان
زمام امور سلطنت در قبضہ اقتدار در آوردہ چند نفر از امراے نزدیہ
از انجملہ ناصر علی خان و پسران شیخ علی خان کہ عداوت او را نسبت
بخود از بیش میدانستند متوہم شدہ سر بشورش بر داشتہ ارگ را در
تصرف آوردہ بقلعہ داری پرداختند و نام پادشاہے برابو الفتح خان
نہادند زکی خان چون حال اختلاف بدین منوال دید محمد علیخان را کہ
با وے علاقہ مساہرت داشت گفت کہ ہر دو را برادر بشراکت سلطنت
نمایند و باین تدبیر فتنہ را خوابانید اما چون ایشان در عمر خرد سال بودند خود را
مربی قرار دادہ کفالت امور بدست خویش گرفت و انجام مرام را بمعاونت علی مراد
خان کہ یکے از امراے مشہور و دختر زادہ بوادق خان و پسر خواہر خودش
بود بانجام میرسانید و در گرفتن ارگ و شوریدہ سران حیلۂ بکار بردہ
در پیام التیام سوگند یاد کرد کہ از ما مضے گذشتہ ایشان را در مناصب
جلیلۂ مملکت سہیم ساز و حضرات بوعدہ ہاے او اعتماد نمودہ
ارگ از دست دادند و مانند مرغان شکار در تلہ گرفتار شدہ از
بدترین حالی بیاسا رسیدند و چون اخبار فوت کریم خان را در بصرہ صادق
خان شنید ملک مقبوضہ گذشتہ بجانب شیراز آمدہ بیرون شہر
متوقف گردیدہ جعفر خان را کہ خواہر زادہ زکی خان بود جہت خاطر جمعی و اخذ شرط
و عہد نزد خالوی او فرستاد - مومی الیہ ہر گاہ نقش فریب و تسویلات
از ناصیہ گفتار و کردارش دیدہ برگشتہ آمد حیکگو نگی را بصادق
خان حالی گردانید او در مخالفت عازم و بر سر مجادلت

جازم شده بتهیهٔ محاصرهٔ قلعه و بنای سیبه و سنگر پرداخت زکی خان هم
سه پسر او را محمد تقی خان و علی نقی خان و حسین خان با ابو الفتح خان که در ان کبهتی
موافقت عم خود میزد و در شیراز بودند همگی را مقید و محبوس
نموده نام پادشاهی بر محمد علیخان پسر کریم خان داماد خویش
نهاده دروازه های شهر بسته لشکریان صادق خان را پیغام
کرد که هرکس بمقابله ثبات ورزد عیال و اطفال و اموال و متعلقان
او که در شیراز اند بمعرض تلف و نقصان خواهند آمد این خبر موجب
انتشار تمام لشکر شده از سر علم صادق خان پاشیدند و او لا علاج
با سی صد نفر جانب کرمان راهی گردیده فوجی از سواران ماموره
زکی خان شتافته در تنگ ارسنجان که چهل میل دور بود تلاقی فریقین
رو نمود هر یکی دست و پنجه خونریزی بمیدان تکاور انگیزی نرم
و گرم ساخته محمد حسین خان زند سرکرده سواران زکی خان کشته
و من تبعه او مغلوب و هراسان گشته بشیراز عطف عنان کردند صادق خان
بجانب کرمان رفته در قلعه فسنجان خواه بقول حصار بم پناه گرفته
آقا محمد خان ولد محمد حسن خان بن فتح علی خان قاچار که بیشتر ازین از اویماقات
برگشته خود را بکریم خان سپرده محفوظ در شیراز چنان بسر میبرد که از شهر بیرون جای نرود
لاکن باخر ایام جهت عقل و فراست شریک مشوره بوده رخصت یافت بسیر
و شکار هر طرف خواهد سوار شود خواهرش بانوی حرم کریم خان بتاریخ
دوازدهم صفر سنه ۱۱۹۳ شب وفات شوهر خبر فرستاد که تا زود دست
ازین بلاد خود را بملجا و ماوائی برسان بلکه توانی کاری اندیشی بسری او هم با
معدودی همراهیان مسافت دو صد و پنجاه میل راه اصفهان را بسه روز طی کرده خاطر جمع

سمت مازندران قدم زده پس از ورود خود عظما و اعیان قوم را فراهم آورده
ایشانرا باتفاق و اتحاد رغبت نمود چون گروهی باوی راه موافقت
پیمودند بتهیهٔ اسباب حکمرانی پرداخت و علم کشورستانی در بلاد قرب
و جوار افراخت زکی خان را معلوم بود که امیر قجر بر حکومت مازندران
قناعت نخواهد کرد - لا علاج خواهرزاده خود علی مراد خان را با ده هزار
سوار و پنجهزار پیادهٔ کار دیدهٔ رزم آزموده از عساکر خود چیده و برگزیده
بدفع او مامور فرمود خان بالشکریان در طهران آمده بخیال مآل در اندیشه
او فتاده سرداران گفت که بخدمت و حمایت زکی خان اعتماد بر قول
و فعل او نیست انصاف کنید بانچه با خویشان و برادر و اولادش
کرده چون همگی از طغیان او بجان تنگ بودند انحراف را پسندیده هم
دران ایام کاغذی از صادق خان رسیده لهذا عطف عنان باصفهان
و حاکم را گریزان نمود هرگاه این خبر گوش زد زکی خان گردید فی الفور
با هر قدر لشکر که توانست جمع آورده بدفع خصم وارد یزد خواست شده
انجا بقتل و نهب مردم پرداخته واز دریچه و دیوار قلعه بسیاری سادات
و ملا و رعیت را بزیر انداخته معائنه این ظلم دلهای سرداران بر انگیخت
انگیخته که شبی هالی اردو بالایش ریخته رشتهٔ حیات او را به خنجر اجل گسیختند از بوث
وجود شش عالم را شسته انگبین سرور بشراب نشاط آمیختند و ابو الفتح خان را
بشیراز برده جای پدر نشانیدند - صادق خان هم باستماع هلاک
دشمن سوی وطن برگشت و بکلی صاحب اقتدار مهمات شده
پس از مدت قلیل بمشاهدهٔ حرکات بیهوده ابو الفتح خان در حرم سرا
رفته اورا گرفته کور و محبوس نموده نام پادشاهی بر خود نهاد

واز توہم جانب علی مراد خان برادر اُمّی او جعفر خان پسر خود را بجکومت
اصفهان فرستاد علی مراد خان درین آوان بجنگ ذوالفقار خان خمسہ
کہ باغی بود رفتہ او را گرفتہ کشتہ بلاد قزوین و سلطانیہ و زنجان قابض گشتہ
در طهران متوقف بود کہ سوانح شیراز دریافتہ باسم سلطنت برفراز
تخت نشستہ با لشکر پیاده رکاب سمت اصفهان حرکت
آمد و ہرگاه آوازه قرب او بگوش جعفر خان رسید بدون مجادلہ جانب
شیراز مفرور گردید صادق خان لشکرے کہ سمت یزد فرستاده
بود مسترد طلبیده بست ہزار کس بسرداری پسرش
علی نقی خان بمقابلۂ علی مراد خان روان کرد و حسن خان
پسر دیگرش نیز قبل از جنگ بہ برادر ملحق گردید و با سپاہی
کہ علی مراد خان از اصفهان پیشتر مامور نموده بود مقابل شده
ایشانرا ہزیمت داد ہرچند این صدمہ واقعی نداشت اما کسانی
کہ در علی مراد خان وم رفاقت میزدند او را گذاشتہ و
خاک جفا بچشم وفا انباشتہ سر خود گرفتند و بعضے نزد علی نقی خان
رفتند لاعلاج علیمراد خان با متعلقان واندک ہمراہیان طرف
ہمدان گریخت و در غفلت بر سر حاکم انجا تاختہ او را کشتہ
خزانہ و اموال بلشکرے کہ فراہم آمد قسمت ساختہ باز بسر خصم علم
نهضت افراختہ ہنوز پاے جدل درمیان نیامده کہ مردم
علی نقی خان از بدی سلوک وے رنجیده پا از ہواداری
کشیده تاروما رگردیده باز چند مرتبہ بخود سازی پیش آمده
ہر بار علی مراد خان بحرب عدو ظفر یافتہ نوبت بمحاصره شیراز کشیده بعد از ہشت ماه کہ از

طرفین خلقی تباہ گشتند و کار اہل شہر در قحط و سدِّ راہ آذوقہ بہلاک رسید قلعۂ وارگ بتصرف آمدہ سوائے جعفر خان کہ از سابق رسم سازش داشت صادق خان باغوائے اکبر خان پسر زکی خان باسائر فرزندان بقتل و فنا دچار شدند و سلطنت بر علی مراد خان قرار گرفت بعد چند مدت غمازان اکبر خان را نزد علی مراد خان متہم بقصد جان کردند چنانچہ باور کردہ جعفر خان را فرمود کہ بہ انتقام پدر و برادران خود اکبر خان را عرضہ بوار و ہلاک ساخت بایالت خمسہ منصوب شد و علی مراد خان در اصفہان رفتہ او را پائے تخت قرار داد و شیخ ویس پسر خود را سردار لشکر نمودہ بسرحد ما بین شمال و مغرب مملکت بدفع آقا محمد خان مامور کرد او در بدایت حال ظفر یافتہ بر مازندران تاختہ ساری و اطراف بتصرف آورد آقا محمد خان باسترآباد روی نہاد سردار مذکور فوجے بہمراہی محمد طاہر خان بتعاقب فرستاد لاکن راہ عبور لشکر چون از درہ تنگ دشوار بودہ کسان قجر آن گذر بمحافظین دلاور سپردہ مجال نزد رسد و نمودند آمد و شد غلہ مفقود و ذخیرہ آذوقہ نابود شد سختی قحط در اردو افتادہ سردار خواست مراجعت کند نتوانست و آقا محمد خان حملہ آوردہ بسیاری از لشکریان او را طعمہ شمشیر ساختہ و بقیہ در معرض اسار آورد بقیہ چند نفرے گریختہ خبر بسپاہ شیخ ویس بردند چنان وحشت بر ہمگنان رویداد کہ از یکدیگر متلاشی و در رسیدن تفرقہ ادبار باہشتی گردیدند شیخ ویس لاعلاج ساری و دیگر بلاد مفتوحہ را گذاشتہ بطہران رفت علی مراد خان ہم در انجا باو پیوست بازجمعے بصوب مازندران روانہ کرد

هرگاه این اخبار بسمع جعفرخان رسید لواے سرکشی افراشته عازم اصفهان
گشت علی مرادخان بدریافت این حال هرچند که بیماری در مزاجش مستولی بود
روے بدان ظرف نهاد چنانچه در مورچه‌خوار بفاصله سی میل از اصفهان
بست و سیم صفر سنه ۱۱۹۹ وفات کرد امرا سانحه او را مخفی داشته
او را بشهر در آوردند و اکثر افواج باطراف متفرق شده بناے
تاخت و تاراج نهادند اما هنوز که بنجروزه از ورود جعفرخان باقی بود
فرصت یافته باقرخان حاکم اصفهان ادعاے سلطنت کرده
بر تخت برآمد چون جعفرخان رسید پادشاه نوآز تجربه کهنه گریخته
در تعاقب بدست سپاه گرفتار آمده با منسوبان علی مرادخان بزندان
افتاد و شیخ ویس بوعده جعفرخان اعتماد کرده همینکه حاضر گردید
کورے چشم خود را بدیده عبرت دید آقا محمدخان در این آوان با چهار
صد پانصد کس از مازندران روے بعراق نهاد و هر ساعت
و بهر منزل جمعیت بدورش زیاده می شد ازین آگاهی جعفرخان بسرعت
جانب شیراز فرار گشته اسباب و سامان شاهی بدست او باشش
رعیت و سپاهی در آمد و آقا محمدخان بے منازعت اصفهان را مالک شد
صید مرادخان حاکم و کدخدا و کلانتران شهر جعفرخان را باعزاز وارد
شیراز کردند و حاجی ابراهیم بواسطه سعی در این خدمت کلانتری جمیع
فارس یافت آقا محمدخان بعد از فتح اصفهان تادیب طائفه بختیاری که در کوهستان
ماوا و مسکن دارند عزم کرده کارے از پیش نبرده لشکریان این معامله را بفال بد گرفته
علامت زوال دیده از پاے ملازمت سر ار دوری و کنار گزیده هر یک بگوشه خزیده
لاجرم آقا محمدخان بطهران برگشته دوباره جمعیت فراهم آورده چون جعفرخان این خبر یافت

برا اصفهان شعلهٔ صفت یکباره تافت رحیم خان حاکم انجا چندی
بارگ تحصن شده بالآخر گرفتار و مقتول گردید اصفهان تحت جعفر خان
بود که باز آقا محمد خان عزم افتتاح آن نمود جعفر خان راه فرار خذلان
پیمود و جمله بلاد عراق بتصرف آقا محمد خان درآمد و همدرین آوان اسمعیل
خان برادر زادهٔ کریم خان که از جانب جعفر خان حکومت همدان
داشت لوای طغیان و بغاوت افراشت و نیز خسرو خان والی
اردلان با فوجی از اکراد اورا مدد کرد که با جعفر خان مصاف و لشکر اورا
شکست صاف داد و همچنین قشونے که بمحاصره یزد کشیده بود تقی خان حاکم
انجا از امیر طبس استعانت جسته بمقابله پرداخته جمعی کثیر از همراهیان
جعفر خان عرضهٔ فنا گشته سردار ناچار علم نهضت افراخته در آخر
پادشاهی و اول سال تباهی چراغش را نوری و ایاغش را سروری
پیدا شده پسرش لطف علیخان از کوهستان لار انصار و یار فراهم
آورده در غیاب آقا محمد خان برسر اصفهان تاخت و فوج محافظ را منهزم
ساخت و چون خبر توجه آقا محمد خان شنید رخت عزیمت بشیراز کشید
هرچند میرزا حسین خان وزیر پدر میرزا ابوالقاسم خان و میرزا موسی خان
فهمایند سودی بمزاجش نه بخشید و مرتکب حرکات بدعهدی با محمد حسین
خان و حاجی علی قلی خان گردیده حضرات مقیدین محبس با صید مراد خان یکدل شده
غلامی را برشوة بران داشتند که زهر بکام جعفر خان کرده هرگاه تغیر در حالت وے
ظاهر شد انها نیان خلاصی یافته با یراق در وثاق رفتند و سرا و را بریده از دیوار ارگ
بزیر انداختند و بسکنهٔ شهر مرگ جعفر خان اظهار ساختند پس نام شاهی بر صید مراد خان نهادند
چون واقعه پدر بگوش لطف علیخان که در کرمان بود رسید شیرازهٔ عسکرش از هم پاشید ناچار

بسواحل دریا و بنادر شیوخ عرب ملجا و پناه یافت چندی روز بعد ورود لطف علیخان
در ابوشهر شیخ مذکور فوت شده با پسر خود شیخ نصر پدر شیخ عبد الرسول خان
وصیت معاونت کرد چنانچه باندک مردم گرد آمده عزم تصرف شیراز نمود
حاجی ابراهیم خان هم از ایلیات و احشام حوالی فارس جمعی در هواخواهی
زندیه فراهم آورد از جانب صید مرادخان برادر او شاه مرادخان
بدفع لطف علیخان مامور گردیده علی همت خان مشمول قشون که با حاجی
ابراهیم خان وفاق داشت لشکریان را نوعی نمود که سردار خود را گرفته
به لطف علیخان پیوستند تا بی مزاحم و مانع باتفاق اهالی در شهر آمده
صید مرادخان بارگ پناه برده از نهایت آسانی گیر افتاده بقتل رسید
و حاجی علی قلی خان را که سر منشاء فتنه بود با چند نفر سردار دیگر حاجی ابراهیم
خان اطمینان داده برطبق آن لطف علیخان هم هر یک را مورد عفو و
عنایات و محل اعتماد ساخته بعمر بست سال و جمال با شجاعت جبلی
و تجربه کاری از عهد پدر آموخته بر تخت سلطنت جلوس نموده باندک
زمان مزاجش تغییر یافته شکرانهٔ احسان و احترام حاجی ابراهیم خان
بوحشت بدل شده آقا محمد خان بقصد محاربت از اصفهان پیش آمده
در حوالی قریهٔ هزار بیضا شش فرسخی شیراز جنگ روداده لطف علیخان
شکست خورده بشهر آمده بند و بست چنان کرد که از محاصرهٔ یکدو ماه
باب فتح نگشاده آقا محمد خان بطهران برگشت و سال دیگر بکار آذربائجان
پرداخت لطف علیخان فرصت یافته یکی از برادران کوچک را
بحکومت شهر و بلوکات بتفویض حاجی ابراهیم خان و برج و باره قلعه
و سپاه بدست برخوردار خان زند وارگ به محمد علی خان سردار جهت رفع

خیانت سپرده. بموسم زمستان و عزم به تسخیر کرمان بر سر میر حسن خان
کهکی تاخته در محاصره از شدت سردی و قحط اذوقه که برف راه را
مسدود کرده بود جمیع دواب و اکثر لشکریان از گرسنگی و سرما
هلاک شده ناچار بے نیل مرام برگردید و بسبب منازعت قلبی امرا و
زنده سوزانیدن مرزا مهدی فیما بین وزیر و پادشاه کدورتے بدل پیدا
شده درین وقت لطف علیخان بضابطه اول خدمات را بدست خوانین
سپرده و حراست ارگ به محمد علی خان زند واگذاشته بجانب اصفهان
لشکر کشید هرگاه چند منزل از شیراز دور شد حاجی ابراهیم خان
بفکر خلاص جان خود و آرام ایرانیان از کشت و خون همگنان فکرے
کرده شبے برخوردار خان و محمد علی خان را بهانهٔ مشورت مهمان
طلبید و بامداد فوجی از اهل شهر بسرداری برادر خود محمد حسین خان
سپرده بود. بدون خونریزی امرائے والا منصب را گرفته خبر این
واقعه به عبد الرحیم خان برادر دیگر که در لشکر لطف علیخان شوکت و پنج
فرسخی قمشه اقامت داشت فرستاد و سپاه آقا محمد خان هم بسرداری
فتحعلی خان عرف باباجان برادر زاده اش که آنوقت بست و دو ساله
هم در آن حوالی بود برادر حاجی ازین سانحه با دوستان و امرائے
موافق بنا گذاشت که هرگاه شب تاریک شود تفنگچیان بطرف سراپرده
لطف علی خان شلیک نمایند و نعرهٔ غوغا بر آرند هرگاه این صورت
حسب قرار داد بظهور افتاد اردو بهم خورده هیچ سردارے بحمایت
لطف علیخان باوجود طلب و استمداد پیش نیامد مگر طهماسپ خان فیلی با هفتاد و
هشتاد کس چون از ان شرذمه قلیل کاری ساخته و مهم دشمن شکاری

پرداخته نمیشد لابد راه شیراز گرفته روز دیگر سنوح واقعه شنیده مرحله پیمای
وادی بے سامانی گردیده بحوالی شهر که رسید مردے پیش حاجی ابراهیم خان
فرستاده سبب کفران ولی نعمت پرسیده جواب یافت که امید
وفا از تو بریده شده من حفظ جان وجهان باوارگی تو دیدم وحاجی
برفیقان او پیغام داد که هرکس در شیراز علاقه قبیله وعیال وآل
دارد باید بگریزد وپے سلامتی خویشان رود والا همه تلف شوند
چون عساکر لطف علی خان این تهدید شنیدند از سر او بکلی پاشیدند
ناچار با چهار پنج نفر سوار از جانب ابوشهر قدم زده این دفعه شیخ را
بدوستی حاجی معاند خود یافته طرف بندر ریگ شتافته از حاکم انجا
معدودے یار وانصار یافته بعزم تسخیر شیراز برگشته در قریه دنگستان
باسپاه که باشاره حاجی بخلاف شیخ ابوشهر آمده بود مصاف نمود
سواران مصحوب رضا قلی خان سردار خود گذاشته به لطفعلیخان
پیوستند وپیادگان بے آنکه دست بشمشیر زنند پاے بگریز نهادند
ازین جمعیت تازه که بسرش بهم رسید با رضا قلیخان حاکم کازرون
که برادرش حاجی علی قلی خان پیش آقا محمد خان رفته بود نزاعے
کرده شکست داد واورا گرفته نابینا ساخته سمت شیراز
ایلغار نمود حاجی ابراهیم خان در بندبست شهر تدبیرهاے شایسته عمل آورده صورت حال
به آقا محمد خان نوشت واو مصطفی قلی خان را با فوجی روانه ساخت لطف علی خان
بعد از محاربه سخت آنرا هزیمت داد بار دیگر عسکر قجریه بسرداری جان محمد خان و رضا قلیخان
بشیراز آمده بسپاهی که انجا در حراست بود بهم پیوسته در دفع لطف علیخان حرکت کردند اوهم
سنگر خود را که در تسخیر شیراز بسته از ان در پرش بود گذاشته با جمعیت که ده یک عدو می شد

همه را میان باغات کشید تا قلت بنظر خصم باعث خیرگی نشود مقابله
اول شکست یافته و دوباره چون اعدا به چپاو اُردو افتادند ناگاه
تاخته دشمن را تار و مار و رضا قلی خان قاجار و جمعی را دستگیر ساخته
حاجی ابراهیم خان باستماع این سانحه در خدمت آقا محمد خان
نوشت که خود را بدفع این مهم نهضت کند او با چهل هزار لشکر
چهاردهم شوال سنه هزار و دو صد و شش هجری بقریهٔ مابین
سی فرسخی شیراز آمده ابراهیم خان را با جمعی بحراست راه و
درهٔ مائین و ابرج گماشت لطف علیخان با هزار نفر بطور شبخون
بر سر سی هزار قشون تاخته اول طلایه سپاه را منهزم ساخته
ابراهیم خان و بسیارے از همراهیان او را کشته فراریان
را تعاقب نموده تا وسط اُردوے ایشان دوانیده قریب
سرا پردهٔ آقا محمد خان تاخت در این گیر و دار سرافشانی
میرزا فتح الله اردلانی که از جمله رفقا بود نزدیک لطف علی خان
رفته گفت آقا محمد خان بر فراریان سبقت گرفته اکنون
صلاح در منع جنگ است والا جواهرات و خزانه در شب تاراج
بیغمائے سپاه خواهد رفت او هم گول خورده دیگران را
مزاحم و خود بانصراف جازم شد حین طلوع فجر صدای موذن قجر از لشکر بر خواست
معلوم شد که آقا محمد خان بر جاست و در خیمه سنگ وقار بسته از پایداری نکاست
ناچار لطف علیخان دیگر جائے قرار ندیده رخت بوادی فرار کشید و جانب کرمان رفته
آنجا بجمع عساکر مشغول شد آقا محمد خان بشیراز قرار گرفته بزودی قشونی سواره بسرداری
ولی محمد خان قاجار و جمعی پیاده بافسری عبدالرحیم خان برادر حاجی ابراهیم خان متعاقب

سفر ور ما مور کرد باستماع این حال کسانیکه بر دور او فراهم آمده بودند پراگنده
شدند او بخراسان رفته آن ملک بعد از سانحهٔ نادرشاه طوائف ملوک بود
بهر گوشهٔ امیری و در هر کنج صاحب تاج و سریرے لاف خودسری و کشورگیری
میزد یکے از انها امیر حسن خان طبسی پناه داد چون شنید که آقا محمد خان
استحکامات شیراز خراب کرده و دوباره هواے تسخیر آن ولایت بسرش افتاده
دو صد سوار کمک و معدودے رفیقان دیگر برداشته وارد یزد شد
علی نقی خان فوجے سر راه فرستاده لطف علیخان بر آنها تاخته از هزیمت اعدا
لواے ظفر افراخته بشتاب جانب ابرقوه شتافته بتصرف آورده دوستان را
پیام اقدام داده انها چون خبر اغراق فتوح را شنیدند بسر طاعت دویدند چنانچه در اندک
مدت با هزار و پانصد کس پیاده و سوار داراب را محاصره کرد خبر این واقعه که بطهران
رسید لشکرے گران بسرداری محمد حسین خان بمدافعه معین گشت و حاجی ابراهیم خان
هم فوجے از تفنگچیان مصحوب برادرش بامداد قلعه گیان فرستاد لطف علیخان
از انجا برخواسته رفته بقریه رونیز با خصم در ستیز و آویز سعی نموده منهزم
تکاور انگیز طبس گردید حاکم خیرخواه صلاح داد که از معاونت قلیل من بمراد
جلیل نخواهی رسید بهتر آنست که در قندهار پیش تیمور شاه رفته امداد افغانان
را سپر کینه و فساد سازی این طولیه را قبول نموده چند منزل رفته بود
که آوازهٔ مردن تیمور شاه شنیده در ماند همان ایام خطوط محمد خان
و جهانگیر خان امراے نرماشیر محالات کرمان وصول یافت که اگر
مراجعت کنی بقدر امکان در خدمت گذاری دریغ نداریم بضرورت عنان
عزم برگردانید وانجا رفته معدودے همراه گرفته در تسخیر کرمان قدم جرأت
پیش نهاد و بحیله و سطوت ناگاه قلعه دارگ را تصرف کرد محمد حسین خان قرگوزلو

و عبدالرحیم خان برادر حاجی ابراهیم نمودند از مردم ایشان بسیاری بقتل
رسیدند و اسباب فراوان بچنگ افتاده دیگر باره نام پادشاهی برای
خود بلند ساخته خطبه و سکه رواج داده باستماع این واقعه آقا محمد خان
با تمامی لشکر همت بدفع او گماشت و سر قلعه پرش برده نجف قلی خان
خراسانی معتمد علیه لطف علی خان در خیانت گشاد و از یک سمت بحریفان
راه داد بقدر ده دوازده هزار قشون اندرون قلعه یکباره داخل شده
ابواب نجات را چار طرف بستند و خواستند لطف علیخان را زنده
بگیرند او هم دلاورانه کوشید شبانگاه از تخته پل نوعیکه توانست بیرون
شهر رسید سپاه محافظ که در خارج بودند و در پیش را گرفتند او با سه
نفر همراهیان بر لشکر فراوان زده جان بسلامت بدر برده طرف نرماشیر
قدم زد روز دیگر که آقا محمد خان از فرارش خبر دار و نائرهٔ غضب او
شرر بار شده خرمن سوز حیات اهل کرمان گشت که بقدر هشت هزار عورت
و بچه را بمردم سپاه خود بخشید تا غلام و کنیز نمایند و بفروشند و از مردان
هفت هزار کور کرد و بیشتر ازین را هلاک ساخت لطف علیخان که بمنزل
مقصود رسید حاکم انجا بحرمت و خدمت بیش از پیش کوشیده پرسید
برادر من همراه سرکار شما بوده حالا کجاست گفت خواهد آمد اما چون سه روز
گذشت و پیدا نشد یقین دانست اگر نه کشته اند اسیر خواهد بود پس برای
خلاص برادر فکر نمود لطف علیخان را مقید سازد و بدشمن سپارد تا برادرش
از چنگ آقا محمد خان و بند اجل رهائی یابد رفقای لطف علیخان ازین توطیه
وقوف یافته خبر کردند گفتند زود بگریز که میزبان سر عدوان ست ان برگشته بخت
باور نداشته از جا نجنبید یاران جان خود را بسلامت بدر بردند و هنوز از دور پیش

دور نشده بودند که مردان یراق بسته در گرفتن وی نزدیک رسیدند او
برخواسته دست بشمشیر و یدا انها کوچه دادند تا براسپ خویش که قران نام
داشت برآمد خواست بتازد یکے از تیغ بیدریغ مرکب لاثانی یکه چین
ایلچی ایران که بست دست می جست و صد فرسنگ میرفت پے کرد لطف علی
خان پیاده شده شمشیر میزد چار دورش گرفته زخمے بر سرش رسید
وجراحتے بازورا بیکار نمود تا که از پا درآمد با این حال خسته گرفته رو بروے
آقا محمد خان بردند تفصیل تقریر آن بے مروت وگزارش صحبت عزل
و نصب سلطنت مایهٔ حسرت و نفرت مے باشد همین کفایت کند
که چشمانش بسر انگشت زجرت کند ه بطهران فرستاد انجا بعمر
بست و پنج سالگی دور از یار و دیار اسیر و خوار بهلاکت افتاد و در
خلال این حال هر که متعلقهٔ رشادت و سطوت میرفت کشته خواه نابینا
گشته مگر عبد الله خان زند عم لطف علی خان که خواهر حاجی علی قلی
خان زوجهٔ او بوده امان یافت پس طائفه زندیه را باطراف بعیده
کوچانیده در سرحدات مملکت جا داد بعد ازان آقا محمد خان بر
استرآباد و مازندران و گیلان و رشت و عراق و فارس و کرمان و یزد
متصرف شد لاکن بعد از فوت کریم خان این بلاد پیوسته محل آشوب
و جنگ و نهب و تاراج بوده از هر طرف که امراے قبائل بعد مدعیان
خلافت مے آمدند ملکی را لگدکوب مصائب میکردند و ازانکه نقض عهد و شکست پیمان
شیوع داشت بر جرارت جلادت شان هم اعتمادی نمیرفت وقتے که دو لشکر تلاقی
میکردند چند نفر از طرفین بر یکدیگر میزدند بقیه تماشائی بودند که ببینند نتیجهٔ
رزم و پیکار چه مے شود هر طرف که هزیمت مے افتاد همه سپاه در رکاب

صاحب خود را رہا نمودہ بفتراک دشمن غالب می پیوستند خواہ سبک عنان
ہمپای رفقای بے عار بوادی فرار میرفتند ہر سپاہ پیادہ و سواری
کہ برای مددگاری سرداری بیرون مے شد اولاً از شہر و قریہ ستے کورہ
دیہ بنام سیورسات ہر چہ میسر مے آمد حاصل میکردند و بزور میگرفتند
و ہرگاہ چشم زخم شکست دیدہ میگریختند تا مے توانستند براہ چپاول خانہ و دوکان
بازار دور و نزدیک را مے تاختند فریاد رسی نبود کہ بداد رسد
و رعیت پروری نہ کہ تمشیت فساد کند از آوانی کہ افغان بر اصفہان
تاختند سنہ ۱۱۳۵ ہجری بنیاد خاندان شاہ صفی بر انداختند و نادر بانتقام
خارجی و داخلی پرداخت و آن دولت ہم در عدوان برادر زادہا بنائرہ فنا
گداخت علم شوکت زندیہ شقہ رفعت کشاد و باز نشان او بار شان دست
بدست افتاد افسر و تخت بتحت آقا محمد خان آمد چراغ خاندان ہا کور و ہر
صاحب داعیہ را کور بکور کرد بلاد آباد ایران از پے ہم ویران گشت و
خون و ناموس ہمگنان بمعرض نقصان چندانکہ از بیان گذشت شورش
آفات زمانی در طغیانی بود تا کہ آقا محمد خان در لشکر کشی ہا وداع جان و جہان
فانی نمود نوبت بجلوس فتح علی شاہ سنہ ۱۲۱۲ کہ افتاد نزاع حسین قلیخان برادرش
و جنگ روس و پرخاش نبیرہ نادر شاہ بر شہر رو نمود اما ہرگاہ پسرہای رشید قد قابلیت
کشیدند و در ہر بلد حکمران گردیدند یا اللہ فتنہ بغاوت و قتل و غارت خوابید
و ہر کسے در مہد امن و امان قدرے آرمید راقم شرح مفاسد سرداران ندیہ ایطور قطرہ
از بحار و اندکے از بسیار ایراد کرد و ہرگاہ در کشش فساد عہود مذکور قلم تفصیل
میز و جنگی ذخیم و کتابے عظیم بپایان میرساند و از غرض اصلی خود کہ بیان وضع سلوک
وگذران عجم ست باز میماند برای آگاہی ناظران کافی ست کہ در تباہی یک خانمان ہا دنشاہی

این ہمہ جانکاہی بظہور آمد بہمین قیاس در انقراض چہار خلافت پناہی تصور باید کرد چہ شدہ باشد بر واستے در مدت اغتشاش ہفتاد و ہشت سال چہار کرور خلایق از مرد و زن و بچہ رعیت و سپاہی در تلف تجنین رسید انگاہ شرارۂ کین و بغض و حسد. نفاق و عناد ہر صاحب کلاہے تسکین گردید ہر کہ خواہد مفصلات حالات جمیع طبقات را دریابد بملاحظہ کلیات سرجان مالکم صاحب بہادر کہ حاوی از واقعات کیومرث جملہ پیشدادیان و کیان و ساسان و خلفاء ترکان و چنگیز و تیمور و صفویہ و افغان و نادر و زندیہ در تجربہ است پرداختہ سفیر بادانش و تدبیر دفعہ اول سنہ ۱۸۰۰ء مطابق سنہ ۱۲۱۵ھ و دوبارہ در سال یکہزار و دو صد و بست و پنج ایلچی شاہ انگلستان بودہ و شرح گزارشات ایران خلاصہ روضۃ الصفا و حبیب السیر و تاریخ فرشتہ و عالم آرائے عباسی و درۂ نادری و شیخ علی حزین و میرزا صادق مجموعہ منتخب نمودہ از لسان انگریزی بزبان فارسی میرزا اسماعیل متخلص حیرت ترجمہ کردہ در بندر بمبئی بحکم سرکار میرزا محمد علی متخلص کشکول بقالب طبع زدہ الحق آئینہ صورت نماے حقایق امور دہور و باستان جمہور ست و از مذاہب زردشت و صوفیہ و امامیہ و سنت جماعت حتے دہابیہ در مبادی ظہور ذخیرہ موفوران عروس زیبا در سنہ ۱۲۸۹ھ حلیۂ باسمہ یافتہ و بنظر خواستگاران بنقد بست روپیہ جمالش مہر آسا تافتہ باری چو استر آباد از آوان در از محل اقامت اعیان قاجار و بگوشہ خارج از کشور افتادہ محال سے نمود کہ مدار دائرہ مملکت و حکومت شود آقا محمد خان میخواست از مسکن قدیم نزدیک دیا تیا یلی کہ غالباً محتاج اعانت ایشان بود خیلی دور نشیند بنا بران عزم کرد طہران را کہ بے فاصلہ دریاے کوہی

مابین عراق و مازندران ست استحکام داده پاے تخت ساز دلهذا بناہای عالیه شیراز و اصفهان و کرمان بخاک افگنده ستون و سنگ و قطعات عمده عمارات را بحمل و نقل کشیده آورده نشیمن و مامن خود ساخت و در تهیه تخت و تاج و هیکل خسروانی و کلاه کیانی پرداخت چون عروس ملک و دولت بقبیله قاجار مانوس گشت مدت هفده سال در جنگ و سرکوبی اقوام و ترتیب سامان رزم بمقابلهٔ روس گذشت آدم پول دوست سفاک دلیر از قواعد سپاه و رعیت خیلی دانا بود و برعب و عزم و نفاذ حکم و عدالت و تمشیت راه بقابلیت جبلی بے همتا سامان ایوان بارگاه سلطانی و تخت و تاج خسروانی و خزانه و تزک خاقانی مهیا نمود که بعد از فتح مهمات جهانبانی در طهران رسیده افسر بسر و پا بسریر ضیا گستر نهاده رواج سکه زر و خطبه خواهش فرمود لشکر جرار بتسخیر بلاد آذربائجان و تفلیس و قلعه شیشه برد و بزور تدبیر کشورگیر آن حصارهاے استوار بتحت تصرف جنود فکر و اندیشه آورد قضارا روزی با ارکان دربار صحبت میداشت که صداے قال و مقال از پشت خیمه شنید در صدد جستجو برآمده کسان صاحب آواز را بحضور طلبیده سبب گستاخی و بی ادبی شان پرسید معلوم گردید قمار باخته جر آمده باهم تند شده روے یکدیگر پریده اند بغضب درآمده فرمود هر دو را طناب بگردن انداخته خفه نمایند محمد صادق خان بیات از حمیت همقومی خاک افتاده لب بشفاعت کشاد قبول کرده سر داد شبی این هر دو بدنهاد سیاه درون مشوره زبون کردند که اگرچه بظاهر و پاس خان جرم ما بحل شده لاکن کینه از سینه آقا نخواهد رفت و بکدام بهانه دیگر انتقام مے کشد بهتر آنست که قاتل خود را

زنده نگذاریم پس وقت سحر پشت سرادق خوابگاه رفته سراپچه شگافته یکی پنج گلویش
فشرده دیگری از بالای لحاف روکش خنجر زده شکم دریده سرش را بریده بازوبند
و کلاه کیانی برداشته بخدمت سردار بیات رسیده کیفیت بگذشته بیان کشیده
سر و سامان مذکوره سپرده رو بکوهستان بختیاری گریختند چون از جمله
فراشان و باعمله همیشه کشیک یکی بودند بی مانع دور و نزدیک کار خود بجای
نمودند پس ایام کامگاری دست بیعت و یاری برابر با یاخان دراز و
مشیت ایزد بارگی از دیهیم و افسر شهریاری سرفراز کرد حاجی ابراهیم خان
وزیر شیرازی مدار المهام شد و حسین قلیخان برادر شاه بحکومت اصفهان
فائز المرام مدتی نگذشته بود که دود نخوت و غرور بدماغ خان زور
نمود بحد وکینه قوت بازو در هوای اورنگ سلطنت بال آرزو کشود طایفه
بختیاری و شاهی سوند و فیلی را با خود متحد و ساز و با آهنگ جنگ
با شاه مستعد و دمساز کرده رو بطهران نهاد خصمانه لشکر توپخانه و سوار
و پیاده فرزانه بسرش رفته مادر شاه که دران زمان حیات داشت میان
میدان مقابل فوج طرفین ایستاده شر و فساد جانبین اصلاح داد گویند
مکرر ازین قبیل فتنه و آشوب برخاسته از پا میانی خاتون محتشمه
فرونشسته بعد وفات این مخدره که چنین فتور حسین قلی خان از قوه بفعل
آمد بضرب دست سپاه شاه متجنده نادرست شکست خورده خودش
اسیر پنجه تقدیر گشته بحکم قهرمان قضا در حجره آتش بند کرده در بر و پیش
گل زدند که نام آن برگشته ایام از صفحه جهان حک شد و بخور زن سار روح
و کنج استخوانش آهک در عرصه چند سال بزیدر عونت از فرمان و تبعیت
گردن وزیر شیرازی هم با خویش و بیگانه که هر یک ناظم و لایتی بود

بیک روز معهود از ملناب و دم شمشیر و خنجر معانقه نمود زن و بچه و خانه و اوضاع
زندگی او همگی مفقود پس خلعت این منصب با حکومت اصفهان طراز قامت
صدر اعظم حاجی محمد حسین خان علاف بحلقه ملناب اجل از جاه و حشم و جان درگذشت
انتظام مملکت بنام خان علاف بخطاب نظام الدوله قرار گرفت و چون
بسیار بخشنده کریم طبع بود با دادے پیشکشهاے حضور و بذل مردم نزدیک
و دور نیکنام از جهان رفت بعهد خاقان دوران هر بلدهٔ کشور ایران
زیر فرمان شاهزاده باجاره بود و اداے دو چندان مالیات دیوان
و قلق هاے تازه رعیت و کسبه را پراگنده و بیچاره نمود یکی باج خراج
مقرر پادشاهی باید برسد دویم بنا بر مصارف سرکار شاهزاده و وزیر
و عمله جیایره تاوانے داده شود لهذا گرانی اجناس خورش و لباس
موجب بدگذرانی سائر ناس سے شد سلطان خجسته صفات بالذات
عیش دوست آرام طلب مائل صحبت نسوان و راغب اختلاط سخنوران
خوش خلق شیرین زبان در فن شعر موزون طبع صاحب دیوان بوده
و از علم اصول و فقه و ادب سواد معقول داشت تربیت فضلا و
عزت فقها و حرمت ارباب انشا نموده مصروف تالیف کتب
و بوصول جائزه و احسان کامروا میگذاشت بجهت کثرت اولاد
که در ماه صیام سال یکهزار و دوصد و سی و هفت هجری بحساب
میرزا محمد علی خان برادر معتمد و میرزا خانلر مستوفی اعداد بنین
و بنات و نوه و نبیره. ذکور و اناث چهار صد و شصت
بشمار آمدند در مدت حیات او قلت اهل بغاوت و عناد و امنیت از فتنه
و فساد رو داده احمدی از خوانین خراسان چند اساس از لشکر آرائی و کشور کشائی

خودرا بکنار استراحت کشید و در تخلیهٔ ملک سرحد از وجود اعدا و اخلاص
عباد ودیعت کردگار بالمره نکوشیده ناچار اکابر آذربایجان از ستم
کوته اندیشان بجان آمده بوعدهٔ طاعت با سرداران ملت مسیحا
طرح موافقت انداختند و بشهرهاے تفلیس و هشدرخان و شیشه
و گنجه و شکی و شروان و بادکوبه و داغستان و دربند و سالیان
و شماخی و نخچوان و لاهیجان متصرف حکومت ساختند چون زور
بازوے تدبیر و رهنمائی دست تقدیر اولوالعزم شوکت سریر
نپلیان بونی مارتی را بتملیک کشور فرانس مباهی گردانید و سطوت
لشکرکشی و دبدبهٔ ملک کشائی و تاج بخشی درمیان سلاطین قرب وجوار
بمرتبه شاهنشاهی رسانید از وجوه معارضات قدیم و ترقی جدید
در هر اقلیم همه تن مهیاے آویز و ستیز با طائفه انگریز بوده لاکن بسبب
آنکه جزیره بریٹن سه شعبه موسوم انگلند و ایرلند و یولند محصور دریاے
شور ست کثرت جهازات جنگی چار دور و قلاع و بروج بنا در اطرافش
راه عبور مسدود نمود و میخواست میدان رزم و پیکار در خشکی بیابد
و ضرب دست دلیران بعرصهٔ کارزار در کار توپ و تفنگ نماید هرچند
مراکب بادپیما و سامان آتشخانه را بروے آب براے جنگ روان
کرد بخاک معرکه هیجا و دریاے خون اعدا نتوانست لنگر امکان زد ناچار بارادهٔ
مقابله در هندساز سفر مذکور آراسته از خوندکار ملک روم و شهریار قاجار ایران
راه مرور خواست ایلچی او با تحائف نفیسه و نامه و پیام مشعر این مرام بدربار گردون
احتشام رسید و درباره عهد و پیمان بچنین شرائط قرین استحکام خواهان سرانجام
گردید که هرگاه لشکر ما از دیار شما راه طے نماید هر قدر بلاد مشرقی بمفتاح سعی

دوست حرب وسپاه بگشاید اینقدر رش با اموال غنیمت تصرف ونیاے
اند دلت بسپارند و باقی براے مزید جاه وحشمت ما بنام استیصال
دشمن درتحتِ حکومت بدارند شاه در باب رد وقبول این مسئول از ارباب
عقول بساطِ مشورت واستصواب گسترانید و درمقدمۂ حرف باصلوب
ایلچی را مشمول تفقد وعنایات معطل جواب گردانید باصغاے این
توطیه حکماے پارلمنٹ فوراً سرجان مالکم صاحب بهادر العهدهٔ سفارت
ایران ازجانب سلطان خود برجناح استعجال بدربار گردون اقتدار
فرستادند و براے صرف پول بحساب وحصول رضاے پادشاه
بقیام وکیل در پاے تخت و خدمت نائب السلطنة وبندر ابوشهر
بهر نوع که دانند و توانند وانقطاع از دیگر قوانین فرنگ اختیار دادند
سفیر با تقریر وخوش تدبیر بچۂ ماه طلعت آفتاب صورتِ موسوم استرجی
صاحب را بنظر چشم داشت حسن معامله همراه گرفته بدربار باریاب وذهاب
مبلغ دوکرور نقد را صرف پیشکش حضور واهالی درخانه وسائر مردم
هر فرقه نمود و باندک زمان باخلاق فراوان همه را مائل عقود محبت و
دوستی وبانی وصول گوهر مقصود وبجهتی موعود بدیگر عطایاے نامعدود
فرمود مرادش حسب استدعا بذریعۂ زرپاشی و ملاعبت پسر مقبول از
قوه بفعل مقرون وفرستادهٔ سلطان فرانس بدرخواست بناے وداد مایوس بعادت
ملک غم دباسوز درون برون شد تمهید قواعد فوائد بودن وکیل چنین قرار یافت
که روزے هزار تومان سکه عراق وسالی هزار تفنگ ولایتی پیشکش حضور گردد و
دیگر بسر انجام هر خدمت واحکام تراید طاعت که ماموریشو وازتمامی
اهلکاران کمپنی بے تهاون بجلوه ظهور آید براے هریک از ارکین سلطنت

مخفی و علیحده وجهی معین برسد بنابران هنگامی که جماعت
وهابی اساس غارت و خرابی اماکن طیبه مکه و مدینه و کربلا و نجف
برپا کرده از دعوت طریق ضلالت هزاران خلق خدا را بهلاکت رسانید
و دست بانهدام بقاع شهدا و قبور اصفیا زده علم عداوت شیعه و سنی
باوج قساوت بلند گردانید امر همایون درنگونساری لوای شوکت
و انکسار بیوت و مساکن بدعت و قتل و نهب آن طائفه دون همت
بشرف صدور مقرون گشت عساکر انگریزی با سامان قلعه کوبی و
دشمن سوزی براه دریا بساحل دیاران فتنه پرست رفتند و با سلطان
سعود جنگ کرده بلوازم شکست و بست راس الخیمه و درعیه و با سطور
بقبضهٔ دست تصرف گرفتند این مثل مشهور است مصرع

چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

مصداقش بظهور پیوست و سپاه فرنگی بحکومت بنادر سرحد ایران
و عراق عرب بخاطر پر سرور نشست در پوست و ریشهٔ درخت
مزاج شیوخ مانند کرم رخنه برخورداری و مسکنت نموده بتصرف جزیرهٔ
خارک سرحد فارس و دخل درکار سلطان سعید حاکم مسقط و همچنین ناظم
بحرین راه موافقت کشودند یک بالیوز در بصره متعلق رومی و دیگری بابوشهر
ماتحت ایرانی از تعمیر مکانات مشرف دریا لنگر اقامت انداخت و مالکانه
رسم تسلط در محمره و کنگون و بندر عباسی باحسان فرمان روایان آنجا و
رعیت پرچم اقتدار افراخت یکدفعه صدر اعظم در سال هزار و دو صد و بست
براے بندوبست فارس و تنظیم و نسق سرکار شاهزاده بشیراز آمده عازم سیر و تماشای بحر
جهازات و کشتی بعجله ابوشهر هم گذر کرد و گوشه و کنار آب عمارت عالیه بالیوز و شقه طرازی

لواے شوکت اندوز دیده چهره افروز قهر گردیده بنا بر تخلیه مسکن مامور ساخته
که بدون اجازت سلطان زمن چرا در خاک ایران بطرح خانه پرداخته
و مالکانه درآمد و رفت خستگی دور ما در اطراف ملک اصل اقامت انداخته و بهانه دم
مکنون خاطر نظام الدوله بنفاذ هم مقرون شد بعد زمان ممتد وکیل پایه تخت در باب
توقف جهاز محافظ و قیام بالیوز انگریز در ساختن آرامگاه جدید بحضور تعیین گنجور
تاجدار پول دوست شتافت و بدادن روزی سه صد ریال کلدار از بابت
کرایه اراضی لنگرگاه و بیوت گماشته کمپنی اجازت یافت و دائما یکدو
جهاز حامل ذخائر آلات جنگ و سپاه ماهر توپ و تفنگ مستعد میداشت
د باخوانین دالکی و برازجان و دشتستان و خانواده شیخ نصر حکام ابوشهر
در ملاقات و احسان زر نقد در اتحاد کشاده میگذاشت نتیجه آن بقضیه
در مبحث کبرا و صغرا دعوے هرات بسال یکهزار و دوصد و شصت
هجری هنگام عزم انگریز بتسخیر کل بنادر فارس و بلاد گرمسیر دامن کوه
ظاهر گردید که همگی سپاه و رعیت آن سرحد بقدم طاعت استقبال
فرنگے کرده سوائے جماعت قلیل تنگستانی احدے شمشیر مزاحمت
از غلاف حمیت نکشید مدتها کارگذاران گورنر ممبئی در انملک بحکمرانی
و قصد بالا روانی کمر بسته نشسته با یام وقوع صلح بشرط دست برداری
هرات ابدا و شیوع غدر هندوستان فوج انگریزی از مهم ایرانی
وارسته اند و فساد دیگر ازین بدرجه ها بازیادتر ست شرحش آنکه نائب
السلطنه عباس میرزا که والی ملک آذربایجان و بنظر پدر برابر جان بود
بسبب اتصال سرحد و برائے کار آمد روز بد با سلطان خورشید
کلاه روس در سازش و آشتی کشود عساکر منحوس متواتر و متوالی

بسر و عوے و شور و غوغا میر سید لا کن بمحاربہ و مدافعہ حسن خان و
حسین خان سرداران فدائی و کمک اسمعیل خان طلائی سنہزم میدان
رسوائی برمیگردید بقلعہ ایروان در زندگی ہمان برادران نامدار ہشت مرتبہ
یورش آوردند از بے پروائی شاہزادہ مبتلاے محاصرہ گشتہ
مگر بسپرداری کوتوالان مذکور کارے از پیش نبردند ناچار پادشاہ انگریز
شدہ بادل پرکین بجنگ اعادی دین لشکر گران کشید واز پہلوتہی کردن سپہ
بزرگ کہ سپہر خلافت و شجاعت میدانست چشم زخم شکست دید۔ محمد علی میرزا
والی کردستان باستماع این خبر وحشت اثر مکدر شدہ بپاے غیرت
سرگرم نائرۂ دغا ایلغار کرد و بحمیت ناموس سلطنت و حمایت ننگ و نام
پادشاہت با سپاہ ملازم رکاب خود بیراہہ بر دشمن نابکار زد بقدم
دلاوری بآن گروہ خیرہ سر دستبرد گوشمال نمود و گرمی ہنگامہ آتشخانہ فرنگی
را بآب دم شمشیر و خنجر سرد و پامال فرمودند ہزاران پیادہ سولداد و سوار مخالف
را باسیری گرفت و آن جماعت ناعاقبت را ہزیمت داد ہ چند منزل
بتعاقب گریختگان رفت چون راے نائب السلطنۃ براے مقابلہ و پرخاش
خصوصاً مجادلہ و فتح برادر نبود افسانہ ہاے دور از کار بسمع اقدس شہریار
عرض نمود کہ سر خود لشکر کشیدن ہر بندۂ رضا گستر از طریق ادب
و طاعت دور است و بدون اشارۂ امر سلطانی از جا بر آمدن حکام
خیرہ سر دلیل فتور و قصور باشد چندان سیئات و خطا نسبت
آن شیر بیشہ ہیجا بپایۂ اظہار گذرانید کہ فرمان تاکید بازگشت
از معرکۂ رزم و فتح عزم آن سپہ سالار جاری گردانید پس بواسطۂ
اسناے خائن بناے دوستی و صلح درمیان افتاد و شاہ لوای مراجعت

بطرف دارالخلافه طهران حرکت داد بجهت عدم رعب و دبدبه شجاعت
و قلت برش تنبیه و سیاست قطاع الطریق را پایۂ جراءت
و جلادت بهم رسید و در کار ملک و رعیت انواع اسباب
خرابی از دست تعدی فرمانروایان پدید گردید طایفه
هزاره بسرداری بنیاد بگ بدنهاد و امداد شاهزادهٔ کامران
قافله هاے مترددین هرات و مشهد را زده میبرد و موافق قرارداد
سابق زر نقد بکیسهٔ مراد کامران و اسباب جنس بحصهٔ هزاره
و جاندار آدم و بارکش را ترکمان بتصرف مے آورد اقوام
او به یموت و گوکلان و داو یماق و قزاق میان سبزوار و
سمنان در منازل مذینان و عباس آباد و الهاک و میامی چپاو
میکردند و کاروانهاے جمعیت چهار صد شتر و صدها پیاده
و سوار تاخت نموده پیر مرد ها را کشته زن و بچه و آدم جوان را باسیری
گرفته جانب سیاه خیمهٔ خود مے بردند همه را باهم قسمت غنایم
شمرده برسم کنیز و غلام بدست تجار برده فروش بقیمت زر نقد خواه
معاوضهٔ جنس میدادند و اوشان در بخارا و بلخ و دیگر بلاد ترکستان
با نفع سود میسند بمعرض بیع مے نهادند ایلات فیلی و بختیاری و کرد و سایر ایران
سر گردنه بجادهٔ تطاول کمین میداشتند و هر کرا تنها خواه مرافق ده بیست کس میافتند
لخت نموده سر بکوه و درهٔ فساد و فتنه نشین میگذاشتند هر چند رسم دستگیری علمای
ایرانی در ایلات ترکمانی از عهد صفویه شایع گردیده و فتواے علمای تورانی
بتعصب مذهب حقانی در بیع و شراے سکناے آن زمین بلکه عابرین هم اگرچه حنفی
سنی باشند بطور وداع رسیده اما هنگام قوت سطوت و شوکت حکام دست

اعلان

یونیورسٹی سے کتاب عذب البیان کی طباعت کا حق صرف عالی جناب سینیئر پروفیسر محمد نقی صاحب شادماں کو دیا گیا ہی۔ اسلئے اسکے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب طبع کرنیکا قصد نہ فرمائیں۔ جسقدر نسخے مطلوب ہوں جناب پروفیسر صاحب موصوف سی طلب فرمائیں

پتہ

مولوی محمد نقی صاحب سینیر پروفیسر اوریانٹل کالج

رام پور اسٹیٹ

المعلن

سید حامد شاہ [illegible]